سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

(سوموار22، منگل23، بدھ24، جمعرات25، جمعتہ المبارک26،
سوموار29، منگل30-اپریل2024)
(یوم الاثنین13، یوم الثلاثہ14، یوم الاربعاء15، یوم الخمیس16، یوم الجمعہ17،
یوم الاثنین20،، یوم الثلاثہ21-شوال1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: آٹھواں اجلاس

جلد8: شمارہ جات : 1 تا 7



صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

آٹھواں اجلاس

سوموار، 22-اپریل 2024

جلد 8: شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1-	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	1
2-	فہرست کارروائی	3
3-	ایوان کے عہدے دار	5
4-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	7
5-	نعت رسول مقبول ﷺ	8

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
6-	پینل آف چیئرپرسنز	9
	حلف	
7-	نو منتخب رکن اسمبلی کا حلف	9
	پوائنٹ آف آرڈر	
8-	ضمنی الیکشن میں دھاندلی کا معاملہ	10
9-	کورم کی نشاندہی	17
	منگل، 23-اپریل 2024	
	جلد 8: شمارہ 2	
10-	فہرست کارروائی	21
11-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	23
12-	رسول مقبول ﷺ	24
	سوالات (محکمہ جات صنعت، تجارت وسرمایہ کاری، کھیل اور ٹرانسپورٹ)	
13-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	26
14-	نشان زدہ سوال اور اس کا جواب (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	54
15-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (محکمہ آبپاشی) (قاعدہ 51 کے تحت)	55
	پوائنٹ آف آرڈر	
16-	حکومت کی سوالات کے بارے میں غیر سنجیدگی اور ضمنی الیکشن میں دھاندلی کا معاملہ	60
17-	اراکین اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت	69
18-	زیرو آور نوٹس	71

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
19-	پی پی-18 راولپنڈی میں قبرستان کی جگہ نہ ہونے کی وجہ سے عوام کو پریشانی کا سامنا(---جاری)	74
20-	ہائرایجوکیشن کمیشن کی جانب سے سال2018 سے دوسالہ ڈگری پروگرام کو غیر قانونی قرار دینے پر لاکھوں طلباء کو پریشانی کا سامنا	76
21 -	قواعد کی معطلی کی تحریک	77
	سرکاری کارروائی	
	آڈٹ رپورٹیں(جو پیش ہوئیں)	
22-	آڈٹ رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	78
23-	قواعد کی معطلی کی تحریک	79
	قرارداد	
24-	مقامی حکومت قانون2022 میں ترمیم کرکے ضلع مری یونین کونسلز کی آبادی کی تعداد25 ہزار افراد کی بجائے6 ہزار کرنے کی سفارش	80
	بحث	
25-	پری بجٹ بحث برائے سال 25-2024	83
	بدھ،24-اپریل2024	
	جلد 8:شمارہ3	
26-	فہرست کارروائی	109
27-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	111
28-	رسول مقبول ﷺ	112

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	دعائے مغفرت	
29-	چودھری اسد محمود ایم پی اے کے والد چودھری عمر دراز سابق ایم پی اے کے انتقال پر دعائے مغفرت	113
	سوالات (محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)	
30-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	113
	پوائنٹ آف آرڈر	
31-	وزیر اقلیتی امور کا پنجاب میں بیساکھی تہوار کو کامیاب کروانے پر وزیر اعلیٰ پنجاب اور انتظامیہ کو خراج تحسین	131
32-	کسانوں کا حکومت پنجاب سے سرکاری ریٹ پر گندم خریدنے کا مطالبہ	133
	تحاریک استحقاق	
33-	(تحریک استحقاق نمبر 1/2024)	157
	تحاریک التوائے کار	
34-	پی پی-85 میانوالی کی بچیوں کے لئے پرائمری، ہائی اور سیکنڈری سکولز قائم کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	158
35-	ڈسٹرکٹ ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں طبی سہولیات فراہم کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	159
36-	جنرل ہسپتال سے ملحقہ عوامی کالونی کی سڑکیں اور سیوریج سسٹم بدحالی کا شکار	162
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
37-	آڈٹ رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	163
	بحث	
38-	پری بجٹ بحث برائے سال 25-2024 (۔۔۔جاری)	165

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قرارداد	
39-	لوکل گورنمنٹ ایکٹ میں ترمیم کرکے پہاڑی علاقوں کی یونین کونسلز کی آبادی 6 ہزار کرنے اور ضلع کونسل مری کے قیام کا مطالبہ	198
	جمعرات، 25-اپریل 2024	
	جلد 8: شمارہ 4	
40-	فہرست کارروائی	203
41-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	205
42-	نعت رسول مقبول ﷺ	206
	دعائے مغفرت	
43-	معزز ممبر انصر ہرل کے بھائی، معزز ممبر مولانا الیاس چنیوٹی کے بھائی، معزز ممبر اسد عمر دراز کے والد محترم اور توصیف شاہ کی والدہ کی وفات پر دعائے مغفرت	207
	حلف	
44-	نو منتخب اراکین اسمبلی کا حلف	207
	سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)	
45-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	210
	توجہ دلاؤ نوٹس	
46-	سیالکوٹ: جاکے ڈھنسلار وڈ قلعہ کالر والا میں قتل سے متعلقہ تفصیلات	248
47-	حسن ابدال میں سپیشل ایجوکیشن کی بچیوں کی برہنہ ویڈیو بنانے پر کارروائی سے متعلقہ تفصیلات	251

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
48-	جنرل ہسپتال سے ملحقہ عوامی کالونی کی سڑکیں اور سیوریج سسٹم بدحالی کا شکار(۔۔۔جاری)	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔259
	بحث	
49-	گندم کی خرید پر عام بحث	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔263
	جمعتہ المبارک،26-اپریل2024	
	جلد 8:شمارہ5	
50-	فہرست کارروائی	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔311
51-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔313
52-	نعت رسول مقبول ﷺ	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔314
	سوالات(محکمہ زراعت)	
53-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔315
54-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔330
55-	زیرو آور نوٹس	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔333
56-	تحاریک استحقاق	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔334
	تحاریک التوائے کار	
57-	جنرل ہسپتال لاہور کی انتظامیہ کی نااہلی کی وجہ سے لاکھوں روپے مالیت کے انجکشن چوری ہونے کا انکشاف	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔336
58-	ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کی رکنیت رکھنے والے سرکاری ملازمین کو مکان / پلاٹ الاٹ کرنے کا مطالبہ	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔337

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	آڈٹ رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
59-	آڈٹ رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	339
	بحث	
60-	پری بجٹ بحث برائے سال 25-2024 (---جاری)	341
	سوموار، 29-اپریل 2024	
	جلد 8: شمارہ 6	
61-	فہرست کارروائی	361
62-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	363
63-	نعت رسول مقبول ﷺ	364
	حلف	
64-	نو منتخب اراکین اسمبلی کا حلف	366
	سوالات (محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)	
65-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	375
66-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	382
67-	جناب سپیکر کی جانب سے نو منتخب ارکان کو اظہار خیال کی دعوت	392
	بحث	
68-	گندم کی خریداری پر عام بحث	410
	تحاریک التوائے کار	
69-	فیصل آباد شہری علاقوں میں گندگی کے ڈھیر، وبائی امراض پھوٹنے کا خدشہ	441

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
70-	عباسیہ لنک کینال سے بااثر افراد کا غیر قانونی موگے بنا کر پانی چوری کرنے کا انکشاف	442
71-	گندم کی خریداری پر عام بحث (---جاری)	443

منگل،30-اپریل2024

جلد 8:شمارہ7

72-	فہرست کارروائی	451
73-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	453
74-	نعت رسول مقبول ﷺ	454
75-	قواعد کی معطلی کی تحریک	455
	بحث	
76-	گندم کی خریداری پر عام بحث (---جاری)	456
77-	ایوان میں وزیر خوراک کا پالیسی بیان اور محکمہ کی کارکردگی پر اظہار خیال	463
78-	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	473
79-	انڈیکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(38)/2024/36. Dated:21st April, 2024. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred under Article 109 (a) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Muhammad Baligh-Ur-Rehman,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **22nd April, 2024 (Monday) at 11:00 am** in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated: Lahore, the 21st April, 2024

MUHAMMAD BALIGH-UR-REHMAN,
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

سوموار، 22-اپریل 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

GOVERNMENT BUSINESS

(a) LAYING OF REPORTS

1. A MINISTER to lay the Audit Report on the Accounts of Public Sector Enterprises, Government of the Punjab, for the Audit Year 2021-22.
2. A MINISTER to lay the Audit report on the accounts of Provincial Zakat Fund and District Zakat Committees Punjab, for the Audit Year 2020-21.
3. A MINISTER to lay the Audit report on the Accounts of Climate Change, Environment and Disaster Management Organizations (Punjab), for the Audit Year 2020-21.
4. A MINISTER to lay the Audit report on the Accounts of Climate Change, Environment and Disaster Management Organizations, Government of Punjab, for the Audit Year 2021-22.

4

5. A MINISTER to lay the Appropriation Accounts, Government of the Punjab for the Audit Year 2018-19.

6. A MINISTER to lay the Performance Audit Report of Khadim-E-Punjab Imdadi Package, for the Audit Year 2018-19.

7. A MINISTER to lay the Audit report on the Accounts of Waste Management Companies Gujranwala, Lahore, Rawalpindi & Sialkot and Cattle Market Management Companies Lahore, Gujranwala, Rawalpindi & Sargodha for the Audit Year 2019-20.

8. A MINISTER to lay the Performance Audit Report on Integrate Reproductive Maternal Newborn & Child Health Program, District Lahore, Kasur, Okara, Sheikhupura, Nankana Sahib, Gujranwala, Gujrat, Hafizabad, Mandi Bahauddin, Narowal & Sialkot for the Audit Year 2019-20.

9. A MINISTER to lay the Performance Audit Report on Service Delivery of Cattle Market Management Company Rawalpindi Division, for the Audit Year 2020-21.

10. A MINISTER to lay the Performance Audit Report on Punjab Emergency Services (Rescue 1122), for the Audit Year 2018-19.

(b) GENERAL DISCUSSION

PRE-BUDGET DISCUSSION

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر : ملک محمد احمد خان

جناب ڈپٹی سپیکر : ملک ظہیر اقبال چنڑ

وزیر اعلیٰ : محترمہ مریم نواز شریف

پینل آف چیئر پرسنز

1۔ جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے : پی پی-30

2۔ رانا منور حسین، ایم پی اے : پی پی-78

3۔ سید علی حیدر گیلانی، ایم پی اے : پی پی-213

4۔ جناب غلام رضا، ایم پی اے : پی پی-192

کابینہ

1۔ محترمہ مریم اورنگزیب: سینئر وزیر

منصوبہ بندی و ترقیات، تحفظ ماحول و موسمیاتی تبدیلی جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری اور وزیر اعلیٰ کے خصوصی اقدامات

2۔ سید محمد عاشق حسین شاہ : وزیر زراعت

3۔ جناب محمد کاظم پیرزادہ: وزیر آبپاشی

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-II)2-13/2024 مورخہ 6-مارچ 2024 وزراء کو ان کے محکمہ جات کا چارج تفویض کیا گیا اور جاری کردہ نوٹیفکیشن مورخہ 15-اپریل 2024 کے تحت جناب محمد شجاع الرحمٰن (وزیر خزانہ) کو پارلیمانی امور کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

6

4-	رانا سکندر حیات	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
5-	خواجہ عمران نذیر	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر
6-	خواجہ سلمان رفیق	:	وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز
7-	جناب ذیشان رفیق	:	وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی
8-	جناب بلال اکبر خان	:	وزیر ٹرانسپورٹ و ماس ٹرانزٹ
9-	جناب صہیب احمد ملک	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
10-	محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	:	وزیر اطلاعات
11-	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
12-	جناب رمیش سنگھ اروڑا	:	وزیر اقلیتی امور
13-	جناب فیصل ایوب کھوکھر	:	وزیر کھیل
14-	جناب شافع حسین	:	وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
15-	سردار شیر علی گورچانی	:	وزیر کانکنی و معدنیات
16-	جناب سہیل شوکت بٹ	:	وزیر سماجی بہبود و بیت المال
17-	جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر خزانہ و پارلیمانی امور

ایڈووکیٹ جنرل

جناب خالد اسحاق

ایوان کے افسران

سیکرٹری جنرل	:	چودھری عامر حبیب
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور)	:	جناب خالد محمود
ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)	:	جناب علی حسنین بھلی

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

سوموار، 22-اپریل 2024

(یوم الاثنین، 13-شوال 1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں دوپہر 1 بج کر 38 منٹ پر زیر صدارت ڈپٹی سپیکر ملک ظہیر اقبال چنڑ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

وَ الضُّحٰی (1) وَ الَّیۡلِ اِذَا سَجٰی (2) مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَ مَا قَلٰی (3) وَ لَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی (4) وَ لَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی (5) اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی (6) وَ وَجَدَکَ ضَآلًّا فَہَدٰی (7) وَ وَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰی (8) فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ فَلَا تَقۡہَرۡ (9) وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡہَرۡ (10) وَ اَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ (11)

سورۃ الضحیٰ (آیات نمبر 1 تا 11)

آفتاب کی روشنی کی قسم (1) اور رات کی تاریکی کی قسم جب وہ چھا جائے (2) اے نبی ﷺ تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑ دیا اور نہ تم سے ناراض ہی ہوا (3) اور آخرت تمہارے لئے دنیا سے کہیں بہتر ہے (4) اور تمہارا پروردگار عنقریب تمہیں اتنا کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے (5) بھلا اس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی بیشک دی (6) اور تمہیں راستے سے ناواقف دیکھا تو سیدھا راستہ دکھایا (7) اور اس نے تمہیں تنگ دست پایا تو غنی کر دیا (8) تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا (9) اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا (10) اور اپنے پروردگار کی نعمت یعنی وحی کا بیان کرتے رہنا (11)

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

جتنا دیا سرکار ﷺ نے مجھ کو اتنی میری اوقات نہیں
یہ تو کرم ہے اُن ﷺ کا ورنہ مجھ میں تو ایسی بات نہیں
تو بھی وہیں پہ جا جس در پہ سب کی گڑی بنتی ہے
ایک تیری تقدیر بنانا اُن ﷺ کے لئے کچھ بات نہیں
جو ہے میری جان و ایماں کیا میں اُن کی نذر کروں
کاش میرے اشکوں کے علاوہ اور کوئی سوغات نہیں
ذکر نبی ﷺ میں دن جو گزرے وہ دن سب سے بہتر ہے
یاد نبی ﷺ میں رات جو گزرے اُس سے بہتر رات نہیں
یوں تو کرم ہے اُن کا ورنہ مجھ میں تو ایسی بات نہیں
جتنا دیا سرکار ﷺ نے مجھ کو اتنی میری اوقات نہیں

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ Panel of Chairpersons کا اعلان کریں۔

پینل آف چیئرپرسنز

سیکرٹری جنرل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئرپرسنز نامزد فرمایا ہے:

1۔ **جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے : پی پی۔30**
2۔ **رانا منور حسین، ایم پی اے : پی پی۔78**
3۔ **سید علی حیدر گیلانی، ایم پی اے : پی پی۔213**
4۔ **جناب غلام رضا، ایم پی اے : پی پی۔192**

حلف

نو منتخب رکن اسمبلی کا حلف

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک نو منتخب رکن جناب اعجاز مسیح حلف اٹھانے کے لئے ایوان میں موجود ہیں ان سے استدعا ہے کہ وہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور اس کے بعد حلف رجسٹر پر دستخط بھی ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلے پر نو منتخب معزز ممبر جناب اعجاز مسیح نے اپنی نشست کے سامنے کھڑے ہو کر حلف اٹھایا اور حلف رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائے)

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب!

ضمنی الیکشن میں دھاندلی کا معاملہ

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب جو کل سارا دن ہوتا رہا ہے مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ پنجاب میں کل ضمنی الیکشن تھا۔ پنجاب اسمبلی کی کل 12 اور نیشنل اسمبلی کی کل 2 سیٹیں تھیں۔ کل جو کچھ ہوا ہے میں اس کی اس لئے مثال نہیں دے سکتا کہ ریاست نے جس طرح مشینری اور خصوصاً پولیس کا استعمال کیا ہے، جس طرح ان حلقوں میں غنڈی گردی ہوئی ہے، جس طرح ہمارے workers اور ہمارے representative کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ہمارے ایم این اے جناب خرم صاحب کو گرفتار کیا گیا، شیخ امتیاز صاحب کے ساتھ بدتمیزی کی گئی ہے اور سابقہ ایم پی اے شبیر گجر کو گرفتار کیا گیا۔

جناب سپیکر! دیکھیں! ان لوگوں نے تین بجے ہمارے ایجنٹس کو باہر نکال دیا۔ اس کے بعد وہاں پر باقاعدہ ڈی ایس پی اور انسپکٹرز پولنگ سٹیشن میں گھس گئے۔ وزیر آباد کا ایک حلقہ غالباً پی پی۔ 36 ہے انہوں نے اس حلقہ میں 7200 پولیس اہلکار تعینات کئے، پہلی دفعہ ادھر (Punjab Highway Patrol) تعینات کی گئی اور 22 ہزار پولیس اہلکار 12 حلقوں میں تعینات کئے گئے۔ اس غنڈہ گردی کی مثال نہیں ملتی جو پولیس کی طرف سے کل کی گئی۔ انہوں نے اس طرح مذاق سمجھا ہوا تھا میرے خیال میں بیلٹ پیپرز پر مہریں پولیس کے ساتھ ان کے ذاتی ملازم بھی لگاتے رہے۔ دیکھیں! اس سسٹم سے لوگوں کا اعتماد اٹھ رہا ہے۔۔۔

جناب آفتاب احمد خان: اعتماد اٹھ چکا ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب آفتاب احمد خان ہمارے senior parliamentarian ہیں مجھے ان کی بات سے اتفاق ہے بالکل اعتماد اٹھ چکا ہے۔ بات یہ ہے کہ انہوں نے جو کل کیا ہے ان کے ساتھ بھی کل کو وہی ہو گا۔ آج سے تین دن پہلے گورنر ہاؤس میں Presiding Officers کو بلا کر فارم 45 پر ان سے دستخط کروائے گئے اور وہاں پر باقاعدہ planning کی گئی کہ اگر 20 ہزار کی lead ہوئی تو کس طرح manage کرنا ہے اور اگر 15 ہزار کی lead ہوئی تو کس طرح manage کرنا ہے؟ کل میرے ساتھ میرے colleague حافظ فرحت عباس، چودھری حسن اقبال بٹر اور چودھری اویس عمر ورک تھے اور ہم حلقہ پی پی۔158 کے پولنگ سٹیشن نمبر 86 اور 87 پر گئے تو

Presiding Officer نے کہا کہ آپ نے 12 بجے تک فارم 45 لے کر آنا ہے۔ میں نے وہاں کی RO کو فون کیا، انعم اس کا نام ہے وہ اسسٹنٹ کمشنر ہیں اور وہ وہاں کی RO تھیں تو انہوں نے کہا کہ میں چیک کرتی ہوں۔ اس کے بعد جب ہم گجرات میں چودھری پرویز الٰہی صاحب کے حلقہ میں پہنچے تو ادھر ایک جگہ 3 ووٹ ڈالے گئے اور وہاں پر چودھری وجاہت صاحب اپنی ہمشیرہ کو کہہ رہے تھے کہ آپ ادھر کیوں آئی ہیں یہ بیلٹ باکس تو بھرے ہوئے ہیں؟ یہاں پر 600 ووٹ کی casting مکمل ہو چکی ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Please no cross talk, No cross talk.

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں یہ ایک حقیقت بیان کر رہا ہوں۔ انہوں نے کل رات PP-36 سے 30 بندے اٹھائے ہیں بلکہ انہوں نے پولنگ ایجنٹس اٹھائے ہیں، بیلٹ باکس ان کے ساتھ تھے تو انہوں نے مہریں لگا کر واپس کر دیئے ہیں۔ 8۔ فروری کو بھی اور کل بھی لوگوں نے ثابت کر دیا ہے کہ لوگ ان کے ساتھ نہیں ہیں۔ ان کے پاس کون سا الہ دین کا چراغ تھا کہ دو مہینوں میں اتنی تبدیلی آ گئی؟ کسان ہمارا رُل رہا ہے اس وقت 2800 سے 3200 روپے فی من گندم کا ریٹ چل رہا ہے۔ ان کے پاس کون سا الہ دین کا چراغ تھا کہ جس پر لوگ انہیں ووٹ دینے آ گئے ہیں؟ 20 سے 30 ہزار کی lead ہے۔ وہ اس وقت وزیر اعظم ہیں میں انہیں so-called ہی کہوں گا چونکہ انہوں نے ہم سے سیٹیں چھین کر لی ہیں۔ بات یہ ہے کہ وہ قصور سے 12 ہزار سے جیتے ہیں اور اب وہ سیٹ 25 ہزار کی lead سے جیتی جا رہی ہے۔ دیکھیں! سسٹم پر لوگوں کا کچھ اعتماد رہنے دیں۔ 13، 12 اور 14 سیٹوں سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ان کو ایک اور ڈر تھا اور وہ ڈر یہ تھا کہ اگر سنی اتحاد کونسل سے ہمارے ایک دو بندے آ گئے تو جو ہماری special interest والی seats پر litigation چل رہی ہے اس میں ہمارا stance مضبوط ہو جائے گا۔ ہم اس کی بھرپور طریقے سے مذمت کرتے ہیں۔ اس وقت آپ کے جو بھی نئے ایم پی ایز آ رہے ہیں، تو کیا یہ اچھا ہوتا کہ ضمنی الیکشن پہلے بھی ہوتے رہے ہیں، جو transparent election ہوتے ہیں اس کو جماعتیں قبول کرتی ہیں۔ میں اپنا آنکھوں دیکھا حال بتا رہا ہوں کہ PP-36 کے شبیر صاحب وہ غالباً ADCR ہیں اور وہ اس حلقہ میں RO تھے جب انہوں نے ہمارے پولنگ ایجنٹس کو ساڑھے تین بجے

وہاں سے نکالا، ایک جگہ کلاسکے ہے اور ایک جگہ علم دین والا پولنگ سٹیشن ہے جہاں پر میں نے خود وزٹ کیا ہے وہاں سے انہوں نے چار بجے ہمارے پولنگ ایجنٹ کو نکال دیا اور انہوں نے وہاں پر ٹھپے لگانا شروع کر دیئے۔ ہمارے ایم این اے محمد احمد چٹھہ کے ساتھ ڈی ایس پی ہاشم گجر نے بد تمیزی کی اور manhandling کی ہے۔ یہ کیا مذاق ہے؟ دیکھیں! الیکشن اس طرح ہوتے ہیں؟ آپ 13، 12 اور 14 سیٹوں کے لئے اتنے frustrated ہو گئے ہیں؟ آپ کو عمران خان کا اتنا ڈر ہے کہ وہ تو جیل کے اندر بیٹھے ہیں، یہ آپ صرف اس لئے کر رہے ہیں کہ اگر سنی اتحاد کونسل کے پلیٹ فارم سے ایک دو ممبر آجائیں گے تو جو litigations میں ہمارے cases چل رہے ہیں ان cases پر اثر پڑ جائے گا۔ اس سسٹم پر لوگوں کا اعتماد رہنے دیں، سسٹم سے لوگوں کا اعتماد اٹھ چکا ہے۔ آپ اس دور میں انٹرنیٹ کو بند کر رہے ہیں، کون سے دہشت گردوں نے پولنگ سٹیشن پر جانا تھا؟ آپ نے 12 حلقوں میں 22 ہزار پولیس اہلکار تعینات کئے ہیں کچھ تو خدا کا خوف کریں، اس طرح الیکشن لڑے جاتے ہیں؟ ہم ان کے ساتھ مقابلہ کریں گے، ہم پہلے دن سے ان الیکشن کا احتجاج کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں ہمارا یہ احتجاج چلتا رہے گا، ہم ہاؤس کے اندر بھی اور ہاؤس کے باہر بھی احتجاج کریں گے اور ان شاءاللہ ہم اس ہاؤس کی کارروائی بھی نہیں چلنے دیں گے۔ Thank you very much.

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ہمارے لیڈر آف دی اپوزیشن نے بڑے واضح الفاظ میں بات کی ہے۔ سب سے افسوس ناک بات یہ ہے کہ ہاؤس کے ایک دن کے اجلاس پر۔۔۔

ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال: جناب سپیکر! ہمیں اپوزیشن لیڈر کی باتوں کا جواب دینے کے لئے موقع دیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، No cross talk. آپ تشریف رکھیں۔ جب جواب کی باری آئے گی تو آپ کو جواب دینے کے لئے پورا موقع دیا جائے گا، آپ کو بات کرنے کا پورا موقع دیا جائے گا۔ آپ رانا صاحب کو بات کرنے دیں۔

ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب کے بعد آپ بات کر لیجئے گا۔جی، راناصاحب! آپ بات کریں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ان کو تھوڑا سا Rules of the Procedure سمجھائیں کہ جب۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Please order in the House. Order in the House.

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ خیراتی سیٹوں والے شور مچاتے ہیں، کیونکہ آپ نے مجھے floor دیا ہے۔I have a right to speak. ان کو تھوڑا Rule of the Procedure بھی سمجھائیں۔ یہ بڑے دکھ کی بات ہے کہ آج آپ نے پونے تین گھنٹے کے بعد اجلاس شروع کیا ہے۔ کیا یہ لوگ بالکل ہی فارغ ہیں کہ آپ کو ہاؤس کی sanctity کا خیال نہیں ہے؟ دوسری جو قائد حزب اختلاف نے بات کی ہے کہ اس الیکشن کی credibility کیا رہ جائے گی، جب آپ کے Hundreds of ballot papers snatched and polled اس کو Presiding Officer نے admit کر لیا ہے اس کی کوئی credibility نہیں ہے۔ آپ اور بھی کر لیں 270 سے 360 بھی کر لیں تو یہ بڑی خطرناک چیز ہے۔ you are heading towards کہتے ہیں کہ دیوا بجھدا اے تے لاٹاں بڑیاں ماردا اے، تساڈا کم تقریباً ختم ہونڑ والا اے، خدارا آپ ابھی بھی اپنا قبلہ درست کر لیں، اپوزیشن کو برداشت کریں اور جو لوگ ووٹ دیتے ہیں ان کو accept کریں۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے 250 ممبرز بیٹھے ہوتے ہیں اور آپ کے پاس جواب دینے کے لئے دو وزیر نہیں ہوتے۔ آپ کے پاس Law & Parliamentary Affairs کا وزیر نہیں ہے، آپ کے پاس ابھی تک پارلیمانی سیکرٹریز نہیں ہیں اور آپ کی Standing Committees نہیں بنیں ہیں، ٹھیک ہے کہ "یہ مال مفت اور دل بے رحم ہے" آپ چلائیں مگر آپ نے یہ پولیس سٹیٹ بنائی ہوئی ہے، آپ پولیس کو استعمال کر رہے ہیں، آپ کیا کریں گے؟ یہی پولیس ہو گی جب کل آپ کے خلاف استعمال ہو گی، ہم انتقامی سیاست نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ یہاں پر جتنے لوگ بیٹھے ہیں ساروں نے جیلیں دیکھی ہوئی ہیں۔ یہ ہمارے لئے کوئی نیا سبق نہیں ہے۔۔۔۔(قطع کلامیاں)

یہ خیراتی سیٹوں والے نہ بولیں، یہ ہماری special seats پر گئی ہیں میری ان سے درخواست ہے کہ یہ اپنے ٹی اے، ڈی اے لیں اور موج کریں۔ ان کا اس ہاؤس میں کوئی کام نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Minister for Parliamentary Affairs.جی، میاں صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، No, cross talk. No cross talk اب آپ اس طرح نہ کریں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اپوزیشن لیڈر نے اور رانا آفتاب احمد خان نے یہاں پر جو بات کی۔۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، لیڈر آف دی اپوزیشن جناب احمد خان نے بات کی اور ان سب نے بڑی تسلی اور سکون کے ساتھ ان کی بات سنی۔ رانا آفتاب احمد خان نے بھی یہاں پر بات کی تو ان سب نے بڑے سکون سے سنی تو آپ منسٹر صاحب کی بات سنیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہاں پر انہوں نے بڑی بات کی مگر یہ ان تمام باتوں کا proof بھی پیش کریں، ایک free and fair election ہوا ہے۔ ہم لوگ خود یہاں الیکشن میں involve تھے اس لاہور شہر میں 5 By-Elections ہو رہے تھے، میں نے خود بھی ووٹ ڈالا ہے میرے ہاتھ کے انگوٹھے پر سیاہی کا نشان دیکھ لیں۔ اب ان کے voter ہی باہر نہیں نکلے تو اُس میں ہمارا کیا قصور ہے؟ اپوزیشن والے یہاں پر کھڑے ہو کر باتیں کر رہے ہیں، ہم سارے ممبران الیکشن کو خود دیکھ رہے تھے۔ یہ اپوزیشن والے اپنے voters کو نہیں نکال سکے، ان کا voter نکلا ہی نہیں ہے، پی ٹی آئی کا voter ہی نہیں نکلا شاید وہ سنی اتحاد کو ووٹ دینے کے لئے تیار نہیں تھا۔ وہ voters پی ٹی آئی کو تو شاید ووٹ دے دیتے، سنی اتحاد کو ووٹ دینے کے لئے تیار نہیں تھے ان کا اپنا ووٹر نہیں نکلا ہے اب یہ الیکشن پر بار بار قدغن لگا رہے ہیں کہ الیکشن free and fair نہیں ہوا۔ بار بار یہ دھونس اور دھاندلی کی بات کر رہے ہیں تو نہ کوئی دھونس اور نہ دھاندلی ہوئی۔ کل لاہور شہر میں 5 By-Election ہوئے ہیں اور پانچ کے پانچ حلقوں میں انتہائی پر امن طریقے سے polling ہوئی ہے ان کے camps خالی پڑے ہوئے تھے بلکہ خالی کیا تھے 3 بجے ان کے لوگ اپنے کیمپ وغیرہ لپیٹ کر چلے گئے تھے کیوں کہ اُن کو الیکشن سے پہلے ہی

پتا چل گیا تھا کہ یہ یہاں پر الیکشن ہار چکے ہیں۔ دوسری بات انہوں نے کی کہ غُنڈا گردی کی گئی ہے غُنڈا گردی کی جو مثال انہوں نے نارووال میں پیش کی وہاں ہمارا کارکن محمد یوسف جس کے سر پر مار کر اُس کو زخمی کیا گیا بعد میں اُس کا انتقال ہو گیا وہ اس الیکشن میں شہید ہو گیا۔ ظفروال کے علاقے میں پی ٹی آئی کے لوگوں نے ہمارے ایک بندے کو جان سے مار دیا اور الیکشن پھر بھی نہیں جیت سکے وہاں پر بھی مسلم لیگ (ن) بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئی۔ اب میں اپوزیشن لیڈر جو ہمارے پرانے ساتھی ہیں ان کو تھوڑا ان کا دور بھی یاد کروانا چاہوں گا کہ الیکشن ووٹوں سے جیتے جاتے ہیں۔ جب ان کا دور تھا تو Presiding Officers دُھند میں گُم ہو جاتے تھے اور وہ Returning Officer تک پہنچ نہیں سکتے تھے، رزلٹ نہیں ملتے تھے ساری ساری رات رزلٹ نہیں آتا تھا تب بھی By-Elections ہوتے تھے اور By-Elections میں آخر میں جیتنا وہاں سے شیر ہی تھا، آخر میں وہاں سے جیتتی مسلم لیگ (ن) ہی تھی۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، No cross talk please

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ اپنا پورا زور لگاتے تھے جو بھی ان سے دھونس اور دھاندلی ہوتی تھی یہ کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ ہم تو جب ان کا طوطی بولتا تھا، جب ان کا بانی جو فرعون مطلق بن کر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، No cross talk please

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جب عمران خان نیازی اس ملک فرعون بن کر بیٹھا ہوا تھا ہم نے تب بھی ان کو الیکشن جیت کر ان کو دکھائے ہیں اور کل ان کو free and fair election کا چانس ملا تھا جیت لیتے اگر الیکشن جیت سکتے تھے۔ آخری بات ہماری حکومت نے ان کو پورا موقع دیا کہ یہ election campaign کریں ہم نے caretaker setup کی طرح ان کو الیکشن لڑنے سے نہیں روکا ہے۔ آئیں ہمارے سے مقابلہ کریں جیت سکتے ہیں تو جیت کر دکھا دیں؟ ہم اللہ کے فضل و کرم سے جیتے ہیں اور جس طرح ان شاءاللہ تعالیٰ ہماری وفاقی حکومت اور ہماری پنجاب حکومت کام کر رہی ہے اب یہ بھول جائیں ان شاءاللہ کل بھی پاکستان مسلم لیگ (ن) کا اور میاں محمد نواز شریف کے کارکنوں کا ہو گا۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: اپوزیشن کے معزز ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! بہت شکریہ

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، حافظ صاحب!

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! انہوں نے آدھا سچ بولا ہے کہ caretaker کی طرح ہم نے ان کو campaign کرنے سے نہیں روکا۔ میں آپ کو بتاتا ہوں لاہور کے جس حلقے میں ہم جلسہ کرتے تھے، جس جگہ جلسہ کرتے تھے 15 منٹ بعد وہاں پر پولیس نہیں پہنچتی تھی؟ یہ کہہ رہے ہیں کوئی ایک proof دے دیں، ہم نے کچھ نہیں کیا یہ میرے ساتھ قصور کے ایم پی اے جناب حنبل ثنا کریمی بیٹھے ہیں ان سے پوچھیں کہ انہوں نے قصور میں ہمارے لوگوں پر، ہمارے ایم پی ایز پر پرچے نہیں کروائے، قصور میں یہ کس طرح جیتے ہیں؟ میں بتاتا ہوں یہ کس طرح الیکشن جیتے ہیں۔ لاہور میں شہباز شریف نے ایم پی اے کا حلقہ پی پی-158 چھوڑا وہاں سے مسلم لیگ کے نمائندے نواز صاحب الیکشن لڑ رہے تھے اور ہماری طرف سے چودھری مونس الٰہی الیکشن لڑ رہے تھے۔ stuffing کرتے کرتے ان کو یہی خیال نہیں رہا کہ جس لیڈر کے نام پر ووٹ لینا ہے اُس سے زیادہ ووٹ اُس کے نمائندہ کو ڈال دیئے ان کو یہی سمجھ نہیں آئی۔ ابھی یہ بات کرتے ہیں کہ اپوزیشن والے کوئی proof دیں ہم proof دیتے ہیں ہم نے دن کے 12 بجے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، حافظ فرحت عباس صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے آپ کی بات ہو گئی ہے۔ جی، وزیر پارلیمانی امور جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن!

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!۔۔۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! دن کے 12 بجے Presiding Officer لکھ کر دیتے ہیں کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، حافظ صاحب آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر پارلیمانی امور جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جو جھوٹ ہوتا ہے وہ جھوٹ ہی ہوتا ہے ابھی انہوں نے یہاں یہ بات کی تو میں ان کو challenge کرتا ہوں کہ شہباز شریف صاحب سے زیادہ ووٹ پڑے۔۔۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! میں گواہی دوں گا میں چشم دید گواہ ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب امتیاز محمود صاحب! آپ please تشریف رکھیں، ہم نے یہاں پر آپ سے گواہی تھوڑی لینی ہے آپ تشریف رکھیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جن حلقوں کی یہ بات کر رہے ہیں، ان کا اپنا voter وہاں پر نہیں نکلا ہے ہمارے voters اس دفعہ بہت دلچسپی سے پوری طرح انہوں نے الیکشن میں participate کیا۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب احمد مجتبیٰ چودھری: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔۔۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلے پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلے پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔ میری تمام معزز ممبران سے گزارش ہے کہ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں تاکہ گنتی کی جا سکے۔

(اس مرحلے پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا 30 منٹ کے لئے House adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر اجلاس کی کارروائی 30 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(30 منٹ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر دوبارہ 3 بج کر 7 منٹ پر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلے پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز منگل 23۔ اپریل 2024 صبح 11:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2024

منگل،23-اپریل 2024

(یوم الثلاثہ،14-شوال1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: آٹھواں اجلاس

جلد 8:شمارہ 2

21

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منگل، 23-اپریل 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، کھیل اور ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آور نوٹس

GOVERNMENT BUSINESS

A Minister to move that requirements of Rule 27 and all other relevant provisions of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules for taking up Government Business.

(a) LAYING OF REPORTS

A MINISTER to lay the following Reports:

1. Audit Report on the Accounts of Public Sector Enterprises, Government of the Punjab, for the Audit Year 2021-22.
2. Audit report on the accounts of Provincial Zakat Fund and District Zakat Committees Punjab, for the Audit Year 2020-21.

22

3. Audit report on the Accounts of Climate Change, Environment and Disaster Management Organizations (Punjab), for the Audit Year 2020-21.
4. Audit report on the Accounts of Climate Change, Environment and Disaster Management Organizations, Government of Punjab, for the Audit Year 2021-22.
5. Appropriation Accounts, Government of the Punjab for the Audit Year 2018-19.
6. Performance Audit Report of Khadim-E-Punjab Imdadi Package, for the Audit Year 2018-19.
7. Audit report on the Accounts of Waste Management Companies Gujranwala, Lahore, Rawalpindi & Sialkot and Cattle Market Management Companies Lahore, Gujranwala, Rawalpindi & Sargodha for the Audit Year 2019-20.
8. Performance Audit Report on Integrated Reproductive Maternal Newborn & Child Health Program, District Lahore, Kasur, Okara, Sheikhupura, Nankana Sahib, Gujranwala, Gujrat, Hafizabad, Mandi Bahauddin, Narowal & Sialkot for the Audit Year 2019-20.
9. Performance Audit Report on Service Delivery of Cattle Market Management Company Rawalpindi Division, for the Audit Year 2020-21.
10. Performance Audit Report on Punjab Emergency Services (Rescue 1122), for the Audit Year 2018-19.

(b) GENERAL DISCUSSION

PRE-BUDGET DISCUSSION

23

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

منگل، 23-اپریل 2024

(یوم الثلاثہ، 14-شوال 1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں شام 4 بج کر 58 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر ملک محمد احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبد الغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ (1) قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا (2) نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا (3) اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا (4) اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا (5) اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِیْلًا (6) اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا (7) وَ اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا (8) رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا (9)

سورۃ المزمل (آیات نمبر 1 تا 9)

اے کملی میں لپٹنے والے (1) رات کو قیام کیا کرو مگر تھوڑی سی رات (2) یعنی نصف رات یا اس سے کچھ کم قیام کرو (3) یا کچھ زیادہ اور قرآن کو اچھی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو (4) ہم عنقریب تم پر ایک بھاری فرمان نازل کریں گے (5) کچھ شک نہیں کہ رات کا اُٹھنا نفس کو سخت پامال کرتا ہے اور اُس وقت ذکر بھی خُوب درست ہوتا ہے (6) دن کے وقت تو تمھیں اور بہت سے شُغل ہوتے ہیں (7) تو اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو اور ہر طرف سے بے تعلق ہو کر اسی کی طرف متوجہ ہو جاؤ (8) وہی مشرق اور مغرب کا مالک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو اسی کو اپنا کارساز بناؤ (9)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مدینے سے بُلاوا آ رہا ہے
میرا دِل مجھ سے پہلے جا رہا ہے
یہاں مرضی نہیں چلتی کسی کی
مدینے والا ہی بُلوا رہا ہے
میرا دل بھی تو اپنے ساتھ لے جا
اکیلا کیوں مدینے جا رہا ہے
یہ چکی سیدہ کی چل رہی ہے
زمانہ جتنا لنگر کھا رہا ہے
نواسوں کا وہ صدقہ بانٹتے ہیں
زمانہ ان کا صدقہ کھا رہا ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: This will be a very odd practice. جناب احمد خان بھچر! rules کے مطابق سب سے پہلے وقفہ سوالات ہوتا ہے۔ مجھے سب سے پہلے سوالات کو take up کرنا ہے۔ rules کے مطابق میرا foremost and primary کام یہ ہے کہ وقفہ سوالات شروع کروں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میری ایک منٹ بات تو سُن لیں۔

جناب سپیکر: جناب احمد خان بھچر! اگر وقفہ سوالات کے rules سے متعلق کوئی بات ہے تو وہ آپ کر سکتے ہیں۔ جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! ہمیں آج کا ایجنڈا ملا ہے اور اس کے مطابق ہمیں آج Pre-Budget Discussion کرنی ہے۔ یہ ابھی ہم نے اپنی سیٹوں پر دیکھا ہے کہ ہم نے آج Pre-Budget Discussion کرنی ہے اور ہم سے حکومت نے تجاویز مانگی ہیں۔ کیا یہ بہتر نہ ہوتا کہ ہمیں یہ اطلاع پہلے مل جاتی تاکہ ہمارے معزز ممبران اس کی تیاری کر کے ایوان میں آتے؟

جناب سپیکر: جناب احمد خان بھچر! یہ point آپ General Discussion کے time پر raise کر لیجئے گا۔ بطور سینئر ممبر آپ کو علم ہے کہ وقفہ سوالات سے پہلے under any circumstance nothing else could be taken.

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔ میں اسی وقت اپنی بات کر لوں گا۔

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، کھیل اور ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات کھیل، صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور ٹرانسپورٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ معزز اراکین اسمبلی کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے Rule-51 میں ہونے والی حالیہ ترمیم کے تحت کل کے ایجنڈے سے رہ جانے والے سوالات آج بطور غیر نشان زدہ سوالات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں تاکہ وہ اسمبلی ریکارڈ کا حصہ بن جائیں۔ یہ بھی بتاتا چلوں کہ یہ ترمیم قومی اسمبلی میں رائج طریق کار اور ان کے Rules of Procedure کے Rule-75 کی مطابقت میں کی گئی ہے۔ آج پہلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 18 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں ای لائبریریز منصوبہ پر اخراجات نیز ٹوبہ ٹیک سنگھ میں قائم ای لائبریری کی موجودہ صورتحال سے متعلقہ تفصیلات

***18: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر کھیل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں صوبہ پنجاب میں e-Libraries منصوبہ شروع کیا گیا تھا پنجاب میں قائم ہونے والی ای لائبریریز پر کل کتنی لاگت آئی تھی؟

(ب) اگر جز بالا کا جواب درست ہے تو بتایا جائے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں قائم ہونے والی ای لائبریری پر کل کتنی لاگت آئی تھی۔ کیا یہ لائبریری کام کر رہی ہے اس میں کتنا عملہ تعینات ہے ان کے نام عہدہ، سکیل اور تنخواہ سمیت تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ج) مذکورہ بالا لائبریری کے قیام کے وقت جو کتب، کمپیوٹرز، لیپ ٹاپ اور دیگر ایکوئپمنٹ فراہم کیا گیا تھا کیا وہ مکمل سامان لائبریری میں موجود ہے اگر موجود ہے تو اس کی کنڈیشن کیا ہے کیا وہ مکمل طور پر ورکنگ میں ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمایا جائے؟

(د) لائبریری کے قیام کے وقت جو عملہ بھرتی کیا گیا تھا ان کا سٹیٹس کیا ہے؟

(ہ) کیا محکمہ اس قومی اہمیت کے منصوبے کو فعال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر رکھتا ہے تو اب تک اس سلسلے میں کئے گے اقدامات سے آگاہ کرے؟

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب):

(الف) گزشتہ دور حکومت میں 15-2014 میں 912.000 ملین روپے سے صوبہ پنجاب میں e-Libraries کا منصوبہ شروع کیا گیا تھا۔ اس منصوبے میں ای لائبریری ٹوبہ ٹیک سنگھ کا قیام بھی شامل تھا۔

(ب) ای لائبریری ٹوبہ ٹیک سنگھ پر 50.193 ملین روپے لاگت آئی تھی۔ یہ لائبریری مکمل طور پر فعال حالت میں ہے۔ اس لائبریری میں تعینات عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام	عہدہ	سکیل	تنخواہ
محمد جمیل	DSO/لائبریرین	17	76361روپے
مس رباب طاہر	نائب قاصد	01	27555روپے
محمد ندیم	چوکیدار	ڈیلی ویجز	32000روپے
محمد قاسم	چوکیدار	ڈیلی ویجز	32000روپے
عامر مسیح	سوئیپر	ڈیلی ویجز	32000روپے

(ج) ای لائبریری ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ کی طرف سے فراہم کردہ کتب، لیپ ٹاپ، اور دیگر سامان موجود ہے اور لائبریری مکمل طور پر ورکنگ کنڈیشن میں ہے۔

(د) لائبریری کے لئے جو عملہ آغاز میں پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی طرف سے بھرتی کیا گیا تھا وہ ایک خاص مقرر کردہ دورانیہ کے لئے پراجیکٹ بیس پر ایگریمنٹ کے تحت بھرتی کیا گیا تھا۔ ایگریمنٹ کی مدت ختم ہونے کے بعد اس عملہ کو فارغ کر دیا گیا۔

پراجیکٹ کی مدت ختم ہونے کے بعد اس کے انتظامات سپورٹس ڈیپارٹمنٹ پنجاب نے سنبھال لئے۔ڈائریکٹر جنرل سپورٹس پنجاب کے حکم پر درج بالا افراد کو تعینات کیا گیا۔

(ہ) ای لائبریری ٹوبہ ٹیک سنگھ اپنی تعمیر سے لے کر اب تک فعال حالت میں ہے۔ دیگر ترقیاتی اقدامات محکمہ سپورٹس پنجاب کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز(الف) میں پوچھا گیا ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں صوبہ پنجاب میں e-Libraries منصوبہ شروع کیا گیا تھا پنجاب میں قائم ہونے والی ای لائبریریز پر کل کتنی لاگت آئی تھی؟" اور جز(ب) میں پوچھا گیا ہے کہ "اگر جز بالا کا جواب درست ہے تو بتایا جائے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں قائم ہونے والی ای لائبریری پر کل کتنی لاگت آئی تھی۔ کیا یہ لائبریری کام کر رہی ہے اس میں کتنا عملہ تعینات ہے ان کے نام عہدہ، سکیل اور تنخواہ سمیت تفصیلات فراہم کی جائیں"؟

جناب سپیکر! جز(ب) کے جواب میں کہا جا رہا ہے کہ "ای لائبریری ٹوبہ ٹیک سنگھ پر 50.193 ملین روپے لاگت آئی تھی۔ یہ لائبریری مکمل طور پر فعال حالت میں ہے۔ اس لائبریری میں تعینات عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے"۔ اب اس تفصیل میں سب سے پہلے محمد جمیل DSO/لائبریرین کا نام لکھا گیا ہے تو کیا یہ جمیل صاحب لائبریرین ہیں یا DSO ہیں؟ یہ لائبریری 50 ملین روپے کی لاگت سے تعمیر ہوئی ہے۔ کیا اس کی qualification لائبریرین کی ہے، کیا یہ بطور لائبریرین تعینات ہیں یا custodian ہیں؟ اس بارے میں منسٹر صاحب وضاحت فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر کھیل!

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم O بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O اللھم صلی علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علیٰ آلِ ابراہیم انک حمید مجید O اللھم بارک علیٰ محمد و علیٰ آلِ محمد کما بارکت علیٰ ابراہیم و علیٰ آلِ ابراہیم انک حمید مجید O

جناب سپیکر! فاضل ممبر نے e-Libraries کے بارے میں سوال کیا ہے سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ e-Libraries کا project میاں محمد شہباز شریف کے دورِ حکومت میں initiate ہوا تھا اور پنجاب کے مختلف اضلاع میں e-Libraries 16 بنائی گئی تھیں جن میں سے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تقریباً 912 ملین روپے کی لاگت سے e-Library بنی تھی۔ یہاں پر یہ بتانا میرا فرض بنتا ہے کہ ایسے بہت سارے طلباء جو ایسے دیہات اور قصبوں سے تعلق رکھتے تھے جن کے پاس ایسی سہولیات موجود نہیں ہوتیں کہ وہ ہمارے online journals کو purchase کر سکیں یا ہماری state of the art documents کو attain کر سکیں اُن طلباء کے لئے میاں محمد شہباز شریف نے اس project کو initiate کیا اور اس سہولت سے ہزاروں طلباء مستفید ہوئے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی اس e-Library پر 5 کروڑ روپے لاگت آئی تھی اور اس وقت یہ لائبریری بالکل فعال ہے۔ ہم نے اس سوال کے جواب میں جن 5 ممبران کا ذکر کیا تو e-Library ایک بڑا project ہوتا ہے لیکن ہمارے اس محکمے میں shortage of staff کا issue رہا ہے تو DSO کو لائبریرین کا بھی charge دے دیا جاتا ہے۔ میں اضلاع میں جا کر ایک ایک e-Library کو خود visit کر رہا ہوں، میں نا صرف ان e-Libraries کو visit کرتا ہوں بلکہ پچھلے 5 سالوں میں ہمیں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے میں اُنہیں بھی دیکھ رہا ہوں۔ اس project کو basically PITB نے initiate کیا تھا لیکن this project is sponsored by Punjab Sports Board تھا۔ یہ project بالکل فعال ہے اور اس project کی ایک ایک چیز کو میں خود دیکھ رہا ہوں۔ میں یہاں پر یہ بھی بتاتا چلوں کہ 2019 کے بعد اس project کو PITB نہیں دیکھ رہا تو اب Punjab Sports Board اس project کو دیکھ رہا ہے۔ ہم اس project کو صرف دیکھ نہیں رہے بلکہ یہ project محترمہ مریم نواز شریف کے دل کے بہت قریب ہے تو ہم پنجاب کے مزید 20 اضلاع میں e-Libraries کا آغاز کرنے جا رہے ہیں تا کہ اس سہولت سے کوئی ضلع رہ نہ جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ یقین جانیں کہ دُور دراز علاقوں کے طلباء کو لاہور شہر جیسی یہ سہولت اُن کے اپنے اضلاع میں میسر ہوئی اور مزید 20 اضلاع کو جب یہ سہولت مل جائے گی تو پنجاب کا کوئی بھی ضلع ایسا نہیں رہے گا جس میں یہ سہولت موجود نہ ہو۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب امجد علی!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہاں پر یہ 5 لوگ عارضی طور پر بھرتی کئے ہوئے ہیں۔ کسی بھی library کو چلانے کے لئے ایک yardstick چاہئے ہوتی ہے اور جب PITB اس project کو دیکھ رہا تھا اُس وقت کتنے ملازمین اس لائبریری کو چلا رہے تھے اور کیا آج یہ ملازمین yardstick کے مطابق ہیں؟ پنجاب حکومت کا minimum wage Rs.32,000/- ہے لیکن اس میں جو نائب قاصد خاتون ہے اس کو 27 ہزار روپے مل رہے ہیں تو کیا یہ عملہ yardstick کے مطابق ہے اور کیا اتنے عملے سے لائبریری فعال رہ سکتی ہے؟ وزیر موصوف نے کہا کہ یہ لائبریری فعال ہے تو اگر یہ لائبریری فعال ہے تو پچھلے سال کتنے لوگوں نے اس لائبریری کو visit کیا اور اِن سالوں میں اس لائبریری میں کتنی conferences ہوئی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر کھیل!

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ specifically ذکر کرنا کہ پچھلے سال کتنے طلباء نے وہاں پر visit کیا۔ That data would be provided to the honorable member. اور اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ معزز ممبر کو یہ data میرے محکمہ سے بھی مل جائے گا۔

جناب سپیکر: جناب امجد علی! وزیر موصوف ضمنی سوالات پر جو respond کر رہے ہیں آپ اس سے مطمئن ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ٹھیک ہے جی، میں ایک چھوٹی سی بات کر کے ایک چیز record پر لانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب امجد علی! آپ کا ضمنی سوال address ہو گیا ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال تو address نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: آپ یہ پوچھ رہے ہیں کہ Librarian District Sports Officer کے لئے qualified ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جی، بالکل۔

جناب سپیکر: وزیر موصوف صاحب! معزز ممبر کا سوال ہے کہ District Sports Officer either he is qualified to be a Librarian in an e-Library?

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! معزز ممبر specifically جو پوچھ رہے ہیں I will get back to the House. ہم نے پچھلے ڈیڑھ ماہ کے اندر اس چیز کو on a larger scale دیکھا ہے۔

جناب سپیکر: معزز محرک ایک جُز پر رُکے ہوئے ہیں کیونکہ ہمارے پاس ample time ہے so I will be very lenient. آپ پوچھتے رہیں لیکن اس کا کوئی خاص ضابطہ طے کر لیں کہ ایک سوال پر کتنے ضمنی سوال ہو سکتے ہیں؟ میرے خیال میں اس کو fix نہ کر لیں کہ ایک سوال پر three or four supplementary questions ہونے چاہئیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! Rules میں محرک کے three supplementary questions ہیں۔

MR AFTAB AHMAD KHAN: If a supplementary question is relevant then it could be even ten questions.

MR SPEAKER: It is also a new information

کہ supplementary three questions ہیں میں rule بھی پڑھ دیتا ہوں۔

Rule 56: "When a starred question has been answered, any member may ask not more than three supplementary questions for the elucidation of the answer, but the Speaker shall disallow a supplementary question which, in his opinion, either infringes any provision of these rules relating to the subject matter and admissibility of questions or is otherwise an abuse of the right of asking questions." This is very absurd.

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جب یہاں پر چودھری پرویز الہیٰ سپیکر تھے تب میں حزب اختلاف کی طرف سے Advisory Committee کا ممبر تھا اُس Advisory Committee میں یہ طے ہوا تھا جو ابھی آپ نے پڑھ کر بھی سنایا ہے اور اُس پر عمل بھی ہوتا تھا کہ تین سوالات کے بعد کسی ممبر کو کوئی ضمنی سوال کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی تھی چاہے وہ معزز ممبر محرک ہی کیوں نہ ہو۔ میں نے اُس وقت بھی اس چیز سے اختلاف کیا تھا کہ معزز ممبران کو ضمنی سوالات کرنے پر اس طرح سے bound نہ کیا جائے۔

MR SPEAKER: I have a very serious objection to this rule.

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ جب ہم کوئی سوال جمع کروا دیتے ہیں It takes two weeks for its admissibility. اور سال سال تک سوال کا جواب نہیں آتا تو آپ اس کو National Assembly کے pattern پر لے آئیں کیونکہ آپ نے دیکھا ہے کہ after the devolution 18th amendment the Punjab Government or all the provincial governments are more effective and more powerful after getting the autonomy. تو میں آپ سے درخواست کرتا ہوں This House has also consensus on this کہ ہم Question Hour کو National Assembly کے pattern پر کیا کریں۔

جناب سپیکر: I am hereby suspending the rules. میں آپ سے straightway یہ کہہ رہا ہوں I put this question to the House. We consider it as a committee sitting in the whole House. آپ اس کو at par with National Assembly کرنے کے لئے تیار ہیں؟

"Those in favor say Ayes and those against it say Noes". Nobody is against it. Therefore, it stands a part of the procedure and it will be brought at par with the National Assembly straightway.

جی، سمیع صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اب ہاؤس نے یہ کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ جو Rules of Procedure کے حوالے سے میری ایک رائے ہے کہ آپ ایک کمیٹی بنائیں۔ راناصاحب نے صرف سوالات کے حوالے سے point out کیا ہے۔ ہمارے Rules of Procedure میں ابھی بھی بہت سارے lapse اور gaps ہیں۔ ہمیں قومی اسمبلی اور سینیٹ کی اور چیزوں کو بھی دیکھنا چاہئے۔ ہم جہاں اپنے rules میں ترامیم کر سکتے ہیں تو وہ ترامیم کرنے کے لئے کوئی کمیٹی بنائیں کیونکہ یہ ہاؤس پانچ سال چلنا ہے اس لئے ایک ہی بار اسے کر لیا جائے۔ جہاں اپوزیشن کی نمائندگی بھی ہو اور ہمارے جو پارلیمانی انچارج ہیں ان کی سربراہی میں ایک مشترکہ کمیٹی بنے اور باقاعدہ ایک procedure adopt کر کے ترامیم کی جائیں اور انہیں Rules of Procedure کا حصہ بنایا جائے۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ صاحب! بہت شکریہ۔ ہم آج کے اجلاس کے ختم ہونے سے پہلے to bring our rules at par with the National Assembly ہم ایک کمیٹی form کر کے اٹھیں گے۔ ہاؤس کی working effective ہونی چاہئے۔ جناب امجد علی جاوید! آپ آخری سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سمیع اللہ صاحب نے بالکل relevant بات کی ہے۔ اس پر ایک کمیٹی بننی چاہئے اس سے بہت سی اچھی چیزیں ہوں گی۔ یہ معاملات جب کمیٹی میں جائیں گے تو وہاں deliberation کے بعد جہاں جہاں ضرورت ہو گی rules میں ترامیم ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: جناب امجد صاحب! آپ اگلا سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز(د) میں بتایا گیا ہے کہ لائبریری کے لئے جو عملہ آغاز میں پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی طرف سے بھرتی کیا گیا تھا وہ ایک خاص مقرر کردہ دورانیہ کے لئے project base agreement کے تحت بھرتی کیا گیا تھا۔ اس agreement کی مدت ختم ہونے کے بعد عملہ کو فارغ کر دیا گیا۔ یہ لوگ تقریباً چار پانچ سال سے فارغ ہیں اور ابھی بھی نیا عملہ بھرتی نہیں کیا گیا۔ ان کے عدالتوں میں کیس pending ہیں۔ کیا جب تک عدالتوں سے ان کا final فیصلہ نہیں ہوتا تو اس وقت تک ان لوگوں کو رکھ کر دوبارہ فعال کیا جا سکتا ہے۔ کیا محکمہ ایسا

کرنے کو تیار ہے یا نہیں ہے؟ اور کیا وہ لوگ بے روزگاروں کی طرح پھرتے رہیں گے اور عدالتوں میں محکمہ اور یہ لوگ رہیں گے؟

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ ہم نے ابھی dispense with کر تو دیا ہے۔ جی، وزیر کھیل!

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا کہ یہ funding پنجاب سپورٹس بورڈ نے کی تھی لیکن اس کو PITB نے initiate کیا تھا۔ اس کے اندر جو سٹاف تھا وہ PITB کا تھا۔ یہ contract ایک مدت کے بعد ختم ہو گیا تھا اور contract کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے۔ ہم ان کو pursue نہیں کریں گے۔ اگر وہ legal procedure کے اندر پڑے ہوئے ہیں تو ہم نے اپنا کام ختم کر دیا ہے۔ ہمارا عملہ وہاں پر موجود ہے۔ آپ کے علم میں ہے کہ حکومت کے پاس تو اتنے وسائل نہیں ہیں کہ ساری pays پر پورا اتر سکے۔ میں نے آ کر چھ ماہ کی pending pays کو اپنے وعدے کے مطابق عید سے پہلے پہلے مکمل کیا۔ ہمارے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ جو legal proceeding میں جانے والے لوگوں کو بھی salaries دیں۔ ہمیں اس بارے میں کوئی direction آئے گی تو اس کے بعد ہی ہم کچھ کر سکیں گے۔ ہم ایسے تو انہیں تنخواہیں نہیں دے سکتے۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! میرا بھی ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، احسن رضا صاحب!

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! سوال کے جز (د) کے جواب میں ہے کہ مس رباب طاہر، نائب قاصد کی تنخواہ -/27555 روپے لکھی ہوئی ہے۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ وزیر اعلیٰ صاحبہ نے یا ہمارے اداروں نے مزدور کی کم از کم اجرت -/32000 روپے مقرر کی ہے۔ ایک نائب قاصد کی -/27555 روپے تنخواہ کیسے ہو گئی؟ میرے خیال میں اس کے ذمہ دار سیکرٹری صاحب ہیں۔ پچھلے دنوں بھی یہاں پر ہمارے وزیر تعلیم کو محکمہ نے غلط information دی تھی۔ میرے خیال میں یہ mistake معمولی نہیں ہے۔ اس کی تفصیل بتائی جائے۔

جناب سپیکر: کیا یہ mistake ہے؟ جی، وزیر کھیل!

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! ہمارے فاضل ممبر نے جو بات کی ہے وہ بالکل جائز ہے۔ اس چیز پر میں نے بطور وزیر سب سے پہلے action لیا تھا۔ میں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کو

ہدایت دی ہوئی ہے کہ ہم اس کو پورا study کریں کہ not only this کہ ابھی کیوں دے رہے ہیں بلکہ میں نے کہا ہے کہ جب سے وزیر اعلیٰ نے -/32000 روپے اجرت کا حکم دیا ہے تب سے جتنے لوگوں کی تنخواہ -/32000 روپے سے کم ہے اس کو rationalize کیا جائے اور -/32000 روپے کے مطابق دی جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! I am just feeling کہ محکمہ نے آپ کو غلط جواب دیا ہے۔ یہاں جواب تو غلط نہیں آنا چاہئے۔

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! ہم pay اتنی ہی دے رہے ہیں۔ یہ -/27555 روپے ہی دے رہے ہیں۔ جواب غلط نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ -/27555 روپے دے رہے ہیں جبکہ گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ کم از کم اجرت -/32000 روپے دیں تو پھر یہ violating of Government Policy دے رہے ہیں۔ احسن صاحب! آپ اپنی بات کو دوبارہ دہرا دیں۔ شاید منسٹر صاحب rephrase کر دیں۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے -/27555 روپے کا جو figure دیا ہے جبکہ وزیر اعلیٰ صاحبہ نے پرائیویٹ فیکٹریوں کے مزدور کی کم از کم اجرت -/32000 روپے مقرر کی ہے۔ سرکاری ادارے میں نائب قاصد کی -/27555 روپے تنخواہ کیسے ہو سکتی ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! Before the Question Hour concludes آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ سے یہ پوچھیں کہ -/27555 روپے تنخواہ اب پنجاب میں نہیں دی جا سکتی۔ How come they have given you wrong answer, I need an answer for this from your department.

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! اس کے خلاف تو FIR ہونی چاہئے۔ یہاں سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ معمولی mistake نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ ہم اسے دیکھ لیتے ہیں۔ This is an alarming mistake. If the given answer has been furnished wrong then it is

wrongاگر آپ کی گورنمنٹ کم از کم اجرت -/32000روپے کی پالیسی ہے تو اس کے بعد -/27555روپے تنخواہ دے رہے ہیں تو then they are not hearing to the Government Ordersیہ کیسے ہو سکتا ہے؟

وزیر کھیل(جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! میں نے یہ ذکر کیا ہے کہ ابھی صرف دو ماہ ہوئے ہیں۔ انہوں نے -/27555روپے تنخواہ ہی دی ہو گی۔ ان کا data ٹھیک ہے لیکن میں اس بات کا notice لے چکا ہوں۔ I assure you کہ انشاءاللہ تعالیٰ ان کو آئندہ -/32000 روپے ہی تنخواہ دی جائے گی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! Please check with your department and just after the conclusion of this business آپ اس چیز کو confirm کریں گے کہ whether the answer has been furnished wrongاور تنخواہ غلط دی جا رہی ہے۔

وزیر کھیل(جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! This is very big mistake ایسے نہیں ہے۔ this is deliberately providing wrong information in this House which amounts to misconduct and that officer should be proceeded accordingly under the law and you take an action against that.

جناب سپیکر: رانا صاحب! It is contemptuous. جی، اعجاز شفیع صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں 15-2014 میں 912.000 ملین روپے سے صوبہ پنجاب میں e-Libraries کا منصوبہ شروع کیا گیا تھا۔ میرا سوال یہ ہے کہ 15-2014 سے آج تک کتنی e-Libraries بنی ہیں اور کیا اس میں رحیم یار خان شامل ہے۔ اس کے علاوہ اگلا منصوبہ تو بعد میں بنے گا 15-2014 میں ان کی اپنی حکومت تھی کیا 912 ملین خرچ ہو گئے ہیں یا نہیں ہوئے؟

جناب سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! میرے خیال میں this will amount to an absolutely fresh question

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! نہیں۔15-2014 میں منصوبہ شروع کیا گیا تھا۔912 ملین اضلاع میں خرچ ہوئے یا نہیں ہوئے؟

جناب سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! میں نے مان لیا کہ انہوں نے amount دے دی ہے لیکن اس کی تفصیلات تو نہیں ہوں گی۔ جی، وزیر کھیل!

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! انہوں نے جو ضمنی سوال کیا ہے۔ انہوں نے جو 912 ملین کی بات کی ہے تو اس سے 16 e-Libraries بنی تھیں۔ یہ کن اضلاع میں بنی تھیں اس کا data فراہم کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اب ہم اگلے سوال پر جاتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہاں تنخواہ کی بات ہوئی ہے تو ایسا صرف اس محکمہ میں نہیں ہو رہا بلکہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ میں بھی ہو رہا ہے۔ میں نے ایک اور سوال بھی کیا ہوا ہے وہاں بھی آیا اور مڈوائف کو -/18000 اور -/25000 روپے تنخواہ دی جا رہی ہے جبکہ کم از کم اجرت -/32000 روپے مقرر ہے اور گورنمنٹ کا notification بھی جا چکا ہے لیکن جو افسران ہیں انہوں نے ابھی تک اس notification پر عمل نہیں کیا۔ ابھی تک ان ملازمین کو -/18000 اور -/25000 روپے ہی تنخواہ دی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ محکموں میں بھی یہی کچھ ہو رہا ہے۔ اس پر بادشاہی یہ ہے کہ تین سال بعد بھرتی ہونے والی خواتین کو -/32000 روپے تنخواہ مل رہی ہے اور جو تین سال پہلے بھرتی ہوئی ہیں ان کے لئے سزا یہ ہے کہ ان کو -/18000 اور -/25000 روپے تنخواہ مل رہی ہے۔ افسران notification کے باوجود اس پر عملدرآمد نہیں کر رہے۔ یہ بات میڈیا پر آچکی ہے۔ میرے پاس بھی ان کا وفد آیا تھا۔ میں نے یہ گزارش یہاں افسران کو کی تھی لیکن کوئی اس بات کو سن نہیں رہا۔

جناب سپیکر: وزیر پارلیمانی امور میرا خیال ہے کہ یہ بحث بہت ضروری ہے اور یہ بہت بڑے طبقے کے متعلق ہے اگر مزدور کی minimum wages policy 32 ہزار ہے اور salaried person کی

contracts reasons مختلف ہیں جس طرح یہ بات کر رہے ہیں اور جو e-Libraries کے جو employees ہیں وہ بھی contractual employees ہیں یا permanent employees ہیں۔ ان کا اپنا contract case ہے تو میرا یہ خیال ہے the House should be apprised on that کہ کیا آپ نے جو daily wages کی بات کی ہے، مزدور کی اجرت کی بات ہے یا employees کی بات بھی ایسے ہی ہے this is the difference which Mr Ahsan Raza pointed out جس پر یہ بھی بات کر رہے ہیں۔ میرا خیال ہے منسٹر انڈسٹری ہاؤس میں ابھی موجود نہیں ہیں۔ to certain extent honorable Minister of Parliamentary Affairs this is a very serious concern that it is his most primary business 12 کروڑ لوگوں کے سوالات ہیں ان کی will، ان کا concern گورنمنٹ کے سامنے ہے اور government is not there

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہم نے Parliamentary Affairs Department سے اپنے officer کی duty لگا دی ہے کہ جو بھی concern minister ہیں ان کو inform کیا جائے ایک تو آپ کی اسمبلی کی طرف سے بھی duty ہوتی ہے کہ وہ ان کو بتاتے ہیں کہ یہ آپ کا اسمبلی بزنس ہے جو بھی concerned minister ہوتا ہے اس طرح میں نے بھی دیکھا کچھ ہمارے منسٹرز کہہ دیتے تھے کہ ہمیں ٹائم پر نہیں پتا چلا۔ تو ہم نے Parliamentary Affairs Department کے بھی ایک officer کی duty لگا دی ہے۔ اب دو جگہ سے ان کو information گئی ہو گی کہ ان کا آج بزنس ہے اب اگر وہ نہیں آئے تو میں ان سے پوچھ کر ہی بتا سکتا ہوں کہ وہ کیوں نہیں آئے ہیں۔

MR SPEAKER: Mr Shafay Hussain is the minister for industries? Then I have left no other option or I skip the questions کے منسٹر نہیں ہیں with a very serious concern and this practice is unacceptable or I adjourn the session till the minister comes back. What should I do? Minister Parliamentary Affairs can you speak on his behalf?

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میرے پاس details ہوتی تو میں ضرور ان سوالات کے جوابات دے دیتا۔

MR SPEAKER: Then I adjourn the House for five minutes. The Secretary and Department should be there آپ اپنے منسٹر کو call کر لیں ہم پانچ منٹ کے لئے ہاؤس کی کارروائی ملتوی کر رہے ہیں۔

(اس مرحلے پر وزیر صنعت و سرمایہ کاری جناب شافع حسین کی وقفہ سوالات کے دوران ایوان میں عدم موجودگی پر جناب سپیکر نے ہاؤس کی کارروائی کو پانچ منٹ کے لئے ملتوی کر دیا)

(5 منٹ کے بعد جناب سپیکر ملک محمد احمد خان 5 بج کر 44 منٹ پر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب امجد علی کا ہے۔ جی، فرمائیں!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے سوال کا نمبر 24 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے قیام کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

***24: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے سال 2015 میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کی منظوری دی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زمین بھی مختص کر دی تھی؟

(ج) اگر جزبالا کا جواب اثبات میں ہے تو یہ منصوبہ ابھی تک شروع کیوں نہیں کیا گیا اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے نیز کیا حکومت یہ منصوبہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (جناب شافع حسین):

(الف) جی، یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے سال 2015 میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کی منظوری دی تھی۔

(ب) جی، یہ درست ہے کہ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے زمین مختص کی گئی تھی۔

(ج) سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے قیام کے لئے محکمہ مال، پنجاب سے 69 ایکڑ زمین کی الاٹمنٹ کے لئے درخواست کی گئی تھی، مگر زمین کی الاٹمنٹ نہ ہو سکی مزید یہ کہ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کمالیہ شروع کرنے اور بعد ازاں اس منصوبے کو بھی ترک کر کے ہینڈی کرافٹ ڈویلپمنٹ سنٹر کمالیہ کا منصوبہ شروع کیا گیا بوجہ مقامی سرمایہ کاروں کی عدم دلچسپی حکومت سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو سیلف فنانس کی بنیاد پر شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) میں تھا کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے سال 2015 میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کی منظوری دی تھی اور جز (ب) میں تھا کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زمین بھی مختص کر دی تھی جس کے جواب میں ہے کہ جی، یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے سال 2015 میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کی منظوری دی تھی جبکہ جز (ب) میں ہے کہ جی، یہ درست ہے کہ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے زمین مختص کی گئی تھی۔

جناب سپیکر! 2015 میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کی منظوری دی گئی تھی اور اب 2024 کا سال ہے اور اس کام کو 9 سال ہو گئے ہیں لیکن اس پر ابھی تک کوئی تحرک نہیں ہوا جبکہ جز (ج) میں یہ کہتے ہیں کہ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے قیام کے لئے محکمہ مال، پنجاب سے 69 ایکڑ زمین کی الاٹمنٹ کے لئے درخواست کی گئی تھی، مگر زمین کی الاٹمنٹ نہ ہو سکی تو میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں کیا امر مانع تھا، کیا

رکاوٹیں پیش آئیں اور اگر کوئی رکاوٹ تھی تو اسے دُور کرنے کے لئے کیا کوشش کی؟ اگر ان کے پاس کوئی ریکارڈ ہے تو اس حوالے سے ہاؤس کو apprise کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (جناب شافع حسین) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم 0 جناب سپیکر! شکریہ۔ معزز ممبر نے درست فرمایا ہے کہ یہ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ 2015 میں announce ہوئی تھی اور اس کے بعد اس زمین کی رجسٹری کے کچھ معاملات تھے اور کچھ الاٹمنٹ کے معاملات تھے جس کی وجہ سے اس وقت 2016 اور 2019 میں محکمہ میں یہ معاملات آگے چلتے رہے۔ پنجاب میں 23 سمال انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں جو معزز ممبر نے معاملہ اٹھایا ہے تو according to the law جو بھی پالیسی ہو گی اس کے مطابق اس معاملے کو ہم حل کریں گے تاکہ باقی انڈسٹریل اسٹیٹس کی طرح یہ انڈسٹریل اسٹیٹ بھی operational کی جائے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا ہے کہ کیا امر مانع تھا، کیا رکاوٹ تھی اور انہوں نے یعنی محکمہ نے کیا کوشش کی ہے کیونکہ دس سال گزر گئے ہیں اور اس دوران محکمہ نے کیا کیا ہے وہ بتائیں اور وہ رکاوٹ بھی بتائیں؟ رجسٹری کی تو کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی تو انہیں جو رکاوٹیں پیش آئی ہیں وہ بتا دیں اور جو ان کے محکمہ نے کیا ہے وہ بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (جناب شافع حسین) جناب سپیکر! 2019 میں پنجاب اربن یونٹ سے 50 ایکڑ زمین کمالیہ شوگر ملز ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زمین کے موزوں ہونے یا نہ ہونے کی بابت رپورٹ طلب کی۔ پنجاب اربن یونٹ نے متعلقہ زمین کا صرف 6 فیصد۔۔۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف نے کھڑے ہو کر وزیر موصوف کے جواب پر "متعلقہ نہ ہے" کی آوازیں لگائیں)

جناب سپیکر: معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ رانا آفتاب صاحب! تشریف رکھیں اور وزیر موصوف بھی تشریف رکھیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (جناب شافع حسین) جناب سپیکر! میں ان کو بتا دوں کہ اس وقت زمین کی value تھی، یہ جو زمین کا معاملہ کہہ رہے ہیں تو یہ اتنا serious معاملہ نہیں ہے کیونکہ یہاں پر اور بھی انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں۔

جناب سپیکر: معزز ممبران حزب اختلاف سے گزارش ہے کہ پہلے وزیر صاحب کا جواب سُن لیں پھر بات کریں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (جناب شافع حسین) جناب سپیکر! میں بطور وزیر آپ سب کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مختلف انڈسٹریل زونز ہیں جہاں پر دو دو سال سے پلاٹ لے کر رکھے ہوئے ہیں اور ہماری پالیسی یہ کہتی ہے کہ دو سال کے اندر آپ نے انڈسٹری بنانی ہے۔ اکثر نے یہاں پر پراپرٹی کا کاروبار شروع کیا ہوا ہے اور بحیثیت منسٹر میں یہ نہیں ہونے دوں گا۔ چاہے کوئی بندہ کسی بھی پارٹی کا ہو جو دو سال کے اندر انڈسٹری نہیں لگائے گا اس کا پلاٹ کینسل کر دیا جائے گا اور اس کو انڈسٹریل اسٹیٹ پیسے واپس کرے گی۔

جناب سپیکر: ایک منٹ میری بات سنیں۔ امجد علی جاوید صاحب! Are you satisfied with the answer?

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (جناب شافع حسین): جناب سپیکر! میں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ ہم دوسری چیز یہ لے کر آ رہے ہیں کہ میں اس کو بالکل allow نہیں کروں گا کہ جو نئی انڈسٹری زرعی زمین پر بنی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر موصوف! آپ تشریف رکھیں۔ امجد علی جاوید صاحب! For brevity of things جو منسٹر صاحب نے جُز (ج) میں تفصیل دی ہے وہ آپ کے سوال کے جز (الف) اور (ب) کو address کرتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب کا جواب کافی مفصل ہے۔ خاموشی اختیار کریں No cross talk (شور و غل)

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ نے بالکل صحیح point out کیا ہے منسٹر صاحب کا جواب بھی taken as read کریں۔ انہوں نے جو ضمنی سوال پر جواب دیا ہے کہ we have

the specific rules کہ جو دو سال میں انڈسٹری نہیں لگائے گا اس کا پلاٹ کینسل کر دیا جائے گا۔ منسٹر صاحب یہ بتا دیں گے کہ کیا اب تک انہوں نے کسی کا پلاٹ کینسل کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (جناب شافع حسین): جناب سپیکر! میں نے پچھلے ہفتے 40 پلاٹ کینسل کئے ہیں۔ یہ بتائیں کہ انہوں نے اپنے دور میں کتنے پلاٹ کینسل کئے تھے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

میاں اسلم اقبال صاحب اس محکمہ کے وزیر تھے، انہوں نے ساڑھے تین سال تک کیا کیا ہے اور جو میں نے ایک مہینے میں کیا ہے وہ میں بتا دیتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں تو اپنے پہلے ضمنی سوال پر ہوں۔ میرے ضمنی سوال کا جواب نہیں آیا۔ چلیں میں اس پر زور نہیں دیتا پنجابی کی کہاوت ہے کہ "پنڈ وسا نئیں اچکے پیلاں آ گئے" زمین تو ابھی ملی ہی نہیں، زمین بنی نہیں، الاٹ ہوئی نہیں تو کون سے پلاٹ کینسل ہوئے ہیں؟ (قہقہے)

جناب سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ شافع صاحب! It is done

امجد صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔ (قہقہے)

لیکن یہ وزیر کھیل سے متعلقہ ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے یہ pending ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ سوال on her behalf لینا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ سوال کی باری پر بولتے نہیں ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں نے تو کہا ہے۔ سوال نمبر 170 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں پبلک ٹرانسپورٹ کے روٹس بند کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*170: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں پبلک ٹرانسپورٹ کے 19 روٹس بند کر دیئے گئے ہیں؟

(ب) ان روٹس پر پبلک ٹرانسپورٹ بند کرنے کی وجوہات کیا تھیں کیا اس کے متبادل کوئی انتظام کیا گیا؟

(ج) ان روٹس پر چلنے والی بسیں کہاں ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب فیصل ایوب):

(الف) پنجاب ٹرانسپورٹ کمپنی (سابقہ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی) کے تحت سال 2012 سے نجی بس آپریٹرز کے تعاون سے لاہور اور گردونواح میں مختلف روٹس پر 262 اے سی، سی این جی بس سروس مہیا کی جارہی تھی۔ مرحلہ وار معاہدوں کی تکمیل اور بسوں کے مکینیکل مسائل کی بناء پر بس آپریٹرز کی جانب سے بس سروس کو مزید جاری رکھنے سے معذرت کی گئی اور نئی بسوں کے آنے تک ان 19 بس روٹس پر سروس کو معطل کر دیا گیا۔ مزید یہ کہ پنجاب ٹرانسپورٹ کمپنی نے شہریوں کی سفری مشکلات کو کم کرنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اہم روٹس پر پرائیویٹ آپریٹرز کے تعاون سے مزدا/منی بس سروس کا آغاز کیا گیا تاکہ سفری مشکلات میں کمی لائی جاسکے اور بعد میں مکینیکل اور ماحول دوست نہ ہونے کی وجہ سے بند کر دیا گیا۔

(ب) پنجاب ٹرانسپورٹ کمپنی (سابقہ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی) کے تحت سال 2012 سے نجی بس آپریٹرز کے تعاون سے لاہور اور گردونواح میں مختلف روٹس پر AC سی این جی بس سروس مہیا کی جارہی تھی۔ مرحلہ وار معاہدوں کی تکمیل اور بسوں کے مکینیکل مسائل کی بناء پر بس آپریٹرز کی جانب سے بس سروس کو مزید جاری رکھنے سے معذرت کی گئی اور نئی بسوں کے آنے تک ان 19 بس روٹس پر سروس کو معطل کرنا پڑا۔ ویگن سروس فی الوقت شہر کے مختلف روٹس پر بغیر سبسڈی سفری سہولیات مہیا کر رہی ہیں مزید برآں ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ ڈیپارٹمنٹ کے تحت شہر کے مختلف روٹس پر

تقریباً 200 سے زائد سپیڈو بسیں سفری سہولیات مہیا کر رہی ہیں اور مزید 300 نئی ڈیزل، ہائبرڈ بسوں کے ساتھ ماحول دوست 27 الیکٹرک بسوں (پائلٹ پراجیکٹ) کی جلد سے جلد خریداری کو ممکن بنانے کا عمل جاری ہے۔

(ج) چونکہ معاہدے کے مطابق یہ بسیں نجی کمپنی کی ملکیت تھیں اور بسوں کے مالکان نے اپنی منشاء مرضی کے مطابق بسوں کا استعمال کیا۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! کیا متعلقہ منسٹر ہیں؟

جناب سپیکر: راناصاحب! Minister is on leave also

MR AFTAB AHMAD KHAN: Mr Speaker! What about the other thing? Is there anybody who has been assigned the role?

MR SPEAKER: Minister has applied for the leave today.

MR AFTAB AHMAD KHAN: Mr Speaker! He may have applied for the leave but can you send this system like this?

This is very important question regarding اس سوال کی تو باری ہی نہیں آنی the transport. The whole province is without transport. There is no public transport.

جناب سپیکر: راناصاحب! میں نے ابھی گورنمنٹ سے کہا ہے کہ ہم نے اس کو بھی آج ہاؤس کی کمیٹی بنا کر amend کر دیا۔ آپ کی proposal بڑی اچھی تھی اور اس کو ہم نے آج at par with National Assembly کر دیا ہے اس سے effectiveness آئے گی۔ In case that the Minister is on leave منسٹر صاحب available نہ ہوں اور اُن کا سوال آجاتا ہے تو اس کا mechanism بھی ہے کیونکہ Minister concerned and Parliamentary Secretary concerned نے اس کا جواب دینا ہے۔ آج متعلقہ منسٹر leave پر ہیں۔ اس کو آگے formulate کر لیتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ سے سیکھتا رہتا ہوں کیونکہ ماشاء اللہ آپ interpretation زیادہ کرتے ہیں۔ میرا متعلقہ سوال ہے کہ when a starred question is put after admission, can you change it to unstarred?

MR SPEAKER: We actually were in a situation yesterday Now what normally Question Hour کے وقت point out کورم نہیں ہوتا۔ کورم National Assembly has it in their Rules. If a situation like this arises when normally the customs and practices are not heard too, as in Question Hour nobody raises the quorum. But yesterday it was pointed out. Now this is not the parliamentary practice. This House has never witnessed it before.

وقفہ سوالات میں کبھی بھی کورم point out نہیں ہونا چاہئے دو ممبران ہی کیوں نہ بیٹھے ہوں۔ وقفہ سوالات members کا prerogative ہوتا ہے اور اس وقت میں وہ صوبے کے 12,13 کروڑ لوگوں کے سوالات حکومت سے کرتے ہیں۔ اگر اُس وقت ہاؤس کی presence کم بھی ہو تو they carry on with their جو normally mover of the questions ہوتے ہیں business. But somehow it was done. تو اس طرح کی situation کو deal کرنے کے لئے قومی اسمبلی نے اپنی situation ایسے cover کی ہے کہ اگلے دن وہ اُس کو unstarred question کے طور پر ہاؤس کی table پر lay کر دیتے ہیں۔ now a starred question کو unstarred question کرنا، آج وہ unstarred question کے طور پر ٹیبل ہوا ہے اور آج وہ take up نہیں ہو سکتا If somebody is not caring for the parliamentary practices of not pointing out the quorum during the Question Hour infringing the members right. تو اس situation کو deal کیا ہے۔

MR AFTAB AHMAD KHAN: Mr Speaker! I can say that it was not proper working whatever the given circumstances but I would like to have a ruling that when the question is admitted under the

present Rules of Procedure, can you change the question from starred to unstarred? I agree that the quorum should not be pointed out during the Question Hour but pointing out quorum during Question Hour is not prohibited under the rules, this can be pointed out. According to traditions, customs or you can say that during the given circumstances you cannot do this but there is no bar on pointing quorum under the Rules of Procedure.

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں نے آپ سے پہلے یہی بات واضح کی ہے کہ ہم نے at par یعنی قومی اسمبلی کے rules کے مطابق exact corresponding Rules کو یہاں لے آئے ہیں اور اُسی procedure کی amendment کے تحت جو starred question کل answer نہیں ہو سکے اُن کے جوابات unstarred questions کے طور پر میز پر رکھ دیئے ہیں۔ یہ amendment آپ خود پاس کر چکے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ سوال نہیں ہے، یہ آج کی بات ہے لیکن جب یہ Rules of Procedure amend ہو جائیں گے Can you go for that perspective again?

جناب سپیکر: یہ amendment پہلے ہی ہو چکی ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ amendment نہیں ہوئی۔ میں نے ابھی تو Point of Order raise کیا ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! جو آپ نے propose کیا ہے کہ 14 دن کے جوابات اور 14 days والی بات پر at par with National Assembly میں آپ سے متفق ہوں۔ جب میں نے آج کے سوالات کے جوابات آپ کے سامنے رکھے تو اس سے پہلے میں نے پڑھ کر بتایا کہ 1997 کے Rule 51 میں ہونے والی حالیہ ترمیم کے تحت کل کے ایجنڈے سے رہ جانے والے سوالات آج بطور غیر نشان زدہ سوالات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے۔ یہ amendment آپ نے کی ہے، تین چار دن پہلے کی ہے اور اسی ہاؤس سے پاس ہوئی ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ amendment کی بات درست کر رہے ہیں مجھے جو آپ نے کتاب دی ہے until and unless یہ اس میں نہیں آتا how can I anticipate it

جناب سپیکر: یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ اُس وقت ہاؤس میں نہ ہوں لیکن میں آپ کے پاس اس کی کاپی بھیج رہا ہوں۔ یہ amended rules کی کاپی رانا صاحب کو دی جائے۔ جس طرح آپ کو ruling چاہئے میں وہ بھی دے دوں گا۔ اب ہم next question لیتے ہیں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اگلا سوال لے لیں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! جناب امجد علی جاوید نے کہا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ ان کو کہنے دیں آپ تو بیٹھیں۔ جی، جناب امجد علی!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں آپ کے حکم کی تعمیل میں بیٹھ گیا ہوں لیکن میرا پہلے سوال پر بڑا concern ہے۔ میں منسٹر صاحب سے ایک چھوٹی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں چونکہ یہ میرے حلقے کا question ہے، میرا شہر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہے اور وہاں industrial estate کی سخت ضرورت ہے۔ ڈیپارٹمنٹ نے کہہ دیا ہے کہ سرمایہ کاروں کی عدم دلچسپی کی وجہ سے وہاں کام نہیں کر رہے۔ میں نے 2013 سے 2018 تک متعدد بار ڈیپارٹمنٹ سے request کی اور اب بھی میں دو ماہ میں دو چکر لگا چکا ہوں۔ آپ ڈیپارٹمنٹ کو direction جاری کریں کہ وہاں کام کی شروعات کریں اور جو requirements ہیں وہ پوری کریں اور جو کچھ میں کر سکتا ہوں تو میں ان کے ساتھ ہوں گا لہٰذا وہاں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ بنانا ضروری ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا point آ گیا۔ اب آپ اگلا سوال لیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا question No.19 ہے اور یہ میرے دونوں questions ہیں تو میں منسٹر صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ جوابات درست نہیں ہیں اگر یہ مناسب سمجھیں تو ان سوالات کو pend کروالیں۔

جناب سپیکر: جناب امجد علی! Are you not satisfied with the answer?

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!جی، میں جواب سے satisfied نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ جوابات درست نہیں ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!جی۔

جناب سپیکر: جی، honorable minister.

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اگر وضاحت کر دی جائے کہ جواب کس طرح ٹھیک نہیں ہے تو میرے خیال میں ہاؤس کا ٹائم بھی بچے گا۔ میرے لئے ہاؤس کا ٹائم بہت قیمتی ہے جو جواب میں information نہیں ہیں تو میں موقع پر بھی بتا سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جناب امجد علی! We are running short of time for Question Hour. آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ محکمے نے جواب درست furnish نہیں کیا۔ This is what you are saying?

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!جی، ایسے ہی ہے۔

جناب سپیکر: تو آپ بتائیں کہ کیسے نہیں کیا؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!جی، ٹھیک ہے۔ آپ کہہ رہے ہیں تو میں بتا دیتا ہوں۔ میرا سوال نمبر 19 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کھیل کے فروغ کے لئے دیہی علاقوں میں منی سٹیڈیم کی تعمیرات نیز ٹوبہ ٹیک سنگھ میں منی سٹیڈیم کی عدم تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

***19: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر کھیل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2013 سے 2018 میں صوبہ بھر میں کھیل کے فروغ کے لئے دیہی علاقوں میں منی سٹیڈیم (گراؤنڈ) بنانے کا پروگرام شروع کیا گیا تھا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے منی سٹیڈیم شروع کئے گئے کتنے پراجیکٹ مکمل ہوئے اور کتنے فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکے، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی تبدیلی اور فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے ادھورے رہ جانے والے منصوبوں پر سرکاری خزانے سے خرچ کی جانے والی رقم ضائع ہو رہی ہے؟

(د) کیا حکومت اس عوام دوست اور نوجوانوں کو منفی سرگرمیوں سے بچانے اور کھیل کی طرف راغب کرنے اور کھیل کے فروغ کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ہ) کیا محکمہ نے اس منصوبہ کے لئے فنڈ کی فراہمی کا کوئی انتظام کیا ہے؟

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب):

(الف) محکمہ سپورٹس نے سال 2013 سے 2018 تک صوبہ بھر میں کھیلوں کے فروغ کے لئے ہر سال سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) کے تحت پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ (PMU) کے زیر انتظام مختلف شہری اور دیہی علاقوں میں سپورٹس سہولیات کی تعمیر مکمل کی۔

(ب) تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 2013 سے 2018 کے درمیان سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت مندرجہ ذیل سپورٹس سہولیات کی تعمیر مکمل کی گئی:

1۔ فٹ بال گراؤنڈ بھلیر جھنگ روڈ سٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کی تعمیر 68.268 ملین روپے کی لاگت سے مکمل کی گئی۔

2۔ سینتھیٹک ہاکی گراؤنڈ 7x7 کی تعمیر فلڈ لائٹ کے ساتھ ہاؤسنگ کالونی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 82.232 ملین کی لاگت سے مکمل ہوئی۔

3۔ پانچ گراؤنڈز جن میں چک نمبر 343 گ ب، 305 گ ب، 340 گ ب، 341 گ ب اور چک نمبر 334 گ ب ٹوبہ ٹیک سنگھ کی اپ گریڈیشن کا 16.335 ملین روپے کی لاگت سے مکمل ہوا۔

(ج) حکومت کی تبدیلی سے نہ تو فنڈز کی دستیابی متاثر ہوئی اور نہ ہی کسی منصوبے کی تکمیل میں کوئی رکاوٹ پیش آئی۔

(د) محکمہ سپورٹس اینڈ یوتھ افیئرز پنجاب نوجوان نسل کو منفی سرگرمیوں سے دور رکھنے اور کھیلوں کی طرف راغب کرنے کے لئے ہر سال سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کھیلوں کے فروغ کے لئے نئی سہولیات کے منصوبہ جات شامل کرتا ہے اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً یونین کونسل کی سطح سے لے کر پنجاب کی سطح تک مختلف کھیلوں کا انعقاد کرتا رہتا ہے۔

(ہ) محکمہ سپورٹس اینڈ یوتھ افیئرز پنجاب نے ان منصوبہ جات پر گزشتہ 2013 سے لے کر 2018 تک تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تقریباً 166.835 ملین روپے خرچ کئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بتائیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس میں Synthetic Hockey Ground 7 by 7 کی تعمیر فلڈ لائٹس کے ساتھ ہاؤسنگ کالونی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 82.232 ملین روپے کی لاگت سے 2019 میں مکمل ہوئی اور 25 گراؤنڈ جن میں چکوک نمبر 343 گ ب، 305 گ ب، 340 گ ب، 348 گ ب اور 334 گ ب، ٹوبہ ٹیک سنگھ کی اپ گریڈیشن 16.335 ملین روپے کی لاگت سے مکمل ہوئی تو میرا یہ سوال تھا کہ اگر جواب اثبات میں ہے تو تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے mini stadiums شروع کئے گئے اور کتنے فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکے؟ فٹبال گراؤنڈ بھلیر جھنگ روڈ سٹی وغیرہ mini stadium نہیں ہے۔ دوسرے انہوں نے پانچ دیہات بتائے ہیں یہ سٹیڈیم مکمل نہیں ہیں محکمہ نے انہیں غلط information دی ہے۔ ان میں سے دو گاؤں میں تقریباً کوئی 35 فیصد کام ہوا ہے اور تین گاؤں میں بالکل ہوا ہی نہیں تو میں یہی کہہ رہا ہوں کہ یہ سوال pend کروالیں تاکہ اس کی مزید information آجائے اور اگلی information بھی اسی حساب سے ٹھیک نہیں ہے۔ میری یہی درخواست ہے کہ یہ سوال کمیٹی کو ریفر کر دیں یا اس سوال کو pend کر لیں تاکہ اگلے سیشن میں پھر اس پر بات ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر کو چھوٹی چھوٹی details required ہیں، I am prepared جو انہوں نے تفصیل مانگی ہے وہ تفصیل انہیں فراہم کر دی گئی ہے چونکہ ہمارے مطابق جواب بالکل درست ہے اگر ان کو کچھ details چاہئے تو he can come to me

as per my knowledge لیکن personally, I can provide all the information. 2013 سے لے کر 2018 تک ہمارے ڈیپارٹمنٹ PNU نے تین project کئے ہیں وہ exactly یہی ہیں جس میں ایک ہمارا فٹبال سٹیڈیم، ہاکی سٹیڈیم اور پانچ گراؤنڈ ہیں اس کے علاوہ جو یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے نہیں کیا تو I would request him to provide me that information اس پر میں دوبارہ ان کو جواب دوں گا۔ Thank you.

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ جواب درست نہیں ہے۔ اگر منسٹر صاحب بضد ہیں کہ جواب درست ہے تو پھر اس سوال کو کمیٹی کو ریفر کریں اور کمیٹی وہ ریکارڈ منگوا کر دیکھ لے۔

جناب سپیکر: جناب امجد علی! .It is coming in rounds now پہلے سوال کے جواب میں بھی احسن رضا خان نے جو نکتہ اٹھایا اس کے بعد پھر اور ممبرز نے بات کی۔ اب آپ پھر یہ کہہ رہے ہیں کہ جو جواب دیئے گئے ہیں یہ wrong information House میں furnish کی گئی ہیں تو یہ بڑی contemptuous بات ہے، یہ information غلط کیسے دی جا سکتی ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ چیک کرالیں۔ میں تو یہی کہتا ہوں کہ آپ physical verification کرالیں۔

جناب سپیکر: آپ جن جگہوں کی بات کر رہے ہیں تو کیا آپ ان جگہوں کو physically جانتے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں جانتا ہوں اور سوال آنے کے بعد پھر حلقے سے counter check کیا ہے۔ میں یہ چاہ رہا ہوں کہ ہاؤس میں دوبارہ نئے سرے سے information آجائے۔

جناب سپیکر: وزیر پارلیمانی امور صاحب! یہ آپ کے متعلقہ ہے آپ اور وزیر کھیل یہ information دیکھیں کہ کیا محکمے کی طرف سے ہاؤس میں دیئے گئے جوابات درست ہیں، اگر یہ جوابات درست ہیں تو پھر the matter stands resolved، جس طرح معزز ممبر کا بار بار کہنا ہے کہ وہاں پر اتنا کام نہیں ہوا، جوابات غلط دیئے گئے ہیں اور ہاؤس میں incorrect information دی جا رہی ہے تو اس سلسلے میں وزیر پارلیمانی امور اور وزیر کھیل پر مشتمل دو رکنی کمیٹی تشکیل دے رہا ہوں۔ یہ کمیٹی سوال کا جواب اور

ہاؤس میں فراہم کی گئی information دیکھیں اور next session میں ہاؤس کو apprise کریں گے۔ غلط information کسی صورت قابل قبول نہیں ہے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میرا supplementary question ہے۔

جناب سپیکر: جی!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) کا جواب ہے کہ محکمہ سپورٹس نے 2013 سے 2018 تک صوبہ بھر میں کھیلوں کے فروغ کے لئے سالانہ ترقیاتی کاموں کو ADP کے تحت Project Management Unit کے زیر اہتمام مختلف شہری اور دیہی علاقوں میں سپورٹس سٹیڈیم اور گراؤنڈ کی تعمیر مکمل کیں تو کتنے شہروں میں کی اور اس میں رحیم یار خان، خان پور اور بہاولپور یا ساؤتھ پنجاب کے کون کون سے اضلاع یا تحصیلیں شامل ہوئی ہیں۔ یہ 2013 سے 2018 تک پانچ سال کا عرصہ ہے جو پراجیکٹ مکمل ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی!

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! اگر specifically مجھے ہاؤس کے اندر کہیں گے کہ پتوکی کے اندر 2005 میں کیا ہوا تھا تو you will have to give some time کہ جس دوران میں آپ کو information provide کر سکوں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! انہوں نے یہ سکیمیں مکمل کی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کہہ دیں کہ یہ fresh question بنتا ہے۔ ویسے میری نظر میں تو یہ fresh question ہے اور آپ کو بھی کہہ دینا چاہئے کہ یہ fresh question ہے آپ نیا سوال دیں۔

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! جی، I think exactly what I meant to say اگر آپ مجھ سے کوئی question پوچھنا چاہتے ہیں کہ you have to put a fresh question and I will answer you.

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آپ اس طرح نہ کریں۔ جو سکیمیں مکمل ہوئی ہیں تو ان کو محکمے نے بتائی ہوں گی کہ ہم نے یہ یہ schemes 2013 سے 2018 تک مکمل کی ہیں۔

جناب سپیکر: جناب امجد علی جاوید نے یہ پوچھی نہیں ہیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! I am on supplementary question.

جناب سپیکر: supplementary question میں نیا سوال تو نہ کریں۔

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! یہ پہلے decide کر لیں کہ یہ supplementary question ہے یا fresh question ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! fresh question نہیں بلکہ اس میں details لکھی ہیں کہ کتنی مکمل ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: جناب اعجاز شفیع! This amounts to a fresh question

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آپ ایسے تو نہ کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ fresh questions بنتا ہے۔ اب وقفہ سوالات کا وقت ختم ہوتا ہے۔

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

پنجاب میں کھیلوں کے سالانہ مقابلہ جات کے دوبارہ انعقاد سے متعلقہ تفصیلات

***81: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر کھیل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مسلم لیگ (ان) کے سابقہ دور حکومت میں کھیل کو فروغ دینے کے لئے یونین کونسل کی سطح سے پنجاب کی سطح تک مختلف کھیلوں کے سالانہ مقابلہ جات کا انعقاد شروع کیا گیا تھا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ کھیل کے فروغ کا سلسلہ جاری ہے یا ختم کر دیا گیا ہے؟

(ج) اگر ختم کر دیا گیا ہے تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں کیا حکومت ان مقابلہ جات کا دوبارہ اجراء کا منصوبہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب):

(الف) مسلم لیگ (ن) کے سابقہ دورِ حکومت میں یونین کونسل کی سطح پر کھیلوں کے مقابلہ جات کا انعقاد ہوتا رہا ہے۔

(ب) کھیلوں کے فروغ کے مقابلوں کے انعقاد کا یہ سلسلہ ابھی بھی جاری ہے اور محکمہ سپورٹس تحصیل، ضلع، ڈویژن اور صوبے کی سطح پر مختلف کھیلوں کے حوالے سے مقابلہ جات منعقد کرتا رہتا ہے۔

(ج) محکمہ سپورٹس و امورِ نوجوانان کھیلوں کو یونین کونسل کی سطح پر بحال کرنے کے لئے یوتھ ٹیلنٹ ہنٹ پروگرام شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں محکمہ پنجاب بھر میں موجود کھیلوں کے گراؤنڈز کی بحالی اور 91 نئے گراؤنڈز تعمیر کرنے جا رہا ہے تاکہ کھیلوں کو نچلی سطح (یونین کونسل) پر بحال کیا جائے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(محکمہ آبپاشی)

(قاعدہ 51 کے تحت)

چک نمبر 382 ج ب ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مائنر کو بحال کرنے سے متعلقہ تفصیلات

34: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ برانچ کی ٹیل PP-121 کے دیہات کی زمینوں کو سیراب کرتی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چک نمبر 382 ج ب کو مائنر سیراب کرتا تھا بعد ازاں مائنر کو بند کر کے کھال میں تبدیل کر دیا گیا ہے؟

(ج) اگر جز (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس مائنر کو کس سال بند کیا گیا؟

(د) کیایہ بھی درست ہے کہ اس مائنر کی بندش سے مذکورہ بالا چکوک کی زمینوں کی آبپاشی شدید متاثر ہوئی ہے؟

(ہ) کیایہ درست ہے کہ 2013 سے 2018 کی حکومت کی طرف سے پنجاب اسمبلی کے ایوان میں مذکورہ بالا مائنر کو بحال کرنے کی یقین دہانی کروائی گئی تھی کیا محکمہ ایوان کے اندر کروائی گئی یقین دہانی کے مطابق مائنر کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) یہ درست ہے کہ جھنگ برانچ لوئر کی ٹیل سے کھیوڑہ راجباہ نکلتا ہے جو PP-121 کے چکوک کی زمینوں کو سیراب کرتا ہے۔

(ب) یہ بات درست ہے کہ کھیوڑہ راجباہ سے ننگل مائنر نکلتا تھا جو چک نمبر 382/JB کے رقبہ کو سیراب کرتا تھا جو بعد میں متعلقہ زمینداران کی درخواست پر ڈیپارٹمنٹل کارروائی عمل میں لائی گئی اور بذریعہ نمبری 2633/171-WPIII مورخہ 02.04.1997 کو ننگل مائنر کو جدید موگہ میں تبدیل کر دیا گیا۔ (فیصلہ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ج) ننگل مائنر کو بذریعہ نمبری 2633/171-WPIII مورخہ 02.04.1997 کو جدید موگہ میں تبدیل کر دیا گیا۔ جس کا ڈسچارج 3.67 کیوسک ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے چک نمبر 382/JB کا سارا زرعی رقبہ (1286 ایکڑ) اپنے سی سی اے کے مطابق سیراب ہو رہا ہے۔

(ہ) زمینداران کی طرف سے پانی کی کمی کی کوئی درخواست محکمہ کو موصول نہ ہوئی ہے اور نہ ہی متعلقہ زمینداران نے ننگل مائنر کو بحال کرنے کی کوئی درخواست محکمہ انہار کو دی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ موقع پر موجودہ موگہ سے آبپاشی درست ہو رہی ہے۔ درخواست موصول ہونے کی صورت میں اس پر قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

حکومت کا واٹر پالیسی پر نظر ثانی کرنے سے متعلقہ تفصیلات

59: جناب حسن علی: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ آبپاشی کی واٹر پالیسی نہ ہے اور محکمہ کی طرف سے 2008 سے نئے موگہ جات لگانے پر پابندی ہے؟

(ب) جبکہ اس مقصد کے لئے اچھی خاصی رقم بھی موجود ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نئے موگہ جات پر پابندی ہونے اور محکمہ کی واٹر پالیسی نہ ہونے کی وجہ سے صوبہ بھر میں لاکھوں ایکڑ زرعی اراضی بنجر اور غیر آباد ہے جبکہ حکومت کسانوں کو گرو مور (Grow More) کا نعرہ Introduce کروا رہی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ نئے موگہ جات صرف C.M ڈائریکشن پر بنائے جا رہے ہیں غریب کسان جو C.M تک پہنچ نہ رکھتے ہیں وہ مجبور ہیں؟

(ہ) کیا حکومت (محکمہ) اپنی واٹر پالیسی پر نظر ثانی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) 2018 میں حکومت پنجاب نے پنجاب واٹر پالیسی کی منظوری دی۔ جس کا مقصد واٹر ریسورسز مینجمنٹ، کنزرویشن اور ڈویلپمنٹ میں بہتری لانا ہے، موگہ جات (CCA میں زرعی رقبے کی شمولیت) کو نہری پانی کی فراہمی ایک آپریشنل ایشو ہے جس پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے 2006 سے نہری پانی میں کمی کے باعث پابندی عائد کی ہوئی ہے۔

(ب) نئے موگہ جات (CCA میں زرعی رقبے کی شمولیت) کے لئے محکمہ کی طرف سے کسی قسم کی کوئی رقم مختص نہیں کی جاتی۔

(ج) محکمہ کے پاس نہری پانی کمیٹیڈ ہے جو کھیتوں کے لئے مخصوص ہے۔ تاہم کچھ علاقوں میں اربنائزیشن کی وجہ سے تھوڑا بہت پانی موجود ہے جس کو مؤثر طریقے سے استعمال کرنے کے لئے حال ہی میں Punjab Irrigation, Drainage and Rivers Act 2023 نافذ العمل ہو چکا ہے۔ جس کے تحت Adjustment of Canal Command Area Rules, 2024 جا رہے ہیں ان رولز کی منظوری اس کے بعد اضافی پانی قانون کو دیکھتے ہوئے درخواستوں کی میرٹ کے مطابق نیو ایریا کے لئے مختص کیا جائے گا۔

(د) وزیر اعلیٰ آفس کے احکامات کے مطابق محکمہ CCA میں زرعی رقبے کی شمولیت کا کیس وزیر اعلیٰ کو بھیجتا ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب بطور مجاز اتھارٹی اپنا حکم صادر کرتا/کرتی ہے۔

(ہ) واٹر پالیسی کا موگہ جات (CCA میں زرعی رقبے کی شمولیت) کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ لہٰذا محکمہ اس کو تبدیل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ کیونکہ یہ پالیسی کچھ عرصہ پہلے ہی نافذ العمل کی گئی ہے۔

جہلم۔ پی پی 24 میں ڈیمز کی تعداد اور مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

96: سید رفعت محمود: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔24 جہلم میں کتنے ڈیمز ہیں سال 24-2023 میں ان ڈیمز کی دیکھ بھال کے لئے کتنا فنڈز مختص کیا گیا تھا کتنا خرچ ہوا کتنا باقی ہے؟

(ب) ان ڈیمز کی دیکھ بھال کے لئے کتنا سٹاف تعینات ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) پی پی۔24 جہلم میں کل چھ سال ڈیمز ہیں جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ گراٹ

2۔ ٹین پورہ-I

3۔ ٹین پورہ-II

4۔ لہڑی

5۔ ڈومیلی

6۔ پنڈوری

ان چھ ڈیموں کی دیکھ بھال کے لئے مالی سال 24-2023 میں ٹوٹل 4.85 ملین روپے کا فنڈ مختص کیا گیا تھا جو سارا خرچ ہو چکا ہے اور فی الحال کوئی فنڈ بقایا نہیں ہے۔

(ب) ان ڈیمز کی دیکھ بھال کے لئے کل 21 بندے تعینات ہیں۔

لیہ: دریائے سندھ کے پانی سے بچاؤ کے لئے سپر / ٹی بند دوبارہ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

103: جناب محمد اطہر مقبول: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دریائے سندھ کے دونوں اطراف صوبہ پنجاب میں دریا کے پانی سے بچانے کے لئے سپر / ٹی بند بنائے گئے ہیں ماسوائے ضلع لیہ کی حدود میں سپر / ٹی بند نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع لیہ کی ہر سال سیلاب کے پانی سے ہزاروں ایکڑز زمین جو زرعی ہے دریابرد ہو رہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ضلع میں سپر / ٹی بند بنائے گئے تھے مگر ناقص تعمیر کی وجہ سے وہ دریا کی نظر ہو گئے ہیں؟

(د) کیا حکومت اس ضلع میں دریائے سندھ کے کنارے سپر / ٹی بند بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ دریائے سندھ کے بائیں طرف ضلع لیہ اور اس کے ملحقہ علاقوں کو سیلاب سے حفاظت کے لئے درج ذیل پانچ بند بنائے گئے تھے جو موقع پر موجود ہیں۔

1۔ لیہ سٹی فلڈ پروٹیکشن بند 24600=فٹ

2۔ ایف نارتھ فلڈ بند 51500=فٹ

3۔ ریٹائرڈ شاہ والا گرائن 23000=فٹ

4۔ بکھری احمد خان پروٹیکشن بند 11000=فٹ

5۔ شاہ والا گرائن 66000=فٹ

اس کے علاوہ ضلع لیہ کی حدود میں جو 14 سپر بھی بنائے گئے تھے وہ بھی موقع پر موجود ہیں۔ مزید ضلع لیہ کی حدود میں کوئی ٹی بند نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے بلکہ صرف کھادر ایریا میں موجود رقبہ جات میں پانی فلڈ سیزن میں پہنچتا ہے جو پہلے سے سیلاب زدہ علاقہ ڈکلیئر ہوتا ہے۔ جبکہ کھادر ایریا سے باہر والے رقبہ جات صرف 2010 کے سیلاب میں زیر آب آئے تھے۔ جو Super Flood تھا اور اس سے پہلے دریائے سندھ کی تاریخ میں کبھی اتنا پانی نہیں آیا تھا۔

(ج) ضلع لیہ کی حدود میں دریائے سندھ کے بائیں طرف جو 5 فلڈ بند اور 14 سپر بنائے گئے تھے بفضلہ تعالیٰ موقع پر موجود ہیں۔ تمام سپر / بند کو اپنی اصلی حالت میں قائم رکھنے کے لئے محکمہ انہار ضلع لیہ مکمل جانفشانی سے اپنا کام کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ضلع لیہ کی حدود میں کوئی ٹی بند نہ بنایا گیا ہے۔

(د) جبکہ بھکر سے لے کر لیہ سٹی تک فلڈ بند بنانے کی ماڈل سٹڈی حال ہی میں پایہ تکمیل کو پہنچی ہے جس کے تحت 159000 فٹ لمبائی کا حامل بند بنایا جائے گا۔ یہ پراجیکٹ وفاقی حکومت کے پروگرام FPSP-III میں شامل ہے اور اس کا PC-I تیاری کے مراحل میں ہے۔ جس کی منظوری کے بعد ان شاءاللہ اس پراجیکٹ پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی!

حکومت کی سوالات کے بارے میں غیر سنجیدگی اور ضمنی الیکشن میں دھاندلی کا معاملہ

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! سب سے پہلے تو آج جو وقفہ سوالات ہوا ہے۔ ایک دن پہلے بھی یہی practice ہوئی تھی تو میرے خیال میں میں پہلے بھی اپوزیشن میں رہا ہوں تو اس میں ہاؤس کی seriousness ہونی چاہئے۔ جناب ڈپٹی سپیکر نے اس دن بھی ایک رولنگ دی تھی۔ Definitely سیاسی لوگوں پر بار بھی بہت زیادہ ہوتا ہے لیکن محکمے کی بھی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اس دن غالباً ایجوکیشن منسٹر رانا صاحب بھی محکمے کی طرف سے excuse کر رہے تھے تو میں نے اس وقت بھی یہی request کی تھی کہ آپ محکمہ کو excuse میں نہ لے کر جائیں بلکہ ان کو کھینچ کر رکھیں کیونکہ جو جوابات ہیں، آپ کا جو فاضل ممبر ہوتا ہے وہ چاہے اُدھر سے یا اِدھر سے ہو وہ اپنی پوری تحقیق کر کے بات کر رہا ہوتا ہے چونکہ وہ اس کا حلقہ ہوتا ہے اور حلقے میں اسے پتا ہوتا ہے کون سا کام کہاں پر ہوا ہے یا نہیں ہوا۔ اس میں یہ کہہ دینا کہ یہ جواب ٹھیک آیا ہے اور ممبر صاحب غلط کہہ رہے ہیں تو کم از کم منسٹر صاحب کو اپنے محکمے سے یہ پوچھنا چاہئے، دوسرا میں نے آپ کو عرض کی تھی اور آپ نے یہ فرمایا تھا کہ اس کے بعد ہم budget speech پر بات کر لیں گے۔ یہ سوال نامہ دیا گیا ہے کہ ہم نے اس کو پڑھنا ہے اور میں تو کم از کم اس کو پڑھے بغیر اپنی opening speech نہیں کروں گا چونکہ یہ سوال نامہ ہم دیکھیں گے اور اس کے لئے دو تین چیزیں required ہیں۔ 2013 میں ہم اپوزیشن میں تھے اُس وقت رانا محمد اقبال

صاحب ہمارے honorable Speaker تھے Parliamentary Affairs میں رانا مشہود صاحب تھے اُس وقت بھی ایک practice ہوئی تھی کہ جو ہمارے سے ہارے ہوئے لوگ تھے اُن کو District Development Committees میں شامل کر دیا گیا تھا، اُس وقت میں نے ہی یہ بات شروع کی تھی کہ اُدھر سے آپ کہتے ہیں کہ ہم across the board صوبے کی ترقی کریں گے، اُس وقت بھی آپ کے پاس absolute majority تھی اُس وقت مجھے رانا مشہود صاحب کی طرف سے یہ ensure کروایا گیا تھا کہ ہم یہ کام نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر! یہ میرے ہاتھ جو آپ کا کتابچہ ہے، یہ کتابچہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے، یہ آپ نے اِس ہاؤس کے desk پر رکھا ہے اور آپ نے ہم سے پوچھا ہے کہ آپ اپنے صوبے کے لئے تجاویز دیں اب اس کے دو portions ہیں پہلا یہ ہے کہ ہم تجاویز دیں تو ہمیں کیا surety ہے کہ ہمارے ممبرز کی تجاویز کو entertain کیا جائے گا۔ پہلی بات اُس کے لئے کیا ہوتا ہے اُس کا مجھے بھی پتا ہے آپ کو بھی پتا ہے کہ بجٹ کے لئے کوئی راتوں رات تجاویز دیں گے تو بجٹ نہیں بن جائے گا ۔ محکمہ پی اینڈ ڈی involve ہوتا ہے، محکمہ فنانس involve ہوتا ہے، متعلقہ محکموں کے Secretaries involve ہوتے ہیں ، implementations کے Special Secretaries اس میں involve ہوتے ہیں تو کیا یہ ساری چیزیں جب involve کریں گے تو ہمیں اُس میں ساتھ شامل کریں گے ؟

جناب سپیکر! اب میں صرف آپ کے دو منٹ لوں گا۔ ماشاءاللہ آج میں آپ کو اور بھی appreciate کروں گا the lighter moment آپ نے منسٹر صاحبان کو بڑا rescue کیا ہے، آج مجھے پتا چلا کہ آپ rescue بھی بڑا اچھا کر لیتے ہیں، جس طرح آپ نے آج اچھا rescue کیا ہے یہ منسٹر صاحبان آپ سے بھی سیکھیں گے اور انہیں سیکھنا بھی چاہئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں ایک تو یہ ensure کروایا جائے ہمارے وزیر پارلیمانی امور بیٹھے ہیں اس سوال نامہ کو اگر انہوں نے ردی کی ٹوکری میں پھینکنا ہے تو پھر ہم اس پر بات ہی نہیں کریں گے۔ دوسری بات ہماری کل ایوان میں جو 21 اپریل کو الیکشن ہوئے اُس پر بڑی لمبی چوڑی بات ہوئی، ہمارے وزیر پارلیمانی امور نے کہا کہ اپوزیشن کے پاس کوئی گجرات، وزیر آباد یا جہاں سے بھی ان کے پاس اگر کوئی دھاندلی کے ثبوت ہیں تو یہ ہمیں دیں ہم نے ان کے سامنے اپنے تحفظات رکھے کیونکہ as a

government ہم نے Chair سے مخاطب ہو کر ان کے سامنے اپنے سارے تحفظات رکھنے ہوتے ہیں تو ہمارے پاس وہ ثبوت پہنچ چکے ہیں اگر ہمیں منسٹر صاحب کہیں تو ہم اُن کو ثبوت دینے کے لئے تیار ہیں کہ جن دو جگہوں پر میں گیا ہوں، گجرات بھی گیا ہوں اور وزیر آباد بھی گیا ہوں اُن جگہوں کے ثبوت میرے پاس ہیں اور میں ان کو دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر! پھر وہی بات کہ یہ ہماری اُن شکایات کو entertain کریں گے اور اگر نہیں کریں گے تو پھر میں نے کل بھی یہی کہا تھا ہمارا احتجاج جاری رہے گا۔ ان الیکشن کی دھاندلی کے حوالے سے میرے پاس ثبوت موجود ہیں جن سیٹوں پر الیکشن والی جگہوں پر میں گیا ہوں اُن کے ثبوت میرے پاس موجود ہیں۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف جناب احمد خان! میں عرض کرتا ہوں۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو کر نعرہ بازی)

جی، Order in the House آپ نے مجھے پتا ہے کہ احتجاج کرنا ہے آپ کریں گے۔ آپ میری بات سن لیں ابھی جو مسئلہ درپیش ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے دو چیزیں اکٹھی کر دی ہیں تو میں آپ سے یہ کہوں گا کہ آپ ان کو segregate کر لیں۔ پہلے جو آپ نے نقطہ اُٹھایا ہے اُس کے بارے میں تو آپ کو بیٹھ کر سننا پڑے گا، اُس کے بعد آپ کا حق ہے آپ جیسے مرضی کریں میں آپ کی پوری بات چیت کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہوں۔ ایک بات آپ کی اس ہاؤس کی working سے related ہے وہ گورنمنٹ سے نہیں ہے، جو بات ہاؤس کی working سے related ہے اُس پر میری معزز ممبران سے درخواست ہے کہ آپ تشریف رکھیں۔ we take the first part first آپ معزز ممبران تشریف رکھیں۔ دیکھیں گزارش یہ ہے کہ جیسے pre-budget کی اہمیت ہے، جیسے Question Hour is members prerogative and government is standing bound پابند کھڑی ہے کہ honorable members کے سوالوں کے جوابات دے اسی طرح سے یہ بڑا effective tool ہے، دُنیا کے پارلیمانی نظام میں Question Hours موجود ہیں۔ اس کو آپ کے سسٹم میں اتنی اہمیت دی گئی ہے کہ this is the first business of the House,

کہ meaning thereby government legislation بھی پیچھے ہے Call Attention Notices بھی پیچھے ہیں، باقی کسی قسم کا بزنس بھی بعد میں ہے۔ Government is made answerable to the people of Punjab by this Question Hours. اسی طرح سے ایک effective tool ہے جس کا میں بڑا حامی ہوں اور وہ Pre-Budget discussion ہے، اب Pre-Budget discussion کا مقصد یہ ہے کہ will of people demonstrate کرے اور will of people کیسے demonstrate کرے گی کہ آپ ایک اسمبلی کے forum پر ایک سیر حاصل بحث کریں اور بحث کے نتیجے میں جب Finance Minister اُس بحث کو conclude کر رہے ہوں تو وہ بتائیں کہ Leader of the Opposition نے جو تجاویز دیں تھیں وہ یہ تجاویز تھیں اور Treasury Bunches سے جو تجاویز آئیں تھیں اور اُن کو ایک قرارداد کی صورت میں آپ ہاؤس میں پیش کر کے گورنمنٹ کو سُلگتے ہوئے عوامی مسائل کے اوپر، اُن کی نبض پر ہاتھ رکھنے کے لئے پابند کر سکتے ہیں تو یہ بھی آپ کا effective tool ہے یہ آپ کے اُس سوال کا جواب ہے جو آپ نے بات کی ہے۔ اب آپ کے پاس چار دن ہیں normal practice یہ تھی کہ ہم مارچ تک اپنے Parliamentary Year کے اندر Pre-Budget discussion کو لیتے تھے اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ اُن ذمہ داران جنہوں نے اس کو adopt کیا، یہ Indian Legislative Councils اور اُن کے Houses of Parliaments سے idea لیا وہاں پر یہ practice تھی ہمارے پاس نہیں تھی it is an effective tool۔ اب اس کی افادیت کیسے ہو سکتی ہے یہ آپ کے conduct پر اور گورنمنٹ کے conduct پر ہے۔ Now, you have ample reasons to agitate آپ احتجاج کر سکتے ہیں، آپ جتنا چاہیں احتجاج کر سکتے ہیں لیکن میرا آپ کو مشورہ ہو گا as Speaker the one who is giving you a chance to speak کہ Pre-Budget discussion کو اور Question Hour کو public کے problems کو address کرنے کے لئے آپ کے پاس یہ بڑے effective tools ہیں۔ اب رہ گیا آپ کا مسئلہ کہ آپ کے پاس چار دن ہیں آپ کو آج پیپر ملا ہے، آج آپ as Leader of the Opposition اس پر بات نہیں کرنا چاہ رہے، as Leader of the Opposition آپ اس کو نہیں کھولنا چاہ رہے۔ آپ اپنے Deputy Opposition Leader کو کہہ سکتے ہیں، آپ اپنے Parliamentary Leader کو کہہ سکتے ہیں you can take this privilege tomorrow to open up، اب جو معزز ممبران آپ میں سے prepared ہیں آپ اُن کو کہہ دیں یا all of you

don't want to speak today that is another case. اب اس کے بعد جو آپ نے مسئلہ آگے اُٹھایا کہ آپ کی کل یا پرسوں کوئی discussion ہوئی تو اُس میں میرا honorable Opposition Leader سے یہ معاملہ ہو گا کہ we are a House of procedure، ہم نے procedure سے باہر نکلنا ہے تو ہمیں rules suspend کرنا پڑیں گے۔ اب یہ جو آپ کا مدعا ہے کہ آپ کے پاس کسی جگہ پر انتخابی عُذر داریاں ہیں یا آپ کے پاس کوئی ایسا مواد ہے جو کسی وجہ سے کسی elections میں آپ کے پاس evidence ہیں تو اُس کے لئے forums ہیں، tribunal کا forum ہے، اُس کے لئے courts ہیں، الیکشن کمیشن ہے۔ This house even if you come out with the very substantive evidence, please allow me to complete it. If you come out with a very substantive evidence آپ کے پاس ایسا proof ہے جو بالکل refutable نہیں ہے اور وہ اتنا solid ہے کہ اُس کو دیکھ کر سب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ Let's say as per, but still you can't do anything, you have to go to the proper forum sir!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ منسٹر صاحب نے ہم سے دھاندلی کے evidence مانگے تھے اور جو ہمارے پاس evidences ہیں، انہوں نے مانگے تھے کہ ہم جھوٹ بول رہے ہیں۔ وزیر خزانہ، پارلیمانی امور جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن میرے بھائی ہیں۔ یہ غلط بیانی کر رہے ہیں میرے پاس وہ evidences ہیں، ہمارے سے یہ evidences لیں کیوں کہ administratively عذر داری ہوتی ہے کہ کہیں پر کوئی ڈبل ووٹ کا اندراج ہے، کہیں پر۔۔۔

جناب سپیکر: جناب احمد خان! میری گل تے سنو مجھے صرف ایک جملہ کہنے دیں۔ کیا آپ فجر کے وقت عشاء کی نیت کر سکتے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! اِدھر تو منگل والے دن جمعہ کی نماز پڑھی گئی ہے، 21۔ اپریل کو منگل والے دن باقاعدہ جمعہ بغیر وضو کے پڑھا گیا ہے۔

جناب سپیکر: خان صاحب! ایک سیکنڈ آپ میری بات سنیں۔ آپ کو پتا ہے now if I have to speak میری مجبوری ہے کہ میں بطور سپیکر بول نہیں سکتا۔ Let's carry on with it.

جناب شعیب امیر: جناب سپیکر! آپ 5 منٹ کے لئے اپنی Chair سے نیچے آجائیں اور بات کر لیں۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ میں جب آپ کی جگہ پر تھا تو میں بڑے سال تک بولتا رہا ہوں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! آپ بالکل بولتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: خان صاحب! آپ ہاؤس کی کارروائی کو آگے چلا لینے دیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! 21۔ اپریل کو اتوار والے دن بغیر وضو کے جمعہ پڑھا گیا ہے۔

جناب سپیکر: خان صاحب! آپ منسٹر صاحب کا جواب تو سن لیں۔ Order in the House. جی، منسٹر صاحب!

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ بازی کی گئی)

بھچر صاحب! آپ نے اپنی بات کر لی ہے Now let's carry on with the business please. جی، منسٹر صاحب! آپ بیٹھ کر منسٹر صاحب کا جواب تو سن لیں۔ I have given the floor to the minister.

(قطع کلامیاں)

آپ سب معزز ممبران تشریف رکھیں۔ Order in the House. Please no cross talk. Minister Sahib has the floor please.

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! بڑے افسوس کی بات ہے کہ یہ میرے بھائی پیروکار تو sportsman کے ہیں لیکن ان میں sportsman spirit نہیں ہے انہوں نے ہار کے رونا شروع کر دیا ہے۔۔

جناب سپیکر: آپ معزز ممبران تشریف رکھیں Order in the House, Please no crosstalk. Minister Sahib has the floor, please. منسٹر صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہمارے معزز اپوزیشن کے دیگر ممبران کل بھی بات کر رہے تھے اور آج بھی انہوں نے دوبارہ وہی issue raise کیا ہے تو میں ان سے صرف یہی کہوں گا کہ پنجاب میں ایک free and fair election ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پنجاب کے لوگوں نے۔۔۔(شور و غل)

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ میری بات سنیں، آپ معزز ممبران تشریف رکھیں۔ Order in the House. Please no cross talk. آپ without shouting معزز منسٹر صاحب کی بات تو سنیں کہ وہ کہہ کیا رہے ہیں، آپ ان کا مؤقف تو سنیں؟ دیکھیں frankly speaking یہ آپ کی ایک رائے ہے کہ elections rig تھے اور آپ کے ساتھ بڑی زیادتی ہو گئی ہے اور آپ کا الیکشن آپ سے چھین لیا گیا ہے۔ آپ مجھے اب اجازت دیں اور this is a very serious House and I am trying to be as lenient as I could, so don't force me کہ میں کوئی ایسی بات کروں جو اس ہاؤس کی ورکنگ کے لئے مجھے کرنا ضروری ہو جائے ,so please allow me to do it I have given the floor to آپ تشریف رکھیں گے۔ the minister. So, please be seated. پہلے آپ تشریف رکھیں گے۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! میں بیٹھا ہوا ہی ہوں۔

جناب سپیکر: یہ کیا حق ہے کہ آپ کسی دوسرے کو بات تک نہ کرنے دیں، so please be seated یہ آپ کیا بات کر رہے ہیں، Is this the way to address the Chair. Is this the way to address the Chair?

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! ہم پھر واک آؤٹ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے آپ پلیز شوق سے واک آؤٹ کریں۔ .Not for a minute جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے ان سے کل بھی یہ عرض کیا تھا کہ پنجاب میں ایک free and fair election ہوا، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور حضور پاک ﷺ کے نعلین پاک کے صدقے ہمارے پنجاب کے لوگوں نے ایک مرتبہ پھر میاں محمد نواز شریف پر اعتماد کا اظہار کیا اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے جو قومی اور صوبائی اسمبلی کے امیدواران تھے وہ یہاں سے کامیاب ہوئے ہیں۔ میں نے کل بھی ان سے یہ کہا تھا میں جس حلقے میں کام کر رہا تھا جہاں میں نے ووٹ بھی کاسٹ کیا ہے اب وہاں اگر آپ کا ووٹر آپ کو ووٹ ڈالنے باہر نہیں نکلا تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے، آپ کی performance اور آپ کی نالائقی کو دیکھتے ہوئے جن لوگوں نے دو ماہ پہلے 8۔ فروری کو پی ٹی آئی کو ووٹ دیا تھا انہوں نے دو ماہ بعد 21۔ اپریل کو ہمیں ووٹ دیا ہے؟

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب سپیکر! یہ اگر اپنا ووٹر باہر نہیں نکال سکے تو یہ اس کا blame ہم پر کیوں ڈال رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور فضل و کرم سے ہم تمام elections میں کامیاب ہوئے ہیں ان کو میں نے تھوڑا سا نارووال کا یاد کروایا تھا جہاں پر پریزائڈنگ افسران دھند میں غائب ہو گئے تھے جو دو دن بعد بھی نہیں ملے تھے تو جس طرح کی دھاندلی نارووال میں ہوئی تھی یہ اس طرح کی دھاندلی کے proof لے کر آئیں اور لا کر الیکشن کمیشن کو دیں۔ ہم جب اپوزیشن میں تھے اس وقت ان کا لیڈر فرعون مطلق بن کے بیٹھا تھا لیکن اس وقت بھی ہم سارے ضمنی الیکشن جیت گئے تھے۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں نے ان سے کہا تھا کہ نارووال جیسا proof لے کر آؤ تو re-election کروالو تو اب یہ آج پتا نہیں کون سا proof لے کر آئے ہیں تو انہوں نے اپنا proof کسی forum کو دینا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ پریس اور متعلقہ forum میں جا کر proof دیں اور اگر ان کے پاس دھاندلی کے ایسے proofs ہیں تو یہ اپنے

proofs لے کر الیکشن کمیشن اور tribunals بھی ہیں جو کہ فوری فیصلہ کرتے ہیں تو اگر ان کے پاس کوئی authentic proof ہو تو وہ الیکشن re-election میں چلا جائے گا۔ یہاں پر آ کر ایک کھلاڑی کے پیروکار ہو کر انہوں نے sportsman spirit کا بالکل مظاہرہ نہیں کیا یہ اتنی بری طرح ہارے ہیں تو اب میرے خیال میں یہ ان کے رونے کا وقت ہے تو کوئی بات نہیں یہ رولیں مگر ہم پر اللہ تعالیٰ نے بہت مہربانی اور فضل و کرم کیا ہے جس سے مسلم لیگ (ن) کامیاب ہوئی ہے۔ آپ کا بہت شکریہ۔ دوسرا انہوں نے proforma کے حوالے سے بات کی تھی اگر آپ کہیں تو میں ابھی اس حوالے سے جواب دے دوں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اب تھوڑا general discussion کے لئے وقت دے دیں اس کے بعد آپ بات کر لیں۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! یہاں پر ابھی منسٹر صاحب نے بہت وضاحت سے بات کی ہے تو میں بہت مختصر سی بات کروں گا۔ گزارش یہ ہے کہ آج کے ایجنڈے پر وقفہ سوالات، دوسرا پری بجٹ پر discussion اور تیسرا زیرو آور تھا لیکن بدقسمتی سے اپوزیشن کا رویہ بہت افسوس ناک ہے میں سمجھتا ہوں کہ آپ بہت تدبر اور برداشت کے ساتھ اس ہاؤس کو چلا رہے ہیں۔ میں یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلے دور میں جناب پرویز الہیٰ صاحب ہماری طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے تھے بلکہ ہمیں باہر نکال دیا جاتا تھا، یہاں پر ایسی ایسی قانون سازی کی گئی جو قانون کے نام پر دھبہ تھی۔ اسی ہاؤس میں ایک معزز ڈپٹی سپیکر پر تشدد کیا گیا، پرویز الہیٰ صاحب outsider بندے لے کر اس ہاؤس میں آئے، تحریک انصاف کے ممبران صوبائی اسمبلی ان کے ساتھ تھے، یہاں اپنے گارڈز بھی لے کر آئے اور ہمارے ایم پی ایز پر حملہ کیا گیا۔ میری آپ سے دست بستہ گزارش ہے کہ میری اور آپ کی ایک ہی پالیسی ہے، میں خود بہت ٹھنڈے مزاج کا بندہ ہوں۔ یہ سارے بہت اچھے لوگ ہیں مگر

بد قسمتی سے ان کے لیڈر نے ملک میں نفرت کی سیاست بوئی ہے اور وہ نفرت کی سیاست نظر آ رہی ہے۔ ہم نے اس ہاؤس میں پنجاب کے 12 کروڑ عوام کے مسائل کا حل کرنا ہے لیکن یہ ایک بڑی عجیب صورتحال ہے کہ معزز ممبران بیٹھے ہیں مگر اسمبلی بزنس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میری گزارش ہے کہ اسمبلی کی بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں اس چیز کو ensure کریں کہ ہم نے پورے صوبے کا نظام چلانا ہے۔ اگر اس قسم کی حرکات کی جائیں اور تصویریں بنا کر جیل میں بھیج دیں تاکہ وہ خوش ہوں چونکہ ان کی خوشی تو اسی بات میں ہے کہ کون کس کو زیادہ گالی نکالے گا؟ تو یہ عوام کی خدمت نہیں ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

اراکین اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

سیکرٹری جنرل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سردار الحاج غلام احمد خان گاڈی (پی پی-125) نے مورخہ 18 تا 30-مارچ اور یکم اپریل 2024 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری جنرل: جناب فدا حسین (پی پی-237) نے مورخہ 18 تا 30-مارچ 2024 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری جنرل: جناب شہباز علی کھوکھر (پی پی-162) نے مورخہ 16-اپریل 2024 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری جنرل: جناب خان بہادر (پی پی-100) نے مورخہ 21 تا 28-مارچ 2024 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری جنرل: محترمہ عظمیٰ کاردار (W-322) نے مورخہ 27 تا 30-مارچ اور 1- اپریل 2024 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے-

جناب سپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری جنرل: چودھری اعجاز احمد (پی پی-34) نے مورخہ 15 اور 18 تا 20-مارچ 2024 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری جنرل: جناب محمد الیاس (پی پی-95) نے مورخہ 25، 26 مارچ اور 16-اپریل 2024 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری جنرل: جناب آفتاب احمد خان (پی پی-108) نے مورخہ 28 تا 30-مارچ 2024 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری جنرل: جناب محمد آصف ملک (پی پی-82) نے مورخہ 16- اپریل 2024 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری جنرل: چودھری اختر عباس بوسال (پی پی-43) نے مورخہ 22 تاریخ سے شروع ہونے والے پورے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری جنرل: جناب مشتاق احمد (پی پی-26) نے مورخہ 22- اپریل 2024 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری جنرل: محترمہ مہوش سلطانہ (W-309) نے مورخہ 22 تا 24- اپریل 2024 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب سپیکر: کیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور ہوئی)

زیرو آور نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم زیرو آور نوٹس لیتے ہیں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: عبداللہ صاحب ! یہ دو زیرو آور نوٹس ہیں یہ لے لیں اس کے بعد میں آپ کو floor دیتا ہوں۔ جناب احمر رشید بھٹی کا زیرو آور نوٹس ہے لیکن وہ ہاؤس میں موجود نہیں ہیں لہٰذا

ان کا یہ زیرو آور نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آور نوٹس جناب وقاص محمود مان کی طرف سے ہے لیکن وہ بھی ایوان میں موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ زیرو آور نوٹس بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، عبداللہ صاحب!

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: Sir I beg your pardon ابھی دو زیرو آور نوٹس رہتے ہیں جناب مشتاق احمد کا زیرو آور نوٹس ہے۔ Is he present in the House? Not present in the House. لہٰذا یہ زیرو آور نوٹس dispose of کیا جاتا ہے اگلا زیرو آور نوٹس جناب احمد خان کا ہے لیکن وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا یہ زیرو آور نوٹس بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، عبداللہ صاحب!

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں پہلے بھی بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا، یہاں پر جو کچھ ہوا ہے لیکن آپ بہت اچھے طریقے سے convincingly ان کو اور ہاؤس کو سمجھاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ بنیادی طور پر اصل issue یہ ہے کہ ہماری training نہیں ہے۔ خصوصاً جو نئے ممبران تشریف لاتے ہیں ان کے لئے پارلیمانی ٹریننگ بہت ضروری ہے لہٰذا ہاؤس کو اور آپ کو چاہئے کہ کوئی ایسا طریقہ بنائیں کہ سب ممبران کو جیسے نیپا ہے یا سٹاف کالجز ہیں جہاں افسران کو ٹریننگ دی جاتی ہے ہمیں بھی اسی طرح پارلیمانی ٹریننگ دی جائے اور basic parliamentary norms سمجھانے چاہئیں۔ آپ ممبران کو جو Rules of Procedure سمجھاتے ہیں وہ کسی نے بھی نہیں پڑھے ہوئے اور نہ ہی کوئی سمجھتا ہے۔ میں ہاؤس سے بھی استدعا کروں گا کہ معزز ممبران کی ٹریننگ کے لئے کوئی انتظام کیا جائے اس دفعہ بہت young ممبران آئے ہیں ہمارا فرض ہے کہ ان کو ٹریننگ دی جائے۔ ماشاء اللہ آپ تو بہت اچھی ٹریننگ دیتے ہیں اور سمجھاتے ہیں لیکن کچھ پیریڈ کے لئے ایک طریقہ بنایا جائے کہ سٹاف کالج، نیپا یا ایسے ہی کسی ٹریننگ کالج میں بٹھایا جائے اور انہیں پارلیمانی norms سمجھائے جائیں اور ٹریننگ دی جائے تاکہ یہ پارلیمنٹ کو پارلیمنٹ سمجھیں اور اسے جلسہ گاہ نہ سمجھا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: عبداللہ صاحب! Thank you very much یہ بڑا important ہے اور آپ نے جو تجویز دی ہے اس پر پہلے کام ہو رہا ہے لیکن جس چیز پر میں شدید معترض ہوں وہ یہ ہے کہ

اگر آپ ایک ایسی parliamentary practice کو erode کریں گے جو کم از کم سات دہائیوں سے ہے اور اس سے قبل بھی جو parliamentary practices جنہیں ہمیشہ convention کے طور پر لیا گیا ہے rules میں ہے میں ان کو تو jealously guard کروں گا not at somebody's whims, if anybody walks out for violating the procedure he may at his own sweet will لیکن یہ ہاؤس Rules of Procedure کے تحت ہی چلے گا۔ جی، احسن صاحب!

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! آج کل گندم کی خریداری کے حوالے سے ہمارا ایک بڑا اہم issue چل رہا ہے۔ میرے پنجاب کا کسان بے حد پریشان ہے چونکہ ابھی تک خریداری کا process شروع ہی نہیں ہوا۔ وزیر اعلیٰ صاحبہ نے جو بھی پالیسی بنائی ہے میری humble request ہے کہ کسان نے گندم کی کٹائی کا 80/70 فیصد کام مکمل کر لیا ہے لیکن ابھی تک سنٹرز میں باردانہ موجود نہیں ہے۔ پالیسی کے مطابق باردانہ بہت تھوڑی تعداد میں رکھا گیا ہے جس وجہ سے ہم پر بہت زیادہ pressure ہے۔ آپ بھی زمیندار اور کسان ہیں ہم جب بھی اپنے ڈیروں پر جاتے ہیں تو وہاں پر لائنیں لگی ہوئی ہیں اور ہمارا کسان ذلیل و رسوا ہو رہا ہے۔ خصوصی مہربانی فرماتے ہوئے اس کا notice لیں چونکہ یہ بے حد ضروری ہے۔ پنجاب کا دارومدار گندم پر ہے اگر کسان ایسے ہی ذلیل و رسوا ہوتا رہے گا تو میرے خیال میں آئندہ پنجاب میں کسان گندم نہیں بیجے گا بلکہ کوئی اور فصل بیجے گا۔ کسان محنت کر کے گندم اگاتا ہے اور ایک پورے process سے گزرتا ہے جب اسے کھاد کی ضرورت ہوتی ہے تو وہاں پر اسے دھکے دیئے جاتے ہیں۔ آپ کے بھی علم میں ہو گا کہ آج کل کھاد لینے کے لئے بھی کسان کو ایم پی اے کے پاس جانا پڑ رہا ہے۔ ایم پی اے بے چارہ اتنا مظلوم ہے کہ وہ ڈی سی اور اے سی کو call کرتا ہے پھر وہ Agriculture Officer کو convey کرتا ہے اور پھر جا کر کھاد کی دس یا بیس بوریاں ملتی ہیں۔ خُدا کے لئے کسان کے بارے میں آپ کو خاص طور پر نوٹس لینا چاہئے۔ وزیر اعلیٰ صاحبہ کو بھی اس بارے میں نوٹس لینا چاہئے کیونکہ یہ بہت ہی اہم issue ہے۔

جناب سپیکر: میں وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اور میڈیکل ایجوکیشن خواجہ سلمان رفیق اور وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری جناب شافع حسین سے کہوں گا کہ آپ جا کر حزب اختلاف کے

معزز ممبران کو ایوان میں واپس لائیں۔ Please tell them that they should not violate the procedure. This is not the way.

(اس مرحلہ پر وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اور میڈیکل ایجوکیشن (خواجہ سلمان رفیق) اور وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری (جناب شافع حسین) حزب اختلاف کے معزز ممبران کو ایوان میں واپس لانے کے لئے تشریف لے گئے)

(اذان مغرب)

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: میری معزز ممبران سے درخواست ہے کہ ایوان میں خاموشی اختیار کریں اور مجھے ایوان کی کارروائی چلانے دیں۔ We are running out of time now.

جناب اسد عباس صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 24/3 ہے۔ یہ 2024-3-8 کو move ہوئی تھی اور جواب کے لئے pending ہے۔ کیا اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے؟

پی پی-18 راولپنڈی میں قبرستان کی جگہ نہ ہونے کی وجہ سے عوام کو پریشانی کا سامنا(۔۔۔جاری)

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میرے فاضل دوست نے پی پی-18 کے حوالے سے قبرستان کے لئے جگہ کا مطالبہ کیا ہے۔ پی پی-18 کا تقریباً 60 فیصد حلقہ شہری ہے، میونسپل کارپوریشن راولپنڈی کا حصہ ہے اور تقریباً 40 فیصد ضلع کونسل کا حلقہ ہے۔ سال 2001 میں محکمہ جنگلات سے حکومت پنجاب نے تقریباً ایک ہزار کنال جگہ موضع رکھ دھمیال میں حاصل کی تھی اور اس پر محکمہ نے ماڈل قبرستان بنایا ہے۔ اس قبرستان میں 200 کنال جگہ چکلالہ کینٹ، 200 کنال جگہ راولپنڈی کینٹ اور 500 کنال جگہ کارپوریشن کے لئے مختص کی گئی ہے۔ یہ جگہ یہاں پر موجود ہے اور اس میں space بھی موجود ہے۔ اس مقصد کے لئے کارپوریشن نے باقاعدہ دو ambulances بھی مہیا کی ہوئی ہیں۔ یقیناً رکھ دھمیال اس حلقے میں نہیں آتا لیکن اس جگہ کے قریب ہے اور وہاں پر ہماری کارپوریشن کے پاس یہ سہولت

موجود ہے کہ بذریعہ ambulance میت کو اس قبرستان میں لے جایا جا سکتا ہے۔ معزز رکن اگر اپنے دیہاتی حلقے کے لئے کوئی ایسی جگہ چاہتے ہیں تو محکمہ ریونیو کے ذریعے ہی کوئی جگہ انہیں مہیا کی جا سکتی ہے۔ معزز رکن اس حوالے سے باقاعدہ تحریری درخواست دیں گے تو ان شاءاللہ تعالیٰ اس کو take up کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ چونکہ جواب آ گیا ہے لہٰذا جناب اسد عباس کی یہ تحریک التوائے کار نمبر 24/3 dispose of کی جاتی ہے۔ وہ تحاریک التوائے کار جو pending for reply تھیں اب mostly ان کے movers ہاؤس میں موجود نہیں ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/9 جناب محمد اقبال کی ہے۔ جناب محمد اقبال موجود نہیں ہیں تو ان کی تحریک التوائے کار کو pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب ندیم قریشی کی ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کی تحریک التوائے کار نمبر 24/13 کو pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ یہ تحریک 24-3-15 کو move ہوئی تھی۔ اس تحریک التوائے کار کا نمبر 24/15 ہے اور یہ جواب کے لئے pending ہے۔ کیا اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے؟ اس کا جواب نہیں آیا تو اس تحریک التوائے کار نمبر 24/15 کو pending رہنے دیتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/16 جناب شعیب امیر کی ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں تو ان کی تحریک کو pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ یہ 2024-4-1 کو move ہوئی تھی۔ جواب نہیں آیا تو اس کو pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک جناب آفتاب احمد خان کی ہے وہ ہاؤس میں موجود نہیں ہیں تو ان کی تحریک کو pend کیا جاتا ہے۔ وہ تحاریک التوائے کار جن کے ابھی تک جواب نہیں آئے وہ pending رہیں گی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/86 جناب محمد الیاس کی ہے۔ وہ ہاؤس میں موجود نہیں ہیں تو ان کی تحریک التوائے کار کو pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/88 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ معزز رکن کو تحریک کی کاپی دی جائے۔

ہائر ایجوکیشن کمیشن کی جانب سے سال 2018 سے دو سالہ ڈگری پروگرام کو غیر قانونی قرار دینے پر لاکھوں طلباء کو پریشانی کا سامنا

جناب امجد علی جاوید: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ "جیو نیوز چینل" کی خبر کے مطابق ہائر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے سال 2018 سے دو سالہ ڈگری پروگرام کو ختم کرنے کا اعلان۔ 2018 کے بعد جاری کی جانے والی دو سالہ ڈگریوں کو HEC تسلیم نہیں کرے گی۔ تفصیلات کے مطابق ہائر ایجوکیشن کمیشن نے اپریل 2024 میں 2018 سے جاری دو سالہ ڈگری پروگرام ختم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ 2018 کے بعد جن طلباء نے مختلف کالجز اور یونیورسٹیز سے دو سالہ پروگرام کے تحت بی اے، بی ایس سی اور بی کام کی ڈگریاں حاصل کی ہیں ان کی ڈگریاں غیر قانونی قرار دے دی گئی ہیں۔ 31۔ دسمبر 2018 کے بعد جاری دو سالہ ڈگریوں کی توثیق HEC نہیں کرے گی۔ HEC کے اس علم دشمن فیصلے نے لاکھوں طلباء کا مستقبل تاریک کر دیا ہے اس کا قصوروار کون ہے؟ یونیورسٹیز نے ان ڈگری پروگرامز میں داخلوں کا اعلان کیا اور طلباء نے اس میں ایک باقاعدہ process سے گزر کر داخلہ حاصل کیا۔ کروڑوں روپے فیس کی مد میں یونیورسٹیز اور کالجز کو ادا کئے گئے۔ لاکھوں طلباء نے ان ڈگریوں کی بنیاد پر ایم ایس سی، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں اور ان میں بہت سارے اب سرکاری اور پرائیویٹ اداروں میں اندرون ملک اور بیرون ملک ملازمت کر رہے ہیں۔ ان سب کا مستقبل کیا ہو گا؟ یہ عقل سے ماورا فیصلہ کرتے وقت ہائر ایجوکیشن کے فیصلہ سازوں کی طرف سے ان تمام عوامل کو کیسے نظر انداز کر دیا گیا؟ اس سارے قصے میں طلباء اور والدین جو اصل stakeholders ہیں ان کا کیا قصور ہے جن کے ساتھ یہ سارا ظلم ہو رہا ہے؟ HEC کے اس فیصلے سے متاثر ہونے والے طلباء، ان کے والدین اور تعلیم سے وابستہ حلقوں میں سخت تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر پارلیمانی امور! اس تحریک التوائے کار کا جواب منگوالیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن) جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب جاوید نیاز منج کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب احمد خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی جناب احمد خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔

MOTION

GRANT OF LEAVE FOR SPUPESION OF RULES

MR SPEAKER: Now Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for suspension of rules.

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman)): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rule 27 and all other relevant provisions of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules for taking up Government Business."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rule 27 and all other relevant provisions of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules for taking up Government Business."

The motion moved and the question is:

"That the requirements of rule 27 and all other relevant provisions of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules for taking up Government Business."

(The motion was carried.)

GOVERNMENT BUSINES

(Laid in the Hous)

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may lay the Reports.

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr Speaker! I lay the following Reports:

1. Audit Report on the Accounts of Public Sector Enterprises, Government of the Punjab, for the Audit Year 2021-22.
2. Audit report on the accounts of Provincial Zakat Fund and District Zakat Committees Punjab, for the Audit Year 2020-21.
3. Audit report on the Accounts of Climate Change, Environment and Disaster Management Organizations (Punjab), for the Audit Year 2020-21.
4. Audit report on the Accounts of Climate Change, Environment and Disaster Management Organizations, Government of Punjab, for the Audit Year 2021-22.
5. Appropriation Accounts, Government of the Punjab for the Audit Year 2018-19.

6. Performance Audit Report of Khadim-E-Punjab Imdadi Package, for the Audit Year 2018-19.
7. Audit report on the Accounts of Waste Management Companies Gujranwala, Lahore, Rawalpindi & Sialkot and Cattle Market Management Companies Lahore, Gujranwala, Rawalpindi & Sargodha for the Audit Year 2019-20.
8. Performance Audit Report on Integrated Reproductive Maternal Newborn & Child Health Program, District Lahore, Kasur, Okara, Sheikhupura, Nankana Sahib, Gujranwala, Gujrat, Hafizabad, Mandi Bahauddin, Narowal & Sialkot for the Audit Year 2019-20.
9. Performance Audit Report on Service Delivery of Cattle Market Management Company Rawalpindi Division, for the Audit Year 2020-21.
10. Performance Audit Report on Punjab Emergency Services (Rescue 1122), for the Audit Year 2018-19.

MR SPEAKER: Audit Reports have been laid and are referred to the concerned Public Accounts Committee, whenever elected, for examination and report within one year.

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب سپیکر: جناب محمد بلال یامین، ایم پی اے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے rules کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے لوکل گورنمنٹ قانون میں ترمیم کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے لوکل گورنمنٹ قانون میں ترمیم کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

رولز کی معطلی کی تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے لوکل گورنمنٹ قانون میں ترمیم کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جناب محمد بلال یامین اپنی قرارداد پیش کریں۔

مقامی حکومت قانون 2022 میں ترمیم کر کے ضلع مری یونین کونسلز کی آبادی کی تعداد 25 ہزار افراد کی بجائے 6 ہزار کرنے کی سفارش

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! شکریہ

"لوکل گورنمنٹ کے قانون کے مطابق پنجاب بھر میں یونین کونسلز کے لئے 25 ہزار افراد کی آبادی لازمی قرار دی گئی ہے۔ پنجاب کے میدانی علاقے اور پہاڑی علاقوں میں آبادی کی تقسیم میں بہت زیادہ فرق پایا جاتا ہے لہٰذا یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ لوکل گورنمنٹ قانون 2022 میں ترمیم کر کے ضلع مری

میں یونین کونسلز کی آبادی کی تعداد 25 ہزار کی بجائے 6 ہزار افراد کر دی جائے۔ نیز ضلع کونسل مری کا قیام عمل میں لایا جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے:

"لوکل گورنمنٹ کے قانون کے مطابق پنجاب بھر میں یونین کونسلز کے لئے 25 ہزار افراد کی آبادی لازمی قرار دی گئی ہے۔ پنجاب کے میدانی علاقے اور پہاڑی علاقوں میں آبادی کی تقسیم میں بہت زیادہ فرق پایا جاتا ہے لہٰذا یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ لوکل گورنمنٹ قانون 2022 میں ترمیم کر کے ضلع مری میں یونین کونسلز کی آبادی کی تعداد 25 ہزار کی بجائے 6 ہزار افراد کر دی جائے۔ نیز ضلع کونسل مری کا قیام عمل میں لایا جائے۔"

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جہاں تک یونین کونسل کی آبادی کی 25 ہزار کی ایک حد ہے وہ بھی پنجاب میں ٹھیک ہے اور فاضل ممبر نے جو resolution دی ہے مجھے اُس 6 ہزار آبادی پر مشتمل یونین کونسل پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اعتراض یہ ہے کہ area کے حوالے سے پنجاب کے اندر صرف مری ایسا area نہیں ہے جس میں آبادی پھیلی ہوئی ہے۔ اگر آپ ڈی جی خان میں جائیں تو وہاں پر فورٹ منرو اور پنجاب کے اندر بہت سارے ایسے areas ہیں جن کی آبادی پھیلی ہوئی ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ اس کو study کیا جائے کہ مری کی طرح کے اور کون سے areas ہیں جن کی یونین کونسلز کی تعداد 25 ہزار سے کم کی جا سکتی ہے تا کہ اس issue کو once for all, Punjab level پر address کیا جائے۔ فاضل ممبر نے ضلع مری کی یونین کونسلز کی جو 6 ہزار آبادی کی قرارداد دی ہے اس پر بنیادی طور پر میرا اتفاق ہے، میرا اس سے اختلاف نہیں ہے لیکن یہاں پر ہر روز اس طرح کی اور بھی قراردادیں آئیں گی تو اس کے لئے ایک ہی بار صوبہ پنجاب کی study کر کے جن areas کی آبادی پھیلی ہوئی ہے تو مری کے ساتھ اُن areas کو بھی شامل کیا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، وزیر پارلیمانی امور!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! آپ کے بھی علم میں ہو گا کہ الیکشن کمیشن کی جانب سے گورنمنٹ کو یہ کہا گیا ہے کہ وہ فوری طور پر لوکل گورنمنٹ کے سسٹم پر اپنی working شروع کرے۔ منسٹر لوکل گورنمنٹ ابھی یہاں سے گئے ہیں۔ انہوں نے ایک ماہ کے اندر اندر لوکل گورنمنٹ کا جو نیا قانون بننا ہے اس حوالے سے میٹنگ رکھی ہے۔ اس میں یہ یونین کونسل کی تعداد کے حوالے سے بھی بات ہو گی۔ جناب سمیع اللہ خان نے بھی جس طرح بات کی ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ صرف مری کے لئے نہیں ہونا چاہئے بلکہ اور بھی جو علاقے ہیں جہاں 25 ہزار سے آبادی کم ہونی چاہئے تو ان کو بھی شامل کر لیا جائے۔ آپ اس معاملہ کو کمیٹی کو refer کر دیں یا منسٹر صاحب کو آپ یا میں کہہ دوں گا کہ معزز ممبر کو بھی اس کمیٹی کا ممبر بنا لیا جائے بلکہ میں تو یہ بھی کہوں گا کہ جناب سمیع اللہ خان کو بھی اس کمیٹی کا ممبر ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، بلال یامین صاحب!

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں نے منسٹر لوکل گورنمنٹ کو on board لے کر آج یہ قرارداد آپ کے سامنے پیش کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مری ایک ایسا علاقہ ہے جس کے مقابلے میں صوبہ پنجاب میں اور کوئی علاقہ اتنا scattered نہیں ہے۔ اس کے علاوہ جن علاقوں کی کوئی بات کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ یہ ایک قرارداد ہے یہ کسی قانون میں ترمیم نہیں ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں اور میری گزارش ہے کہ جب بھی کوئی فاضل ممبر چاہتا ہے کہ اس کے علاقہ کے متعلق بات ہو تو وہ اس پر محنت کر کے آئے۔ میں پچھلے دو اڑھائی ماہ سے اس پر کام کر رہا تھا۔ میں نے ہر اجلاس میں یہ قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا اور آج آپ سے گزارش کی ہے۔ آپ کی مہربانی کہ آپ نے اس قرارداد کو پیش کرنے دیا۔ میں گزارش کروں گا کہ یہ قرارداد پاس کر دی جائے۔ This is not binding on any one; this is not legislation; this is simple resolution and I hope this House including Mr Sami Ullah Kahn will give this honour to me کہ یہ قرارداد پاس کر دیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! فاضل ممبر کی قرارداد مری کے حوالے سے ہے۔ مری اور دیگر ایسے علاقے جہاں پر آبادی کم کرنے کی ضرورت ہے اگر ایسا کر لیا جائے تو مری بھی cover ہو جائے گا اور دیگر علاقے بھی cover ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: جناب بلال یامین! آپ ایسے کر لیں جیسے سمیع اللہ خان صاحب نے تجویز دی ہے۔ یہ تجویز بڑی مناسب ہے۔ This will save the time and it is very appropriate. اگر چھوٹا یونٹ ہونے سے effectiveness ہو سکتی ہے تو ایسا ہونا چاہئے۔ آپ اپنی قرارداد میں یہ ترمیم کر لیں اور آپ جب بھی یہ لے کر آئیں گے ہم اس قرارداد کو out of turn لے لیں گے کیونکہ آپ اس پر کافی عرصہ سے concerned بھی ہیں اور محنت بھی کر رہے ہیں۔ یہ concern بڑا genuine ہے۔ آپ جب بھی ترمیم شدہ قرارداد کہ مری اور دیگر ایسے علاقے جو پہاڑی علاقے ہیں، دشوار گزار اور scattered ہیں جو میلوں پر پھیلے ہوئے ہیں اور بڑے دشوار ہیں وہاں پر یونین کونسل کی آبادی کی تعداد کم ہونی چاہئے۔ آپ اس میں ترمیم کر کے لے آئیں تو ہم اسے take up کر لیں گے۔ اب یہ قرارداد pend کی جاتی ہے۔ جناب بلال یامین! آپ ترمیم شدہ قرارداد جمع کرا دیں۔

اب ہم پری بجٹ بحث کا آغاز کرتے ہیں۔ بحث کا آغاز وزیر خزانہ کی تقریر سے ہو گا۔ اس اجلاس میں سالانہ بجٹ 25-2024 کے لئے اراکین سے بجٹ تجاویز لی جائیں گی جو اراکین تجاویز دینا چاہتے ہیں وہ اپنا نام سیکرٹری اسمبلی کو بھجوا دیں۔ جی، وزیر خزانہ!

بحث

پری بجٹ بحث برائے سال 25-2024

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr Speaker! I move for Pre-Budget discussion

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب آپ پری بجٹ بحث کا آغاز کریں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر! جیسا کہ آپ ابھی اپوزیشن کے معزز ممبران کو بتا رہے تھے۔ وہ شاید آپ کی بات سننا نہیں چاہ رہے تھے کہ پری بجٹ بحث کا الحمدللہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت میں آغاز ہوا تھا۔ اس وقت میاں محمد شہباز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب تھے۔ ہم نے اس وقت پنجاب اسمبلی کے قواعد و ضوابط میں ترمیم کی کہ سالانہ بجٹ پر اسمبلی میں ایک سیر حاصل بحث ہونی چاہئے۔ ہمارے معزز ممبران بجٹ اجلاس میں تجاویز دے رہے ہوتے تھے جن میں سے بہت سی اس وقت قابل عمل نہیں ہوتی تھیں۔ اس وقت بجٹ کی ساری چیزیں finalize ہو کر بجٹ کی کتاب میں آ گئی ہوتی ہیں۔ اس حوالے سے کافی سوچ بچار کے بعد پری بجٹ بحث کا آغاز کیا گیا جیسا کہ آپ نے خود بھی بتایا ہے کہ کچھ اور ممالک میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ اس لئے اس practice کو سامنے رکھا گیا اور پری بجٹ بحث کا آغاز کیا گیا۔ ہماری 13-2008 کی اسمبلی کے دوران پری بجٹ بحث کا آغاز کیا گیا تھا۔ یہ ترمیم Rules of Procedure میں کی گئی اس کے لئے ہر سال چار دن پری بجٹ بحث کے لئے رکھے جاتے ہیں اور عمومی طور پر 15۔ مارچ کے قریب پری بجٹ کے لئے اجلاس ہوتا ہے۔ اس دفعہ مارچ کے مہینے میں ہم پچھلے سال کا بجٹ منظور کرا رہے تھے اس لئے پری بجٹ بحث میں تھوڑا سا delay ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز ممبران سے کہوں گا کہ چار دن میں ہمارے 371 ممبران اپنی تجاویز نہیں دے سکتے اس لئے ہم نے آج ایک proforma تمام ممبران کی میز پر رکھوا دیا ہے۔ ہمارے بہت سے ممبران چلے گئے ہیں ان کے لئے ہم کل پھر کوشش کریں گے کہ ان کو یہ proforma دیں۔ ہم نے اس میں SDGs کے مطابق initially پوچھا ہے۔ اس کے بعد ممبران کے حلقہ اور ضلع کے حوالے سے پوچھا ہے۔ ہم نے اس میں تعلیم، صحت، انفراسٹرکچر، زراعت اور امن و امان کے حوالے سے پوچھا ہے۔ ہم نے جنوبی پنجاب کے حوالے سے بھی head بنا کر پوچھا ہے۔ ہم نے اس proforma کو بالکل سادہ سا بنایا ہے۔ ہم نے ممبران سے کہا ہے کہ اپنے حلقہ اور ضلع کے حوالے سے ترجیحات سے آگاہ کریں۔ ہم چاہتے ہیں کہ جو لوگ بحث میں حصہ نہیں لے سکتے وہ اپنی ترجیحات ہمیں اس proforma کے ذریعے دیں تو

ہم ان کو محکمہ خزانہ میں پورا analyze کریں گے اور اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ بجٹ میں final proposals لے کر آئیں گے اور آپ کے سامنے رکھیں گے۔

جناب سپیکر! آج سے آئندہ مالی سال 25-2024 کے بجٹ کے لئے پری بجٹ اجلاس کا باقاعدہ آغاز کیا جا رہا ہے۔ معزز اراکین اسمبلی بھی اس بات سے متفق ہوں گے کہ موجودہ حکومت نے پری بجٹ بحث کی مثبت روایت کا آغاز اپنے سابق دور حکومت سے کیا تھا۔ آج کا اجلاس بھی اسی روایت کے تسلسل کی ایک کڑی ہے جس کا اولین مقصد بجٹ سازی میں عوامی نمائندگان کی بھرپور شرکت ہے تاکہ عوامی مسائل کا بہتر طریقے سے تدارک اور حکومت کی مؤثر راہنمائی ہو سکے۔

جناب سپیکر! ممبران صوبائی اسمبلی عوامی نمائندگان ہونے کی حیثیت سے بجٹ سازی میں کلیدی کردار کے حامل ہیں اور یہ بات آئین پاکستان کی رُو سے بھی ثابت ہے۔ آئین کے آرٹیکل۔120 کے تحت ہر سال سالانہ بجٹ سٹیٹمنٹ اسمبلی سے منظوری کے لئے پیش کی جاتی ہے جس میں نہ صرف اگلے مالی سال کے وسائل، ترقیاتی و غیر ترقیاتی اخراجات کے تخمینہ جات شامل ہوتے ہیں بلکہ رواں مالی سال کے revised estimates بھی شامل کئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! اراکین اسمبلی کی آراء اس ضمن میں بیش قیمت اثاثہ ثابت ہوں گی جس سے پالیسی سازی کا مرحلہ نہ صرف سہل ہو سکتا ہے بلکہ حکومت کی استعداد کار میں بھی بے پناہ اضافہ ممکن ہے جو کہ عوام کے لئے خوش آئند ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ بجٹ یقیناً ایک ایسی دستاویز ہے جو حکومتی پالیسی اور ممبران کی آراء کو عملی جامہ پہنانے میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔

جناب سپیکر! یہ بات بہت اہم ہے کہ بجٹ مرتب کرتے وقت ہم اپنے صوبے اور ملک کی مجموعی اقتصادی صورتحال، پسماندگی، سماجی اور ترقیاتی ضروریات اور بالخصوص سکیورٹی کو مدنظر رکھیں تاکہ دستیاب وسائل کو بہتر طریقے سے بروئے کار لایا جا سکے۔ صوبہ اور ملک کی مجموعی صورتحال حکومت کی ترجیحات کا تعین کرتی ہے۔

جناب سپیکر! اس ضمن میں میں معزز اراکین اسمبلی سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ بجٹ 25-2024 کے سلسلہ میں اس پری بجٹ اجلاس میں مختص کردہ چار دنوں میں ایسی مثبت تجاویز دیں کہ جس کی روشنی میں ایک ایسا بجٹ ترتیب دیا جا سکے جو کہ نہ صرف عوام کی سوچ کا عکاس ہو بلکہ

موجودہ حکومت کی غریب پرور، عوام دوست اور زرعی اور صنعتی پالیسیوں کا مظہر ہو۔ میں اس امر کی وضاحت کرتا چلوں کہ ہمارے محاصل میں سے تقریباً 80 فیصد حصہ Federal Divisible Pool سے حاصل ہوتا ہے اس لئے ملک کی مجموعی اقتصادی اور معاشی صورتحال کے اثرات سے ہم متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے اگرچہ وفاقی محاصل کی مد میں پہلے نو ماہ میں پچھلے سال کے مقابلے میں قدر بہتری آئی ہے تاہم صوبائی محاصل کی وصولی میں بہتری لاکر مزید وسائل پیدا کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! کافی عرصہ سے ملکی سطح پر محاصل میں خاطر خواہ اضافہ نہیں کیا جا سکا جبکہ افراط زر اور مہنگائی کی وجہ سے حکومتی اخراجات میں دن بادن اضافہ ہوتا جارہا ہے یہی وجہ ہے کہ حکومت کو اپنے اخراجات پورے کرنے کے لئے شدید دباؤ کا سامنا ہے ان حالات میں اس چیز کا ادراک ضروری ہے کہ جب تک ہم اپنے وسائل میں خاطر خواہ اضافہ نہیں کرتے ہم اپنی ترجیحات اور منصوبہ جات پر عمل پیرا نہیں ہو سکتے اگر ہم اپنی ترقیاتی ترجیحات میں عملی جامہ پہنانا چاہتے ہیں تو یہ عمل انتہائی ضروری ہے کہ ہم اپنے موجودہ محاصل میں خاطر خواہ اضافہ کریں جو یا تو نئے ٹیکسز کے اجراء کی صورت میں ہو سکتا ہے یا موجودہ نظام میں بہتری لاکر ہو سکتا ہے اس سلسلے میں حکومت پنجاب کی پوری کوشش ہے کہ محاصل کے مقرر کردہ اہداف حاصل کئے جائیں جس کے لئے ہر ماہ تمام محکمہ جات کی کارکردگی کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے اور جو محکمہ جات اپنے اہداف حاصل نہیں کر پاتے ان کو اس بابت ہدایت دی جاتی ہیں کہ اپنے اہداف کو حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔

جناب سپیکر! ہماری پوری کوشش ہے کہ ہم ان ماہ میں بجٹ تخمینہ جات میں دیئے گئے محاصل کا ٹارگٹ حاصل کریں ساتھ ہی ساتھ اپنے اخراجات میں ممکنا حد تک بچت اور کفایت شعاری کے ذریعے سے وسائل کو زیادہ سے زیادہ ترقیاتی کاموں کی طرف مختص کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے معزز ممبران اسمبلی کی طرف سے بھی پری بجٹ سیشن میں ایسی مثبت اور قابل عمل تجاویز کی توقع ہے جس میں وہ نہ صرف ان کی انتخابی حلقہ جات میں ترقیاتی منصوبوں اور ترجیحات کے حوالے سے تجاویز دی جائیں بلکہ صوبے کی مجموی اقتصادی، سماجی صورتحال میں بہتری اور وسائل میں اضافہ مخصوص پروگرام اور منصوبوں کا اجراء، مالیاتی نظم ونسق، غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی اور وسائل کے بہتر استعمال کے متعلق بھی راہنمائی حاصل ہو مجھے امید ہے کہ معزز ممبران ان چار دنوں کو انتہائی مؤثر طریقے سے استعمال کریں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ممبران اسمبلی کی طرف سے اس پری بجٹ سیشن میں دی گئی تجاویز ہمارے لئے راہنما اصول کی حیثیت رکھیں گی حکومت پوری سنجیدگی کے ساتھ ان تجاویز پر نہ صرف غور کرے گی بلکہ عملی جامہ پہنانے کی حتی المقدور کوششیں کریں گے انہی الفاظ کے ساتھ میں جناب سپیکر آپ کا اور اس ایوان میں بیٹھے ہوئے اپنے معزز ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ سب کو بشمول اپنے اپوزیشن کے تمام معزز ممبران کو پری بجٹ سیشن میں بھرپور شرکت کی دعوت دیتا ہوں اس سلسلے میں جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا میں نے آپ کو Proforma مہیا کیا ہے تاکہ تمام معزز ممبران اس کے ذریعے بھی اپنی رائے کا اظہار کر سکیں اور ہماری راہنمائی ہو سکے بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔جی، جناب ذوالفقار علی شاہ!

جناب ذوالفقار علی شاہ: جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اس Proforma کے حوالے سے میں نے ابھی آپ کو written request بھی کی تھی۔ چونکہ ایک practice initiate کی گئی ہے تو میں چاہوں گا کہ اس practice کا follow through بھی ہونا چاہئے اس Proforma کو بڑا seriously لینا چاہئے اور اس کا ایک result card ہونا چاہئے جس کے اوپر اس ہاؤس کا جو بھی opinion ہے وہ share کیا جائے اس کو in isolation نہ رکھا جائے، جس طریقے سے اس کو مرتب کیا گیا ہے میں اس کے اوپر بات نہیں کروں گا میں صرف اس کی importance کے اوپر بات کروں گا کہ جس طریقے سے اس کو fill کیا جائے اور جو final results ہو اور جو ممبران کی priorities اور suggestions ہیں ان کو اس ہاؤس کے ساتھ share کیا جائے کیونکہ ان چیزوں کو indicate کرنے کے لئے یہ ہمارا پہلا step ہو گا کہ اس ہاؤس کا collective wisdom کیا ہے یہ ہاؤس representative ہے اور پنجاب کے کروڑوں لوگوں کی یہاں پر ترجمانی کر رہے ہیں اور ان کی جو بھی priorities ہیں یہ بڑا اچھا سٹیپ ہے زبانی کلامی بات نہیں ہو رہی کہ آپ ان کو ایک proper اور realistic طریقہ سے آپ priorities کو اکٹھا کر رہے ہیں۔ میرے خیال سے میرا اور پورے ہاؤس کا interest اس چیز میں ہو گا کہ ہمیں پتا تو لگے کہ ہم لوگ collectively کیا سوچتے ہیں کہ کون سی priorities ہیں جو ہمارے لئے ہمارے لوگوں کے لئے ہمارے دلوں سے

قریب ہیں۔ I would like to know that اور میرے خیال سے everybody over here would like to know وہ ضروریات کیا ہیں اور actual budget جب آتے ہیں تو اس وقت کیا ضروریات show ہوتی ہیں یا نہیں ہوتی تو میں آپ کو request کروں گا کہ آپ وزیر موصوف سے یہ میری طرف سے اور تمام لوگ میرے ساتھ agree کریں گے کہ وہ اس Pro forma کا جو بھی رزلٹ ہے وہ ہمارے ساتھ share کیا جائے اور جو تجاویز ہیں وہ بھی share کی جائیں یہ بہت زبردست document بنے گا اور ایک بڑی زبردست insight اس کے اوپر ہو گی میرے لئے بڑا یہ ایک اچھا experience تھا کہ جو معاملات ہیں ان کو میں priorities اور numbering کر سکوں اور جو تجاویز ہیں وہ میں دے سکوں مختصراً اس Proforma کے اندر جو میں نے تجاویز پیش کی ہیں اس میں ایک تو ہمارے پاس بہت بڑا مسئلہ educators کا ہے اس وقت تقریباً ضلع چنیوٹ کے اندر 1200 vacancies ہیں اور تقریباً 200 بندہ ریٹائرڈ ہو رہا ہے۔ ان vacancies کو fill نہ کرنے کی وجہ سے اور نئے لوگوں کو hire نہ کرنے کی وجہ سے ہمارے بیشتر سکول بند ہو رہے ہیں یہ ایک معاملہ میرے خیال میں all over district یہ issue ہو گا اور again یہ میرے لئے بڑا اچھا experience تھا کہ میں نے اس کو clearly quantify کر دیا اور باقی پھر health کی بات ہے تو اس میں، میں نے بات کی ہے جہاں پر آپ دوسرے ہسپتالوں کی تعمیر، doctors اور nurses کی تعداد کے بارے میں بات کی گئی تو یہاں پر میں نے indicate کیا ہے کہ preventive health کے اوپر کوشش کی جائے اور اس میں کوشش یہ کی جائے کہ جو بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں وہ متواتر اس کی percentages بڑھتی جا رہی ہیں ان کی prevention کے لئے کوشش بھی کی جائے اور preventive health کے اندر investment کی جائے اور اس کے بعد سڑکوں کی بات آ رہی تھی تو اس میں چھوٹی سی بات ہے کہ جہاں پر نئی سڑکیں بنانے کی بات ہو رہی ہے وہاں پر میں نے maintenance کی بات کی کہ shoulders maintain کئے جائیں اور بڑے عرصے سے جن لوگوں کا یہ کام ہے ان کی hiring نہیں کی گئی تو لوگ short ہیں تو نئی hiring کے لئے بجٹ میں ان کے لئے بھی space generate کی جائے۔ اس کے بعد agriculture کے زمرے میں بہت سارے مسائل ہیں agriculture سے related ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اس وقت جو ہے وہ fertilizer کی availability کا ہے اس وقت جو ڈی اے پی اور

یوریا کو club کر دیا گیا ہے یہ فیڈرل گورنمنٹ کا معاملہ ہے لیکن اس کو take up کرنا چاہئے ان کی clubbing کی وجہ سے ہمارے پاس یوریا شارٹ ہے اور اس میں بار بار problem اکھٹے ہو جاتے ہیں اس کے لئے انہوں نے شرط لگائی ہوئی ہے کہ آپ اتنی ڈی اے پی کی بوریاں خریدیں تو اس کے ساتھ آپ کو یوریا اتنی ملے گی تو اس میں fertilizer کا جو dealer ہے اس کی بہت بڑی investment ہوتی ہے اور پھر اس investment کی وجہ سے malpractices شروع ہو جاتی ہے اور پھر black کے اندر کھادیں فروخت ہونا شروع ہو جاتی ہیں تو ان چیزوں کو دیکھا جائے اس وقت ہمارے ہاں بہت بڑا issue procurement کا چل رہا ہے جس کے متعلق میں نے پہلے بھی عرض کی ہے اور کبھی ہم سُنتے ہیں اِدھر اُدھر سے خبریں ہیں کہ شاید حکومت زمین داروں کے اُوپر رحم کرے اور procurement کے لئے fiscal space بڑھائی جائے جس کا جواب وزیر زراعت، وزیر خوراک یا وزیر خزانہ ہی دے سکتے ہیں۔ اس کے لئے بھی میری یہ تجویز ہو گی کہ اس سال تو ہو گیا جو ہو گیا لیکن اگلے سال آپ نے گندم کی جو خریداری کرنی ہے تو اس کے متعلق بر وقت بتایا جائے تاکہ کسان وقت پر decision making کر سکیں۔ آپ نے گندم کی خریداری کے لئے جو بھی قیمت مقرر کرنی ہے اس کے متعلق بر وقت بتایا جائے تاکہ ہم اس قسم کے معاملات کے اندر نہ پھنس جائیں۔

جناب سپیکر! میری ایک تجویز ہے کہ agriculture sector کے اندر ایک initiative launch کیا جائے جس کے اندر full agricultural services کے لئے project launch کیا جائے کہ مکمل طور پر services provide کی جائیں جن میں land preparation سے لے کر sowing تک seed کی provisions کھاد کی provision اور eventually harvesting کی provision جیسے نئے projects launch کئے جائیں تاکہ چھوٹے کسان کو full-service دی جا سکے۔

جناب سپیکر! یہاں پر لاء اینڈ آرڈر کی بات ہو رہی تھی تو میں سمجھتا ہوں کہ performance کی assessment کو seriously لیا جائے اور جو لوگ صحیح طرح سے perform نہیں کر رہے اِن کی چھٹی کر دی جائے اور اُن کی جگہ بہتر لوگوں کو employ کیا جائے۔ جنوبی پنجاب کے حوالے سے میری یہ گزارش ہو گی کہ جنوبی پنجاب کے issues کو

accurately identify کیا جائے اور اُن کے ساتھ priority and sensitivity کے ساتھ deal کیا جائے تا کہ اِن کا ہم سے یعنی center سے دُور ہونے کا خدشہ ختم ہو اور وہ ہمارے قریب ہو سکیں۔

جناب سپیکر! ہماری environment بہت بُری طرح damage ہو رہی ہے drinking water، کھانے پینے کی چیزیں یا ہوا ہو تو ہم اِس سے بُری طرح سے متاثر ہو رہے ہیں۔ Smog کا issue آتا ہے، drinking water کا issue آتا ہے تو پھر end میں یہ کوئی solution نہیں ہے کہ آپ filtration plant لگا دیں لہٰذا ہمیں بڑا E.P.A seriously کو بھی اور باقی متعلقہ محکموں کو initiate کیا جائے اور اگر ان کی budgeting کے لئے زیادہ space چاہئے تو اُن کے لئے fiscal space generate کیا جائے تا کہ ہمارے معاملات کو seriously دیکھا جا سکے۔ آخر میں آپ کے توسط سے اپنے وزیر خزانہ سے میں یہ request کروں گا کہ بہت seriously ایک action لیا جائے کیونکہ projects delay ہو جاتے ہیں جس کی وجہ project cost کئی گُنا بڑھ جاتی ہے تو اِن معاملات کو seriously لیں۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ملک کے حالات و واقعات کی وجہ سے constraints ہیں، problems ہیں shortages ہیں اور اِن کی بات بالکل درست ہے تو جب آپ اِس قسم کے حالات میں ہوں تو پھر کم سے کم عیاشی کی جانی چاہئے اور اپنی efficiency ہر حال میں بڑھانی چاہئے تو میں request کروں گا کہ ان معاملات کو seriously دیکھا جائے کیونکہ جب projects late ہوتے ہیں تو اِن کی cost بڑھتی ہے تو اس کی ذمہ داری کسی نہ کسی کے اُوپر fix ہونی چاہئے کیونکہ ہمارے پاس ایک طریقہ ہے کہ ایک project start ہوتا ہے اور اسمبلی کی اِسی بلڈنگ کو دیکھ لیں کہ جب اِس کی تعمیر شروع ہوئی تھی اور آج جب یہ مکمل ہوئی ہے تو میرے خیال میں اِس کی قیمت میں کئی گُنا فرق پڑ گیا ہو گا تو اِن efficiencies کو دیکھا جائے اور اِن پر serious کام کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر، میڈیکل ایجوکیشن اور پنجاب ایمرجنسی سروسز خواجہ سلمان رفیق اور وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری جناب شافع حسین صاحبان کو اپوزیشن ممبران کو بائیکاٹ ختم کر کے ایوان میں لانے کے لئے بھیجا گیا تھا تو اس حوالے سے وہ ہاؤس کو آگاہ کر دیں۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر، میڈیکل ایجوکیشن اور پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ کے حکم سے میں اور جناب شافع حسین اپوزیشن ممبران کو بائیکاٹ ختم کر کے ہاؤس میں لانے کے لئے گئے تھے اور اپوزیشن کے دوستوں کے ساتھ بڑی detailed discussion ہوئی۔ اپوزیشن لیڈر نے اِس حوالے سے ایک کمیٹی constitute کی تھی جس سے ہمارے دو تین sessions ہوئے تھے۔ اِن کی main گزارش اور موقف ہے اور اِن کی بات بھی درست ہے کہ ہم سب ممبران صوبائی اسمبلی اس ایوان میں برابر ہیں چاہے کوئی خاتون ہے یا کوئی حضرات ہیں ان کی respect اور dignity ہے۔ ہماری بھی یہی خواہش ہے کہ آپ custodian of the House ہیں اور آپ کی بھی عزت ہونی چاہئے اور اِس ہاؤس کے ہر معزز ممبر کی عزت ہونی چاہئے تو ہم نے یہ بات اُن سے detail میں کی۔ ان کا مؤقف ہے کہ ہمارے دو تین معزز ممبران ہیں، آپ کے حوالے سے بھی اُنہوں نے کہا کہ ہمیشہ آپ نے بڑی شفقت کی ہے لیکن آج آپ کا رویہ تھوڑا سا جارحانہ تھا جسے سب دوستوں نے محسوس کیا تو میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ میں اور شافع صاحب اکٹھے گئے تھے کہ ایک ممبر ہونے کے ناتے سے اگر اِن میں سے کسی دوست کی دلآزاری ہوئی ہے تو ہم اُن سے بھی معذرت خواہ ہیں اور ہمارے اپنے دوست بیٹھے ہیں تو اِن کے بھی بہت سے شکوے شکایات ہیں تو ہم اِس حوالے سے پورے ایوان سے معذرت کرتے ہیں۔ آپ سے بھی ہماری یہ درخواست ہے کہ as a custodian of the House آپ بھی اور protest اپوزیشن کے دوستوں کا حق ہے اور پنجاب کے لوگ ہماری طرف دیکھ رہے ہیں، ان سب کو ہم ساتھ لے کر چلیں۔ میری یہ request ہے تو وہ دوست بھی آ گئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزبِ اِختلاف ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: I respect your good intention آپ نے اچھی بات کی ہے اور frankly speaking مجھے تو اِس ہاؤس کو چلانا ہے اور اگر اسے obstruct کرتے رہیں گے، بار بار کرتے ہیں اور اس process میں کسی ممبر کو لگے گا کہ میں loud ہو رہا ہوں تو اِس loud ہونے سے کبھی میرا مقصد اُن کی ہتک کرنا نہیں ہوتا۔ Just all I mean آپ اِس طرف سے کر کے دیکھ لیں اگر کوئی obstruct کرے گا تو I will do the same میں تو اِنہیں یہ کہوں گا

کہ آپ بیٹھ جائیں کیونکہ میرے پاس اور کیا کہنے کو ہے۔ ایک دفعہ کہنے پر نہیں سُنیں گے، دوسری دفعہ کہوں گا، تیسری دفعہ کہوں گا، چوتھی مرتبہ کہوں گا and many more times I will say, I will keep on raising my voice کہ مجھے شاید سن نہیں پا رہے تو میں تھوڑا سا اونچی آواز میں کہہ دوں۔ In any case self-respect سب کی ضروری ہے it is undoubted and un-questionable اور میں اس ہاؤس کا Custodian بھی ہوں کہ ہمارے ممبران کی عزت میں فرق کیسے آ سکتا ہے کیونکہ میں تو اِن کی توقیر کے لئے بیٹھا ہوں کہ کسی طرح سے بھی ان کی بے توقیری نہ ہو اور اگر کسی ممبر نے یہ سمجھا ہے خدانخواستہ کہ میں اِن کو malign کر رہا ہوں یا کچھ اور کر رہا ہوں تو قطعاً ایسا نہیں ہے اور کبھی ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ میرا مقصد صرف ہاؤس کو چلانا ہے and that is all I mean by اگر میں کسی ممبر سے loud ہو رہا ہوں تو میرا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ procedure چلنے دیں اور میں کبھی کسی کی بے توقیری اور insult تو میں کبھی اپنی ذاتی زندگی میں نہیں کرتا چہ جائیکہ میں ہاؤس کے کسی ممبر کی ہتک یا بے توقیری کروں تو یہ ان کی comprehension of things کا problem ہے اور کبھی بھی کوئی ممبر Chair کو ایسے address کرتا نہیں ہے۔ اگر میں frankly بتاؤں تو میرا مقصد صرف دیکھیں it took more than two hours کہ میں Question Hour کو cross کر سکا اور میں آپ کو ہی سارا وقت دیتا رہا۔ میں نے کسی اور کو کوئی وقت نہیں دیا۔ مقصد یہ نہیں ہے بلکہ مقصد یہ ہے کہ آپ نے ہاؤس کی کارروائی بھی ساتھ چلانی ہے تو میری طرف سے کسی کی کوئی بے توقیری مقصد نہیں ہے بلکہ purpose صرف یہ ہے کہ آپ ہاؤس کی کارروائی چلنے دیں that is all I mean (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: رانا محمد سلیم صاحب!

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، عبداللہ صاحب! رانا سلیم صاحب! اس کے بعد آپ کو وقت دیتا ہوں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: Sir, I just want to draw the attention of the honorable Minister for Finance.

جناب محمد معین الدین ریاض: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: معین صاحب! پہلے عبداللہ صاحب بات کر لیں کیونکہ انہیں پہلے وقت دیا ہوا ہے پھر دیکھیں کہ اِسی طرح مسئلہ بڑھتا ہے۔ جی، عبداللہ صاحب!

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! وزیر خزانہ اس پر Proforma دیں آپ سیریل نمبر 1 دیکھ لیں جس کی بریکٹ میں دیا ہوا ہے کہ اہمیت کا تعین ایک تا 12 اعداد کے ذریعے کریں۔ ایک تا 12 اعداد نہیں دیئے ہوئے کہ ایک نمبر ڈیپارٹمنٹ کون سا ہے اور دوسرا کون سا ڈیپارٹمنٹ ہے اسی طرح تین نمبر کون سا ڈیپارٹمنٹ ہے تو اس میں ان کی تفصیل نہیں ہے۔ اگر اِس چیز کا ذکر کر دیں گے تو آسانی رہے گی کیونکہ یہ کل آپ نے distribute کرنے ہیں تو اِن میں وہ بھی دے دیں I do not know which is the department number four

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! عبداللہ صاحب کا concern ہے کہ اس میں وہ کوئی amendment seek کرنا چاہ رہے ہیں جو آپ نے Proforma دیا ہے۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جو آپ نے Proforma دیا ہے ناں۔ اس میں سیریل نمبر 1 دیکھیں تو اس کی بریکٹ میں دیا ہے کہ اہمیت کا تعین ایک تا 12 اعداد کے ذریعے دیں۔ آپ نے لکھا ہے کہ ایک کا مطلب ہے کہ سب سے اہم شعبہ۔ اب ایک کیا ہے اور وہ کون سا ڈیپارٹمنٹ ہے یعنی صحت ہے، تعلیم ہے یا کون سا محکمہ ہے؟

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ معزز ممبران نے بتانا ہے ناں کہ آپ کی نظر میں کون سا ڈیپارٹمنٹ ہونا چاہئے۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! انہوں نے لکھا ہے کہ ایک سے لے کر 12 تک لکھیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہم یہی کہہ رہے ہیں کہ ایک سے 12 تک آپ اپنی priority بتائیں کیا ہے۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: نہیں، ایک سے 12 تک کون کون سے محکمے ہیں اِس حوالے سے بھی تو بتائیں ناں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ لکھے ہوئے ناں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! کہاں لکھے ہوئے ہیں؟

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! معزز ممبر پڑھ لیں کہ پہلے نمبر پر۔۔۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: وزیر موصوف کے پاس جو Proform ہے اس کی کاپی ہمیں بھی دے دیں کہ ایک نمبر فلاں ڈیپارٹمنٹ ہے اور دوسرے نمبر فلاں ہے تاکہ انہیں پتا بھی ہو کہ کون سا دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: عبداللہ صاحب! یہ مسئلہ حل کر لیتے ہیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اِسے دیکھ لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، عبداللہ صاحب! منسٹر صاحب اِسے دیکھ لیتے ہیں۔ جی، قریشی صاحب!

جناب محمد معین الدین ریاض: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم 0 ایاک نعبد وایاک نستعین 0 جناب سپیکر! شکریہ، آپ نے جس issue کے اندر realize کیا اور آپ نے بتایا کہ آپ کی طرف سے حتیٰ الوسع کوشش ہوتی ہے کہ آپ ٹریژری بنچز کے ساتھ ساتھ اپوزیشن کو بھی برابر وقت دیں۔ آج تھوڑا سا جو incident ہوا تو اس کے اندر غلط فہمی ہو سکتی ہے یا کچھ اور وجہ ہو سکتی ہے لیکن سلمان رفیق اور چودھری شافع صاحبان آئے۔ اُنہوں نے آپ کے ساتھ dialogue کیا اور پھر ہماری بنائی گئی کمیٹی سے dialogue کیا۔ We just want to emphasize on the fact کہ ہم سب جو یہاں پر موجود ہیں، ہم ایک democratic process سے گزر کر آئے ہیں اور ہمارے لئے چاہے اُس طرف کے ایم پی ایز ہیں یا اِس طرف کے ایم پی ایز ہیں۔ اِس ہاؤس کے اندر تو division ہو سکتی ہے لیکن جب ہم باہر نکلتے ہیں تو کسی کے آگے کوئی ایم پی اے پاکستان مسلم لیگ (ن) یا ایم پی اے پاکستان تحریک انصاف نہیں لکھا ہوتا بلکہ صرف ایم پی اے ہوتا ہے تو ہماری سب کی عزت سانجھی ہے اور being the custodian of the House, it is your responsibility also کہ آپ سب کی عزت اور سب کے issues کو برابر ساتھ لے کر چلیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: معین صاحب! یہاں اِس نکتے پر ایک سیکنڈ کے لئے رُکیں۔ میں ابھی تک کوئی تقریباً چھ یا سات sittings آپ کی chair کر سکا ہوں اور ان sittings میں، میں اس ہاؤس کا ممبر ہوں since 2002 اور میں اس ہاؤس کا observant ہوں since 1985 میں نے اپنی best effort کی ہے to give opposition the maximum time and even to the displeasure of the treasury and I will keep on doing it مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا۔ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ جب مجھے procedure یہ House is not just a public meeting it is a House of procedure اور اِس سے ہٹ کر کچھ بھی کرنے کے لئے مجھے Rules of Procedure کی معطلی کرنا پڑے گی۔ Anything out of the procedure is not allowed, a Point of Order is a thing کہ unless Speaker allows کوئی ممبر بات نہیں کر سکتا اور پوائنٹ آف آرڈر ایسی چیز ہے جس کے متعلق میں بیسیوں بار یہ بتا چکا ہوں کہ اگر آپ سمجھ رہے ہیں کہ Question Hour چل رہا ہے تو اِس کے متعلق جیسے رانا آفتاب احمد صاحب نے کیا I spent 18 minutes answering him میں گھڑی دیکھ رہا تھا it was a very relevant point, I did that اب میں آپ کو shout بھی کرنے دیتا ہوں، میں آپ کو نعرہ بازی بھی کرنے دیتا ہوں، آپ اس ڈائس پر بھی آجاتے ہیں۔ میں نے Sergeant-at-Arms کبھی call نہیں کئے، میں کسی بات پر کسی کی بے توقیری نہیں کرتا لیکن میں ایک دفعہ کہہ رہا ہوں، دوسری دفعہ کہہ رہا ہوں، تیسری دفعہ کہہ رہا ہوں and I have to carry on this whole procedure

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ اب یہی تو بات ہے کہ جب سپیکر بات کر رہا ہو تو ممبر اُٹھ نہیں سکتے۔ اب یہ بات میں بیسیوں بار بتا چکا ہوں کہ جب تک میں آپ کو floor نہ دوں آپ اُٹھ نہیں سکتے۔ اگر آپ کو کوئی ایسا feel ہوا ہے کہ خدانخواستہ میں نے آپ کی بے توقیری کی ہے تو یہ کہنے سے کہ آپ بیٹھ جائیں تو کیا اس سے بے توقیری ہو جاتی ہے؟ میں تین دفعہ کہہ رہا ہوں، چار دفعہ کہہ رہا ہوں میری قطعاً آپ کی بے توقیری کرنا مقصد نہیں ہے not at all, I don't

unless you go through this book I am not بات یہ ہے کہ mean that. headmaster here. I have to carry on procedure میں یہاں پر teach کرنے کے لئے نہیں بیٹھا ہوں، میری آپ کو advice ہے کہ آپ سپیکر اور ممبر کا relation سمجھیں۔ I have been asked by a speaker in this House that you get out and I said, "Sir, I will get out." And I went out. This is what the relationship is between the Speaker and the Member. When I call to say, please sit down تو میں اس سے آپ کی بے توقیری نہیں کر رہا، میں صرف ہاؤس چلا رہا ہوں۔ جیسی آپ نے بات کرنی چاہی un-parliamentary and abusive کی I have tolerated, but if I tolerated for not a single moment میں نے یہاں اسی ہاؤس میں ممبرز کو باہر ہوتے دیکھا ہے for nothing۔ میں نے اسی ہاؤس میں سپیکر کو ممبران کی entry ban کرتے ہوئے دیکھا ہے for nothing۔ I am very democratic man and I know what I have to do. When Khwaja Salman Rafiq came back and said میں نے کہا کہ آپ بہت اچھی بات کہہ رہے ہیں۔ اگر وہ میری بات سے اس لئے heart ہوئے ہیں کہ میں نے خدانخواستہ اُن کی بے توقیری کی ہے کہ تو آپ اُن کو ensure کریں کہ میں نے بے توقیری نہیں کی۔ میں تو آپ کے مفاد میں بیٹھا ہوں، یہ آپ کا دن ہے۔ General Discussion میں آپ نے بات کرنی ہے، یہ آپ کا وقت ہے۔ آپ کے اپوزیشن کے جو چیف وہپ ہیں انہوں نے مجھے کہا کہ ہم protest کرنا چاہ رہے ہیں تو میں نے کہا کہ please do it لیکن میں نے آپ کے لیڈر آف اپوزیشن سے کہا کہ اس کو دو حصوں میں تقسیم کر لیں working ہونی چاہئے۔ میں آپ کی بے توقیری نہیں کرنا چاہ رہا، یہ آپ ذہن میں رکھیں۔ آپ میرے بھائی ہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے how can I do it? (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد معین الدین ریاض: جناب سپیکر! میں یہ بات کر کے بات کو ختم کروں گا کہ your gestures have always been very positive, but the fact remains کہ ہم یہاں پر جو سب لوگ آئے ہیں وہ democratic procedure سے ہو کر آئے ہیں۔ اگر ہم میں سے کوئی شخص یہ بات کرتا ہے یا for example میں کرتا ہوں تو اُس کا مقصد یہ ہے کہ

جمہوریت کی بقا رہنی چاہئے۔ اگر ہم elections پر کوئی آواز اٹھاتے ہیں تو ہم being MPAs ہماری dutiesاِن الیکشن میں لگی ہوئی تھیں۔ ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ کم از کم ہاؤس کے اندر آکر ہم بتائیں تو سہی، ہم عوام کے notice میں تو یہ بات لائیں کہ جس massive rigging سے گزر کر یہاں پہنچے ہیں یہ ہمارا اخلاقی فرض بنتا ہے اور ہم صرف یہاں اپنا اخلاقی فرض پورا کرتے ہیں ورنہ جیسے آپ نے کہا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: معین صاحب! let's conclude۔ آپ نے یہ مؤقف ابھی پیش کیا ہے اور آپ نے کہا کہ rigging ہوئی۔ یہ ہاؤس ہے اس میں آپ بات کریں بے شک جتنی مرضی سخت بات کریں، دلیل سے بات کریں لیکن جب دوسری طرف سے کوئی بات کرے تو پھر سننے کا بھی حوصلہ کریں۔ The minute he stands up, you start shouting پھر میں کیا کروں؟

جناب محمد اویس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، اویس صاحب!

جناب محمد اویس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اصل میں معاملہ تھوڑا مختلف ہے۔ جو اس طرف معزز ممبرز بیٹھے ہیں وہ باہر بہت ساری تلخیاں برداشت کر رہے ہیں۔ ہم نے جس طرح الیکشن کی بات کی، یقین مانیں میں خود اپوزیشن لیڈر کے ساتھ موجود تھا ہم نے مختلف اضلاع کا دورہ کیا۔ میری آنکھوں کے سامنے، میری موجودگی میں ضلع گجرات کے اندر شیخوپورہ سے ایم این اے campaign کے لئے آئے ہوئے تھے اُن کو گرفتار کر کے لے جایا گیا۔ کئی گھنٹے تک اندر رکھنے کے بعد خرم منج صاحب کو چھوڑا اور ابھی تک نہیں بتایا گیا کہ اُن کو پکڑا کیوں تھا۔ اُس پر نیشنل اسمبلی میں بھی احتجاج ہو رہا ہے۔ اصل میں ہمیں آپ کی ذات پر کوئی اعتراض نہیں، آپ بہت اچھا ہاؤس چلا رہے ہیں اور اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ آپ ہمیں بولنے کا بھرپور موقع دے رہے ہیں اور ہم اپنی بات کھل کر کر رہے ہیں لیکن باہر جو رویہ ہے، باہر جو معاملات ہیں وہ بہت مختلف ہیں۔ یہاں پر لوگ اتنے زخمی بیٹھے ہیں کہ اگر آپ پھول بھی ماریں گے تو زخم دُکھیں گے۔ باہر بڑی تکلیف ہے، بڑے معاملات ہیں۔ آپ کہہ رہے تھے آپ دوسری side کی بات نہیں سنتے، ہم سننا چاہتے ہیں لیکن وہاں کی بات اور یہاں کی بات میں بڑا فرق ہے۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سن لیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: امتیاز صاحب! آپ بھی بات کر لیں۔

جناب امتیاز محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! جو حکومتی وزیر ہیں اُن کی طرح شاید میں بھی نالائق ہوں گا۔ آپ ہمیشہ سب کو guide کرتے ہیں مجھے بھی guide کر دیں۔ ایک بیٹھے ہوئے شخص کو آپ کہتے ہیں کہ be seated اور وہ بیٹھا ہوا شخص بولے کہ میں بیٹھا ہوا ہوں۔ پھر آپ کہیں کہ be seated پھر وہ بیٹھا ہوا تیسری دفعہ کہے کہ میں بیٹھا ہوا ہوں۔ آپ بے شک ویڈیو نکلوالیں، آپ بیٹھے ہوئے شخص کو تین دفعہ be seated کہہ رہے ہیں۔ مجھے یہ ضرور guide کر دیں کہ بیٹھے ہوئے انسان کو اگر be seated کہا جائے تو اس کو کیا کرنا چاہئے؟ دوسری بات یہ ہے کہ میں بذات خود اور ایک دوسرے ایم پی اے دفتر میں بیٹھے تھے۔ 200 پولیس ملازمین کی نفری آتی ہے، اندر سے دروازہ بند کر لیتی ہے اور مارنا پیٹنا شروع کر دیتی ہے۔ جب میں اُن سے پوچھتا ہوں تو وہ مجھے کہتے ہیں کہ تم کون ہو؟ میں جواب دیتا ہوں کہ میں ایم پی اے ہوں۔ پھر وہ کہتا ہے کہ چلو باہر نکلو۔ میں نے اُس کا نمبر بھی پڑھا اور نام بھی پڑھا ہے۔ آپ کیا سمجھ رہے ہیں کہ وہ ایک ایم پی اے کو نکال رہا ہے؟ وہ اس ہاؤس کے ممبر کو باہر نکال رہا ہے اور اگر یہ ہاؤس خاموش رہا تو اِنشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت بھی آئے گا کہ اُدھر بیٹھنے والوں کے ساتھ بھی یہی سلوک ہو گا۔ آپ نے پنجاب پولیس کو اس طرح کر دیا ہے کہ وہ بندوق سے نکلی ہوئی گولی ہے جو واپس نہیں آسکتی۔ وہ کسی کا لحاظ نہیں کرتی، کسی ایم پی اے کا لحاظ نہیں کرتی، کسی گھر کی چادر چار دیواری کا خیال نہیں کرتی اور پھر آپ ہمیں کہتے ہیں کہ خاموش رہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ اُس دن کیا ہوا، آپ کو پتا ہے کہ 200 پولیس والوں نے آکر دو ایم پی ایز کے ساتھ کیا بد تمیزی کی، کیا وہ یہاں آکر کچھ کہہ بھی نہیں سکتے اور protest بھی نہیں کر سکتے؟ یہ جو ہمارے اور آپ کے درمیان ہوا ہے، کوئی بات نہیں ہے ہمارا ایک relationship ہے۔ آپ کرسی پر بیٹھے ہیں ہم آپ کی کرسی کی عزت کرتے ہیں۔ ہم جب بھی آپ سے بات کرتے ہیں جناب سپیکر کہہ کر کرتے ہیں۔ آپ ہمارے بڑے ہیں آپ کچھ بھی کہہ لیں گے ہم درگزر کر جائیں گے۔

جناب سپیکر: اب میری بھی بات سن لیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! اب آپ ہماری بات سنیں۔

جناب سپیکر: میرا مسئلہ ٹائم کا ہے۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! میں آخری بات کہنا چاہتا ہوں کہ ہم تو آپ کی بات درگزر کر جاتے ہیں لیکن جو باہر پولیس ایم این اے اور ایم پی اے کے ساتھ کر رہی ہے خدارا اُس کو مت درگزر کریں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں میں آپ کا مسئلہ حل کرتا ہوں۔ جب میں آپ کو کہہ رہا تھا be seated تو آپ کے پیچھے بھی 6 افراد کھڑے تھے۔ اب مجھے یہ امید ہے کہ آپ کی آنکھیں آگے ہیں پیچھے نہیں ہیں۔ میں تو یہاں سے دیکھ رہا ہوں۔ جو کھڑے تھے میں اُن کو کہہ رہا تھا please be seated آپ تو بیٹھ گئے آپ کے پیچھے بھی ہمارے معزز ممبر تھے اور آپ سے آگے بھی بھائی صاحب کھڑے ہو گئے۔ میرا مقصد صرف یہ تھا کہ ہاؤس کی کارروائی چلے، اس میں آپ کی 10 سے 12 Adjournment Motions تھیں جو dispose of ہو گئیں۔ آپ کو یہ پھر لانی پڑیں گی۔ اب میری درخواست یہ ہے کہ I have a list now اس میں آپ کا نام بھی ہے۔ you have to speak on this چلیں! آپ پھر اسے آگے لے کر جائیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! اس میں شیخ صاحب کا concern ہے، اس میں ہماری کمیٹی بنی، سارے معاملات ہو گئے اور بد قسمتی سے ایک وقوعہ ہوا۔ یہاں پر پارلیمانی آفیئرز کے منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، یہ ان کی ذات کے ساتھ وقوعہ ہوا ہے اور ہم نے Privilege Motion بھی جمع کروادی ہے۔ جنہوں نے ان کے ساتھ وقوعہ کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ دیکھیں آپ جو بھی لائیں proper procedure کے تحت لے کر آئیں۔ I am here to help him یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جی، رانا سلیم صاحب! You have the floor.

رانا محمد سلیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں اس عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے 21 تاریخ کو

شیر پر مہر لگا کر اس پنجاب میں یہ پیغام دیا ہے کہ ہم پنجاب حکومت اور وفاقی حکومت میاں محمد شہباز شریف کے پروگرام اور میری وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف کے وژن کی تائید کرتے ہیں اور ان کی تائید کی وجہ سے یہ رزلٹ آیا ہے۔ اس میں ناراضگی نہیں ہے جو کوئی اعتراضات اٹھائے جاتے ہیں کہ پولیس نے یہ کیا، ، آپ کو پتا ہو گا کہ ماضی میں بھی میں نے بزدار دور میں ضمنی الیکشن لڑا تھا اس وقت بزدار حکومت کا بہت بڑا جابرانہ اقدام تھا الیکشن کی رات جو میرے 21 پولنگ ایجنٹس بننے تھے تو ان کو arrest کر لیا تھا لیکن میں الیکشن جیت کر رویا نہیں تھا اور نہ ہی آ کر احتجاج ریکارڈ کرایا تھا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ان تمام صوبائی اسمبلی اور قومی اسمبلی ممبران جو پاکستان مسلم لیگ(ن) کے ٹکٹ پر کامیاب ہوئے ہیں اور جنہوں نے اب ایک دو دن کے بعد حلف اٹھانا ہے ان کو مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! اب میں پری بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ میں زراعت کے حوالے سے بات شروع کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب کا صوبہ زراعت سے وابستہ ہے اور یہ معدنیات سے نہیں ہے۔ جس ڈسٹرکٹ سے میرا تعلق ہے اس کا بھی زندگی کا رہن، سہن اور جو بجٹ ہے وہ سارا زراعت سے منسلک ہے کیونکہ خانیوال ایگریکلچر ضلع ہے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ 25-2024 کے بجٹ میں زراعت کو ترجیح دی جائے۔ زراعت کی خوشحالی کی وجہ سے تعلیم کا سلسلہ بھی چلے گا کیونکہ کسان کے پاس آمدن ہو گی تو اس کے بچے تعلیم حاصل کریں گے اور وہ سکول تک پہنچ سکیں گے۔ ہر شعبے کی آمدن اور وسائل کے ساتھ ہی اس کا تعلق ہے۔ آج سے 30 سے 40 سال پہلے زراعت کا ایک نعرہ تھا کہ "دب کے واہ تے رج کے کھا" اب وہ نعرہ change ہو گیا ہے "عقل نال واہ تے رج کے کھا" اب ٹیکنیکل طریقے سے اور ماڈرن طریقے سے جو اس وقت دنیا میں زراعت ہے اس کے مطابق ہم نے اپنی زراعت کرنی ہے۔ ہم نے اس مطابق ایک جامع پروگرام بنانا ہے کہ ہم نے کس طرح زراعت کی پیداوار بڑھانی ہے؟ ہم نے کسان کو awareness دینی ہے۔ اب جیسا کہ پودوں کی تعداد کا مسئلہ ہے۔ ہم نے کسان کو تعلیم دینی ہے کہ اگر پودے پورے ہوں گے، students کو digital education دینی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہائی سکول level پر زراعت کا مضمون بھی ہونا چاہئے۔ ہر صوبائی اسمبلی اور قومی

اسمبلی میں بحث ہوتی ہے کہ زراعت ریڑھ کی ہڈی ہے لہٰذا سکول میں میٹرک تک بھی زراعت پڑھائی جائے۔ چند کسانوں کے بچے ایگریکلچر یونیورسٹی میں نہیں جاسکتے ہیں تو اس لئے ہائی سکول میں زراعت کا ٹیچر لازمی ہونا چاہئے۔ ہمیں یہ جامع پالیسی بنانی چاہئے۔ اس وقت جو بحران ہے، اب آئندہ بھی debate ہو گی، میں نے پچھلے بجٹ میں زراعت پر بات کی تھی کہ زراعت کو پانی کا مسئلہ درپیش ہے۔ ہمیں جامع پالیسی بنانی چاہئے اور کسان کو اسی چیز کی آگاہی دینی چاہئے کہ ایسی فصلیں کاشت کرنی چاہئیں جو کم از کم پانی سے تیار ہوں جس سے ہمارا ملک بھی ترقی کرے جیسا کہ کپاس کی ایک فصل ہے۔ اب ہماری طرف سے بے روزگاری کا رونا رویا جاتا ہے اپوزیشن ممبران کی طرف سے بھی اور کچھ ہمارے حکومتی دوست بھی کہتے ہیں کہ بے روزگاری ہے ٹیکسٹائل بند ہے، لومز بند ہیں اور بہت سارے مسائل ہیں۔ ریونیو کے حوالے سے آپ ایف بی آر سے figures منگوا کر دیکھیں کہ ریونیو کہاں سے زیادہ حاصل ہوا ہے تو وہ کپاس ہے۔ اب ہمارے ریسرچ سنٹرز کی کپاس کے نئے بیج بنانے کے لئے توجہ نہ ہے صرف پرائیویٹ سیکٹر ہی کام کر رہا ہے۔ بیج کا نام رکھ دیا جاتا ہے اور وہیں سے پودے selection کر کے کہہ دیتے ہیں کہ اب یہ بیج ہے لہٰذا ریسرچ سنٹرز پر بھی توجہ دی جائے۔ ان کو بھی بجٹ میں حصہ دیا جائے اور انہیں پابند کیا جائے کہ ہم بجٹ دے رہے ہیں اور تین سال بعد اچھے بیج آنے چاہئیں جو آج کل کے ماحول کی مطابقت رکھتے ہوں جو اب temperature بن چکا ہے۔ اب یہ debate جاری ہے کہ ماحول درست نہیں ہے بے وقت بارشیں ہو جاتی ہیں، موسم میں اچانک تبدیلی آجاتی ہے۔ ہمیں یہ آگاہی دینی پڑے گی اور اس بجٹ میں دیکھنا پڑے گا کہ کتنا ایکڑ رقبہ پنجاب کا ہے اور ماحول درست رکھنے کے لئے ہمیں کتنے درخت لگانے چاہئیں۔ ہمیں ایک زمیندار کو باور کرانا چاہئے اور پابند کرنا چاہئے کہ اگر آپ کا 25 ایکڑ رقبہ ہے تو اس میں آپ اتنے درخت لگائیں۔ اب یہاں پر ایک اور مسئلہ درپیش ہے کہ جس چیز کی ایک سال قیمت بڑھ جاتی ہے اور تمام ایگریکلچر اسی کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ اس فصل کو زیادہ کاشت کیا جاتا ہے لیکن دوسرے سال اس کی پیداوار بڑھ جاتی ہے تو اس کی قیمت کم ہو جاتی ہے۔ جب خوردنی تیل کی کمی ہوتی ہے تو سرسوں اور سویابین کی طرف توجہ دی جاتی ہے اور اس کا ریٹ بڑھ جاتا ہے لیکن جب دوسرے سال اس کی پیداوار بڑھ جاتی ہے تو اس کا اچھا نرخ نہیں ملتا تو پھر اس پر توجہ نہیں دی جاتی لہٰذا ایک جامع پالیسی مرتب کرنی چاہئے۔ میرے ضلع میں کافی

عرصے سے پنجاب سیڈ کارپوریشن کا ادارہ قائم ہے وہ ادارہ اب سسکیاں لے رہا ہے، اس ادارے کے ایک یا دو قسم کے بیج ہیں جس کی وہ خریداری کرتا ہے اس میں بھی اصل کسان محروم رہ جاتا ہے جو کوئی پاور میں ہوتا ہے تو وہ اپنی فصل اسے دے جاتا ہے اور اس کی کوالٹی کا کوئی معیار نہیں ہوتا، اس کا کافی رقبہ تھا شومی قسمت مارشل دور میں پنجاب سیڈ کارپوریشن کے رقبے پر کچھ انجمن مزارعین سے ناانصافی ہوئی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! آپ wind up کریں۔

رانا محمد سلیم: جناب سپیکر! وہ رقبہ ان سے چلا گیا، ابھی تک کچھ رقبہ برطانیہ گورنمنٹ کے قبضے میں ہے جبکہ برطانیہ کا کوئی آدمی میرے ڈسٹرکٹ میں نہیں رہ رہا اور اس رقبہ پر لوگ قابض ہیں۔ وہ سیڈ کارپوریشن کے لئے رقبہ مختص تھا وہاں اچھے بیج تیار ہوتے تھے، زراعت میں خوشحالی ہوتی تھی، ہر طرف پھل اور ہریالی ہوتی تھی تو میری یہ مودبانہ گزارش ہے کہ اس سلسلے میں کوئی کمیٹی بنائی جائے، کم پانی سے فصلیں تیار کی جائیں اور ایسی فصلیں تیار کی جائیں تاکہ ہمیں باہر سے کوئی چیز import نہ کرنی پڑے اور ہمارے ملک میں خوشحالی اور ہریالی آئے۔ دوسری بات پنجاب سیڈ کارپوریشن کی وجہ سے میاں شہباز شریف صاحب نے ایک دفعہ اعلان کیا تھا ہمارے علاقے کے ایم این ایز، ایم پی ایز ملے تھے کہ یہاں پر agriculture campus بنے گا وہ agriculture campus نہیں بنا اصل میں وہ campusagriculture خانیوال میں ہی بننا چاہئے تھا کہ وہاں پر پنجاب سیڈ کارپوریشن کی وہ تمام مشینری بھی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب please wind up کریں۔

رانا محمد سلیم: جناب سپیکر! وہاں پر پنجاب سیڈ کارپوریشن کی وہ تمام مشینری بھی تھی، رقبہ بھی تھا، research کے چھوٹے چھوٹے ادارے بھی تھے اس وجہ سے میں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب ! I have to take another speaker please wind up کریں۔

رانا محمد سلیم: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ میرے ڈسٹرکٹ خانیوال شہر میں ایک ہی بوائز کالج ہے اور ایک ہی گرلز کالج ہے۔ آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ سے میری گزارش ہوگی کہ وہاں

پر بوائز اور گرلز کا ایک ایک کالج اور بنایا جائے تا کہ بچے تعلیم حاصل کر سکیں اور وہاں خانیوال میں کوئی ایسا technical ادارہ نہیں ہے اُس کے لئے میری درخواست ہو گی کہ اُس اُدارے کے لئے بجٹ رکھا جائے تا کہ وہاں کہ لوگ اچھی تعلیم حاصل کر کے ملک کا، پنجاب کا اور میرے خانیوال شہر کا نام روشن کریں۔ میرے اور زیادہ مسائل ہیں جیسے خانیوال شہر میں سڑکوں کا بُرا حال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ تحریری طور پر اپنی معروضات وزیر خزانہ کو دے دیں وقت کی قلت ہے۔

رانا محمد سلیم: جناب سپیکر! بہت مہربانی۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! تشریف رکھیں۔ جی، جناب شہاب الدین خان!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آپ نے جو ہمارا آج کا business kill کیا ہے اُس کو pend کر دیں۔

جناب سپیکر: جناب اعجاز شفیع صاحب! اُس کو کل دوبارہ سے take up کر لیں گے، آپ کل business دوبارہ نئے سرے سے کریں یہ business dispose of ہو گیا ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ہاؤس کا ٹائم ایک گھنٹہ بڑھا دیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب شہاب الدین خان!

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں آپ کی وساطت سے معزز وزیر خزانہ سے گزارش کرتا ہوں کہ سب سے پہلے اس صوبے کا جب بجٹ بنتا ہے یہ عرصہ دراز سے میں دیکھ رہا ہوں کہ جب PML(N) کی گورنمنٹ آتی ہے تو جو previous government کے منصوبے ہوتے ہیں چاہے وہ ہیلتھ سیکٹر میں ہوں، ایجوکیشن سیکٹر میں ہوں، ایگریکلچر سمیت تمام شعبوں کو دیکھ لیں تو وہ عموماً ADP میں drop کر دیئے جاتے ہیں۔ میری یہ request ہو گی کہ جو ongoing schemes پنجاب میں پاکستان تحریک انصاف نے دیں،

ہماری گورنمنٹ میں ان کو مہربانی کرتے ہوئے drop نہیں کرنا چاہئے، مثال کے طور پر میں اپنے ضلع لیہ کے حوالے سے بات کروں تو مجھے فخر ہے اپنی پی ٹی آئی کی گورنمنٹ پر کہ first time ایجوکیشن سیکٹر ہو یا ہیلتھ سیکٹر ہو وہاں mega projects دیئے گئے اور regime change کے بعد نگران setup آیا اُس میں اکثر منصوبے drop کر دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! مثال کے طور پر BHUs کو ہم نے RHCs کیا تو 95percent اس پہ کام ہو چکا ہے، کروڑوں روپے کے منصوبے ہم نے بنا دیئے لیکن ان کو ADP میں شامل نہ کرنا یہ سراسر زیادتی ہو گی۔ اسی طریقے سے ایجوکیشن سیکٹر میں ہم نے وومن کالجز دیئے ان کو ڈراپ کر دیا گیا یعنی کہ 80,90 percent جب کام ہو چکا ہے اس پر honorable Finance Minister کی توجہ چاہوں گا میں کوئی لمبی چوڑی تقریر نہیں کرنا چاہتا میں صرف یہی کہنا چاہتا ہوں کہ جو ongoing schemes چل رہی ہیں چاہے وہ ہیلتھ سیکٹر میں ہوں، ایجوکیشن سیکٹر میں ہوں، سی اینڈ ڈبلیو سیکٹر میں ہوں ان تمام کو ADP میں شامل کیا جائے۔ سب سے اہم بات جو میں آج کرنا چاہتا ہوں ایگریکلچر جس کو ہم ریڑھ کی ہڈی کہتے ہیں مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ جو budget آرہا ہے اس میں جو اشارے ہمیں ملتے ہیں یہ بہت ناکافی ہیں۔

جناب سپیکر! اس پہ اگر ہم نے توجہ نہ دی تو آج میں on the floor of the House آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جو کاشتکار، جو چھوٹا زمیندار ہے، wheat کی فصل کا جو حال ہے ابھی تک گندم خریدنے کی policy نہیں آئی۔ اس بات سے ڈریں کہ کاشتکار اتنا disheart ہو چکا ہے کہ آئندہ wheat کاشت نہیں ہو گی، یہ ہماری polices پتا نہیں کیا ہوتی ہیں، یہ drawing room میں بیٹھے جن کو میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ یہ نوکر شاہی جو polices بناتی ہیں ان کو ground realities کا پتا نہیں ہوتا۔ اس زراعت کے شعبے میں اگر ہم نے کوئی اچھی polices نہ دیں تو ہمارا صوبہ ترقی کی راہ پہ نہیں چل سکے گا اس کے لئے گورنمنٹ کو سوچنا چاہئے کہ ایگریکلچر میں جو ریفارمز لے کر آنی ہیں اس کا بجٹ بڑھایا جائے اور خصوصاً جو آج کل wheat کا burning issue اس میں ابھی تک تو ہمارے سامنے کچھ نہیں آیا کہ کیا ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز وزیر خزانہ کو یہ request کروں گا کہ خُدارا، خُدارا اس پر ایک دو دن میں توجہ دیں، اب تو threshing ہو رہی ہے، یہ policy واضح کریں، یہ

جو policy آئی ہے کہ چھ ایکڑ سے زیادہ کو باردانہ نہیں دینا اور فی ایکڑ چھ بوری باردانہ دینا ہے۔ Wheat کی جو اس وقت اوسط آرہی ہے وہ تقریباً 20 سے 22 بوری گندم ہے تو اس میں مڈل مین گندم اُٹھا رہا ہے اور جو خرچہ غریب کاشتکار نے کیا ہے اُس کو وہی خرچہ بھی واپس نہیں مل رہا۔ میں یہی گزارش کروں گا کہ زراعت پہ توجہ دیں۔ اب میں اپنی تقریر کو windup کر رہا ہوں کہ جو ongoing schemes ہیں، چاہے صوبہ پنجاب میں جہاں جہاں بھی ہیں ان کو مکمل کیا جائے اور جہاں منصوبے مکمل ہو چکے ہیں SNEs کی بات آگئی ہے تو اُس کو مکمل کیا جائے۔ Thank you very much.

جناب سپیکر: جی، آج کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 24-اپریل 2024 صبح 11:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2024

بدھ،24-اپریل 2024

(یوم الاربعاء،15-شوال1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: آٹھواں اجلاس

جلد 8:شمارہ 3

109

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

بدھ، 24۔اپریل 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

GOVERNMENT BUSINESS

(a) LAYING OF REPORTS

A MINISTER to lay the following Reports:

1. Audit Reports on the Accounts of District Health Authorities of Lahore Region, Rawalpindi Region, Gujranwala Region, Sargodha Region, for the Audit Year 2021-22.
2. Audit Reports on the Accounts of District Education Authorities of Lahore Region, Rawalpindi Region, Gujranwala Region, Sargodha Region, for the Audit Year 2021-22.
3. Special Audit Report on the Accounts of Tax on Transfer of Immoveable Property of Municipal Committee Chunian, District Kasur, Financial Years 2008-2009 to 2017-2018, for the Audit year 2019-20.

110

4. Audit Report on the Accounts of Metropolitan Corporation Lahore and 5 Municipal Corporations of Punjab (North), for the Audit Year 2019-20.

(b) GENERAL DISCUSSION

PRE-BUDGET DISCUSSION

111

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

بدھ،24-اپریل 2024

(یوم الاربعاء،15-شوال1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں دوپہر12 بج کر45منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر ملک محمد احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ(102)وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ(103)

سورۃ آل عمران(آیات نمبر102تا103)

مومنو! اللہ سے ڈرو، جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا(102)اور سب مل کر اللہ کی ہدایت کی رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور فرقے فرقے نہ ہو جانا۔ اور اپنے اوپر اللہ کی اُس مہربانی کو یاد رکھنا جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اُس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو اس نے تم کو اُس سے بچالیا۔ اس طرح اللہ تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے تاکہ تم راہ راست پر رہو(103) وَماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مدینے کا سفر ہے اور میں نم دیدہ نم دیدہ
جبیں افسردہ افسردہ، قدم لغزیدہ لغزیدہ
چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانب طیبہ
نظر شرمندہ شرمندہ، بدن لرزیدہ لرزیدہ
کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سہارا دے دیا ورنہ
کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ
مدینے جا کے ہم سمجھے تقدس کس کو کہتے ہیں
ہوا پاکیزہ پاکیزہ ، فضا سنجیدہ سنجیدہ
بصارت کھو گئی لیکن بصیرت تو سلامت ہے
مدینہ ہم نے دیکھا ہے مگر نادیدہ نادیدہ
مدینے کا سفر ہے اور میں نم دیدہ نم دیدہ

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

دعائے مغفرت

چودھری اسد محمود ایم پی اے کے والد چودھری عمر دراز سابق ایم پی اے کے انتقال پر دعائے مغفرت

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! چودھری اسد محمود فیصل آباد سے ایم پی اے ہیں ان کے والد محترم چودھری عمر دراز صاحب جو ایم پی اے اور ایم این اے بھی رہے ہیں وہ انتقال فرما گئے تھے لہٰذا ان کے لئے فاتحہ خوانی کی درخواست ہے۔

جناب سپیکر: جی، قاری صاحب! چودھری صاحب کے لئے فاتحہ خوانی کروادیں۔

(اس مرحلہ پر مرحوم چودھری عمر دراز کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

وزیر اقلیتی امور (جناب رمیش سنگھ اروڑا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! I actually know کہ آپ بات کرنا چاہ رہے ہیں اور ضروری بات کرنا چاہ رہے ہیں but after the Question Hour and no Point of Orders before the Question Hour please! I would request all the honorable members to kindly observe the rules. Thank you. اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب حسن علی کا ہے سوال نمبر پکاریں۔

جناب حسن علی: جناب سپیکر! Kindly check کرلیں کہ جو concerned department کے سیکرٹری یہاں ہاؤس کی گیلری میں موجود ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: It is a serious concern جی، خواجہ صاحب!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! میں نے سیکرٹری صاحب کو ایک بجے کا وقت دیا تھا وہ تین یا چار منٹ تک ہاؤس میں پہنچ جائیں گے اگر یہ انتظار کرنا چاہتے ہیں تو انتظار کرلیں میرے خیال میں وہ تین سے چار منٹ میں یہاں پہنچ جائیں گے ابھی وہ راستے میں ہیں۔

جناب سپیکر: حسن صاحب! منسٹر صاحب نے ensure کیا ہے سیکرٹری صاحب پہنچ رہے ہیں۔

جناب حسن علی: میرا سوال نمبر 51 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ کے لئے علیٰحدہ عمارت بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*51: **جناب حسن علی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ سول ہسپتال (DHQ ہسپتال) جو کہ ٹیچنگ ہسپتال بھی ہے اس کی اپنی عمارت نہ ہے کیونکہ اس ہسپتال کی عمارت کو میڈیکل کالج میں شفٹ کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ٹیچنگ لیول کے ہسپتال میں لاہور کے کسی بھی ہسپتال جیسی سہولیات نہ ہیں یہاں تک کہ اکثر مریضوں کو لاہور ریفر کر دیا جاتا ہے؟

(ج) کیا حکومت سول ہسپتال (DHQ ہسپتال) کے لئے علیٰحدہ سے بلڈنگ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق)

(الف) یہ درست نہ ہے در حقیقت DHQ ہسپتال گوجرانوالہ شہر کے اندر موجود ہے اور نیا ٹیچنگ ہسپتال شہر کے باہر میڈیکل کالج کے ساتھ ہے۔ میڈیکل کالج کی اپنی عمارت ہے اس لئے یہ درست نہ ہے کہ میڈیکل کالج ہسپتال کی عمارت میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ اس وقت DHQ ہسپتال جو کہ شہر کے اندر ہے میں فی الحال revamping کا کام تیزی سے جاری و ساری ہے جس کے پیش نظر ہسپتال کے شعبہ جات کو عارضی طور پر گوجرانوالہ میڈیکل کالج ٹیچنگ ہسپتال کی نئی تعمیر شدہ عمارت میں منتقل کیا گیا ہے جیسے ہی revamping کا کام مکمل ہو گا تمام شعبہ جات کو واپس گوجرانوالہ ہسپتال کی عمارت میں منتقل کر دیا جائے گا۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ گوجرانوالہ ٹیچنگ ہسپتال میں تمام سہولیات موجود ہیں۔ جس میں MRI، CT-Scan، Mamography اور MOTs شامل ہیں۔ تاہم مریضوں کو صرف انتہائی ضرورت کے پیش نظر پروفیسر، ڈاکٹر، کنسلٹنٹ کے مشورے سے بعض اوقات لاہور ریفر کیا جاتا ہے۔

(ج) حال ہی میں گوجرانوالہ میں 522 بیڈز پر مشتمل جنرل ہسپتال 8.8۔ ارب روپے کی لاگت سے تعمیر کیا گیا ہے۔ جو تمام جدید شعبہ جات اور سہولیات سے آراستہ ہے۔ مزید برآں موجودہ گوجرانوالہ (DHQ) ٹیچنگ ہسپتال کو بھی جدید اصولوں کے تحت revamp کیا جا رہا ہے۔ جس کی کل تخمینہ لاگت 1.278 ارب روپے ہے۔ جس میں سے اب تک 535.775 ملین روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔ مندرجہ بالا تناظر کے پیش نظر حکومت DHQ ہسپتال کے لئے علیٰحدہ عمارت بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب حسن علی: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کے جز (الف) کے حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ DHQ ہسپتال کی بلڈنگ تو already موجود تھی، اس کے سرجیکل ٹاور کے نام سے پہلے جو فنڈ دیا گیا تھا اس وقت وہاں پر ایک آفتاب محسن صاحب پرنسپل تھے تو ان کے دور میں اس

کو میڈیکل کالج میں shift کر دیا گیا تھا again یہاں پر بار بار revamping کا ذکر کیا جارہا ہے لیکن it's been more than eight months ہمارے گوجرانوالہ شہر سے تقریباً 50 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے سٹوڈنٹس وہاں میڈیکل کالج میں پڑھنے جارہے ہیں یہ جو DHQ ہسپتال ہے that was in center تو ابھی تک کوئی timespan نہیں دیا گیا بلکہ تاریخ پر تاریخ دی جارہی ہے، visits بھی کئے جارہے ہیں لیکن ابھی تک لوگوں کی مشکلات بالکل کم نہیں ہورہی ہیں۔ میں یہ تذکرہ بہت ضروری کرنا چاہ رہا ہوں کہ اگر either ہم علی پور چٹھہ یا گوجرانوالہ ، صدر والی side سے دیکھیں تو جو سڑکیں ہیں وہ سفر کرنے کے قابل ہی نہیں ہیں casualties کی ratio جو mainly accidents کی ہے وہ بہت زیادہ بڑھ چکی ہے میں منسٹر صاحب سے یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ اب تک due to late arrival کتنی casualties ہو چکی ہیں؟

جناب سپیکر: Before the answer by the honorable Minister, normally we are not supposed to deliver speeches, while asking supplementary questions. ان کو precise رکھیں چونکہ سوالات کی تعداد تھوڑی ہے جس کی وجہ سے ہمارے پاس وقت ہے اس لئے آپ جو بات کر رہے ہیں I would request the honorable minister to reply.

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! بہت شکریہ ، فاضل ممبر نے جو سوال کیا اور جو ان کا concern ہے جہاں تک انہوں نے revamping کی بات کی ہے وہ منصوبہ نگران حکومت نے شروع کیا تھا اور اس پر تیزی سے کام جاری ہے۔ میں تھوڑا سا مزید بتانا چاہوں گا کہ معزز ممبر نے جو آفتاب محسن صاحب کا ذکر کیا ہے وہ ہمارے پرنسپل تھے۔ گوجرانوالہ میڈیکل کالج شہباز شریف صاحب نے بنایا تھا اور وہ شہر کے اندر ایک بلڈنگ میں بنایا تھا اور میں خود بھی اس کے کانووکیشن میں جاتا رہا ہوں۔ اس کے بعد ہم نے شہر سے باہر fast-track پر بلڈنگ بنائی اور اس میڈیکل کالج کو مکمل کیا اور اس کے ساتھ ہی ہم نے 500 بیڈز کے دو ٹاور شروع کئے جو ہم نے اپنے دور میں شروع کئے تھے

وہ چار ساڑھے چار سال delay ہوئے لیکن پچھلے دور میں وہ مکمل ہو گئے اور ایک full functional ہے میں نے خود بھی رمضان المبارک میں visit کیا ہے۔ معزز ممبر نے جو revamping کی بات کی بالکل وہ ان کا درست سوال ہے کہ اس کی cut-off date کیا ہے؟ میں انہیں بتانا چاہوں گا کہ نگران حکومت کے دور سے پورے پنجاب میں کئی ہسپتالوں کی renovation کا کام ہو رہا ہے جس سے ظاہر ہے مریضوں کو وہاں issues ہیں ہمیں خود بھی problem ہے ہمارے جو اپنے ڈاکٹرز اور نرسز کام کر رہے ہیں انہیں بھی issues ہیں-اس کے لئے مزید 20۔ارب روپے درکار تھے جو پندرہ دن پہلے محترمہ وزیر اعلیٰ نے منظور کئے اور وہ پیسے C&W کو مل چکے ہیں لہٰذا اب اس کا کام بہت fast speed پر جائے گا ہماری target date 30۔ جون ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ کام کی وجہ سے پندرہ دن یا مہینہ مزید لگ جائے لیکن ہم نے اسے بہت fast-track پر مکمل کرنا ہے۔ میں یہ ضرور بتانا چاہوں گا کہ اگر یہاں کچھ ایسے دوست بیٹھے ہوں جنہوں نے 13-2012 میں اس ہسپتال کو دیکھا ہو تو اس کے کوئی اچھے حالات نہیں تھے حتیٰ کہ MRI تک نہیں تھی، ہم نے پچھلے دور میں MRI مشینیں لگوائیں، اس کی ساری سڑکیں بنائیں، اس کی ایمرجنسی کو renovate کیا اب تین سے چار ماہ میں ہسپتال کام شروع کر دے گا۔ میں نے رات 9.00 بجے visit کیا تھا اور 12.00 بجے تک وہاں رہا تھا اس میں کوئی شک نہیں کہ وہاں بہت رش تھا - ہم نے اسے take up کر لیا ہوا ہے ، ہم نے اس renovation والی جگہ کو visit بھی کر لیا ہے ویڈیو لنک میٹنگز بھی کر رہے ہیں اور ہماری کوشش ہے کہ جلد از جلد اسے مکمل کریں۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ

جناب حسن علی: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال میں casualties کا پوچھا تھا لیکن منسٹر صاحب نے جواب میں ان کا ذکر نہیں کیا۔ لہٰذا اگر منسٹر صاحب مناسب سمجھیں تو اس کا جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: حسن صاحب! If you are asking the figures تو This amounts to a fresh question لیکن منسٹر صاحب! آپ اسے by assuring address کر لیں کہ آپ اسے بہتر طریقے سے دیکھیں گے۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! جی ٹھیک ہے۔

MR SPEAKEAR: Hasan Sahib! Do you have any other question regarding this?

MR HASAN ALI: Yes, Sir this will be the last question.

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب حسن علی: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ ساری سہولیات ہیں مگر بچوں کا Paediatric ICU جو infants کا ہوتا ہے وہ available نہیں ہے اور کئی surgeries بھی available نہیں ہیں even Neurosurgery اور کئی General Surgeries کی possibility بھی نہیں ہے حالانکہ یہ پانچواں بڑا شہر ہے۔ لہٰذا منسٹر صاحب اس پر بھی کوئی روشنی فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! معزز ممبر نے بڑا بہتر سوال کیا ہے جس کے لئے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ گزارش ہے کہ پنجاب میں آپ کو جتنے بھی نئے ہسپتال نظر آتے ہیں یا ان ہسپتالوں کی renovation نظر آتی ہے یا میڈیکل کالجز نظر آتے ہیں وہ سب ہمارے دور میں ہوئے ہیں۔ ویسے تو تمام حکومتوں کو چاہئے تھا کہ وہ یہ سب کرتیں۔ ہم نے وہاں پر چائلڈ پروٹیکشن بیورو کی بلڈنگ میں 100 بیڈ کا چلڈرن ہسپتال شروع کیا ہے۔ ہم PAEDS ایمرجنسی پر کام کر رہے ہیں اور ان شاءاللہ اس سال اسے مکمل کریں گے۔ میں سارے ہاؤس کو بتانا چاہوں گا کہ چاہے وہ اپوزیشن کے ممبران ہوں یا حکومتی ممبران ہوں ہم آپ کے ہر سوال کو بہت سنجیدہ لیتے ہیں، ہم اس سوال پر تیاری کرتے ہیں۔ ہمیں دو دن پہلے یہ سوالات ملے تھے ہم نے کئی نشستیں سیکرٹری صاحب کے ساتھ کیں، متعلقہ پرنسپلز، وائس چانسلرز اور ایم ایس سے بار بار discussion کی تاکہ ہم آپ کو exact data دیں اور اگر کسی ممبر نے کوئی سوال کیا ہے تو نیک نیتی سے کیا ہے اس کا قطعاً یہ مقصد نہیں ہے کہ انہوں نے ڈیپارٹمنٹ کو ملعون یا target کرنا ہے۔ لہٰذا میں ensure کراتا ہوں کہ آپ کے جو سوالات ہوں

گے بالکل انہیں fast-track پر کریں گے fiscal space issue ضرور ہے چونکہ ہم نے اس سال کینسر ہسپتال بھی announce کیا ہے جس کے لئے ہمیں چالیس سے پینتالیس ارب روپے چاہیئں۔سرگودھا کارڈیک انسٹی ٹیوٹ announce کیا ہے اس کے لئے بھی 8 سے 9۔ارب روپیہ چاہئے ۔ ہماری کوشش ہو گی کہ ان شاءاللہ ہم مرحلہ وار phase-wise گوجرانوالہ میں جو Paediatrics کو مزید improve کریں۔

جناب سپیکر: حسن صاحب! I must appreciate the quality of questions and the answer given by the honorable minister. This is the way to be followed by all honorable members. منسٹر صاحب! آپ ensure کروا رہے ہیں کہ آپ Paediatrics کے لئے علیٰحدہ کمپلیکس بنا رہے ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! آج صبح ہی میری سیکرٹری صاحب سے میٹنگ ہوئی تھی ہم ابھی اس کی timeline نہیں دے سکتے لیکن ہم اسے اس ADP کے اندر شامل کریں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ now, we move on the next question جناب محمد ندیم قریشی!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ندیم قریشی صاحب راستے میں ہیں ان کی طرف سے request ہے کہ ان کے دونوں سوال pend کر دیں۔

جناب سپیکر: I will , I will رانا صاحب! آپ ضمنی سوال لینا چاہ رہے ہیں؟

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! میرا تعلق جھنگ سے ہے لیکن میرے ضلع میں ٹیچنگ ہسپتال یا کوئی اور اس طرح کا ہسپتال نہیں ہے اس لئے ہمیں تو اس محکمے سے متعلق سوال کرنے کی سہولت ہی نہیں ہے۔چونکہ Pre-Budget session چل رہا ہے، وزیر صاحب بھی تشریف فرما ہیں لہٰذا ان سے استدعا ہے کہ جھنگ میں بھی کوئی ٹیچنگ ہسپتال بنائیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اس سوال میں آپ کا ضمنی سوال نہیں بنتا لیکن still I will ask the minister to assure Rana Sahib کہ وہاں پر کچھ دیکھ رہے ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! بنیادی طور پر جھنگ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کے ساتھ relate ہے لیکن میں آپ کو بتانا چاہوں گا کہ میں نے 13-2012 اور 2018 میں بھی اس ہسپتال کا visit کیا ہے۔ ہمارے دور میں اس ہسپتال کو مکمل طور پر renovate کر دیا گیا تھا۔ میرے فاضل ممبر نے جو بات کی ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ ٹیچنگ ہسپتال کا تعلق میڈیکل کالج سے ہے، جھنگ سے سوا گھنٹے کے فاصلے پر فیصل آباد ہے، میڈیکل کالج کے لئے بلڈنگ بنانا اصل کام نہیں ہے بلکہ اس کی فیکلٹی کو پورا کرنا سب سے بڑا issue ہے۔ ابھی بھی ساہیوال، ڈیرہ غازی خان، سیالکوٹ اور گوجرانوالہ کی فیکلٹی کو PMDC کی scoring کے مطابق پورا کرنا محکمے کے لئے ایک challenge ہے۔ میری گزارش ہو گی کہ ہم اس ہسپتال کا فیصل آباد یونیورسٹی کے ساتھ liaison کروا سکتے ہیں لیکن وہاں consultants موجود ہیں۔ اگر جھنگ کے حوالے سے کوئی issue ہے تو ہم اس کی بہتری کرنے کے لئے بالکل حاضر ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب بتا رہے ہیں کہ جھنگ سے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد سوا گھنٹے کا راستہ ہے لیکن میری تحصیل احمد پور سیال ہے اور ہم تو جھنگ سے بھی دو گھنٹے آگے ہیں لہٰذا ہمیں تو فیصل آباد پہنچنے میں تین گھنٹے لگتے ہیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! جو منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن ہمارا سفر کم نہ کریں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب بڑی plausible بات کر رہے ہیں کہ ٹیچنگ ہسپتال it's not just the name of building آپ نے اس کی فیکلٹی دینی ہے، اس کا score پورا کرنا ہے، پھر اس کی PMDC کے ساتھ اس کی score marking کو دیکھنا ہے۔ This is conceived that we have to give a Teaching Hospital in every district that seems a very uphill task شاید آپ پورا نہ کر سکیں۔ منسٹر صاحب seems to be

quite clear on that اور کہہ رہے ہیں کہ ہم اس معاملے میں جھنگ کو facilitate کریں گے تو وہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کی بات کر رہے ہیں کہ وہ فیصل آباد سے سوا ڈیڑھ گھنٹے کے فاصلے پر ہے۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! میں سارے ہاؤس کو ایک اور بات بتانا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحبہ ہر ہفتے میں دو میٹنگز کرتی ہیں۔ ہمارا اگلا target پرائمری اینڈ سیکنڈری کا ہے لیکن میرے بھائی نے جو بات کی ہے اس سے related ہے۔ پنجاب میں 2500 سے زائد BHUs ہیں اور 300 RHCs ہیں جتنے بھی ہیں اس سے بالاتر کہ کوئی حکومتی ممبر ایم پی اے کہے یا ہماری اپوزیشن سے کسی بہن بھائی کا ہے اگلے ڈیڑھ دو سال میں سو فی صد renovate ہو رہے ہیں اور ہم ان کی پوری ہیئت تبدیل کر رہے ہیں وہ سارے 24 گھنٹے ہوں گے اور LHV بھی وہاں پر چوبیس گھنٹے موجود ہوں گی اور RHCs بھی 100 فیصد renovate ہو رہے ہیں، سارا interior change کیا جا رہا ہے اور human resources میں اضافہ کیا جائے گا۔ اس سے first aid یا جو پہلا issue ہے وہ آپ کا door step پر BHU and RHC level پر ہو جائے گا پھر اسے آگے ٹیچنگ ہسپتال یا ڈسٹرکٹ ہسپتال میں refer کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، لنگڑیال صاحب!

ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر صحت سے ایک استدعا کرنا چاہتا ہوں اور ان کے notice میں لانا چاہتا ہوں کہ میرا تعلق ضلع وہاڑی سے ہے وہاں بہت بڑا DHQ ہسپتال ہے لیکن میرے خیال میں ہر ضلع میں یہ practice ہے کہ جو بھی مریض جاتا ہے وہ اتنا serious بھی نہیں ہوتا لیکن وہ لوگ اسے ملتان یا بہاولپور کے لئے refer کر دیتے ہیں وہ بے چارے غریب لوگ ہوتے ہیں ان میں تو ادھر جانے کی سکت بھی نہیں ہوتی۔ کیا وہاں DHQ ہسپتال میں ڈاکٹرز کی کمی ہے یا سہولتوں کی کمی ہے؟

جناب سپیکر: لنگڑیال صاحب! آپ تشریف رکھیں This is not the point کہ ہم اس میں کچھ curiosities address کریں بلکہ وقفہ سوالات میں پیش ہونے والے سوال کے متعلقہ اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو وہاں تک رکھیں-Langrial Sahib! I disallow the question کیا آپ کی بات گوجرانوالہ کے سوال سے related ہے؟

جناب تشکل عباس وڑائچ: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی!

جناب تشکل عباس وڑائچ: جناب سپیکر! جواب کے جز(ج) میں لکھا ہوا ہے کہ BHU ہسپتال کے لئے کوئی علیٰحدہ عمارت بنانے کا ارادہ نہ ہے۔ یہ 25 ایکڑ جگہ ہے جس میں 10 ایکڑ رہائشی ہے جس کے اندر ڈاکٹرز کی رہائشیں ہیں وہ بھی بوسیدہ ہیں جو انہیں جلد ہی گرا کر نئی بنانی پڑیں گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ جواب کے جز(ج) میں کہا گیا ہے کہ 1.278۔ ارب روپے کی لاگت سے یہ ہسپتال بن رہا ہے۔ میں پوچھنا چاہوں گا کہ کیا اس ہسپتال میں beds add-on ہو رہے ہیں اور کیا اس میں beds کی capacity میں کوئی فرق آ رہا ہے؟ اسی طرح جواب کے جز(ب) میں بتایا گیا ہے کہ "گوجرانوالہ ٹیچنگ ہسپتال میں تمام سہولیات موجود ہے۔ جس میں MRI، CT-Scan، Mammography اور MOTs شامل ہیں یعنی یہ انہوں نے نئی سہولتیں add-on کی ہیں۔ کیا DHQ گوجرانوالہ میں بھی یہ سارا equipment نیا آ رہا ہے؟ وہاں پر اکثر ٹیسٹ باہر سے کروانے کے لئے کہا جاتا ہے۔ عام ٹیسٹ اور ایکسرے بھی باہر سے کروانے کے لئے کہا جاتا ہے تو منسٹر صاحب اس حوالے سے مہربانی کر کے وضاحت فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، خواجہ سلمان رفیق صاحب!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ نیا ہسپتال تو اپنی full capacity سے کام کر رہا ہے۔ یہ ٹیچنگ ہسپتال ہے اور وہاں پر فیکلٹی موجود ہے جبکہ پُرانا ہسپتال renovate ہو رہا ہے۔ وہاں پہلے سے ہی MRI مشین موجود ہے۔ ہم نے اپنے دور حکومت میں وہاں پر ایک مکمل بلاک بنایا تھا۔ معزز رکن نے DHQ ہسپتال میں new gadgets or equipments مہیا کرنے کے

حوالے سے بات کی ہے۔ دیکھیں، چار یا ساڑھے چار سال PTI کی حکومت رہی ہے جس میں انہوں نے کچھ نہیں کیا۔ اگر میں اس بابت زیادہ بات کروں گا تو میرے دوست اس کو محسوس کریں گے اور کہیں گے کہ میں political point scoring کر رہا ہوں۔ ہم نے اپنے دور حکومت میں گوجرانوالہ کے پرانے ہسپتال کی renovation کی تھی اور وہاں پر MRI مشین بھی مہیا کر دی تھی۔ ہم نے گوجرانوالہ میں پانچ سو beds کا نیا ہسپتال بھی مکمل کر دیا تھا جبکہ ان کے چار یا ساڑھے چار سال کے period میں بھی ہسپتالوں کے لئے کچھ کام ہونا چاہئے تھا اور گوجرانوالہ کے ہسپتال میں سہولیات کا اضافہ ہونا چاہئے تھا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ بہر حال میں اپنے معزز بھائی کو ensure کرتا ہوں کہ phase-wise and proportional-wise یہ کام ہو گا۔ ہم نے پورے صوبہ پنجاب میں شعبہ صحت کے حوالے سے کام کرنا ہے اور ہم گوجرانوالہ کے لئے جو maximum budgeting کر سکتے ہیں وہ ضرور کریں گے۔ ہمارا target یہ ہو گا کہ ہمارے جو سرکاری ہسپتال ہیں چاہے وہ نیا ہسپتال ہے یا پرانا ہسپتال ہے ان کو maximum standard پر لایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 139 جناب محمد ندیم قریشی کا ہے۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! انہوں نے درخواست کی ہے کہ ان کے سوالات کو pend کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ندیم قریشی نے اپنے سوال کو pend کرنے کے لئے کہا ہے۔ I am pending the question till the time he comes. اگلا سوال نمبر 140 بھی جناب محمد ندیم قریشی کا ہے۔ وہ ابھی available نہیں ہے تو اس کو ہم pend کریں گے۔ کیا ان کے behalf پر اس سوال کو کوئی لینا چاہے گا؟ We are just with these three questions.

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ محمد ندیم قریشی صاحب کے اس سوال نمبر 140 کو بھی pend کر دیں۔

جناب سپیکر: اگر ہم اس سوال کو بھی pend کر دیتے ہیں تو پھر وقفہ سوالات ختم ہو جائے گا۔ خواجہ سلمان رفیق صاحب! معزز محرک محمد ندیم قریشی صاحب یہاں موجود نہیں ہیں۔ We are pending the questions upon his request.

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب شیر علی خان صاحب!

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! میں جناب محمد ندیم قریشی کے behalf پر ان کے سوال نمبر 139 کو take up کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کر لیں۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 139 اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے مختلف اضلاع میں ہسپتالوں کی عمارات کی تعمیر اور رقوم کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

***139: جناب محمد ندیم قریشی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم فروری 2023 سے آج تک ملتان، لاہور، فیصل آباد، ڈیرہ غازی خان، ساہیوال، راولپنڈی، گوجرانوالہ، گجرات، سیالکوٹ اور سرگودھا کے کس کس ہسپتال اور ٹیچنگ ہسپتال کی عمارت کی تعمیر Up Gradation کی Revamping و دیگر کاموں کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ رقم فراہم کی گئی ہے ان کی تفصیل ہسپتال وار آگاہ فرمائیں؟

(ب) ملتان میں کون کون سے ہسپتالوں کی بہتری پر کام جاری ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) یکم فروری 2023 سے آج تک ملتان، لاہور، فیصل آباد، ڈیرہ غازی خان، ساہیوال، راولپنڈی، گوجرانوالہ، گجرات، سیالکوٹ اور سرگودھا کے ہسپتال اور ٹیچنگ ہسپتال کی عمارات کی تعمیر Up gradation کی Revamping و دیگر کاموں کے لئے فراہم کی گئی رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ملتان کے مندرجہ ذیل ہسپتالوں کی بہتری پر کام تیزی سے جاری ہے۔ جس کا کل تخمینہ لاگت 4.1 ارب روپے ہے۔ اس میں سے اب تک 1.338 ارب روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔

#نشتر ہسپتال ملتان

#چلڈرن ہسپتال ملتان

#چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان۔

ان ہسپتالوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! اس سوال کی جو تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے اس میں ملتان اور ساؤتھ پنجاب کے لئے -/35258 ملین روپے کی رقم رکھی گئی ہے جبکہ باقی Central Punjab کے لئے -/18042 ملین روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ یہ میں نے total کئے ہیں۔ اسی طرح لاہور اور گوجرانوالہ کے لئے -/60000 ملین روپے کی رقم رکھی گئی ہے جبکہ North Rawalpindi کے لئے صرف -/9810 ملین روپے رکھے گئے ہیں تو کیا یہ ناانصافی نہیں ہے؟

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، جناب شیر علی خان!

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! لاہور اور گوجرانوالہ کے لئے -/60000 ملین روپے، Central Punjab کے لئے -/18000 ملین روپے، ساؤتھ پنجاب کے لئے -/35258 ملین روپے اور North Punjab کے لئے -/9810 ملین روپے رکھے گئے ہیں حالانکہ KPK اور Frontier کے

مریضوں کا سارا pressure ہمارے North کے ہسپتالوں کے اُوپر ہے۔ اس کے باوجود ہمیں صرف -/9810 ملین روپے allocate کئے گئے ہیں۔ کیا وزیر صاحب بتانا پسند کریں گے کہ یہ ناانصافی کیوں کی گئی ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق):

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر ہم figures کو پڑھیں تو معلوم ہو گا کہ basically جس علاقے میں سکیم مکمل ہونی ہوتی ہے یا کام ہونا ہوتا ہے تو یہ اس کی ایک expected amount ہوتی ہے کہ اس مقصد کے لئے اتنی رقم ہم اتنے سالوں میں خرچ کریں گے۔ ہماری حکومت کو آئے ہوئے ابھی پانچ سے چھ ہفتے گزرے ہیں۔ بنیادی طور پر تین، چار یا پانچ سال پہلے ان منصوبوں کی planning کی گئی تھی اور اس وقت PTI کی حکومت تھی۔ جہاں تک ضلع اٹک کی بات ہے تو ہمارے دور حکومت میں ہی اٹک کا پرانا ہسپتال renovate کیا گیا تھا۔ اسی طرح حضرو تحصیل ہسپتال بھی ہمارے دور حکومت میں بنایا گیا تھا۔ جناب شیر علی خان جن figures کا ذکر کر رہے ہیں یہ اصل میں تین، چار یا پانچ سال پہلے کی continuity ہے۔ ان شاءاللہ تعالیٰ ہم آنے والے بجٹ میں ensure کریں گے کہ funds کی allocation balance رہے۔

جناب سپیکر! ایک بات مزید کرنا چاہوں گا کہ بعض اوقات دو یا تین سالوں میں کسی بھی شہر میں ایک نیا Cardiac Institute یا ہسپتال بن جاتا ہے تو پھر اگلے دو تین سالوں میں دوسرے شہر کو دیکھنا ہوتا ہے۔ جنوبی پنجاب میں تو ہم نے کئی ہسپتال بنائے ہیں۔ معزز رکن نے بالکل درست کہا ہے کہ راولپنڈی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں علاج کے لئے KPK اور گلگت سے بھی مریض آ رہے ہیں۔ میرے فاضل ممبر کے علم میں ہو گا کہ واہ میں ہم نے نیا ہسپتال بنایا تھا۔ اصل میں یہ تین، چار یا پانچ سالوں کی continuity ہے۔ جب ہم اپنا ADP بنائیں گے تو اس میں ان شاءاللہ تعالیٰ ایک balance create کریں گے۔

جناب سپیکر: شیر علی خان صاحب! اس سوال کے محرک محمد ندیم قریشی صاحب کی طرف سے request آئی ہے کہ ان کے سوال کو pend کر دیا جائے تو ہم ان کے سوال کو pend کر رہے ہیں۔ آپ کے ضمنی سوال کا معزز وزیر نے تفصیل سے جواب دیا ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! میں نے اپنے ضمنی سوال میں اٹک کا ذکر نہیں کیا جبکہ وزیر صاحب نے اٹک کا ذکر بھی کر دیا ہے۔ یہاں سوال میں راولپنڈی کا ذکر ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ راولپنڈی ڈویژن یا generally North Punjab کو اس کا چوتھا حصہ بھی نہیں دیا جا رہا۔ لاہور اور Central Punjab کی نسبت راولپنڈی ڈویژن یا North Punjab کو شعبہ صحت کے حوالے سے بہت کم funds allocate کئے جا رہے ہیں تو میری گزارش ہے کہ یہ discrepancy ختم ہونی چاہئے۔ میں نے اٹک کا بالکل ذکر نہیں کیا۔

جناب سپیکر: آپ درست فرما رہے ہیں۔

جناب شعیب امیر: جناب سپیکر! میں بھی ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: شعیب امیر صاحب! آپ بھی اسی سوال پر ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں جبکہ جناب محمد ندیم قریشی کی ایک request آئی ہے کہ ان کے سوال کو pend کر دیں۔ اگر آپ اسی طرح ضمنی سوال کرتے رہیں گے تو پھر یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔

جناب شعیب امیر: جناب سپیکر! آپ اس سوال کو dispose of نہ کریں چونکہ پہلے شیر علی خان صاحب ضمنی سوال کر چکے ہیں تو پھر مجھے بھی ضمنی سوال کرنے کی اجازت دے دی جائے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ ضمنی سوال کر لیں۔

جناب شعیب امیر: جناب سپیکر! میں معزز ممبر جناب محمد ندیم قریشی کے ایماء پر سوال نمبر 140 پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کر لیں۔

ملتان چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں آؤٹ ڈور اور ایمر جنسی میں مریضوں کی تعداد ، ایمر جنسی کی حالت اور سہولیات سے متعلقہ و دیگر تفصیلات

***140: جناب محمد ندیم قریشی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمر جنسی سروسز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان میں روزانہ اوسطاً آؤٹ ڈور اور ایمرجنسی میں کتنے مریض آتے ہیں؟

(ب) ان مریضوں کے لئے کتنے ڈاکٹرز اور دیگر ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے ایمرجنسی کے روزانہ کے اوسطاً اخراجات کتنے ہیں؟

(د) ایمرجنسی میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں یا مریضوں کو فراہم کی جا رہی ہیں؟

(ہ) ایمرجنسی اور دیگر کون کون سی جگہ پر کون کون سی مشینری نصب ہے چالو اور خراب کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل دی جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ملتان کے آؤٹ ڈور ڈیپارٹمنٹ میں روزانہ اوسطاً 1600-1500 مریض آتے ہیں جبکہ ایمرجنسی میں روزانہ اوسطاً 400-300 مریض علاج کی غرض سے آتے ہیں۔

(ب) آؤٹ ڈور اور ایمرجنسی کے لئے مختص کئے گئے سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

سٹاف برائے ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ:

Consultants 10
MO / WMO 27
Nurses 71
Paramedical 10
Class IV 37

سٹاف برائے آؤٹ ڈور ڈیپارٹمنٹ:

Consultants 13
MO / WMO 25
Nurses 25
Paramedical 22
Class IV 30

(ج) چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ملتان کی ایمرجنسی 67 بیڈز پر مشتمل ہے جس کی توسیع کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ جس کی کل تخمینہ لاگت 99.998 ملین روپے ہے۔ توسیع کے بعد ایمرجنسی میں کل بیڈز کی تعداد 100 ہو جائے گی۔ توسیع کا کام 30.6.2024 تک مکمل کر لیا جائے گا۔ موجودہ ایمرجنسی کے روزانہ کے اوسطاً اخراجات 1.225 ملین روپے ہے۔

(د) ایمرجنسی تمام جدید سہولیات سے آراستہ ہے۔ جس میں ECG, CT Scan, Primary Angiography, X-Ray, Echocardiography شامل ہیں۔ مزید برآں تمام ادویات ایمرجنسی میں بلا معاوضہ 24 گھنٹے مہیا کی جاتی ہیں۔

(ہ) ہسپتال ہٰذا کی ایمرجنسی اور دیگر ڈیپارٹمنٹ میں نصب مشینری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب شعیب امیر: جناب سپیکر! سوال نمبر 140 پر میرا ضمنی سوال ہے۔ اس کے جواب میں لکھا ہوا ہے currently the Institute of Cardiology at Multan is having 67 beds. میرا سوال ہے کہ جیسے جنوبی پنجاب کے اندر یہ اکیلا Institute of Cardiology ہے جس میں بلوچستان کے لوگ بھی آتے ہیں، یہ ہسپتال سندھ کے کچھ areas کو بھی cover کرتا ہے اور جنوبی پنجاب کے سارے لوگ اسی ہسپتال میں آتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ heart patient کے پاس ٹائم بہت کم ہوتا ہے باقی بیماریوں کے اندر تو مریض کو ٹائم مل جاتا ہے لیکن اگر کسی کو heart attack ہو جائے تو 40/45 minutes کے اندر اُس کا ہسپتال میں پہنچنا ضروری ہے تو میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ کیا جنوبی پنجاب کے اندر اسی طرح کے Institute of Cardiology بنانے کا حکومت کا کوئی plan ہے کیونکہ اس ہسپتال میں صرف 67 beds ہیں اور جواب میں لکھا ہوا ہے کہ ان beds کو 100 کیا جا رہا ہے لیکن areas کے لحاظ سے 100 beds بھی کم ہیں تو کیا وزیر موصوف اس پر کچھ بتانا پسند کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، خواجہ صاحب! ویسے یہ 67 beds کا ہسپتال ناکافی تو ہے۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! میرے بھائی نے بڑا بہتر سوال کیا ہے۔ میرے بھائی کا تعلق اگر جنوبی پنجاب سے ہے تو وہ اس بات کی گواہی دیں گے کہ Cardiac Institute with bypass and angiography and angioplasty ہمارے دور میں بنا تھا۔ رحیم یار خان میں بھی bypass ہوتے ہیں وہاں پر بھی angiography and angioplasty کی سہولت موجود ہے لیکن ممبر موصوف کا سوال ٹھیک ہے۔ ہم pay for performance model پر ہر ضلع اور ہر ڈویژن میں کام کرنے جا رہے ہیں اُس پر ٹائم ضرور لگے گا لیکن ہم pay for performance model پر اس لئے جا رہے ہیں کہ ہم نے پانچ پانچ، آٹھ آٹھ لاکھ روپیہ مشینوں پر لگانا ہے تو اس سے بہتر ہے کہ ہمارے پاس contractor آئے اور حکومت اُس کو per patient pay کرے تو میں معزز ممبر کو ensure کرتا ہوں کہ اس کو ہم phase wise کریں گے۔ معزز ممبر نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ heart patient کو فوری ہسپتال پہنچانا بہت ضروری ہوتا ہے۔ میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ emergency services کے حوالے سے ہم نے دو تین دن پہلے ایک discussion کی ہے کہ ہماری ambulances میں phase wise ہر شہر یا ہر زون میں Defibrillator Machines بھی دیں اس پر وقت تو ضرور لگے گا لیکن اس سہولت سے مریض کو فوری طبی امداد مل سکے گی۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: رانا صاحب! معزز ممبر کی request آئی ہے کہ میرے سوال کو pend کر دیں تو because the honorable members rose from their seats تو میں نے پھر مناسب نہیں سمجھا کہ میں پھر تھوڑا سا push کر کے جاؤں پھر معزز اراکین offend ہو جاتے ہیں۔ We are pending these questions for the next time, whenever Specialized Health Care is taken. Next agenda is of Privileges Motions. جناب رمیش سنگھ اروڑا کل سے Point of Order پر بات کرنا چاہ رہے تو میں ان کو ٹائم دیتا ہوں۔

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر اقلیتی امور کا پنجاب میں بیساکھی تہوار کو کامیاب کروانے پر وزیر اعلیٰ پنجاب اور انتظامیہ کو خراج تحسین

وزیر اقلیتی امور (جناب رمیش سنگھ اروڑا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے کچھ دن پہلے بھی بات کی تھی۔ ہم نے ہولی کا function کیا، اُس کے بعد ہم نے ایسٹر کا function کیا، پھر ہم سب نے عید و رمضان celebrate کیا، اُس کے بعد ہم نے بیساکھی کا event celebrate کیا اور آپ نے دیکھا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب ان تمام مذہبی تہواروں پر سب کو ساتھ لے کر چلیں اور ہر ایک کو محبت و پیار کا پیغام دیا۔ اس پر میں حکومت پنجاب اور خاص طور پر وزیر اعلیٰ پنجاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس طرح انہوں نے ان مذہبی تہواروں میں minorities کو accommodate کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ابھی ہمارا بیساکھی کا function ہوا جس میں دنیا بھر سے مہمان تشریف لاتے ہیں تو بھارت سے تقریباً 27 سو ہمارے سِکھ مہمان تشریف لائے اور 5 سو سے 6 سو سِکھ مہمان دنیا بھر سے پاکستان میں تشریف لائے۔ میں پنجاب حکومت کے اُن تمام سیکرٹری صاحبان، چیف سیکرٹری اور آئی جی پنجاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بیساکھی کا function کامیاب کرانے کے لئے ہمیں support کیا اور جس طریقے سے وزیر اعلیٰ پنجاب وہاں پر تشریف لے کر گئیں اور کھیتوں سے خود گندم کی کٹائی کی پھر اُس کے بعد سُنت کے مطابق بیٹھ کر لنگر کھا کر پیغام دیا کہ پاکستان کی دھرتی جس پر سِکھوں کی عبادت گاہیں موجود ہیں اور محفوظ بھی ہیں تو دُنیا بھر کو یہ پیغام دیا کہ پاکستان سِکھوں کا دوسرا گھر ہے۔ بیساکھی کے اس event کو سرکاری طور پر منانے اور وزیر اعلیٰ صاحبہ کی موجودگی پر میں اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں اس ایوان میں پنجاب حکومت کے نمائندہ کی حیثیت سے کھڑے ہو کر باہر بیٹھے اپنے سِکھ بھائیوں اور بہنوں کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان کی دھرتی دُنیا بھر کے سِکھوں کو ہمیشہ welcome کرتی ہے جس طرح ہم نے سرکاری طور پر بیساکھی celebrate کی اور دیگر تہواروں پر بھی ہم آپ کو welcome کرتے ہوئے یہ پیغام دیتے ہیں کہ پاکستان کے اندر سِکھوں کے لئے بھائی چارہ اور سِکھوں کی عبادت گاہیں محفوظ ہیں، پاکستان کے

اندر Christians کی عبادت گاہیں محفوظ ہیں، پاکستان کے ہندو بھائیوں کی بھی عبادت گاہیں محفوظ ہیں سب کو یہاں پر مذہبی آزادی ہے اور یہ پاکستان کی دھرتی امن اور محبت کی دھرتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں پاکستان کی عوام کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جب ہمارے سِکھ مہمان یہاں پر تشریف لاتے ہیں تو پاکستانی عوام بھی انہیں welcome کرتی ہے۔ ہم چاہے ہندو ہیں، چاہے سِکھ ہیں، چاہے مسیحی ہیں یا ہمارا کسی بھی مذہب سے تعلق ہے پاکستان کی حکومت اُن سب کو تحفظ دینے کا اعادہ کرتی ہے اور پاکستانی حکومت ہمیشہ اپنی اقلیتوں کے تحفظ کو یقینی بنائے گی۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، اروڑا صاحب! بہت شکریہ۔ for the tolerance of society آپ کی بڑی contribution ہے اور یہ بڑی اچھی بات ہے۔ میں تو یہ کہوں گا کہ آپ اس پورے ایوان کو across the divide کرتار پور راہداری میں invite کریں وہاں پر سب کو جا کر کرتار پور راہداری دیکھنی چاہئے۔ بہت شکریہ۔ جی، رانا صاحب!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! میں آج پنجاب اور پاکستان کے سب سے اہم issue پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ آج کل گندم کی کٹائی کا season ہے اور حالات یہ ہیں کہ اس اجلاس سے پہلے حزب اختلاف کی requisition پر گندم کے اوپر اجلاس بلایا گیا تو اُس اجلاس میں وزیر صاحب آئے تھے اور اپنے دونوں بازو اوپر اُٹھا کر کہہ دیا کہ ہم نے گندم کا فی من ریٹ 39 سو روپے کر دیا ہے۔ انہوں نے گندم کا فی من ریٹ 39 سو روپے تو کر دیا ہے لیکن اس گندم کو لینے والا کوئی نہیں ہے۔ پہلے محکمہ خوراک کسان سے گندم کا ایک ایک دانہ لیتا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! میں آپ کو روک رہا ہوں luckily Minister for Agriculture has just entered the Hall. Minister for Agriculture should be on the front rows please. It's very serious concern جو معزز ممبران سوالات اُٹھا رہے ہیں تو آپ سُنیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔

کسانوں کا حکومت پنجاب سے سرکاری ریٹ پر گندم خریدنے کا مطالبہ

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! اب محکمہ زراعت کے وزیر صاحب بھی آ گئے ہیں لیکن محکمہ خوراک کے وزیر آج بھی نہیں ہیں انہوں نے گندم کا فی من ریٹ 39 سو روپے رکھا لیکن یہ گندم خرید نہیں رہے۔ ہمارا محکمہ زراعت، محکمہ خوراک اور حکومت اتنی ناکام ہو چکی ہے کہ جب کھاد خریدنے کا وقت آتا ہے تو AC اور DC صاحبان کھاد ڈیلرز کو کنٹرول نہیں کر سکتے وہ دو دو ہزار روپیہ یوریا black کرتے ہیں اور تین تین، چار چار ہزار روپیہ black میں ہم نے DAP کھاد خرید کر فصلوں میں ڈالی۔ اب حالات یہ ہیں کہ اب کوئی ہماری گندم خریدنے کو تیار نہیں ہے۔ ہمارے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا کہ گندم 39 سو روپے فی من خریدی جائے گی لیکن آج آڑھتی کھیتوں میں 28 سو روپے تک گندم خرید رہے ہیں۔ پنجاب کی 50 فیصد گندم آڑھتی خرید چکے ہیں اور اُس گندم کے پیسے بھی وہ ہمیں نہیں دے رہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں گندم تو حکومت ہی خرید سکتی ہے ہم نے تو کبھی گندم خریدی ہی نہیں تھی۔ ہم آپ کو اس گندم کے پیسے دو ماہ یا تین ماہ بعد دیں گے۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آج اگر کسان کو اُس کی فصل کا معاوضہ نہ ملا تو یہ وہ کسان ہے جو 25 کروڑ عوام کے لئے اناج مہیا کرتا ہے، اُن کے لئے گندم اُگاتا ہے اور اُن کے لئے چاول اُگاتا ہے تو اگلی چاول کی فصل کے لئے اُس کے پاس پیسے نہیں ہوں گے تو ہماری معیشت نیچے جائے گی۔ چاول کی وجہ سے ہمارے ملک میں زرمبادلہ کی صورت میں جو ڈالر آتے ہیں وہ نہیں آئے گا۔ اگر ہمارا کسان گندم کی بجائے کوئی اور فصل کاشت کرنے لگ جائے گا تو ہمیں باہر سے یہی گندم درآمد کرنا پڑے گی۔ اس دفعہ نگران حکومت نے 22 لاکھ میٹرک ٹن گندم باہر سے منگوانے کی اجازت دے دی اور انہوں نے وہ گندم private لوگوں کے ذریعے منگوالی لیکن اُنہیں کوئی پوچھنے والا نہیں تھا تو انہوں نے 35 لاکھ میٹرک ٹن گندم منگوالی اور ہمارے اپنے کسانوں کی پچھلے سال والی گندم گوداموں میں پڑی ہوئی ہے۔ باہر سے جو گندم آئی وہ 31 سو روپے فی من پڑی۔ یہ وہ گندم تھی جو مرغیوں کی خوراک اور جانوروں کے ونڈے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ انہوں نے وہ گندم سیدھی فلور ملوں کو 47 سو روپے فی من بیچ دی۔ ہمارے پرائیویٹ لوگوں کو تو ایک ارب ڈالر بچ گیا لیکن کسان بے چارہ پھنس گیا۔ اس وقت

کسان ملک میں سب سے زیادہ ٹیکس دے رہا ہے۔ آپ ایک ایکڑ کو دیکھیں کہ اس میں ایک سال میں چار بوریاں DAP اور چھ بوریاں یوریا پڑتی ہیں۔ آپ ان کی قیمت لگائیں تو یہ 90 ہزار سے ایک لاکھ روپے بنتی ہے۔ اس پر 45 ہزار روپے ٹیکس ہے۔ آپ ڈیزل کو دیکھیں تو 330 لٹر ایک ایکڑ پر خرچ ہوتا ہے۔ اس پر ٹیکس دیکھیں تو وہ بھی 60 ہزار روپے بنتے ہیں۔ آپ زرعی ادویات کو دیکھیں تو اس پر بھی 60 ہزار کسان خرچ کرتا ہے تو وہ 20 ہزار روپے ٹیکس بنتا ہے۔ کسان سے سب سے زیادہ زرعی انکم ٹیکس لیا جاتا ہے۔ کسان کو پانی نہیں ملتا اس کے لئے بھی وہ ٹیکس دیتا ہے۔ کسان سردی گرمی میں اناج پیدا کرتا ہے۔ اس وقت پورے پنجاب کا یہ بہت serious مسئلہ ہے۔ یہاں ہمارے وزیر زراعت بیٹھے ہیں میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم نے 28 سو روپے میں یا 25 سو روپے میں ہی گندم بیچنی تھی تو انہوں نے 39 سو روپیہ کس چیز کا rate رکھا ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔ وزیر زراعت صاحب! میں جب لابی میں آرہا تھا تو میں بہت سے ممبران سے ملا جن میں سے حکومتی ممبران بھی تھے۔ Everybody had a concern اگر ایسا ہے کہ حکومت گندم نہیں خرید رہی تو یہاں وضاحت کی جائے کہ ایسا کیوں نہیں کیا جارہا۔ اگر آپ کے پاس پچھلی گندم پڑی ہے اور مارکیٹ میں کیا فرق آرہا ہے۔ This is a very burning question لوگ بڑی تعداد میں اپنی زمین کی فردیں اٹھا کر پھر رہے ہیں۔ آپ نے پالیسی revise کی اور رقبہ کو بڑھایا ہے تو یہ اچھا کیا گیا ہے۔ میری اطلاع کے مطابق اب ساڑھے بارہ ایکڑ تک لے گئے ہیں لیکن اس وقت منڈیوں میں کیا rate چل رہا ہے۔ کیا کسان کو اس کی فصل کا معاوضہ گورنمنٹ کے اعلان کردہ rates کے مطابق دیا جارہا ہے یا نہیں؟ کسانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ ہے جو تمام اضلاع پر پھیلا ہوا ہے۔ It is a political economy somehow. If these farmers are left alone and paid no heed تو پھر کہاں بات جائے گی۔ This needs a very clear policy and it has to be stated in the House. آپ بتادیں تاکہ یہ اضطراب کم ہو۔ جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو بات کی ہے وہ valid ہے۔ آج کل یہ burning and hot issue ہے۔ میں خود ایک کسان ہوں اور اس سے بخوبی

آگاہ بھی ہوں لیکن انہوں نے خود ہی یہ بات کر دی ہے کہ وفاقی نگران حکومت نے national level پر shortfall آئی تو انہوں نے گندم درآمد کی جبکہ پنجاب میں surplus گندم موجود تھی۔ آج یہ حالت ہے کہ ہمارے گوداموں میں پچھلے سال کی گندم بھی پڑی ہوئی ہے، درآمد شدہ سستی گندم بھی موجود ہے اور اوپر سے ہماری bumper crop بھی آ گئی۔ پچھلے سال گندم کا بہت اچھا rate ملا تھا تو کسانوں نے گنا اور آلو اٹھا کر گندم کاشت کی۔ میں گندم کی خرید کے حوالے سے وزیر خوراک سے ضرور بات کروں گا۔ انشاء اللہ میں اور وزیر خوراک مل کر اس ہاؤس کو اعتماد میں لیں گے۔ میں وزیر زراعت ہونے کے ناتے سے یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اس حکومت کی priority کسان ہے اور ان میں سے ساڑھے بارہ ایکڑ یا اس سے کم کے مالک ہیں۔ ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ نے 25 دن کے اندر لگ بھگ 500۔ ارب روپے کے قریب ایک زرعی پیکج کا اعلان کیا۔ اس زرعی پیکج کے اندر سب سے بڑا حصہ 150۔ ارب روپے کا کسان کارڈ ہو گا۔ ہم بلا سود قرضے دیں گے جو کسانوں کو بیج، کھاد اور ادویات جیسی commodities پر ملے گا۔ اس کا پورے پنجاب میں پانچ لاکھ کے قریب کسانوں کو فائدہ ہو گا۔

جناب سپیکر! اس کے بعد ایک اور hot topic and hot issue ہے کہ fertilizers, pesticides اور دو نمبر بیج کی black market unfortunately ہمارے صوبہ میں establish ہوئی ہے۔ اس پر محکمہ زراعت جنگی بنیادوں پر قانون سازی پر کام کر رہا ہے۔ اس قانون میں اس blackmail مافیا کو ختم کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! ہم پورے پنجاب کے ہر ضلع میں one window operation کا آغاز کرنے جا رہے ہیں۔ ہم پرائیویٹ سیکٹر کو اس میں شامل کریں گے جس میں آپ کو بیج، کھاد، زرعی ادویات، rental services اور silos جس کے اندر cold storage کا network ملے گا۔ آپ اگر ہمارے ہر فصل کے سالانہ yield losses اور grain losses دیکھیں تو اس کو tackle کرنے کے لئے دو سال کے اندر ہم 30 ہزار کے قریب مشینری دینے جا رہے ہیں جو کہ سرکار 40/60 کی subsidy پر دینے جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! یہ ہماری وہ سکیمیں ہیں جو ہم چھوٹے کسان کو target کر کے دے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ Hi-tech mechanization ہے۔ اس کے ساتھ agricultural

reforms ہیں لہٰذا اس حکومت کی کسان priority ہے۔ ہم کسان کو ان شاءاللہ تعالیٰ اچھے طریقے سے address بھی کریں گے۔

جناب سپیکر: وزیر زراعت صاحب! آپ جس طرح کہہ رہے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ کیا آپ ساڑھے بارہ ایکڑ تک کے کسان سے گندم خرید رہے ہیں۔

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! میں وزیر خوراک کے ساتھ بیٹھ کر بتا سکتا ہوں۔ ہماری اس پر کافی میٹنگز ہوئی ہیں۔ اس وقت محکمہ خوراک کی جو پالیسی ہے اس میں 6 بوریاں فی ایکڑ والی پالیسی چل رہی تھی جو PITB کی Website پر رجسٹریشن اور اس کے بعد procurement کی ہے۔ یہ پالیسی کل تک تو یہی تھی اگر محکمہ خوراک نے اس کو revise کیا ہے تو میں وزیر خوراک کے ساتھ بیٹھ کر ہاؤس کو باقاعدہ آگاہ کر دیں گے۔

جناب سپیکر: اس کا معنی یہ ہے کہ آپ کے علم میں 6 ایکڑ کے کسان سے محکمہ خوراک procurement کر رہا ہے۔

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! 6 ایکڑ پر applications لی جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! وزیر زراعت سے پوچھا تو گندم کے بارے میں گیا تھا تو میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ:

جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہ ہو روزی
اس کھیت کے ہر خوشۂ گندم کو جلا دو

جناب سپیکر! ہم سوال کیا کر رہے ہیں اور یہ جواب کیا دے رہے ہیں۔ انہوں نے خود ہی بتا دیا ہے پہلے وزیر صاحب بڑا کترا رہے تھے تو ہمیں اس پالیسی کا معلوم ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ساڑھے تین لاکھ پنجاب میں درخواستیں آئی ہیں۔ انہوں نے ایک app بنائی ہے جس کا نہ زمیندار کو پتا ہے اور نہ اس کے پاس android فون ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ app کے ذریعے باردانہ لے سکتے ہیں۔ انہوں نے جو app بنائی ہے اس کی حالت یہ ہے کہ صبح 9 بجے سے 4 بجے شام تک

hang رہتی ہے۔ اس کا یہی وقت ہوتا ہے۔ اس پر ساڑھے تین سو لوگوں نے apply کیا اور 2 لاکھ 80 ہزار کو reject کر دیا گیا اور صرف اور صرف AC صاحبان، میں کسی سیاسی شخصیت کو نہیں کہتا لیکن وہاں جو گماشتے وہاں پھرتے ہیں وہ 15/15 ہزار بوریاں لے رہے ہیں۔ وہ ان کے ساتھ مل کر جعلی شناختی کارڈز پر جعلی طریقے سے گندم کا کاروبار کر رہے ہیں۔ یہ 28 سو سے 32 سو روپے کے درمیان گندم لے کر 39 سو روپے فی من بیچ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! تشریف رکھیں۔ وزیر خوراک procurement کے حوالے سے متعلقہ وزیر ہیں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ گندم کی خریداری کے حوالے سے اضطراب ہے۔ آپ جو بات کہہ رہے ہیں یہ ایسی بات نہیں ہے جو کسی کو معلوم نہیں ہے۔ This is a genuine concern اور یہ پورے پنجاب میں ہے۔

اگر گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ آپ نے 6 ایکڑ کے کسان سے گندم خریدنی ہے تو اس کے باردانہ کی جو ترسیل ہے۔ Is it happening right now?

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! کیا ہم 6 ایکڑ سے زیادہ گندم کاشت نہ کریں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ میں آپ سے یہ نہیں کہہ رہا۔ وزیر زراعت صاحب! کیا 6 ایکڑ کے کسان کو باردانہ مل رہا ہے۔

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! 6 ایکڑ کے حساب سے PITB میں جو applications آئی ہیں اور جو applications accept ہوئی ہیں اس حساب سے باردانہ دیا جا رہا ہے۔ یہ اجلاس چل رہا ہے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ وزیر خوراک procurement پر ہاؤس کو confidence میں لیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی ٹھیک ہے۔ جی احمد خان صاحب آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! ہمارے منسٹر صاحب بیٹھے ہیں

جناب سپیکر: احمد خان صاحب یہ Minister Food نہیں ہیں he is the relevant minister آپ کرمانی صاحب Minister Food کو اس پوری بات چیت سے آگاہ کر دیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! I know sir, he is Agriculture Minister مجھے ابھی پتا چلا ہے کہ منسٹر صاحب بھی agriculture background رکھتے ہیں ان کی بات سے مجھے مایوسی ہوئی ہے کیونکہ ground total different ہے میں نے کوئی point scoring والی بات نہیں کی ہے ابھی یہ کہہ رہے ہیں کہ Minister Food سے مل کر میٹنگ کریں گے۔ اس دن آپ نہیں تھے Minister Food سے ہماری گندم پر پوری بات ہوئی تھی وہ تو بالکل excuse کی پوزیشن میں تھے کہ جس طرح ہمارے منسٹر صاحب نے کہا کہ پنجاب اور فیڈرل نے مل کے یہ کام کرنا تھا اس میں کسان کا کوئی قصور نہیں ہے اس وقت گندم دو حصوں میں تقسیم ہو رہی ہے گراؤنڈ پر ایک آپ کی گرینڈ کی ہوئی گندم جاتی ہے۔ کیونکہ میں بھی agriculture base آدمی ہوں اور آپ بھی agriculture base ہیں یہاں پر 60/80 فیصد agriculture base لوگ موجود ہیں۔ ایک تو ویسے ہی کسان سے 25 سو من گندم اٹھالی جاتی ہے اور جو گرینڈ کی ہوئی گندم ہوتی وہ 3 ہزار سے 32 سو من ملتی ہے۔ جو منسٹر صاحب app کے بارے میں بات کر رہے ہیں کسانوں سے تو اس وقت کوئی application نہیں لی جا رہی ہے۔ یہ اپنے Deputy Commissioner اور commissioner سے پوچھیں اور اس کو correct کریں۔ پٹواری کے through شناختی کارڈ جمع کئے جا رہے ہیں اور ساڑھے 12 ایکڑ پر صرف 6 بوریاں دی جا رہی ہیں۔ کون سا کسان منڈی سے procurement center جائے گا اس کی casting ہی بہت زیادہ ہو جائے گی پچھلی دفعہ casting 60 rupees per bag تھی وہ Food Department نے کم کر کے 30 روپے کر دی ہے۔ اس وقت 40 فیصد گندم اُٹھالی گئی ہے اور ہمارے علاقے میں یکم مئی کو procurement شروع ہو رہی ہے۔ ہمارا جنوبی پنجاب کا علاقہ جہاں پر پانی کم لگتا ہے وہ بھی گندم کی harvesting سے فارغ ہو گیا ہے۔ جو کچھ بڑے زمیندار جن کے پاس holding زیادہ ہیں ان کی کچھ گندم ابھی تک کھڑی ہوئی ہے جس کو government address کر رہی ہے وہ ساڑھے 12 ایکڑ والے تو گندم سے فارغ ہو چکے ہیں کیونکہ ہمیشہ تھریشر وہ 10، 12 دن پہلے آجاتی ہے کیونکہ ان لوگوں نے اپنا بھوسا بنانا ہوتا ہے جو harvesting ہوتی ہے وہ مئی تک آجاتی ہے میری ان سے یہ درخواست ہے اگر انہوں نے واقعی کسان کے حال پر رحم کرنا ہے تو اپنی policy پر review کریں یہ کوئی limit رکھ لیں 6 بوریاں نہ رکھیں جو باقی گندم ہو گی اس کو کسان کہاں لے کر جائے ساڑھے

12 ایکڑ کو یہ 35 من پر لے کر جائیں ساڑھے 12 ایکڑ والے کسان کی گندم تو 50 من تک بھی ہوتی ہے لیکن چلئے ان کے لئے میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ 35 سے 40 من تک یہ limit لے کر جائیں اور ان سے گندم خریدیں یہ اس طرح کا ظلم نہ کریں یہ میٹنگ میٹنگ کھیل رہے ہیں اور کسان بیچارا برباد ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، افتخار چھچھر صاحب!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! بہت مہربانی practically آج تک کی صورتحال یہ ہے کہ ابھی تک عملہ ہی appoint نہیں ہوا جنہوں نے گندم purchase کرنی ہے اور کسان practically دربدر رُل رہا ہے اور رو رہا ہے اور کوئی بھی اس کو پوچھنے والا نہیں ہے میں second کروں گا یہ app بابو سسٹم ہے اور ہمارے جو چھوٹے کاشتکار ہیں جو ساڑھے 12 ایکڑ سے کم ہیں ان کو اس app کا بالکل علم ہی نہیں ہے۔ ڈسٹرکٹ اوکاڑہ میں صرف 400 applications کی منظوری ہوئی ہے۔ ڈسٹرکٹ اوکاڑہ تو گندم کا گھر ہے وہاں پر اللہ کا بڑا فضل و کرم ہوا ہے وہاں پر bumper crop ہوئی ہے اس ساری debate کو مان لیا جائے کیا وہ عقل کے اندھے تھے جن کو پتا تھا کہ کسان کی bumper crop تیار ہو گئی ہے اور پھر بھی انہوں نے اجازت دے دی کہ آپ باہر سے گندم منگوالیں۔ میری humble request ہو گی کہ آپ ہاؤس کی ایک committee constitute کریں۔ خدا کی قسم میں اپنی گورنمنٹ کو سامنے ہاتھ جوڑ رہا ہوں زمیندار رُل گیا، مر گیا ہے اور یہ ہم سب کے لئے جو زمیندار طبقے سے تعلق رکھتے ہیں ان کے لئے لمحہ فکریہ ہے میری آپ سے استدعا ہو گی کہ آپ custodian of the House جو farmer background کے دوست ہیں ان کے ساتھ مل کر committee constitute کریں اور TOR's میں اس کو بھی لے کر آئیں کہ وہ کون سے عوامل تھے کہ جب کسان کی فصل تیار ہو گی تو پھر permit کیا گیا اپنے فائدہ کے لئے آپ گندم منگوانے کی اجازت دے رہے ہیں میری استدعا ہے اور clapping کر کے یہ سارا ہاؤس بھی کہے گا کہ اس پر کمیٹی بننی چاہئے۔ Thank you very much

جناب سپیکر: جی، جناب سردار محمد علی خان۔ سردار صاحب رانا صاحب کھڑے ہو گئے نیں او پہلے گل کر لیون جی، رانا اقبال صاحب!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! جی، میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ایک دن Agriculture کا ضرور رکھیں اور اس میں Food Minister اور Agriculture Minister صاحب بھی یہاں پر موجود ہوں ان کی موجودگی میں ان کے ساتھ مل کر اس کا حل کریں کسان اس وقت جتنی مصیبت میں ہیں وہ اس سے پہلے کبھی بھی نہ تھے۔

جناب سپیکر: اس پری بجٹ میں ہم ایک دن مقرر کریں گے یہ آپ کی بڑی صائب رائے ہے اس کا بھی ابھی فیصلہ کرتے ہیں اس کو کس طرح سے کرنا ہے جی، سردار محمد علی خان صاحب!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! چھچھر صاحب نے کمیٹی بنانے کی بات کی ہے اس میں بہت ٹائم لگ جانا ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب Sardar Sahib has the floor

سردار محمد علی خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ کی بہت مہربانی آپ نے اس burning issue پر بات کرنے کی اجازت دی کیونکہ مجھے یہاں تک علم ہے آپ بھی ایک زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں اور اس burning issue پر ہمیں پوری توقع ہے آپ کا عہدہ اس معاملہ کو highlight کرنے اور اس کو حل کی طرف لے کر جانے میں بھرپور کردار ادا کرے گا۔ میں فاضل منسٹر صاحب کا مشکور ہوں اور مجھے یہ خوشی ہوئی ہے کہ ابھی آپ نے جو وزارتیں دی ہیں تو اُن میں کم از کم زراعت کی وزارت ایک زمیندار کو دی گئی ہے جو کہ بڑی خوش آئند بات ہے۔ میں اِن کی معلومات میں تھوڑا سا اضافہ کرنے کے لئے دو تین گزارشات کروں گا۔ میں اگر ان موصوف کا نام نہ لُوں تو یہ زیادتی ہو گی کہ investigative journalist ذوالفقار مہتو صاحب نے "سماء" ٹی وی پر دو پروگرام زمینداروں کے مسائل اور issues پر کئے اور ان پروگراموں میں انہوں نے بھارتی کسانوں کو on board لیا تھا۔ بات یہ ہے کہ فاضل منسٹر صاحب کی گفتگو that was totally futuristic میں خود بھی ایک چھوٹا سا زمیندار ہوں اور بخدا! مجھے سمجھ ہی نہیں آ رہی کہ ہم پُورا سال یعنی زمیندار اِس دن کا انتظار کرتے ہیں اور ہر لمحہ فصلوں کی رکھوالی بھی کرتے ہیں اور زمیندار واحد طبقہ ہے جس کی فصل سے تمام تر معاملات، ایک کیڑی سے لے کر جانور چرند پرند تک اپنا سلسلہ لے کر ہم تک فصل پہنچتی ہے۔ یہ پُورے ملک کی زرعی پیداوار کا

78 فیصد contribution پنجاب کر رہا ہے اور باقی almost 22٪ دیگر صوبے کر رہے ہیں۔ بڑا افسوس ہوتا ہے کہ باقی صُوبوں میں گندم کا procurement rate 4600 روپے فی من ہے جبکہ ہمیں بجائے اس کے کہ کسان اور زمیندار کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے تھی ہم کسان کو discourage کر رہے ہیں اور پتا نہیں کون اِس سسٹم اور ہم لوگوں کو تباہ کرنے کی طرف لے کر جا رہا ہے۔ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت زمیندار کو مارا جا رہا ہے۔ کل خانیوال سے میرے فاضل ممبر بات کر رہے تھے کہ آج سے 20 سال قبل ایک نعرہ تھا کہ "دب کے واؤتے رج کے کھاؤ"۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب یہ بات "رج کے کھانے" والی ضرور ہے لیکن اس کے ساتھ یہ add کر دیں کہ "زمیندار مکاؤ" والا سلسلہ چل رہا ہے۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم بلا سُود قرضوں کا بندوبست کر رہے ہیں۔ پچھلے سال 352۔ ارب روپے گندم کی procurement کے لئے دیا گیا جس پر 22 فیصد سود ہے اور اس سود کا 11۔ ارب روپے ماہانہ سُود ادا کیا جا رہا ہے۔ اب پنجاب حکومت کے فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے وفاقی حکومت کو 552۔ ارب روپے گندم کی خریداری کے لئے رقم کی درخواست دی ہوئی ہے۔ ہماری گندم کی پیداوار that is 22.5 ملین میٹرک ٹن ہے اول تو کوئی اندرونی اختلافات کی نذر یہ request ہو رہی ہے اور مجھے نہیں پتا کیونکہ یہ اُن کا اپنا ذاتی معاملہ ہے۔ اگر یہ 552۔ ارب روپے آ جاتے ہیں تو اس میں 352۔ ارب روپے تو سابقہ procurement کے دینے ہیں جن میں سے 1.25 ارب روپے صرف ایک ملین میٹرک ٹن گندم کی قیمت بنتی ہے تو باقی 21 ملین میٹرک ٹن گندم کہاں جائے گی؟ میں ایک چیز اور بھی آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن لیڈر نے فرمایا، میں افتخار حسین چھچھر صاحب کی بھی ہر بات پر ایک ہزار فیصد تک اتفاق کرتا ہوں، چھ ایکڑ، زمیندار کے لئے تو مذاق ہے اور چھ ایکڑ کا زمین دار ساری زمین پر گندم نہیں لگاتا۔ سال میں دو فصلیں ہوتی ہیں جن میں ایک گندم ہوتی ہے اور دوسری ساؤنی کی فصل ہوتی ہے تو 10 ایکڑ، 12 ایکڑ اور 15 ایکڑ والا سفید پوش زمیندار جس کا گزر بسر ہی گندم پر ہے جو سارا سال اپنی فصل کا انتظار کرتا ہے تو وہ کدھر جائے گا؟ وہ تو بے چارہ مارا جائے گا تو میری اِس حوالے سے صرف یہ submission ہے کہ اس کا کوئی حل نکالا جائے۔ ایک اور issue ہے جو practically بات ہے کہ متعلقہ عملہ جب فصل دیکھنے کے لئے جاتا ہے تو وہ زمیندار سے سوال کرتا ہے کہ فصل تو

آپ کی ٹھیک ہے لیکن آپ کی گرداوریاں نہیں لگی ہوئیں۔ چھوٹے چھوٹے hurdles ہیں جو زمیندار کے لئے بہت بڑے ہیں لیکن حکومت کے لئے بہت چھوٹے ہیں۔ میں قطعاً تنقید نہیں کرنا چاہتا لیکن "گفتار کے غازی" نہ بنیں بلکہ "کردار کے غازی" بنیں کیونکہ:

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب خالد محمود رانجھا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانجھا صاحب!

جناب خالد محمود رانجھا: جناب سپیکر! شکریہ۔ زراعت سے متعلق بات ہوئی ہے جس پر آپ نے فرمایا ہے کہ اِسی سیشن میں discussion ہو گی لیکن وقت تیزی سے گزر رہا ہے۔ فصل لگاتار آ رہی ہے تو اس میں ذرا جلدی کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل آپ نے درست فرمایا۔

جناب خالد محمود رانجھا: جناب سپیکر! کمیٹی بنانے والی بات ہوئی ہے جو یہ determine کرے گی کہ ہوا کیا ہے۔ یہ ایک crime commit ہوا ہے اور اِس ملک کو دو طرح سے لُوٹا گیا ہے۔ ایک طرف زمیندار مارا گیا ہے اور دوسری طرف آپ کا foreign exchange ضائع ہوا ہے جس کے لئے آج کل ہم در بدر پھر رہے ہیں۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ کمیٹی اِسے پُوری طرح سے investigate کرے اور culprits کو سامنے لایا جائے۔ آپ کو بھی یاد ہو گا اور مجھے بھی یاد ہے کہ پچھلے سال گندم خریدنے کے لئے ایڈمنسٹریشن زمینداروں کے گھروں پر چھاپے مار رہی تھی۔ زمیندار کی اپنے استعمال کے لئے رکھی گئی گندم کو بھی "سٹور" ظاہر کر کے پرچے کاٹے گئے، لوگوں کو ہراساں کیا گیا اور گندم گھروں سے نکالی گئی تو کیا یہ ایک مرتبہ پھر وہی چیز لانا چاہ رہے ہیں؟ اگر زمیندار کو گندم کی قیمت صحیح نہیں ملے گی، اگر آج عین موقع پر آ کر آپ اس کی گندم کی خریداری بند کر دیں گے تو اگلے سال وہ گندم کاشت نہیں کرے گا اور پھر وہی گزشتہ سالوں والی exercise ہو گی، وہی shortage ہو گی اور وہی سب کچھ ہو گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: All honorable Members to be seated please.جی، رانجھا صاحب! تشریف رکھیں۔

جناب احمر بھٹی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احمر بھٹی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم 0جناب سپیکر! شکریہ، میں پچھلے چند روز سے دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے دونوں اطراف کے تمام فاضل ممبران اس burning issue پر بات کر رہے ہیں۔ میری ایک تجویز ہے جیسا کہ حکومتی بنچز سے ایک فاضل ممبر نے بھی تجویز دی تو میں بھی ایک تجویز دینا چاہتا ہوں کہ بجائے اِس کے کہ اس معاملے کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے کیوں نہ ایک مشترکہ قرارداد اِس ہاؤس کی جانب سے پیش کی جائے جس پر دونوں اطراف سے اِس بات پر اتفاق کیا جائے کہ یہ ہاؤس فیصلہ کرے کہ حکومت گندم کی procurement کیسے کرے گی۔ شکریہ

جناب محمد عون جہانگیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اِس کو wind up کریں کیونکہ دوسرا بزنس بھی چلانا ہے۔ جی، فرمائیں۔

جناب محمد عون جہانگیر: شکریہ، جناب سپیکر! ہماری زراعت اس ملک کی economy کی backbone ہے اور ہماری زراعت کے حساب سے ہمارا پنجاب پُورے ملک پاکستان کو پال سکتا ہے۔ اِس دفعہ ہم بار بار تذکرہ کرتے ہیں کہ "Bumper Crop" ہے اور پہلے ہی ہم گندم درآمد کر چکے ہیں اور اِس وجہ سے یہ مسئلہ آیا ہے۔ یہ "Bumper Crop" آنے کی وجہ یہی ہے کہ اس دفعہ ہماری زراعت سے وابستہ لوگوں نے گندم کی فصل کاشت کی ہے اور اُنہوں نے گندم کی طرف shifting کی ہے کیونکہ پہلے یہاں پر تربوز لگتے تھے جو کہ اس دفعہ نہیں لگے۔ میں request کرتا ہوں کہ مہربانی فرما کر حکومت اسے ضرور دیکھے کہ مہنگے پانی، مہنگی کھادوں کے باوجود پنجاب کے کاشت کار نے گندم اُگائی اور اتنی گندم اُگائی جو کہ پُورے پاکستان کو پال سکتی ہے تو انہیں encourage کیا جائے discourage نہ کیا جائے۔ آج کل باردانہ کے چلنے والے

فی ایکڑ 6 بوری کے سسٹم میں بوریوں کی تعداد ضرور بڑھائی جائے تاکہ ہمارا کاشتکار encourage ہو اور وہ اگلے سال زیادہ سے زیادہ فصل اُگائے۔ ہم گندم کی درآمد کر کے foreign exchange ضائع کر رہے ہیں، اِس سے بھی ہمارا ملک بچ سکے اور زمینداروں کو incentives دیئے جائیں تاکہ وہ اس فصل پر بھرپور توجہ دے کر زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کر سکیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ میں نے شاہ صاحب کو floor دیا ہے اس کے بعد ڈھلوں صاحب کی طرف آتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اس کو windup کریں It should be the last speech پہلے شاہ صاحب بات کر لیں اس کے بعد ڈھلوں صاحب کر لیں گے اس کے بعد آگے چلیں گے۔ جی، شاہ صاحب!

جناب ذوالفقار علی شاہ: جناب سپیکر! جو ہمارے وزیر زراعت ہیں یہ میرے چھوٹے بھائی ہیں اور میں کبھی بھی نہیں چاہوں گا کہ جو ہمارے مسائل پچھلے کئی سالوں سے پیدا ہوئے ہیں اُن کا غصہ اِن پر اتارا جائے لیکن میں اِن کو heads-up ضرور دینا چاہتا ہوں۔ میں تمام ہاؤس کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ ایک وقت تھا کہ محکمہ زراعت چھوٹے چھوٹے اشتہاری بورڈ بناتا تھا اور اس پر لکھا جاتا تھا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ آپ نے فصل کو فلانی کھاد دینی ہے اور فلانا سپرے کرنا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ ان اشتہاری بورڈ پر یہ لکھنا شروع کر دیا کہ جب آپ نے بیج ڈالنا ہے تو آپ نے فلانی سورت مبارکہ پڑھنی ہے اور جب فصل کو اٹھانا ہے تو آپ نے فلانی سورت پڑھنی ہے۔ اب مجھے محسوس ایسا ہو رہا ہے کہ آئندہ ان کا محکمہ یہ لکھنا شروع کر دے گا کہ اب زمیندار کے لئے فاتحہ پڑھی جائے۔ یہ ہماری deterioration ہے۔ وہ کہتے ہیں ناں کہ دوا نہیں دعا کا وقت آ چکا ہے، اب ہم آہستہ آہستہ دعا کے وقت کے قریب ہی جا رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہمارے وزیر خوراک نے فرمایا کہ اگر ہم نے یہ گندم خریدی، یہ ذرا consent دیکھیں اور resolve دیکھیں، انہوں نے فرمایا کہ اگر ہم نے یہ گندم خریدی تو ہم پاکستان سٹیل ملز بن جائیں گے۔ دیکھیں، پاکستان سٹیل ملز ایک کاروبار ہے اور گندم ہماری زندگی ہے۔ جب آپ کے وزیر خوراک کا resolve یہ ہے کہ ہم یہاں پر کاروبار کرنے بیٹھے ہیں تو پھر کاروباری تو نفع دیکھتا ہے۔ یہاں پر کاروبار نہیں ہو رہا ہے یہ تو لوگوں کی زندگیاں اور لوگوں کا مستقبل ہے۔ اگر آپ

اس کو as a business چلائیں گے تو پھر تو کام ہو گیا۔ پھر جنہوں نے خوانچہ لگانا تھا انہوں نے تو خوانچہ لگا لیا۔ یہاں پر یہی طریق کار ہے کہ جب خوانچہ لگتا ہے، لوگ ویسے ہی کہتے ہیں کہ ڈالر نہیں ہیں، ہم چیز import نہیں کر سکتے، vital چیزیں، میڈیسن import نہیں کر سکتے تو اتنی ساری گندم کے لئے billions of dollars کہاں سے نکال لئے؟ یہ ساری گیم خوانچوں کی ہے لیکن زمیندار اس ملک کے لوگ real ہیں۔ اگر یہ بھوکے مرے تو یہ آپ کو کھا جائیں گے، یہ ایک دوسرے کو کھا جائیں گے۔ یہ 25 کروڑ عوام ہے اگر یہ بھوکی مری تو یہ ایک دوسرے کو کھا جائیں گے۔ آج آپ گندم نہیں خریدیں گے، آپ کے کاشتکار نے قرضے لے کر یہ فصل اگائی ہے وہ کیسے اگلی فصل اگائے گا؟ آپ ایک پورا cycle disturb کر رہے ہیں اور ہمارے وزیر موصوف کہہ رہے ہیں کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جو یہاں پر black sheep یا blackmailers ہیں، سب سے بڑا blackmailer اِن کا اپنا ڈیپارٹمنٹ ہے۔ جو crisis fertilizer کا آیا ہے وہ اِن کے ڈیپارٹمنٹ کی وجہ سے آیا ہے۔ وہ brokers کے ساتھ سودا کر لیتے ہیں اور shortage create کر دی جاتی ہے۔ آپ نے حقیقت دیکھ کر کچھ فیصلے کرنے ہیں اور کچھ فیصلے emergency and crisis situation میں کئے جاتے ہیں جن کا کسی reality کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا اور وہ فائدے کے لئے نہیں ہوتے بلکہ وہ فیصلے صرف جان بچانے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ہم اِس موڑ پر پہنچے ہوئے ہیں کہ جہاں ہمیں survival کی ضرورت ہے، ہمیں عیاشیوں کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شاہ جی، بہت شکریہ۔

جناب فرحت جاوید: جناب سپیکر! پلیز، مجھے موقع دے دیں، میں نے بہت مختصر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرحت جاوید صاحب!

جناب فرحت جاوید: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں صرف یہ بات کروں گا کہ ہمارے وزیر زراعت نے پانچ سو۔ ارب روپے کے پیکج کی بات کی تھی جس میں 112۔ ارب روپے کا قرضہ تھا۔ اگر اُن کی priority کسان ہے تو میری suggestion یہ ہے کہ جو ہم کسان کے لئے قرضوں کا

پیکج لانا چاہ رہے ہیں اگر اس رقم سے گندم خرید لی جائے تو پھر میرے خیال میں کسان کو قرضوں کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، وقاص صاحب!

جناب وقاص محمود مان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب 8 دن پہلے وزیر خوراک یہاں بیٹھے تھے اور اس پر discussion ہو رہی تھی تو اُس دن بھی حکومتی بنچز اور اپوزیشن کے بنچز کی جانب سے کوئی ایک بندہ ایسا نہیں تھا جو گورنمنٹ کی پالیسی کے ساتھ اتفاق کرتا ہو۔ آج بھی ایسا ہی ہے۔ یہ اتنا burning issue ہے کہ ہمیں باقی سب کچھ پیچھے رکھ کر اِس کو prioritize کرنا چاہئے۔ آپ کل وزیر خوراک کو بلوائیں، میری گورنمنٹ سے یہ suggestion ہو گی جیسے رانا صاحب نے پہلے کہا کہ اس پر تاخیر نہ کریں کیونکہ آپ کا کسان آج سٹریچر پر ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم اُس کو کل دیکھیں گے، پرسوں دیکھیں گے یا دس دن بعد دیکھیں گے۔ گندم کی کٹائی شروع ہے اور almost 30, 40 percent گندم کاٹی جا چکی ہے۔ اگر آج ہم گندم نہیں خریدیں گے تو اُس کو آڑھتی اور middleman تو خرید رہا ہے۔ اگر حکومت آج سے 15 دن بعد یا 20 دن بعد purchase کرے گی تو اُس کا فائدہ کسان کو نہیں ہو گا بلکہ اُس کا فائدہ middleman یا آڑھتی کو ہو گا کیونکہ گندم تو کسان کے ہاتھ سے نکل جائے گی۔ we have to take some quick action over here جیسے میرے بھائی نے بھی بات کی کہ 450۔ ارب روپے کا پیکج دے رہے ہیں اور انہوں نے کہا کہ ہم کسان کو interest free loan دینے جا رہے ہیں۔ already اِس وقت کسان نے 29 percent پر قرضہ لیا ہوا ہے اور سب لوگ زمین کے مالک نہیں ہیں۔ کئی ایسے لوگ ہیں جنہوں نے زمین ٹھیکے پر لی ہوئی ہے اور انہوں نے آگے دو لاکھ، اڑھائی لاکھ پونے تین لاکھ فی ایکڑ ٹھیکہ ادا کر دیا ہوا ہے یا اُس میں سے کچھ payment کر دی ہے۔ یہ بہت بڑا disaster ہونے جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔

جناب وقاص محمود مان: جناب سپیکر! میں نے مختصر بات ہاؤس کی proceeding کے حوالے سے کرنی ہے۔ کل ہمارا جو زیرو آور یا کچھ سوالات تھے۔ I want to ask کہ کیا وہ pend کر دیئے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ dispose of کر دیئے تھے جب آپ باہر گئے but few of your members came میں نے اُن کو کہا کہ اُن کو retake کر لیں گے، وہ دوبارہ ہو جائیں گے۔

جناب وقاص محمود مان: جناب سپیکر! جیسے آج کا business تھا جب ہم یہاں آئے تو پتا چلا کہ فلاں بندے کا یہ سوال ہے۔ مثال کے طور پر قریشی صاحب کے تین سوالات تھے۔ کیا یہ اچھا نہیں ہو گا کہ اس practice کو بہتر بنایا جائے، ہم ممبران اور منسٹر صاحب کو بھی دو، تین دن پہلے پتا چل جائے کہ آپ کا یہ سوال ہے پھر وہ ممبر یہاں موجود ہو گا۔ ہم اس کے لئے WhatsApp استعمال کر لیں۔

جناب سپیکر: وقاص صاحب! جو آپ کہہ رہے ہیں یہ ideally correct ہے اور یہ practice as long as Rana Sahib was the Speaker اور ایم پی ایز کے پاس اس کی کاپی پیپلز ہاؤس میں آجایا کرتی تھی اُس کو ہم پہلے prepare بھی کر لیا کرتے تھے۔ somehow ایجنڈے کی کاپیاں ہاؤس میں رکھنا ختم ہو گئی تھی اور یہ practice متروک ہو گئی۔ اس practice کو دوبارہ revive کرنے کے لئے ہم کام کر رہے ہیں اور اِنشاءاللہ اِس کو ensure کریں گے۔

جناب وقاص محمود مان: بہت شکریہ۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا آپ نے گندم پر بات کرنی ہے؟ اگر تو گندم پر بات کرنی ہے تو آپ کریں مجھے باقی ایجنڈا بھی چلانا ہے کیونکہ ابھی بہت سارا business پڑا ہے۔ Please avoid the repetition

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! ہمیں ہاؤس کی دونوں جانب سے یہ پتا چلا ہے کہ یہ بہت serious issue ہے اور میرے خیال میں آپ bridge بن سکتے ہیں between the government, parliament and farmers. واقعی کچھ پالیسیوں کو review کرنے کی

شدید ضرورت ہے کیونکہ .everything is not ok, all is not well میرے خیال میں آپ اس میں ایک instrumental role ادا کر سکتے ہیں۔ اِس وقت وزیر اعلیٰ صاحبہ کو جو ساری information دی جاتی ہیں وہ ظاہر ہے کہ ایک خاص angle سے دی جاتی ہیں۔ وہ اس حوالے سے بہت sincere ہیں she wants کہ کسان کی ہر حالت میں مدد کی جائے لیکن اُن کو یہ بتایا جاتا ہے کہ یہ مافیا راج کر رہے ہیں، middlemen profit لے جاتے ہیں، آڑھتی سارا پیسا کھا جاتے ہیں اور کسان کو کچھ نہیں ملے گا۔ یہ سب scam ہے۔ میرے خیال میں آپ کا role اِس وقت بہت important ہے .and you must take some kind of decision on this بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، صلاح الدین خان!

جناب صلاح الدین خان: جناب سپیکر! ہمارے ڈیرہ غازی خان میں جب روہت کو ہیاں آتی ہیں اور خاص طور پر اس موسم میں جب بارشیں بھی ہو رہی ہیں، پانی چل رہا ہے اور کسان کی فصلیں کھلیانوں میں پڑی ہوئی ہیں۔ ابھی تک purchase شروع نہیں ہوئی۔ پھر دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ چھوٹے کاشتکار سے گندم لی جائے گی، چھوٹا کاشتکار تو پیدا ہی اتنی کرتا ہے جو وہ consume کر سکے۔ مصیبت یہ ہے کہ اگر کاشتکار کی فصل نہ ہو، کم ہو جائے تو چھاپے لگتے ہیں اور اگر زیادہ ہو جائے تو خریدار نہیں ہے۔ یہ کاشتکاروں کے لئے ہے کہ:

اے غربت اساں تھک گئے ہاں کسے ہور دے گھر وی گئی کر
جہڑے مست ہوون وِچ بختاں دے کدی اوہناں دی خبر وی لئی کر
کدی کسے دے گھر، کدی کسے دے گھر ایویں ٹُردی پھردی رہئی کر
تیری وجہ توں بہوں نقصان تھی ویندن ہکو کاشتکاراں نوں چِمبڑ نہ گئی کر

(نعرہ ہائے تحسین)

معزز ممبران: مکرر، مکرر۔۔

جناب سپیکر: بُہت پر زور اصرار ہے۔ صلاح الدین صاحب! مکرر۔

جناب صلاح الدین خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میرا بلوچ علاقے سے تعلق ہے وہاں بلوچی بولنے والے بھی ہیں۔ میں ان کے لئے یہ شعر عرض کرتا ہوں کہ:

خدائی قدرت وکارآ، زمین نسیت ایں ڈگارا
بے کشتغیں کشارآ، سوز پھُل بہار آ
پہ پھشنگیں دے تیار آ، حدائی قدرت وکارآ

بہت مہربانی۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب معین خان!۔۔۔ جناب نورالامین صاحب!

جناب نورالامین وٹو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اوکاڑہ پنجاب کا سب سے fertile area ہے اور جس طرح گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ 6 ایکڑ کے زمیندار کو 6 بوریاں فی ایکڑ کے حساب سے باردانہ ابھی دیا جانا ہے اور اس وقت تک ہماری گندم کی 80 فیصد برداشت مکمل ہو چکی ہے۔ ابھی تک محکمہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے تحصیل دیپالپور میں ایک بوری بھی تقسیم نہیں کی اور زمیندار آڑھتیوں کو گندم بیچنے پر مجبور ہو چکا ہے اور گورنمنٹ کی app ہے اس میں تحصیل دیپالپور میں صرف دو درخواستیں 12 بوریوں کے ساتھ منظور ہوئی ہیں تو کیا پوری تحصیل دیپالپور میں صرف 12 بوریاں تقسیم کی جائیں گی؟ دوسرا جس طرح فاضل ممبران نے پہلے بھی کہا کہ خدارا اس پر کچھ جلدی ایکشن کر لیں تاکہ ہم اپنے حلقوں میں جا سکیں۔ کسان اس وقت ہم پر بھی اور گورنمنٹ پر بھی بہت غصے میں ہے۔ ہماری گزارش یہ ہے کہ at least باردانہ کی تقسیم ہے وہ کل سے ہی کی جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: ملک احمد سعید صاحب!

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں نے صرف دو تجاویز دینی ہیں دوستوں نے بڑی کھل کر بات کی۔ دونوں طرف سے ہاؤس کی جو sense ہے وہ سمجھ آ رہی ہے اور لوگ پریشان ہیں اور یقیناً یہ کاشتکاروں کا اپنا بنیادی مسئلہ ہے اور میری دو تجاویز ہیں میں اپنی بات کو مختصر کرتے ہوئے آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہوں۔ فوڈ منسٹر صاحب یہاں موجود ہیں۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: ایگریکلچر منسٹر صاحب موجود ہیں۔

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! ایگریکلچر منسٹر موجود ہیں تو میں آپ کے توسط سے ان کو بھی یہ recommend کروں گا کہ 2013 سے 2018 کے دوران جب میاں محمد شہباز شریف کی گورنمنٹ تھی تو آپ کو بھی پتا ہے اور میں بھی آگاہ ہوں کہ غالباً 24 لاکھ میٹرک ٹن گندم ہماری پنجاب کی ڈیمانڈ تھی اور میاں محمد شہباز شریف نے فنڈز نہ ہونے کے باوجود 36 لاکھ میٹرک ٹن گندم، کیونکہ میں اس وقت کمیٹی میں موجود تھا اور آج کے جو ہمارے فوڈ منسٹر ہیں یہی فوڈ منسٹر تھے انہوں نے ensure کیا تھا جس طرح سے بھی کیا لیکن کاشتکار کا ایک ایک دانہ گندم کا خریدا تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری تجویز یہ ہو گی کہ یہی فوڈ منسٹر اپنی گورنمنٹ کے پاس اس کیس کو take up کریں اور جس طرح میاں محمد شہباز شریف صاحب نے اس کو ensure کیا تھا، یہ بڑا مسئلہ ہے اگر آج یہ گورنمنٹ کاشتکار کی گندم کو نہیں خریدے گی تو مجھے اس بات سے خوف ہے کہ اگلے سال آپ کا ٹارگٹ بھی پورا نہیں ہو سکے گا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو پنجاب کے لوگ ہیں اس میں 70 فیصد آبادی براہ راست یا indirect طریقے سے کاشتکار کے ساتھ وابستہ ہے۔ بچوں کی سکول کی تعلیم، لوگوں کے صحت کے مسائل اور یہ جو تاجر طبقہ ہے یہ بھی کاشتکار خوشحال ہوتا ہے تو یہ لوگ خوشحال ہوتے ہیں تو یہ 70 فیصد کی نمائندگی کرنی ہے تو میری تجویز یہ ہو گی کہ اس پر ایک comprehensive plan ہونا چاہئے اس پر بیشک آپ کمیٹی بنائیں، اس پر ریسرچ کریں۔ لوگوں نے جس طرح اپنے ایگریکلچر کو develop کیا ہے اگر ہم پنجاب کے اندر ایگریکلچر کو develop نہیں کریں گے تو خدانخواستہ ہم آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔ ایگریکلچر کو آگے بڑھانے کے لئے ایک comprehensive plan ہونا چاہئے اور اس کے لئے کوئی نہ کوئی تجویز میں آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ آپ کوئی کمیٹی بنائیں جو اس پر ریسرچ کرے۔ بہت شکریہ۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! میرے خیال میں باہر اسمبلی کے سامنے کافی بڑا احتجاج ہو رہا ہے اور تمام روڈز بلاک ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اسی کے related ہمارے کسان بھائی آئے ہیں تو

اگر آپ ان کو ہاؤس میں یہاں پر بلا کر بات چیت کی جائے اور ان کا احتجاج ختم کروایا جائے۔ اگر وہ بھی یہاں پر کارروائی حصہ بن جائے اور آپ ان کو اپنے چیمبر میں بلالیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ ابھی باہر سے تشریف لائے ہیں؟

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! جی، میں ابھی باہر سے آیا ہوں۔

جناب سپیکر: تو کیا کسان تنظیمیں باہر احتجاج کر رہی ہیں؟

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کیونکہ مال روڈ مکمل بلاک ہے۔

جناب سپیکر: اطلاع ہے کہ باہر کچھ ہمارے وہ ساتھی جو visually impaired تو شاید باہر ہیں لیکن دیکھ لیتے ہیں کہ اگر کسان ہیں تو ان سے بات چیت کرتے ہیں۔ جناب بلال صاحب! آپ اسی گندم کے موضوع پر بات کرنا چاہ رہے ہیں؟

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں بارانی ایریا کے حوالے سے گزارش کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، please that is most important آپ بات کریں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! یہ بڑا اہم موضوع ہے جس پر اس وقت بحث جاری ہے۔ ہم جن علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں وہاں پر نہ نہریں ہیں اور اللہ کی جانب سے جب بارش ہوتی ہے تو ہمیں گندم ملتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب بھی کوئی ایسی پالیسی بنائی جاتی ہے تو اس میں بارانی علاقے سے متعلق نہ مشاورت کی جاتی ہے اور نہ ہی پوچھا جاتا ہے تو میں آپ کے ذریعے ملتمس ہوں وزیر خوراک صاحب سے بھی اور میں سمجھتا ہوں کہ P&D کا ایک محکمہ ABAD ہے وہ ان ایریاز کو دیکھتا ہے اور یہ ڈیپارٹمنٹ ہمیں کچھ نہ کچھ کسی حد تک ایگریکلچر کے لئے اس ایریا میں facilitate کرتا ہے تو یہ میری آپ سے گزارش ہو گی کہ بارانی ایریا میں بھی زراعت کے حوالے سے بہت potential ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جناب بلال صاحب! اگر آپ گندم کے متعلق بات کرنا چاہ رہے ہیں تو ٹھیک ورنہ میں اس معاملے کو conclude کروں۔ آپ کو زراعت پر کل موقع دیں گے اور اس پر بات کریں گے۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! جی، ٹھیک۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: آپ پلیز تشریف رکھیں۔

سید مدد علی شاہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی،شاہ صاحب! Now, this is the last one. I request all the members.

سید مدد علی شاہ: جناب سپیکر! میں اٹھ ایکڑ دا چھوٹا زمیندار آں اور خود زمیندارہ کرنا آں۔ بہت دوستاں نے جہیڑے اپوزیشن دی طرفوں کہندے نیں کہ ایں side دی اور ساڈی طرفوں اک میری مؤدبانہ درخواست اے کہ سٹھ تے ستر فیصد عوام دی تکلیف نوں دور کرن واسطے اپوزیشن اور حکومتی ساتھی اپنڑا فرض سمجھ کے ایں نہ کہنڑ کہ حکومت side دی طرفوں یا ساڈی طرفوں غریب دی تکلیف نوں اسی سب اپنی تکلیف سمجھدے آں۔

جناب سپیکر! ڈپٹی کمشنر ڈسٹرکٹ ہیڈ ہوندے نیں، اسسٹنٹ کمشنر تحصیل ہیڈ ہوندا اے۔ جتنے ممبران نے زمیندار دے حق وچ گل کیتی اے۔ میں بڑی ذمہ داری نال گل کر رہیا آں۔ کسی ضلع داڈپٹی کمشنر، کسی تحصیل دا اسسٹنٹ کمشنر آج تک کھاد دی بلیک نہیں روک سکیا اور ڈی اے پی کھاد جیہڑی بیجائی تو تھلے پائی جاندی اے۔ گورنمنٹ دی قیمت 14000 ہزار روپے ہوندی اے، آڑھتی کھاد وچنڑ والا 18000 تو 20000 ہزار روپے بوری کھاد ویچدا دا اے۔ کسی AC تے کسے DC نوں کدی توفیق نہیں ہوئی کہ جیہڑا غریب زمیندار نال کھاد ویچنڑ والا ظلم کر رہیا اے اسی اس ظلم نوں بند کریئے۔

میں اک چھوٹا زمیندار ہون دی حیثیت نال کنڑک دی قیمت زیادہ ویچنڑی تے کنٹرک دی قیمت ودھاڑیں غریب آدمی نال بڑی وڈی زیادتی اے۔ گندم قیمت جتنی کم ہووے گی عام شہری اس توں مستفید ہووے گا۔ گورنمنٹ دے فرائض وچ شامل اے کہ زمیندار نوں 14000 ہزار والی کھاد 7000 ہزار روپے وچ دتی جائے۔ 7000 ہزار کھاد 3000 ہزار روپے وچ دتی جائے۔ زمیندار نوں ڈیزل سستے ریٹ تے دتا جائے۔ زمیندار نوں بجلی سستے ریٹ تے دتی جائے تاں اس واسطے میں تہانوں انتہائی ادب و احترام نال درخواست پیش کراں گا کیوں جناب روٹی گوشت نال کھا سکدے نیں، میں سبزی نال کھا سکدا ہاں، تریجا شہری اے جنہاں اچار نال کھانی ایں، مگر دو روٹیاں دا متبادل کوئی نیں، گوشت دا متبادل سبزی اے، سبزی دا متبادل اچار اے۔ دو روٹیاں دا متبادل کوئی چیز نیں

اے تو براہ مہربانی گورنمنٹ ایس غریب عوام واسطے کھاد دِیاں قیمتاں، اچھے بیجاں دیاں قیمتاں، ڈیزل دیاں قیمتاں سستی کرے، بجلی سستے ریٹ اُتے زمیندارنوں فراہم کیتی جائے۔ نمبر دو۔۔۔

جناب سپیکر: جی شاہ صاحب! مختصر کریں۔

سید مدد علی شاہ: جناب سپیکر! میری معلومات دے مطابق کیوں کہ میرا تعلق گجرات نال اے۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ جی! مختصر کریئے تے گندم تے emphasize۔

سید مدد علی شاہ: جناب سپیکر! اک سیکنڈ دے دیو۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید مدد علی شاہ: جناب سپیکر! گجرات دے وچ سرکاری طور تے گورنمنٹ لیول تے CT Scan دی Machine صرف گجرات عزیز بھٹی شہید ہسپتال اے، تحصیل لیول تے CT Scan Machine دی سہولت سوائے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال توں کوئی نئیں اے تحصیل لیول تے CT Scan Machine دی جائے جناب اگے تے وزیر صحت۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب میں وزیر ہیلتھ سے کہتا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں جی، کرمانی صاحب! اس کو wind up کریں۔

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! Thank you very much. میں آپ کے صرف پانچ منٹ لوں گا۔ میں نے تمام معزز ممبران کی جو جو recommendations تھیں اور وہ بالکل valid recommendations تھیں، وہ میں نے note down کر لی ہیں۔ میں آج ہی اجلاس کے بعد وزیر خوراک کے سامنے یہ recommendations رکھوں گا اور دیکھیں گے کہ اس میں جو بہتری لائی جاسکے۔ میں ساتھ میں یہ گزارش کروں گا کہ کوئی بھی newly elected government یہ نہیں چاہتی کہ ہاؤس کے اپنے ممبرز بھی اور وہ community بھی جس کی زیادہ تر representation اس ہاؤس میں ہے وہ احتجاج کرے یا وہ خلاف بولے یا اُن کو نقصان ہو لیکن گورنمنٹ کے لئے public opinion، نفع نقصان اور financial constraints دونوں چیزیں matter کرتی ہیں۔

جناب سپیکر! ان ہی مشکل فیصلوں کو مد نظر رکھتے ہوئے میں یہ repeat کروں گا کہ honorable Chief Minister محترمہ مریم نواز شریف نے 25 دن کے اندر اپنی priority بنا کر agriculture کے اوپر چھ میٹنگ لیں اور اُن کی priority ساڑھے 12 ایکڑ کا farmer ہے۔ میں اپنے فاضل ممبرز کو اور اپوزیشن کے فاضل ممبرز کو یہ ضرور بتانا چاہتا ہوں کہ کم از کم اُنہیں اس بات کا فخر ہونا چاہئے کہ جن نمائندوں کی یہاں representation ہے جو farmers background سے ہیں اُن کے لئے کام کیا جا رہا ہے، اُن کے لئے proposals بننے جا رہے ہیں اور یہ کام execute ہو گا، صرف کتابوں میں اور لفظوں میں نہیں چلے گا۔ پہلی بار بنک آف پنجاب کے ساتھ مل کر ڈیڑھ سو ارب روپے کے بلا سود قرضے جو فی ایکڑ 30 ہزار روپے ہے کا کسان کارڈ ہم launch کرنے جا رہے ہیں۔ اُس سے کوئی بڑا farmer مستفید نہیں ہو رہا، اُس سے ہر وہ farmer جو ساڑھے 12 ایکڑ اور below ہے اُس کو فائدہ ہو گا وہ کارڈ آپ cash withdraw کرنے کے لئے نہیں بلکہ آپ اپنی inputs خریدنے کے لئے استعمال کریں گے۔ پہلی بار جتنے سرکاری کھالہ جات، water courses ہیں اُن کی lining ہونے جا رہی ہے۔ پہلی بار بجلی کے بڑھتے بلوں کے مد نظر رکھ کر تمام چھوٹے، بڑے اور درمیانے farmers کے لئے solarization کا ایک mega project launch ہونے جا رہا ہے farmers کو facilitate کرنے کے لئے۔

جناب سپیکر! mechanization چاہے لوکل ہو، چاہے high-tech important mechanization ہو دو سال کے اندر 60 فیصد گورنمنٹ کی طرف سے سبسڈی اور 40 فیصد اُس میں farmer اپنا حصہ ڈالے گا۔ پہلی بار 30 ہزار کے قریب mechanization machinery farmers کو دو سال کے عرصہ میں دینے جا رہے ہیں جس میں laser land levelers، جس میں تمام وہ مشینری جس کے بغیر کسی چھوٹے بڑے farmers کا گزارہ نہیں ہے۔ high-tech machinery جس کے اندر آپ کے تمام combine harvesters جو آج تک ہمارے پاس پرانے چل رہے ہیں اُن کو جدید، اُن کو نیا لانے کا سوچا جا رہا ہے۔ پرائیویٹ سیکٹر کے ساتھ مل کر زرعی سنٹرز بنائے جا رہے ہیں اُس کے بعد extension service جو میرے بھائی فاضل ممبر نے ادھر بات کی کہ پہلے extension service کے reps آ کر بتاتے تھے کہ یہ سپرے کریں، یہ سیڈ

دیں unfortunately extension service کی ہمارے پاس shortage تھی 5 سو new fresh graduates ہم internship program پر Agriculture Department میں introduce کرنے جا رہے ہیں تحصیل وار، یونین کونسل وائز تاکہ extension services کو بہتر کیا جائے، research and development زراعت میں کبھی بھی priority نہیں رہی جس کی وجہ سے آپ کا Ayub Agriculture Research Institute ہو، بہاولپور کا ہو، ملتان کا ہو پہلی بار اُس کے اوپر heavy funding کے ساتھ private sector کو ساتھ شامل کر کے research and development پر کام ہونے جا رہا ہے۔ میں اتفاق کرتا ہوں اپوزیشن اور Treasury Benches کے کچھ ممبرز سے کہ جنہوں نے آپ سے یہ کہا کہ ایک کمیٹی بنا کر ایک inquiry initiate ہونی چاہئے جس وجہ سے آج آپ کے پاس wheat کو سٹور کرنے کے لئے جگہ نہیں ہے کیوں کہ آپ کے پاس ample wheat already موجود ہے تو اس کی inquiry ہونی چاہئے کہ Caretaker Government کے دوران جب پاکستان اور پنجاب میں wheat surplus تھی فصل لگی ہوئی اور سٹور میں تو مزید wheat کیوں منگوائی گئی؟ بہت شکریہ۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ایک important issue ہے۔

جناب سپیکر: اعجاز صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اسی کے relevant ہے۔ اس حوالے سے ہاؤس کی ایک کمیٹی بنا دیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اعجاز صاحب، سردار محمد علی خان صاحب، طیاب راشد صاحب! آپ معزز ممبران please تشریف رکھیں۔ It has been one hour and thirty five minutes. I have to give time to all honorable members. آپ کی اس پوری debate سے جو تمام معزز ممبران نے جو بات کی ہے now, I have come to a conclusion کہ گورنمنٹ کے پاس imported wheat کا بہت بڑا stock پڑا ہے and farmer is left alone in this hardship now. Is this right? Now, secondly what Syed Zulfiqar Ali Shah said کہ Food Minister نے statement دی ہے کہ ہم

سٹیل مل بن جائیں گے if we go for the procurement اور کب تک ہم یہ کرتے رہیں گے۔ Now sir, how farmer could be equated with an institution like Steel Mill. This is very strange and I cannot perceive it, it is my understanding. Now we will fix a day for debate on it by suspending all other business. Minister for Parliamentary Affairs and Minister Agriculture please approach the Chief Minister and share the sense of the House; give her the detail of the Parliamentary Party which she is leading; give her the detail of the Food اور آپ کل Parliamentary Party which is on the opposition side Minister سے اگر یہ صورتحال ایسی ہے کہ یہاں پر wheat کا stock پڑا ہے جو procure کیا گیا ہے وہ کتنا ہے، جو import کیا گیا ہے وہ کتنا ہے اور اس خریف میں where is the farmer, who is the backbone of the total economy and I am failed to understand. کوئی barter ہے، کوئی کاروبار ہے کسان سے فصل کو اُٹھانا for every government the hallmark is the procurement policy of wheat. If a farmer is dissatisfied, then where does the procurement policy you should stand? So, please sir, I would say کہ آپ ہاؤس کی sense لے کر approach the Chief Minister and be with her آپ اُن سے بات کرنے کے بعد Food Minister کو لائیں اگر inability ہے آپ کے پاس funds available نہیں ہیں آپ کے پاس بجٹ نہیں ہے آپ نے loan لینا ہے تو وہ 29 فیصد پر قرضہ ملے گا اور آپ خرید نہیں سکتے تو کسان کے متعلق حکومت کی کیا پالیسی ہے؟ please let us know یہ آپ آکر ہاؤس کو بتائیں۔ Now, we move on to the business. We take up the Privilege Motions. سردار صاحب ہم کل اس پر دن مقرر کر رہے ہیں and you will be amongst the first speakers. اور اعجاز صاحب آپ بھی اس پر کل بات کر لیں۔

تحاریک استحقاق

(تحریک استحقاق 1/24)

جناب سپیکر: Now we take up Privilege Motions یہ تحریک استحقاق نمبر 1 بابت 2024 ملک واصف مظہر صاحب کی ہے ملک صاحب تشریف فرما ہیں؟۔۔۔ وہ موجود نہیں لہٰذا اس کو pend کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: Now, we take up Adjournment Motions کل جب اپوزیشن کے معزز اراکین واک آؤٹ کر گئے تھے I myself was a bit irritated میں ان معزز ممبران کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جن کو یہ لگا ہے کہ میں نے شاید ان کی بے توقیری کی ہے تو I never intend to do that اس دوران جو تحاریک dispose of ہو گئیں جن کے بارے میں، میں نے کہا کہ ان تحاریک کو dispose of کر دیں تو ان تحاریک کو retake کر لیا جائے تاکہ ان کی لیبر بچ سکے اور وہ دوبارہ سے آپ ایجنڈے پر لے آئیں گے۔ جناب محمد اقبال صاحب نے اپنی تحریک التوائے کار نمبر 30 جو 15/03/24 کو پیش ہوئی تھی اور یہ pending for reply تھی۔ جی، منسٹر صاحب! کیا اس تحریک کا جواب موصول ہو گیا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے as a farmer آپ کے اور اس ہاؤس کے point of view کو endorse کرنا چاہوں گا it is not related to this question but I want to be a part of conversation that was happening earlier, that as a farmer میں بھی آپ کی opinion کو second کرنا چاہوں گا کہ اس پر ہاؤس کے دونوں اطراف میں farmer members ہیں تو اس پر ایک visible policy بنائیں farmers کی facilitation کے لئے ہمیں بالکل ہمیں ایک جامع پالیسی بنانی چاہئے۔ ایگریکلچر منسٹر نے کافی interesting چیزیں بتائی ہیں but آپ کا point of view کہ اس کی کیا وجوہات ہیں اور کس طرح اس کا مل بیٹھ کر اچھا حل نکل سکے میں اس سے agree کرتا ہوں کہ اس کے لئے ہم سب کو مل کر ایک اچھی جامع پالیسی بنانی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! We will ensure آپ کل as a member speech میں حصہ لیں۔

پی پی-85 میانوالی کی بچیوں کے لئے پرائمری، ہائی اور سیکنڈری سکولز قائم کرنے کا مطالبہ (---جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! ہم نے اس question پر بہت massive exercise کی ہے میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان کی بات بالکل بجا ہے کہ جن یونین کونسلز میں schools exists نہیں کرتے اور جہاں پر اس طرح کی situation ہے کہ چار یونین کونسلز ایسی ہیں، جہاں پانچ پانچ ہائی سکولز ہیں اس پر محکمہ سکولز ایجوکیشن نے تجاویز تو منگوالی ہیں but the fact stands کہ معزز ممبر کا stance ٹھیک ہے کہ وہاں پر بچیوں کی تعلیم کے حوالے سے خاص طور پر یہ facility available نہیں ہے تو ہم نے تمام CO's کو ڈائریکٹ کر کے جتنے بھی schools criteria meet کرتے ہیں جس میں minimum number of twenty students enrolled in the higher class ہیں اور اگر وہ بچے elementary سے higher میں جا رہے ہیں تو ہم نے ان کی feasibilities منگوالی ہیں اور دو different models پر کام ہو رہا ہے کیونکہ جو development of construction side ہے اس کا component بہت بڑا بن جاتا تھا جیسا کہ سی اینڈ ڈبلیو نے ہمیں quotations دیں کہ ایک کمرہ 40 لاکھ روپے میں construct ہو گا تو سکولز مینجمنٹ کونسل کو empower کرتے ہوئے سستے کمرے بنا کر وہیں سے ہمارا HR کا revenue resource ہو گا کیونکہ آپ کے علم میں ہے کہ SNE's Finance کے end پر کئی سال تک pending رہتی ہے تو ہم ایک اس طرح کی strategy لے کر آ رہے ہیں کہ ہم ٹیچرز اسی ضلع سے ہائر کریں جیسا کہ کالجز میں ہوتا ہے جس کا precedent بھی موجود ہے اور ان تینوں یونین کونسلز کی جو ہمیں تجاویز موصول ہوئی ہیں اس میں تین schools identify کر لئے گئے ہیں جس پر میں معزز ممبر کے ساتھ بیٹھ کر انشاءاللہ ایک جامع پلان بنا کر اس جون میں وہاں پر ایک ہائی سکول ضرور بنانا چاہئے and I agree with this Adjournment Motion.

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! Thank you very much اب ندیم قریشی صاحب تشریف نہیں رکھتے۔ اب امجد علی جاوید کی تحریک التوائے کار نمبر 24/15 ہے جو 24/03/15 کو پیش کی جاچکی ہے اس کا جواب وزیر صحت نے دینا ہے، جی، منسٹر صاحب! کیا اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو گیا ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا کچھ جواب موصول ہو گیا ہے لیکن میں بہر حال اس کا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس حوالے سے میاں امجد علی صاحب آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں گے۔

ڈسٹرکٹ ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں طبی سہولیات فراہم کرنے کا مطالبہ (---جاری)

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! میں جواب دے دیتا ہوں کہ انہوں نے بالکل صحیح نشاندہی کی ہے یہ امجد صابری کے ساتھ مل کر 16-2015 میں اس پروگرام کو شروع کیا گیا تھا اور بعد میں یہ بند ہو گیا تھا میری، امجد صاحب اور سیکرٹری صاحب کی 5 دن پہلے میٹنگ ہو گئی تھی صبح میں نے دوبارہ ان کے ساتھ consult کر لیا ہے تو ان شاءاللہ جونہی induction شروع ہو گی ہماری ایک Central Induction Policy ہے جو کہ ہم میرٹ پر کرتے ہیں تو دو یا تین ماہ میں نئی induction ہو رہی ہے اس پر ہم ان کو facility دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، امجد صاحب! آپ پھر خواجہ صاحب کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں۔ اگلی تحریک التوائے کار 24/16 جناب شعیب امیر کی ہے جو 24/03/15 کو پڑھی جاچکی ہے اور یہ pend for reply تھی لیکن منسٹر کاظم پیرزادہ today is not here لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pend کر دیں۔

جناب شعیب امیر: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار اس سے پہلے بھی چار مرتبہ pend ہو چکی ہے۔ آپ kindly منسٹر صاحب کو بتائیں کہ جب ان کا بزنس ہو تو وہ ہاؤس میں آیا کریں کیونکہ یہ میری تحریک پہلے تین مرتبہ pend ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر: امیر صاحب! جی، آپ کا بالکل serious concern ہے۔ میری Minister for Parliamentary Affairs سے درخواست ہے کہ جن honorable ministers کا ہاؤس میں بزنس ہو Adjournment Motions or Question Hour ہو تو پلیز ان کو اس حوالے سے address کریں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ان کو اطلاع تو کی گئی تھی لیکن وہ تشریف نہیں لائے میں پھر بھی دیکھ لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پلیز آپ ان کو دوبارہ inform کریں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، میں دوبارہ ان کو inform کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں جناب شعیب امیر کی تحریک التوائے کار نمبر 24/16 کو pend کر رہا ہوں میں اس کو dispose of نہیں کر رہا۔ اب جناب آفتاب احمد خان کی تحریک التوائے کار نمبر 24/46 ہے وہ موجود نہیں ہیں، اب منسٹر خواجہ سلمان رفیق صاحب تو موجود ہیں لیکن mover موجود نہیں ہیں تو کیا ان کی تحریک التوائے کار نمبر 24/46 کو pend کر دیا جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! جی، آپ pend کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار نمبر 24/46 کو pend کیا جاتا ہے۔ it will be of no use اب سردار محمد علی کی تحریک التوائے کار ہے جو 24/03/13 کو پڑھی جا چکی ہے اس کا ابھی جواب نہیں آیا۔ یہ تحریک التوائے کار بہت important ہے۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! میری ایک گزارش ہے کہ کل خوش قسمتی سے چودھری شافع صاحب آئے ہوئے تھے اور میں نے ان کو باہر جا کر اس حوالے سے request بھی کی ہے کیونکہ یہ میرا ذاتی معاملہ نہیں ہے آپ کو پتا ہے کہ ایک لاکھ آدمیوں کے displacement کا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! That is right یہ آپ کی بات ٹھیک ہے۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں، میں نے اس دن بھی گزارش کی تھی کہ میں سب کی بات نہیں کر رہا لیکن اکثریت ہر شاخ پر الو بیٹھا ہے، انجام گلستاں کیا ہو گا۔ خدا کی قسم یہ بڑی زیادتی ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! میری بات تو سن لیں۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! "میں کیہڑے پاسے جاواں، میں منجی کتھے ڈاواں"

جناب سپیکر: سردار صاحب! میری گل تے سنو تشریف تے رکھو۔ گزارش ایہہ ہے کہ ایندا جواب کل اسی شافع صاحب تو لینے آں۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! کل فر اوہ ایتھے موجود ہون۔

جناب سپیکر: اس کا پہلے جواب آجائے کیونکہ یہ بہت important burning issue ہے actually اس کو address ہونا چاہئے۔ Now Chaudhry Muhammad Ejaz Shafi Sahib آپ یہاں پر تشریف فرما ہیں ان کی تحریک التوائے کار نمبر 24/58 ہے جو 24/04/1 کو پڑھی جا چکی ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! جیسا کہ ابھی سردار صاحب نے کہا ہے کہ ہر شاخ پر الو بیٹھا ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! اس شعر کا اگلا مصرعہ بھی ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: منسٹر صاحبان کی کوئی seriousness نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار نمبر 24/58 ہے 24/04/1 کو آپ نے پیش کی ہے we will ensure کہ اس کا جواب آجائے تو پھر منسٹر صاحب کا موجود ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/170 محترمہ زرناب شیر کی ہے وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کی

تحریک التوائے کار کو pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب محمد الیاس کی ہے وہ موجود نہیں لہٰذا ان کی تحریک التوائے کار کو pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب امجد علی کی ہے یہ 24/04/16 کو پڑھی جاچکی ہے کیا اس کا جواب آگیا ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میری یہ تحریک التوائے کار پہلے بھی چار، پانچ مرتبہ pend ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر ہائر ایجوکیشن نے اس کا جواب دینا ہے۔ امجد صاحب! ٹھیک ہے اس کا جواب لیتے ہیں۔ اب محترمہ راحیلہ خادم حسین اپنی تحریک نمبر 24/94 پیش کریں۔

جنرل ہسپتال سے ملحقہ عوامی کالونی کی سڑکیں اور سیوریج سسٹم بدحالی کا شکار

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ City-42 کی خبر کے مطابق جنرل ہسپتال فیروزپور روڈ لاہور کے ملحقہ عوامی کالونی ہے، اس عوامی کالونی کی گلیاں اور سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں، گلیوں کا سیوریج سسٹم بند ہے جس کی وجہ سے پانی ہمیشہ کھڑا رہتا ہے، گندے پانی کی وجہ سے علاقے میں ہر طرف بدبو پھیلی ہوئی ہے، گندے پانی کی وجہ سے مچھر اور مکھیوں نے اپنے گھر بنا رکھے ہیں اور علاقے میں مختلف بیماریاں ملیریا اور ڈینگی بخار کی وباء عام ہو چکی ہے، جب بھی کوئی فوتیدگی ہو جاتی ہے تو قبرستان تک میت کو لے کر جانے میں بہت مشکل پیش آتی ہے ان تمام مسائل کی وجہ سے علاقے کی آبادی میں اور ہر طرف مشکلات ہی مشکلات ہیں اور اس کی وجہ سے لوگوں میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے براہ مہربانی ان تمام مسائل پر توجہ دی جائے اور ان کو صحیح کروانے کے لئے اس مسئلے کا حل نکالا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر پارلیمانی امور اس کا جواب منگوالیں this is a very burning issue اس کو آپ آگے لے کر جائیں اس پر ہاؤس کی sense لیں گے یہ صرف ایک جنرل ہسپتال کی گلی محلے کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ مسئلہ پنجاب کے طول و عرض ہر settlement کا ہے اور گورنمنٹ کا پورا structure fail کر گیا ہوا ہے if government is unable اس پر وہ یا

ایڈمنسٹریشن کام نہیں کر سکتی تو پھر اس کو rethink کرنا چاہئے کہ یہ کیسے ہو گا؟ میں اس تحریک پر جو کہ محترمہ راحیلہ نے پیش کی ہے I will open the debate in the House گلیوں کے اندر stranded ہے، لوگوں کا گھروں سے باہر نکلنا ممکن نہیں ہے۔ اتنی بدبو اور غلاظت ہے کہ those settlements slums بن گئی ہیں۔ آپ لوکل گورنمنٹ کے منسٹر سے کہیں کہ وہ prepared آئیں۔ He should be informed about this.

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جناب جاوید نیاز منج تشریف فرما ہیں؟ موجود نہیں ہیں ان کی تحریک التوائے کار pend کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب احمد خان کی ہے یہ pend کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی جناب احمد خان بھچر کی ہے۔ pended again اب قرارداد یں ہیں لیکن وہ end میں لیں گے at the closure of the business آپ کی جو کل بات تھی وہ ترمیم شدہ آ گئی ہے we will take it up at the end of the procedure.

GOVERNMENT BUSINESS

AUDIT REPORTS

جناب سپیکر: گورنمنٹ بزنس میں Laying of Reports ہے اب انہیں take up کرتے ہیں۔ Minister for Parliamentary Affairs ! May lay the reports please.

LAYING OF AUDIT REPORTS

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr Speaker! I lay the following Reports:

1. Audit Report on the Accounts of District Health Authorities of Lahore Region, Rawalpindi Region, Gujranwala Region, Sargodha Region, for the Audit Year 2021-22.

2. Audit Reports on the Accounts of District Education Authorities of Lahore Region, Rawalpindi Region, Gujranwala Region, Sargodha Region, for the Audit Year 2021-22.

3. Special Audit Report on the Accounts of Tax on Transfer of Immoveable Property of Municipal Committee Chunian, District Kasur, Financial Years 2008-2009 to 2017-2018, for the Audit Year 2019-20.

4. Audit Report on the Accounts of Metropolitan Corporation Lahore and 5 Municipal Corporations of Punjab (North), for the Audit Year 2019-20.

MR SPEAKER: The Audit Reports have been laid and are referred to the concerned Public Accounts Committee whenever elected for examination and report within one year. Minister for Parliamentary Affairs, we want to constitute the committees and it is as advised, please share the lists as soon as possible not exceeding one week. چونکہ اس وقت ہمارا parliamentary function متاثر ہو رہا ہے۔ And for the Opposition Benches also. Chief Whip you are instructed kindly to furnish the lists within not more than one week's time from today. آپ ایک ہفتے کے اندر اندر ہمیں اپنی کمیٹیز کی recommendations بھیج دیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اس کے لئے two weeks کر لیں کیونکہ اگلا اجلاس تو دو ہفتوں کے بعد ہی آنا ہے۔

جناب سپیکر: یہ بزنس suffer کر رہا ہے and I want to constitute them before the commencement of next session sir.

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ دو ہفتے کہہ رہے ہیں ٹھیک ہے آپ دو ہفتے کر لیں but it should not exceed two weeks.

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

بحث

پری بجٹ بحث برائے سال 25-2024(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: اب ہم Pre-Budget discussion شروع کرتے ہیں۔ بحث کا آغاز ہو چکا ہے۔ جو معزز اراکین اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو یا مجھے دے دیں۔ میرے پاس جو لسٹ ہے اس کے مطابق حکومتی بنچز سے 12 نام ہیں اور اپوزیشن کی طرف سے رانا صاحب مجھے ایک لسٹ دے گئے ہیں۔ جناب محمد اجمل خان تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! کل ادھر سے کافی بات ہو گئی تھی آج ہماری طرف سے شروع کر لیں۔

جناب سپیکر: میں دیکھ رہا ہوں آپ کا بھی پہلا نام نہیں ہے، جناب آفتاب خان بھی نہیں ہیں۔ Every day is a new day in the House. Past is past, gone, transactions closed.جی، چودھری اعجاز شفیع صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ جناب سپیکر! شکریہ، میں سب سے پہلے عرض کروں گا کہ نہ صرف پنجاب بلکہ پاکستان کی backbone زراعت ہے لیکن مجھے نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ ہم نے recent past میں جو بجٹ پاس کروایا اس میں زراعت کے لئے صرف دو بلین روپے رکھے گئے تھے اور وہ بھی صرف agricultural transformation کے لئے تھا اس میں soil survey, water management or agricultural research کے لئے کچھ بھی نہیں تھا۔ میری humble request ہے کہ

ہمارے پاس یہ واحد tool ہے جس کے ذریعے ہم GDP کو directly growth دے سکتے ہیں لیکن I don't know کہ ہماری موجودہ حکومت اس پر focus کیوں نہیں کر رہی۔ اب جو next budget آرہا ہے اس میں سب سے زیادہ پل، روڈز کے علاوہ۔۔۔

جناب سپیکر: Please order in the House. This is an important speech. Please order in the House. جی، چودھری اعجاز شفیع!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میرا یہ پانچواں tenure ہے لیکن I think first time Prime Minister Package رکھا گیا تھا وہ عمران خان صاحب نے رکھا تھا وہ 39۔ ارب روپے کا package تھا جسے 2019-2020 سے 2023 تک جانا تھا لیکن درمیان میں Caretaker Government اور یہ حکومت آئی ہوئی ہے یہ سارا setup چلا، 18 ماہ PDM حکومت چلی اس کے بعد Caretaker گورنمنٹ آئی لیکن کسی نے بھی اسے take up نہیں کیا۔ یہ وزیر اعظم عمران خان کا ایک vision تھا کہ ہماری زراعت promote ہو گی تو یہ ملک ترقی کرے گا لیکن آپ اسے check کر لیں کہ ہماری ADP کے اندر اسے block کر دیا گیا ہے، وہ پراجیکٹ 39 بلین روپے کا تھا لیکن صرف 10 بلین روپے خرچ ہوئے اور باقی اگلے سال کے لئے رکھ لئے گئے۔ میری humble request ہے کہ زراعت کے حوالے سے وزیر اعظم عمران خان کا جو Special Initiative Package تھا اس package میں National Programme Improvement of Water Courses یہ بہت important issue ہے۔ اس package کا دوسرا component National Oil Seed Enhancement Programme, third one National Programme for Enhancement of Profitability of Wheat ان کے علاوہ دو تین اور component بھی تھے۔ میری استدعا ہے کہ آنے والے بجٹ میں اسے take up کیا جائے۔

(اس مرحلے پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری محمد اعجاز شفیع: چلیں شکر ہے ساؤتھ سے ہمارے ڈپٹی سپیکر آ گئے ہیں چونکہ میں بھی زراعت کے بعد ساؤتھ کی بات پر آنے لگا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! شکریہ، میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی کہا تھا کہ جتنے مرضی آپ ہسپتال بنائیں اور ہر چیز کا نام نواز شریف رکھیں لیکن کینسر ہسپتال شوکت خانم --- جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا اور وزیر پارلیمانی امور صاحب جو note کر رہے ہیں ان کی بھی توجہ چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! جتنے مرضی نام رکھیں لیکن شوکت خانم ہسپتال لاہور میں بنا ہوا ہے جو پچھلے تیس چالیس سال سے serve کر رہا ہے۔ ہمارا ساؤتھ جو 35 فیصد ہے وہاں neglected areas ہیں، deprived areas ہیں میں نے اس وقت بھی humble request کی تھی کہ نواز شریف کینسر ہسپتال کو ملتان، بہاولپور یا ڈیرہ غازی خان میں بنایا جائے تاکہ وہاں کے لوگ لاہور میں نہ آئیں چونکہ لاہور میں تو بے شمار سہولیات ہیں، لاہور میں کینسر کے لئے میو ہسپتال ہے، جنرل ہسپتال ہے، جناح ہسپتال ہے، شوکت خانم پاکستان کا سب سے بڑا ہسپتال ہے۔ لہٰذا میں آپ کی وساطت سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ کینسر ہسپتال ملتان، بہاولپور میں کسی جگہ بنایا جائے۔

جناب سپیکر! اسی طرح ایجوکیشن میں again نواز شریف، اگر سارا شریف شریف ہی کرنا چاہتے ہیں تو کوئی بات نہیں ہے لیکن میری استدعا ہے کہ لاہور میں تو ارفع آئی ٹی سنٹر ہے اس لئے اب جو IT City بنانے جا رہے ہیں وہ ساؤتھ پنجاب میں بنایا جائے۔ آپ بھی اس میں شامل ہیں، ہم لوگ شامل ہیں لہٰذا ہمیں بھی یہ سہولیات ہمارے doorsteps پر ملیں۔ یہ ساری سہولیات لاہور کے ارد گرد گھمانے سے ووٹ بنک نہیں بننا۔ آپ بے شک ہر چیز کا نام شریف ہی شریف کر لیں لیکن یہ پراجیکٹ ساؤتھ میں دیں آپ کی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر! اب میں اپنے ایریا پر آتا ہوں میں سب سے پہلے شعبہ تعلیم کے حوالے سے بات کروں گا۔ میرے پاس ایک پوری فہرست ہے۔ سال 2021,2022 اور 2023 سے یہ عمارتیں dangerous declare ہو چکی ہیں۔ یہ 80 total سکولز ہیں کہ جن کی عمارتیں dangerous declare ہو چکی ہیں لیکن آج تک ان کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ شاید

ایجوکیشن ہماری موجودہ حکومت کی priority پر نہیں ہے لیکن اگر ہے تو پھر ان dangerous declare buildings اور shelter less سکولوں کی طرف فوری توجہ دی جائے۔ خاص طور پر میرے حلقہ پی پی-258 میں جو shelter less سکولز ہیں ان کو عمارتیں بنا کر دیں۔ اب ہماری آبادی بڑھ گئی ہے جبکہ پرائمری، مڈل اور ہائی سکول اتنے ہی ہیں لہٰذا ان کی upgradation کی جائے تاکہ بچوں اور بچیوں کو ان کے doorstep پر ایجوکیشن مل سکے۔

جناب سپیکر! شعبہ صحت کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہوں گا کہ میرے حلقہ خانپور میں ایک Dialysis Center بنا ہوا ہے۔ اس کی SNE سال 2019 سے منظور ہو چکی ہے لیکن آج تک وہاں پر عملہ تعینات نہیں کیا گیا۔ میری humble request ہو گی کہ یہ ایک بہت thick populated area ہے اور یہاں کے لوگ بہت غریب ہیں۔ لوگوں کو dialysis کے لئے رحیم یار خان یا بہاولپور جانا پڑتا ہے۔ پہلی حکومت نے مہربانی کی اور یہ Dialysis Center بنا دیا لیکن یہ ابھی تک functional نہیں ہو سکا۔ وہاں ڈاکٹرز اور دوسرا سٹاف تعینات نہیں کیا گیا۔ اس سنٹر کو لوگ اپنی مدد آپ کے تحت چلا رہے ہیں۔ میں گزارش کروں گا کہ نئے ADP میں اس Dialysis Center کو functional کرنے کے لئے funds مختص کئے جائیں۔ اس کی SNE منظور ہو چکی ہے لہٰذا اس کے لئے بجٹ allocate کیا جائے اور وہاں پر ڈاکٹرز اور دوسرا عملہ تعینات کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں sports کے حوالے سے بات کروں گا۔ میرے حلقہ پی پی-258 میں Tehsil Sports Complex بنانے کے لئے زمین allocate کر دی گئی ہے لیکن funds جاری نہیں کئے گئے۔ اس مقصد کے لئے مختص کے گئے سارے funds لاہور یا upper Punjab کے شہروں کی زینت پر لگا دیئے جاتے ہیں۔ ہمارے ساؤتھ پنجاب کی turn ہی بڑی مشکل سے آتی ہے۔ اگر آج آپ کرسیٔ صدارت پر بیٹھے ہیں تو ان سارے مسائل کے بارے میں آپ بھی کچھ احکامات صادر فرمائیں۔ یہ میرے پاس سارے documents موجود ہیں۔ زمین کی approval ہو چکی ہے لیکن funds allocate نہیں ہو رہے۔ اسی طرح ہمارا ایک سپورٹس جمنیزیم ہے۔ اس کو dangerous declare کئے ہوئے تین سال ہو چکے ہیں۔ اس کی عمارت dangerous declare ہو چکی ہے لیکن اس کی نئی تعمیر کے لئے

funds مختص نہیں کئے جا رہے۔ ہمارے بچے اس جمنیزیم میں sports کی activities کرتے تھے۔ اگر اس عمارت کو نئے سرے سے نہ بنایا گیا تو وہ demolish ہو جائے گی اور اس کی وجہ سے ہمارے بچے اور بچیاں de-track ہو جائیں گے اور وہ منشیات یا دوسری برائیوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اگر آپ ہم سے بجٹ کے حوالے سے تجاویز لے رہے ہیں تو یہ ایک genuine مسئلہ ہے۔ میں اس کے حوالے سے تمام documents آپ کو مہیا کر دوں گا اور حکومت کے متعلقہ محکمہ کی طرف سے ساری recommendations ان documents میں موجود ہیں لہٰذا اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے فوری طور پر funds مختص کئے جائیں۔

جناب سپیکر! اس کے بعد سب سے اہم issue پانی کی چوری کا ہے۔ پانی چوری کی روک تھام کے لئے محکمہ اریگیشن میں ایک باقاعدہ Unit بنایا جائے۔ پہلے محکمہ اریگیشن میں ایک PMIU effective unit ہوتا تھا جو پانی چوری کی روک تھام کے لئے کام کرتا تھا۔ پچھلے چار پانچ سالوں سے یہ unit ineffective ہو گیا ہے۔ شاید ان کو بجٹ نہیں دیا جا رہا۔ پہلے یہ Program Monitoring & Implementation Unit(PMIU) پانی کی چوری کو effectively روک رہا تھا لیکن اب شاید وہ یونٹ کام نہیں کر رہا اور Head پر بیٹھے ہوئے لوگ پانی چوری کر رہے ہیں اور اس کی وجہ سے tail end کی زمینیں پانی نہ ملنے کی وجہ سے برباد اور بنجر ہو رہی ہیں۔ ہمارے پاس پہلے ہی وسائل کی کمی ہے اور ہمارا agriculture sector downfall میں جا رہا ہے۔ میں درخواست کروں گا کہ اس PMIU کو پورے پنجاب اور خصوصی طور پر ساؤتھ پنجاب میں effective کیا جائے۔ اس یونٹ کو بجٹ دیا جائے تا کہ وہ effectively کام کر سکے اور پانی کی چوری کو کم کیا جا سکے اور tail end کی زمینوں تک پانی پہنچ سکے اور یہ بنجر ہونے سے بچ سکیں۔

جناب سپیکر! صوبہ پنجاب میں امن و امان کا issue بہت اہم ہے۔ ہم Law and Order کو maintain رکھنے کے لئے بہت زیادہ بجٹ تو مختص کرتے ہیں لیکن اپنی پولیس فورس کی صحیح طریقے سے تربیت نہیں کرتے۔ میں یہ کہوں گا کہ پولیس کی یونیفارم تبدیل کرنے، ان کو بہتر گاڑیاں اور جدید اسلحہ دینے سے امن و امان کی صورتحال بہتر نہیں ہو گی جب تک کہ ان کی تربیت ٹھیک نہیں کی جائے گی۔ موٹروے پولیس کی performance کے ہم سب گواہ ہیں۔ وہ ہمارے

بھائی ہیں۔ وہ corruption بھی نہیں کرتے۔ ہماری پولیس فورس کی کالی بھیڑیں صرف PTI کے کارکنوں اور قائدین کو پکڑنے اور حکومت کے اوچھے ہتھکنڈوں کو پورا کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ اگر ان کی proper training کی جائے اور ان کے duty hours مقرر کر دیئے جائیں تو ان کی کارکردگی میں بہتری آسکتی ہے۔ پولیس فورس کا اصل مقصد عوام کو serve کرنے کا ہے۔ یہ political victimization پر اپنا وقت اور قوت ضائع نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اعجاز شفیع صاحب! مہربانی کر کے wind up کر لیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اگر ہماری پولیس فورس کی proper training ہو جائے تو اس سے امن و امان کی صورتحال بہتر ہو گی اور لوگ بھی ان کو اپنا محافظ سمجھیں گے۔ میں آخر میں یہ گزارش کروں گا کہ پولیس فورس کی بہتر تربیت کی جائے، انہیں educate کیا جائے اور ان میں reforms لائی جائیں۔ ان کو اربوں روپے کا بجٹ دینے اور وردی بدلنے سے امن و امان کی صورتحال بہتر نہیں ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اعجاز شفیع صاحب! آپ کی تجاویز بہت اچھی ہیں۔ اس وقت ایوان میں وزیر خزانہ صاحب تشریف رکھتے ہیں۔ آپ اجلاس کے بعد میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں ہم باہم مل کر وزیر خزانہ کے ساتھ اس بارے میں discuss کرتے ہیں۔ اب جناب محمد اجمل خان تقریر کریں گے۔ وہ تشریف فرما نہیں ہیں۔ اب میں جناب وقاص محمود مان کو دعوت خطاب دیتا ہوں۔

جناب وقاص محمود مان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O ایاک نعبد و ایاک نستعین O جناب سپیکر! Pre-Budget Discussion کے لئے ہمیں ایک booklet دی گئی ہے کہ آپ بجٹ کے حوالے سے اپنی رائے دیں۔ جب میں نے اس booklet کو دیکھا ہے تو مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ ایک شعبے میں اس کے جو ذیلی ادارے ہیں ان میں سے کس کو زیادہ بجٹ دینا چاہئے یا کس کو priority دی جائے اس حوالے سے ہم سے تجاویز مانگی گئی ہیں۔ کیا حکومت میرے حلقہ نیابت میں development کے حوالے سے کئے جانے والے کاموں یا اس حلقے کے لئے مختص کئے جانے

والے بجٹ کے بارے میں مجھ سے پوچھے گی یا صرف مجھ سے ہارے ہوئے مسلم لیگ(ن) کے ایم پی اے سے ہی پوچھا جائے گا؟ وزیر خزانہ صاحب مجھے اس بابت تھوڑی سی وضاحت فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقاص محمود مان صاحب! آپ اپنی تجاویز دیں۔ وزیر خزانہ صاحب یہاں پر تشریف فرماہیں اور وہ آپ کی تجاویز note کر رہے ہیں۔

جناب وقاص محمود مان: جناب سپیکر! اس سے پہلے ہمارا جو بجٹ اجلاس ہوا تھا اس میں بھی ہم لوگوں نے تجاویز دی تھیں۔ معزز ممبران نے اپنے علاقوں کے سکولوں، سڑکوں اور دوسرے development کے کاموں کے حوالے سے اپنی تجاویز دی تھی لیکن ان پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ آپ کو علم ہے کہ ہر ضلع کے ڈی۔ سی صاحبان ترقیاتی سکیموں کے حوالے سے ہم سے ہارے ہوئے مسلم لیگ(ن) کے لوگوں کو بُلوا کر meetings کر رہے ہیں اور ان سے سکیمیں لے رہے ہیں۔ اگر ایسا ہی ہونا ہے تو پھر obviously ہمیں یہاں تجاویز دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر ہماری تجاویز پر کوئی عمل درآمد ہونا ہے تو پھر ہی ہم یہاں پر بات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقاص محمود مان صاحب! آپ کیا فرما رہے تھے؟

جناب وقاص محمود مان: جناب سپیکر! میں نے یہ کہا ہے کہ جو ہمارے ڈی۔ سی صاحبان ہیں وہ لوگوں سے سکیمیں لے رہے ہیں۔ میرا ضلع شیخوپورہ ہے اور ضلع شیخوپورہ کے ڈی۔ سی صاحب ترقیاتی سکیموں کے حوالے سے وہاں پر مسلم لیگ(ن) کے جیتنے یا ہارنے والے ایم پی اے کو بُلائیں گے۔ وہ مسلم لیگ(ن) کے جیتنے یا ہارنے والے ایم پی اے سے پوچھیں گے کہ آپ کے حلقے میں کون کون سے ترقیاتی کام ہونے چاہئیں، کون سے bridges یا سڑکیں بنائی جائیں اور کون کون سے سکولوں کی up gradation کی جائے۔ میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ اگر obviously یہ سب کام ان کے ذریعے سے ہی ہونے ہیں اور ہم نے اس میں onboard نہیں ہونا تو پھر یہاں بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہاں پر تو ہم صرف بحث کر کے چلے جائیں گے۔ میں یہی پوچھنا چاہ رہا ہوں کیونکہ چیف منسٹر صاحبہ نے اپنی پہلی speech میں کہا تھا کہ میں صرف پاکستان مسلم لیگ(ن) کی نہیں بلکہ پورے صوبے کی وزیر اعلیٰ ہوں تو میں یہ پوچھنا چاہ رہا تھا کہ یہ میری ذات کا تو مسئلہ نہیں ہے۔ میں نے اُس سکول میں جا کر نہیں پڑھنا یا میں نے ہر سڑک پر سفر نہیں کرنا یا ہر محلے میں میرا

گھر نہیں ہے یہ صوبہ عوام کا ہے۔ میرے حلقے میں 2 لاکھ 37 ہزار voter ہیں اور 5 لاکھ کی آبادی ہے تو وہ اُس حلقے کی عوام کا مسئلہ ہے۔ میں اُن کا نمائندہ ہوں تو میں وزیر موصوف سے black and white ایک جواب چاہتا ہوں کہ مجھ سے تب تجاویز لیں اگر واقعی ہمیں on board لینا ہے اور اگر یہ صرف بحث برائے بحث ہے تو پھر اس کا فائدہ نہیں ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ میری گزارشات کو یہ حکومت مانے گی لیکن میں پھر بھی کچھ گزارشات کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ پی پی-142 کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہاں پر بڑی بڑی فیکٹریاں ہیں اور وہ فیکٹریاں وہاں کے مقامی لوگوں کی نہیں ہیں وہ فیکٹریاں لاہور اور کراچی کے سیٹھوں کی ہیں۔ وہاں پر اس طرح کی ملیں ہیں جو سو سو ایکڑ پر ہیں، دو دو سو ایکڑ پر ہیں یعنی وہاں ہزاروں ایکڑوں پر وہ ملیں لگی ہوئی ہیں۔ شیخوپورہ کی زمین زراعت کے حوالے سے بہت اچھی ہے لیکن وہاں پر ملیں لگا دی گئی ہیں اور وہاں پر مقامی لوگوں کو نوکریاں بھی نہیں دی جاتیں۔ اگر کوئی مقامی بندہ ملازمت کے لئے جاتا ہے تو اُسے کہا جاتا ہے کہ ہم مقامی بندے کو hire نہیں کرتے۔ اگر انہوں نے مقامی بندوں کو hire نہیں کرنا تھا تو پھر یہ فیکٹریاں اُن علاقوں میں لگنی چاہییں تھیں جہاں کے لوگوں کو ملازمتیں ملنی تھیں یا جہاں کی زمین زراعت کے حوالے سے بہتر نہیں تھی۔ آپ نے ایک طرف زرعی زمین کو صنعتی زمین میں تبدیل کر دیا اور دوسرا یہ کہ وہاں کے مقامی لوگوں کو ملازمتیں نہیں ملتیں۔ میں حکومت سے یہ گزارش کروں گا کہ مقامی فیکٹریاں ملازمتوں کے حوالے سے مقامی لوگوں کو accommodate کرنے کے لئے labor laws میں کچھ ایسی تبدیلی لائیں کہ labor class میں مقامی لوگوں کو کم از کم 50 فیصد نوکریاں دیں تاکہ اُن کا روزگار چل سکے کیونکہ یہ issue میرے علاقے میں ہے تو میرا خیال ہے کہ دوسرے علاقوں میں بھی اس طرح کے issues ہوں گے۔

جناب سپیکر! صوبہ پنجاب کا اس وقت سب سے بڑا مسئلہ امنِ عامہ کے بعد مہنگائی اور بے روزگاری کا ہے۔ میرے حلقہ میں مانانوالہ ایک بڑا قصبہ ہے جس کی آبادی ایک لاکھ ہے اُس آبادی میں صرف ایک ڈسپنسری ہے۔ میں حکومت سے کہوں گا کہ وہاں پر کم از کم ایک بہتر ہسپتال بنائیں جس کے اندر لوگ علاج کرا سکیں۔ قصبہ مانانوالہ کی ایک لاکھ کی آبادی ہے لیکن یہاں لڑکیوں کا کالج نہیں ہے یہاں پر لڑکیوں کے لئے ایک کالج بنا دیا جائے تاکہ وہاں کی ہماری بہنیں

آسانی سے اپنی تعلیم حاصل کر سکیں۔ میرے حلقہ میں دوسرا بڑا قصبہ فیروز وٹواں ہے جس کی آبادی 50 ہزار ہے وہاں پر ایک BHU ہے جہاں پر ایک ڈاکٹر ہے اُس BHU کے لئے پانچ ایکڑ زمین allot ہے جس کی boundary ہے میں حکومت سے گزارش کروں گا کہ اگر اس BHU کو RHC کر دیا جائے تو اُس 50 ہزار کی آبادی کو بڑا فائدہ ہو سکتا ہے۔ مزید عرض ہے کہ میرے پورے حلقے میں sewerage کا بڑا مسئلہ ہے۔ میرے حلقے میں جاتری یونین کونسل اور بٹر یونین کونسل میں سڑکیں بالکل ٹُوٹ پھُوٹ کا شکار ہیں، بہت سارے سکولوں کو up gradation کی ضرورت ہے اور BHU's میں ڈاکٹر نہیں ہیں تو یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں وہاں کے لوگوں کے لئے بہت بڑے مسائل کا باعث ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب ثاقب خورشید!

جناب ثاقب خورشید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے Pre-Budget تجاویز کے لئے اظہار خیال کا موقع دیا۔ ہمیشہ حکومتی پارٹی اپنے بجٹ کی تعریف کرتی ہے اور حزب اختلاف اُس پر تنقید کرتی ہے۔ بجٹ تجاویز کا یہ سلسلہ تقریباً 15/10 سال پہلے ہمارے قائد میاں شہباز شریف صاحب نے شروع کیا تھا جب وہ صوبہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ ہوتے تھے۔ یہ خوش آئند بات ہے کہ عوامی نمائندگان سے اپنے اپنے حلقوں کے بارے میں feedback لیا جاتا ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ الحمدللہ یہ بیسواں بجٹ ہے جس میں مجھے شمولیت کا موقع ملا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور حضرت محمد ﷺ کا کرم ہے کہ بات بنی ہوئی ہے۔ ویسے یہ حکومتوں کے فرائض میں شامل ہوتا ہے کہ عوام الناس کے لئے تعلیم، صحت اور روزگار کے مواقع پیدا کرے۔ ان اصولوں پر عمل پیرا ہوتے ہوئے میں کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں ویسے ہماری قائد محترمہ مریم نواز شریف نے منتخب ہوتے ہی اپنی تقریر میں تمام شعبہ ہائے زندگی پر بڑی سیر حاصل گفتگو کی جن پر وہ عمل پیرا بھی ہیں اور وہ مختلف سکیموں کے حوالے سے division-wise meetings بھی کریں گی اور ان شاء اللہ اپنے نمائندگان سے تجاویز بھی لیں گی۔

جناب سپیکر! سابق نگران حکومت نے گندم درآمد کر کے کسانوں کی پیٹھ میں چُھرا گھونپا اُس پر یہ ایوان پہلے بھی consensus کر چکا ہے اور آج بھی کسی ایک ممبر نے بھی اُس کی حمایت نہیں کی۔ کسانوں کے ساتھ ہمیشہ ظلم ہوا ہے اور اس وقت بھی ہو رہا ہے۔ زرعی مداخل جن میں کھادیں، زرعی ادویات اور بجلی کے بلوں کو اگر ملا لیا جائے تو کسان واقعی کسمپرسی اور اضطراب کا شکار ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ اس پر کمیٹی کی بجائے ہنگامی بنیادوں پر گندم کی خرید کا بندوبست کیا جائے۔ ہم بچپن میں سُنا کرتے تھے کہ زراعت پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی ہے تو اس کے لئے وزیر زراعت بطور نیورو سرجن بن کر اس کا علاج کریں اور کسانوں کی بہتری کے لئے منصوبے لائیں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں اپنے حلقے کے کچھ مسائل کو discuss کرنا چاہتا ہوں۔ کسانوں کے لئے سولر توانائی project، نوجوانوں کے لئے صحت مند سرگرمیاں، سڑکات، تعلیم اور صحت کے لئے دستیاب وسائل کے اندر رہتے ہوئے میں پُرعزم قیادت سے آئندہ مزید initiatives کی اُمید رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر! اپنے حلقہ اور اپنے ضلع کی بات کروں تو ہمارا دیرینہ مطالبہ ہے کہ ملتان سے بورے والہ، وہاڑی سے ہوتے ہوئے دہلی ملتان روڈ بہت خستہ حال ہو چکی ہے۔ سُنا ہے کہ اُس سڑک پر حکومت کی طرف سے توجہ دی جا رہی ہے کاروباری حوالے سے اس سڑک سے بہت سارے مسائل ہیں۔ حکومتی دفاتر میں عوام کے لئے آسانیاں پیدا کی جائیں۔ 2015 میں میاں شہباز شریف صاحب وہاڑی تشریف لائے تھے تو وہاڑی میں یونیورسٹی کے سب کیمپس کا اعلان کیا تھا اُس کے لئے ہم نے ایک بلڈنگ میں کام شروع کیا تھا اور تین مربع زمین پر چار دیواری کرا لی ہے تو میری خواہش ہے کہ ہم نے تین مربع زمین پر اس کی چار دیواری کروالی ہے تو وہ بلڈنگ مکمل کرنے کے لئے فوری فنڈز دیئے جائیں اور HEC نے جو کام روکا ہوا ہے اس کو مکمل کرنے کا حکم دیں۔

جناب سپیکر! اسی طرح پچھلے پانچ سالہ دور میں شہر کھنڈرات کے منظر پیش کر رہا تھا تو PCP کے کام کر لئے ہمارے قائد حمزہ شہباز شریف صاحب نے وہاڑی کو شامل کیا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ وہاڑی کے pending منصوبہ جات کو جاری کرنے اور ان پر کام کرنے کا دوبارہ حکم دیا جائے۔

جناب سپیکر! city package کے طور پر 25 کروڑ روپے کے فنڈز ٹف ٹائلز اور شہر کے نظام کو بہتر کرنے کے لئے رکھے گئے ہیں۔ شرقی کالونی جو شہر کا سنگم ہے وہاں گرلز سکول کی بلڈنگ ادھوری رہ گئی ہے، یہ بلڈنگ 11 کروڑ روپے کی تھی پچھلے پانچ سال اس پر توجہ نہیں دی گئی۔ اس کے لئے دوبارہ ایک کروڑ 10 لاکھ روپے کی demand کی گئی ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس بلڈنگ پر کام کرنے کا فوری حکم دیا جائے۔

جناب سپیکر! میاں محمد نواز شریف صاحب بورے والا میں گئے تھے۔ انہوں نے کہا تھا کہ الیکشن کے بعد وہاڑی میں میڈیکل کالج بنایا جائے گا۔ اس کے لئے جگہ مختص ہے اور وہاڑی کے عوام کا یہ دیرینہ مطالبہ ہے کہ میڈیکل کالج بنایا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ۔ جی، شیخ محمد اکرم!

شیخ محمد اکرم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں پری بجٹ کے حوالے سے اپنے حلقہ کے مسائل آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سب سے پہلے آپ سے یہ کہوں گا کہ آج سے آٹھ دس دن پہلے جھنگ شہر کے اندر ایک LPG کا دھماکا ہوا تھا۔ وہاں جگہ جگہ LPG کی دکانیں ہیں اور جس دکان پر یہ دھماکا ہوا ہے اس کے ساتھ والی دکان پکوان سنٹر ہے۔ اس پکوان سنٹر میں دیگیں پک رہی تھیں وہاں سات آدمی جاں بحق ہوئے اور 24 آدمی زخمی ہو گئے لیکن نہ کسی اخبار میں آیا، نہ TV پر آیا اور نہ کسی نے ان کی مدد کی۔ وہ بہت غریب آدمی ہیں۔ وہاں سول ڈیفنس والے مدعی بن گئے اور انہوں نے دکانداروں کے اوپر پرچہ دے دیا حالانکہ ان سے یہ سارے monthly وصول کرتے ہیں۔ یہ گندا سسٹم جگہ جگہ چل رہا ہے اور دکانوں اور ویگنوں میں آئے روز حادثات ہو رہے ہیں لیکن ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ یہ گورکھ دھندہ ایسے ہی چل رہا ہے۔

جناب سپیکر! میرے شہر کی جو سڑکیں اور نالیاں ہیں ساری ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ اس کے علاوہ سیوریج کا نظام نہ ہونے کے برابر ہے وہاں گلیوں میں دو دو فٹ پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔ ہماری انتظامیہ DC صاحب یا CEO میونسپل کمیٹی کہتے ہیں کہ ہمیں حکم نہیں ہے کہ آپ کے علاقے کی صفائی یا کوئی کام کرائیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ ہمارے شہر کا سارا پانی گندا ہو چکا ہے اور

90 فیصد لوگ ہیپاٹائٹس کا شکار ہیں۔ فیصل آباد سے ایک سیم نالہ نکلتا ہے اور جھنگ شہر کے درمیان سے گزرتا ہے۔ میونسپل کمیٹی نے سیوریج کا سارا گند اپانی اس میں ڈال دیا ہے۔ اس وجہ سے سارے شہر کا پانی آلودہ ہو گیا ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کا حل کیا جائے۔

جناب سپیکر! ہماری جھنگ سے سرگودھا روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ یہ سڑک 20 سال پہلے بنی تھی۔ جھنگ ملتان روڈ کی بھی یہی حالت ہے۔ جھنگ خوشاب روڈ کی بھی یہی حالت ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ مہربانی کر کے اگر یہ سڑکیں نئی نہیں بن سکتیں تو ان کا patch work ہی کروادیں تا کہ لوگ وہاں چلنے اور سفر کرنے کے قابل ہو جائیں۔

جناب سپیکر! DHQ جھنگ میں بڑے پیسے لگے ہیں بلکہ ایک gate کو تبدیل کرنے کے لئے دو کروڑ روپے لگا دیئے گئے ہیں تا کہ مخصوص دکانداروں کو فائدہ ہو جائے۔ بہر حال وہ تو لگ گیا ہے لیکن وہاں MRI کی مشین ہے۔ اس کو ڈاکٹر صاحبان خود خراب کر دیتے ہیں۔ وہ مشین مہینے میں ایک آدھ دن کام کرتی ہے اور 29 دن خراب رہتی ہے۔ آپ اس پر تھوڑا سا غور کریں اور ان کو کھینچیں۔ وہاں سارے ڈاکٹر صاحبان کے اپنے پرائیویٹ کلینکس یا ہسپتال ہیں۔ وہ ہسپتالوں میں کم بیٹھتے ہیں اور اپنے پرائیویٹ ہسپتالوں میں زیادہ وقت دیتے ہیں۔ جھنگ میں غریب عوام ہے اس لئے مہربانی کر کے اس معاملہ کا بھی سدباب کیا جائے اور ڈاکٹروں کو کم از کم اپنے duty hours میں ہسپتالوں میں duty کرنے کا پابند کیا جائے۔

جناب سپیکر! جھنگ میں امن و امان کا مسئلہ بھی بہت خراب ہے کہ پولیس کو پوچھنے والا کوئی نہیں ہے۔ وہاں دن بدن قتل و غارت اور لوٹ مار ہو رہی ہے۔ وہاں ایسے واقعات کے پرچے درج نہیں ہوتے اور اگر ہوتے بھی ہیں تو وہ گم سُم ہو جاتے ہیں۔ میرے حلقہ میں 8۔ فروری کو سپاہ صحابہ کے لوگوں نے توڑ پھوڑ کی، صندوقچیاں اٹھائیں، لوگوں کو مارا پیٹا اور عورتوں کے بال کھینچے گئے۔ اس واقعہ کی ARY نے خبر چلائی تو مقامی انتظامیہ کچھ حرکت میں آئی۔ وہاں ATA-7 کے دو پرچے دے دیئے گئے لیکن چار پانچ دن کے اندر وہ پرچے خارج ہو گئے۔ میرا مقصد یہ ہے کہ مدعی گورنمنٹ ہے اور لوگوں کو خود پکڑا ہے، وہاں فائرنگ ہوئی ہے لیکن اس کے علاوہ ان کو پوچھنے والا کوئی نہیں ہے تو پھر خدا ہی حافظ ہے۔ ہم باپ بیٹا سپاہ صحابہ کے خلاف الیکشن لڑ کے آتے ہیں۔ ان ہارنے والے ایک ایک آدمی کے پاس چار چار سرکاری گن مین ہیں۔ میرے بھائی کو

1995 میں آٹھ لوگوں کے ساتھ شہید کر دیا گیا تھا۔ ہم جب انتظامیہ کے پاس جاتے ہیں کہ ہمیں اپنا اسلحہ اٹھانے کی اجازت دیں یا ہمیں سرکاری گن مین دیں تو جو سپاہ صحابہ دہشتگرد تنظیم کے قاتل ہیں۔ ان کے پاس چار چار گن مین ہیں اور ہمیں انتظامیہ کہتی ہے کہ آپ کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ اس پر مہربانی کر کے ضرور کچھ عملدرآمد کرائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ کا point آگیا ہے۔ بہت شکریہ۔ جی، جناب احسن رضا خان!

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہاں وقت کی کمی ہوتی ہے اس لئے میں اپنے حلقہ کے حوالے سے بات کروں گا۔ میرے حلقہ میں الہ آباد ایک MC ہے جس میں ایک لاکھ سے زیادہ کی آبادی ہے۔ وہاں کی آبادی بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ الہ آباد میں ایک سپورٹس کمپلیکس کی بے حد ضرورت ہے۔ وہاں پر 25 سے 50 ایکڑ تک صوبائی حکومت کا رقبہ پڑا ہوا ہے۔ میری وزیر موصوف سے یہ درخواست ہے کہ الہ آباد کے سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر اس بجٹ میں ضرور رکھی جائے تاکہ وہاں کے طلباء کو ایک اچھا ماحول مل سکے۔

جناب سپیکر! کنگن پور MC تحصیل سے 25 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے وہاں پر 1122 کی سہولت نہ ہے۔ میری درخواست ہے کہ اس بجٹ میں ہمیں 1122 کی سہولت دی جائے۔

جناب سپیکر! میری تحصیل چونیاں ایک تاریخی تحصیل ہے۔ اس کا literacy rate لاہور کے قریب ہونے کے باوجود بہت کم ہے۔ میں وزیر موصوف سے کہوں گا کہ وہاں پر دانش سکول کا قیام عمل میں لایا جائے۔ میری leadership کا vision بھی یہی ہے۔ جو دیہاتی backward علاقہ ہے وہاں پر دانش سکول کی اشد ضرورت ہے اور جگہ بھی وہاں پر صوبائی گورنمنٹ کی کافی available ہو سکتی ہے میری پوری constituency میں بوائز کالج نہیں ہے اور میرے حلقہ کے سٹوڈنٹس 50 کلومیٹر کا سفر کر کے ڈگری کالج قصور یا چونیاں میں جاتے ہیں۔ تو میری تحصیل چونیاں میں کنگن پور اور میونسپل کمیٹی الہ آباد میں بوائز ڈگری کالج کا قیام عمل کا لایا جائے۔ وہاں پر میں نے 2008 میں ایک ٹیکنیکل سنٹر بنوایا تھا تو میری humble request ہے اس کو اپ گریڈ کیا جائے اور اس کو Information Technology میں convert کیا جائے اور یہ بے حد ضروری ہے تاکہ اس سے مستفید ہو کر بے روزگاری کا خاتمہ ہو سکے اور میرے

constituency میں دو RHC ہیں اور وہ وہاں پر آبادی کا بہت زیادہ پریشر ہے اور لوگ first aid لینے کے لئے DHQ جاتے ہیں میں نے CM صاحبہ سے بھی request کی تھی لہٰذا میں آپ کی وساطت سے ایک بار پھر request کروں گا کہ میری میونسپل کمیٹی الہ آباد میں سول ہسپتال کا قیام عمل میں لایا جائے۔ میرے میونسپل کمیٹی کنگن پور میں RHC کو اپ گریڈ کیا جائے۔ آپ کی وساطت سے مزید کہنا چاہتا ہوں کہ کیونکہ CM صاحبہ کا vision ہے پورے پنجاب میں district level پر IT University کا قیام عمل میں لایا جائے۔ ہمارے ڈسٹرکٹ قصور سے ہیڈ کوارٹر لاہور کا فاصلہ 25 منٹ کی drive ہے اور وہ میری تحصیل چونیاں کا لاہور سے 100 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور وہ ہمارے ڈسٹرکٹ کا سنٹر بنتا ہے اور وہاں تحصیل چونیاں میں جگہ بھی available ہے تو IT University وہاں پر قیام ہو جائے تو یہ میرے حلقہ کے students کے لئے بہت کارآمد ہو گا کیونکہ CM صاحبہ کا vision ہے کہ وہ ہر ضلع میں IT University کا قیام عمل میں لے کر آ ہی رہے ہیں۔ دوسرا Irrigation کے منسٹر یہاں پر موجود نہیں ہیں میرا حلقہ کی زمین بہت زرخیز زمین ہے وہاں پر چار، پانچ مائنر جو ہیں وہ گزرتے ہیں Atari Akikay Minor, Mastuwal Minor, Kanganpur Ditch Distributary, and Chahal Ditch Distributary ان کی concrete lining کی جائے۔ میری constituency میں ایک بہت بڑا issue ہے۔ دریائے ستلج میں بھارت بغیر بتائے پانی چھوڑ دیتا ہے اور اس وجہ سے پچھلے سال اربوں روپے کا نقصان ہوا ہے اور پھر جب سیلاب آتا ہے تو تب فوری ہماری machinery حرکت میں آ جاتی ہے وقتی طور پر وہاں پر پہنچتے ہیں لیکن تب تک نقصان ہو جاتا ہے اور پھر پورا سال وہ مشینری کا اس طرف کوئی وزٹ نہیں ہوتا دریائے ستلج پر میرا اس حلقہ کی کم از کم ڈیڑھ سے دو لاکھ population ہے اور اب بھی وہاں پر خطرہ منڈلا رہا ہے کیونکہ بارشوں کی جو صورتحال ہے اس کا تسلسل جاری ہے تو اس کی طرف خصوصی توجہ دی جائے وہاں پر بند بنائے جائیں میرے وہاں پر جو 15 سے 20 گاؤں ہیں ان کی ڈیڑھ سے دو لاکھ population ہیں ان کو اس سیلاب سے بچایا جا سکے اور یقین کریں وہاں پر پہلے جو نقصان ہوا تھا آج تک کسانوں کو وہ نہیں مل سکا تو میں وزیر صاحب سے کہوں گا کہ وہ اس کو بھی سپیشل اور ہنگامی بنیاد پر دیکھیں۔ ہمارے وہاں پر ایک قصور سے دیپالپور روڈ ہے وہ تقریباً الہ آباد تک مکمل ہو چکا

ہے وہاں سے لوگ بورے والا، پاکپتن اور بہاولپور تک سفر کرتے ہیں۔ محکمہ جنگلات اتنا سست ہے سوائے تنخواہوں کے ان کا کوئی کام نہیں ہے میری humble request ہے کہ وہاں پر قصور سے دیپالپور دونوں sides پر plantation کی جائے تاکہ وہ ایک خوبصورت روڈ بن سکے اور چونیاں سے کنگن پور روڈ کی بھی دونوں sides سے plantation کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بہت شکریہ۔ آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے جی، جناب اقبال صاحب!

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

وہ میرے پاس سے گزرے میرا حال تک نہ پوچھا
میں کیسے مان جاؤں کہ وہ دور جا کے روئے

اگر اس شعر میں کوئی غلطی بھی ہے تو معاف کر دینا۔ سر میرا جو سب سے بڑا concern ہے کہ میانوالی ڈسٹرکٹ سے ہم چھ نمائندے elect ہو کر آئے ہیں۔ جو وہاں پر development committee بنی ہے اس میں ہم میں سے ایک کا نام بھی شامل نہیں ہے یعنی جو 95 فیصد ووٹ لینے والے ہیں ان کا نام development committee میں شامل نہیں ہے میں کیسے expect کر سکتا ہوں کہ وہ وہاں پر جو ہارے ہوئے لوگ ہیں وہ میرے حلقے کی عوام اور ہمارے لئے کام کریں گے یہ بجٹ ہی ہے نہ sir؟ اور یہ بجٹ ان کے پاس جائے گا اور انہوں نے آگے اس پر کام کرنا ہے۔ دوسرا میرا question ہے یا میری request ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح NFC ایوارڈ federal government کی طرف سے ملتا ہے کیا یہ ensure یہاں پر ہو گا کہ same kind of award یہاں پر بھی دیئے جائے گا اور جتنی ہماری اس علاقے کی آبادی ہے اس کے مطابق ہمیں پیسا ملے گا میری انفارمیشن کے مطابق 88 فیصد آپ جو بجٹ دیتے ہیں وہ تمام اضلاع کو آبادی کے حساب سے دیتے ہیں میں request کروں گا کہ میانوالی بہت ہی backward area ہے اس کو اس 12 فیصد سے زیادہ مل جائے تو اچھا ہو گا۔ sir, coming over to schools سکول کے اوپر میں پہلے بھی بات کر چکا ہوں میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ وہاں پر کالا باغ سے اوپر شکر درہ تک کوئی تین ایسی یونین کونسلز کوٹ چاندنہ، تانی خیل اور کچا بنی خیل ہیں جس میں گرلز سکول سرے سے ہی نہیں ہے۔ تو request کروں گا کہ اس بجٹ کے اندر ان سکولوں کو بھی ڈالا

جائے اور اگر وہاں پر اگر کسی سکول کی اپ گریڈیشن کی ضرورت ہے for sure اس کی ضرورت ہے تو یہ بھی کیا جائے۔ Sir coming to the hospitals شاید یہ یہاں پر نہیں ہے لیکن جو companies بنی ہیں PHFMC کے workers کو according to the government تنخواہ نہیں مل رہی ہے۔ کسی کو 23 ہزار روپے دے رہے ہیں، کسی کو 25 ہزار روپے دے رہے ہیں تو میں کہتا ہوں اور اِس کا مطلب ہے کہ یہ تو اِس ایوان کی اور اِس حکومت کی بھی بے عزتی ہو گی کہ اگر وہ اپنے احکامات پر عمل درآمد نہیں کروا سکتی so اِسے بھی بجٹ میں consider کیا جائے تا کہ ملازموں کو جتنی تنخواہ ملنی چاہئے وہ انہیں ملے۔

جناب سپیکر! ہمارے علاقے کی configuration کچھ اِس طرح کی ہے کہ علاقہ لمبا چوڑا ہے اور وہاں پر BHUs کی شدید کمی ہے تو میں request کروں گا کہ آنے والے بجٹ میں علاقے کے تمام BHUs کو upgrade کیا جائے اور اِنہیں RHCs میں convert کر کے وہاں پر proper ڈاکٹر تعینات کئے جائیں۔ میں اِس دفعہ جب حلقہ میں گیا ہوں تو میرے خیال میں وہاں پر 40 فیصد ایسے BHUs تھے بلکہ میں 80 فیصد کہوں گا کہ ایسے BHUs تھے جہاں پر ڈاکٹر ہی موجود نہ تھے اور صرف ڈسپنسر وہاں پر کام چلا رہا تھا۔

جناب سپیکر! میں نے ابھی MLC کی terminology پوچھی ہے تقریباً 50 کلو میٹر کے فاصلے سے اگر کوئی آدمی آتا ہے تو وہاں پر MLC کرنے والا ڈاکٹر ہی موجود نہیں ہے تو اسے مزید 60 کلو میٹر دور جا کر MLC کروانا پڑتا ہے تو اُسے MLC کے لئے 110 کلو میٹر کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ جلدی جلدی اپنی بات مکمل کر لوں کیونکہ آپ ہمیشہ مجھے جلدی کرنے کا کہہ دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہی request کروں گا کہ already roads جو plan کے اندر پہلے سے موجود تھے کہ انہوں نے بننا ہے، ان کو special consider کیا جائے تا کہ اُن کے لئے بجٹ مل سکے۔ Unfortunately مجھے یہی لگتا ہے کہ اِن علاقوں میں ان roads کے لئے شاید کوئی بجٹ نہیں ملے گا جو already ہیں جن میں کالا باغ شکر درہ روڈ ہے۔ اِس کے علاوہ already plan شدہ ایک "انٹر چینج ترگ" کے اُوپر بھی کام ہونا چاہئے اور ونجاری کمر مشانی کے علاوہ ٹولہ بھانگی خیل سے مانجھا غنڈی اور چھوٹے چھوٹے جتنے بھی وہاں پر roads بننے والے ہیں، وہ بننے چاہئیں۔

جناب سپیکر! وہاں پر نالے بھی بہت سارے آ رہے ہیں، ابھی بہت سارے دوستوں نے زراعت کے اُوپر بات کی ہے کہ کسان کو گندم کے پیسے نہیں مِل رہے اور دوسری چیزیں نہیں مل رہیں لیکن میرے علاقے میں نالوں اور ژالہ باری کی وجہ سے ہونے والی تباہی نے کسانوں کی کمر ہی توڑ دی ہے۔ اگر ممکن ہو تو ان متاثرین کے لئے کوئی نہ کوئی ریلیف دیا جائے۔ Specially تباہی کا باعث بننے والے نالوں اور دیگر نالوں کے اُوپر بند باندھنے چاہئیں۔

جناب سپیکر! ریسکیو 1122 کا وہاں پر ایک ہی سٹیشن ہے لیکن وہاں پر بھی fire fighting والی گاڑی نہیں ہے so پھر کہوں گا کہ اگر ممکن ہے اور کوئی تھوڑے بہت پیسے ہیں تو وہاں عیسیٰ خیل، کالا باغ اور خاص طور پر اُوپر ٹولہ بھانگی خیل میں ریسکیو سنٹر بنایا جائے اور انہیں properly equipped کیا جائے۔ وہاں پر "ماڑی پٹرولیم کمپنی" کام کر رہی ہے تو حکومت کے rules کے مطابق جہاں سے گیس نکل رہی ہو، اس علاقے کے پانچ کلومیٹر کے اندر عوام کو گیس ملنی چاہئے لیکن ہمارا وہ خوب صورت اور خوش قسمت علاقہ ہے کہ پانچ کلومیٹر تو کیا پچاس کلومیٹر کے فاصلے پر بھی گیس دستیاب نہیں ہے اور اِن کی رائلٹی، not Gas بلکہ باقی بھی جتنی mines ہیں، 2019 کے بعد ایک روپیہ بھی اِس میں سے خرچ نہیں ہوا۔ وہاں پر سب سے بڑی غلط practice ہو رہی ہے most probably جتنے بھی mines وہاں سے نِکل رہے ہیں اِس میں ایک گیٹ پاس کے اُوپر تین تین گاڑیاں چلی جاتی ہیں جس سے حکومت کو بھی نقصان ہو رہا ہے اور اُنہیں بھی پیسے نہیں مل رہے جبکہ علاقے کی بھی کوئی ترقی نہیں ہو رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میجر صاحب! جلدی سے wind up کریں۔

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! ابھی کرتا ہوں۔ وہاں پر ایک "چاپری ڈیم" بنا ہے جس پر بڑا huge خرچہ already ہو چکا ہے لیکن وہ ابھی تک مکمل نہیں ہوا۔ جس کی بھی غلطی ہے تو میں request کروں گا کہ اِس بجٹ کے اندر اِس ڈیم کے لئے proper fund کی allocation ہو جائے تاکہ لوگوں کے پینے کے پانی کا مسئلہ حل ہو جائے۔ اس سے زیادہ علاقے میں ہمارا issue پینے کے پانی کی بچھائی گئی 40,40 اور 45,45 سال پرانی پائپ لائنیں زنگ آلود ہونے کے علاوہ

blocked بھی ہیں۔ اگر present بجٹ میں اِس کے لئے بھی کوئی فنڈز رکھے جائیں تو علاقے کے لوگوں کو فائدہ ہو جائے گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: میجر صاحب! آج آپ کو پُورا وقت دیا گیا ہے تو کیا آپ آج راضی ہیں؟

جناب محمد اقبال: جی، بالکل۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب بلال یامین۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب شعیب امیر ملک!

جناب شعیب امیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم0 ایاک نعبد و ایاک نستعین0 جناب سپیکر! شکریہ۔ کسان کے اُوپر بہت زیادہ بات ہوئی ہے لیکن میں کچھ اور بات کرنا چاہوں گا کہ اِس حکومت کی کسان کُش پالیسی سے کسانوں کے اندر ایک لاوا پک رہا ہے۔ پنجاب کے کسان ہماری زراعت کی ریڑھ کی ہڈی ہیں اور جب یہ لاوا پھٹا تو حکمرانوں کو اپنی حکومت چلانا مشکل ہو جائے گی اور عنقریب اگر ہم نے گندم خریداری نہ کی اور باردانہ دینے کی پالیسی تبدیل نہ کی تو پنجاب بھر کے کسان سڑکوں پر ہوں گے اور پھر آپ لوگوں کی زندگی میں مشکلات آئیں گی۔

جناب سپیکر! باردانہ کی آپ نے جو بھی ترتیب رکھی ہے بے شک رکھیں even پنجاب کے کسانوں کو یہ بھی منظور ہے کہ آپ باردانہ کے اُوپر "اُس کبوتروں والی سرکار کی تصویر" بنا کر دے دیں تو پھر بھی وہ باردانہ لیں گے اور آپ کو گندم دینے کے لئے تیار ہیں۔ میں چیف منسٹر محترمہ مریم صفدر اعوان کو ایک یاددہانی کروانا چاہتا ہوں کہ گزشتہ دور حکومت میں جب میرے حلقہ میں ضمنی الیکشن ہو رہا تھا جہاں پر وہ تشریف لائی تھیں۔ اُنہوں نے تحصیل چوک اعظم کو تحصیل بنانے کا اعلان کیا تھا خیر وہ ضمنی الیکشن آپ ہار گئے تھے لیکن ابھی میں چیف منسٹر صاحبہ سے گزارش کروں گا کہ چوک اعظم کو کم از کم تحصیل بنا دیا جائے۔ وہ غلطی سے پہلے سے بنے بنائے ضلع لیہ کو تحصیل بنانے کا اعلان کر رہی تھیں۔

جناب سپیکر! صحت کے اوپر بات کروں گا کہ BHU شیر گڑھ، میرے حلقے میں ایک بہت عام شاہراہ جس کے اُوپر ٹریفک کا بہت زیادہ رش ہوتا ہے اس پر واقع ہے تو اس کو RHC بنایا جائے کیونکہ آئے روز اُدھر بہت سے حادثات ہوتے رہتے ہیں اور proper health

services کی وجہ سے کافی لوگوں کی وہاں پر اموات ہوئی ہیں اور زخمیوں کو دُور دراز کے ہسپتالوں میں لے کر جانا پڑتا ہے۔ So and so کہ اُس BHU جو کہ بہت ہی important ہے، پر ایمبولینس بھی نہیں ہے اور وہاں کی ایمبولینس کسی اور جگہ پر attach کر دی گئی ہے۔ اِسی طرح میرے حلقہ میں BHU نواں کوٹ کو بھی RHC بنانے کی ضرورت ہے اور اِس حوالے سے میں وزیر خزانہ کی توجہ چاہوں گا۔ میں نے ایک ضمنی سوال پر پہلے کارڈیالوجی پر بات کی ہے تو لیہ، بھکر، ڈی جی خان اور مظفر کے اضلاع کا ایک جنکشن بنتا ہے تو یہاں پر کوئی اچھا انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہونا چاہئے تاکہ دِل کے مریضوں کے لئے فی الفور وہاں پر صحت کی سہولت میسر ہو سکے۔

جناب سپیکر! ضلع کونسل کی تمام سڑکیں ٹُوٹ پھُوٹ کا شکار ہیں اور اگر کوئی مریض اِن دُور دراز علاقوں میں بیمار پڑ جائے تو وہ ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی زندگی کی بازی ہار جاتا ہے اس لئے مہربانی کر کے ٹُوٹ پھُوٹ کا شکار سڑکوں خاص طور پر یہ جو deterioration آئی ہے پچھلے تین سال کے اندر PDM اور پھر نگران وزیر اعلیٰ کے دور میں ضلع کونسل کے فارم ٹو مارکیٹ roads کو جلد از جلد پورے ضلع لیہ میں اور خاص طور پر میرے حلقہ PP-281 میں repair کئے جائیں۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ میں دو میونسپل کمیٹیاں ہیں اور ماشاء اللہ دونوں میونسپل کمیٹیوں کے اندر چیف آفیسرز تعینات نہیں ہیں اور ایڈیشنل چارج بڑی میونسپل کمیٹی کے چیف آفیسر کو دیا گیا ہے جنہیں وہاں پر اتنے کام ہیں کہ وہ چھوٹی میونسپل کمیٹیوں کو کیا وقت دیں گے۔ ایک proper management نہ ہونے کی وجہ میونسپل کمیٹی چوک اعظم اور میونسپل کمیٹی چوبارہ کے اندر تعفن پھیل رہا ہے، گلیاں گندے پانی سے بھری پڑی ہیں، واٹر سپلائی سکیم اور سیوریج کا پانی mix ہو کر لوگوں کے لئے بہت سی بیماریوں کا باعث بن رہا ہے اس لئے وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ چوک اعظم اور چوبارہ تحصیلوں کی سیوریج سکیموں کے لئے بجٹ کے اندر فنڈز رکھے جائیں۔ جب بھی بارش ہوتی ہے خاص طور پر چوک اعظم اور چوبارہ شہر کے اندر دریائے راوی کا ایک سماں ہوتا ہے، لوگوں کو literally کشتیوں کے ذریعے وہاں سے گزرنا پڑتا ہے اور گاڑیاں main road سے نہیں گزر سکتیں۔ ابھی پچھلے ضمنی بجٹ میں بھی اِس کے لئے کوئی خاطر خواہ فنڈز نہیں رکھے گئے تو میری request ہے کہ اِس کے لئے آنے والے بجٹ میں فنڈز رکھے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! جلدی سے wind up کریں۔

جناب شعیب امیر: جناب سپیکر! میرا ضلع تعلیم کے حوالے سے پسماندہ ہے اور وہاں پر کوئی اچھا سا کیڈٹ کالج یا بارانی یونیورسٹی بنائی جائے کیونکہ وہاں پر سارے agriculturist ہیں۔ اِسی طرح سب سے اہم مسئلہ جس سے ہماری لاکھوں ایکڑ زمینیں آباد ہوں گی وہ "گریٹر تھل کینال پارٹ II" ہے۔ اس کے اُوپر میری وزیر موصوف سے بات بھی ہوئی ہے اور ڈویلپمنٹ چل رہی ہے تو اِس کے لئے بھی میری گزارش ہے کہ آئندہ بجٹ میں فنڈز مختص کر کے اِسے بنایا جائے۔ میں نے پہلے بھی بات کی ہے کہ industrial zone کی سخت ضرورت ہے۔ وہاں زیادہ گورنمنٹ کی زمین پڑی ہوئی ہے لیہ میں کسی بھی جگہ پر ایک industrial zone بنا دیا جائے تاکہ پسماندہ علاقے کے لوگوں کو بھی وہاں نوکری کے مواقع مل سکیں۔ بے شک اٹک والا industrial zone وہاں shift کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب شعیب امیر: جناب سپیکر! میری آخر میں گزارش ہے کہ جو پسماندہ اضلاع ہیں اُن کے لئے زیادہ سے زیادہ بجٹ رکھا جائے تاکہ وہاں کے لوگوں کی کوئی بہتری ہو سکے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترم ملک نوشیر خان!

ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال: جناب سپیکر! میں اپنی بجٹ کی تقریر کا آغاز ایگریکلچر سے کرنا چاہوں گا۔ اگر کسان خوشحال ہے تو میں دعوے سے کہتا ہوں کہ پنجاب خوشحال ہے۔ میں پچھلے کافی tenure سے دیکھ رہا ہوں، اب تو Pre Budget speeches شروع ہو چکی ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ بجٹ میں ہمارا کوئی پارلیمنٹ، ہاؤس یا منسٹر کا proper role نہیں ہے۔ یہ آخری دن کتابچہ ہاتھ میں پکڑا دیتے ہیں اور ادھر اپوزیشن شور کر رہی ہوتی ہے اور ہمارا منسٹر بجٹ پڑھ رہا ہوتا ہے۔ بجٹ ہمارے پنجاب کی ایک اہم چیز ہے جس پر پورے صوبے نے انحصار کرنا ہوتا ہے مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ اس کو سنجیدگی سے نہیں لیا جا رہا ہے۔ اگر ہم ایگریکلچر کی طرف جائیں تو ہمیں سب سے زیادہ ضرورت اس چیز کی ہے کہ ہم اپنے کسان کو proper seeds دیں تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ فی ایکڑ average لے سکے لیکن ہمارے ایگریکلچر کے جتنے research center ہیں ان میں اتنا کم بجٹ رکھا جاتا ہے کہ بڑی مشکل سے اُن کی تنخواہیں پوری ہوتی ہیں یا اُن

کی بلڈنگ کی renovation ہوتی ہے۔ ہم proper research کے حوالے سے زیرو ہیں۔ ہم نئے seeds لائیں اور اپنے کسانوں کو ایسے seeds دیں جس سے وہ فی ایکڑ زیادہ کاشت لے سکیں۔

جناب سپیکر! میری بجٹ کے حوالے سے ایک اور تجویز ہے کہ ہم نے جو بجٹ اور ADP میں رکھا ہے اُس میں زیادہ roads اور buildings ہیں۔ ویسے بھی بجٹ اور ADP میں 90 فیصد حصہ interim set up کا ہی تسلسل ہے۔ اگر ہم production sector یعنی صنعت، زراعت، آبپاشی اور لائیو سٹاک میں کم از کم 40 فیصد بجٹ رکھیں تو وہ sector جب grow کرے گا تو ہمارا پنجاب بہت زیادہ grow کرے گا کیونکہ پنجاب ایک بڑا صوبہ ہے، دوسرے صوبے اسی کو follow کرتے ہیں۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے چاہے اُس طرف سے حکومت ہو یا ہماری طرف سے حکومت ہو میں نے کبھی long term منصوبہ بنتے نہیں دیکھا، بس ڈنگ ٹپاؤ پروگرام ہوتا ہے۔ اس وقت ہم daily wages پر ملک کو چلا رہے ہیں۔ ہمیں آج کی فکر ہے، کل کی فکر نہیں ہے جس کی وجہ سے گندم میں بھی بحران پیدا ہوا ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ ہم نے اس پر proper planning نہیں کی جس کی وجہ سے ہمارے لئے بہت بڑا مسئلہ بن گیا ہے۔ آج کل ایک بہت بڑا Issue یہ بنا ہوا ہے کہ ہمارا rice مختلف ممالک میں سب سے زیادہ export ہو رہا تھا اور پاکستان کے rice کی باہر کے ممالک میں بڑی مانگ تھی لیکن pesticide effect کی وجہ سے بہت سے ممالک نے ہمارا rice ban کر دیا ہے۔ اُس کا ذمہ دار کون ہے اور ہمیں اس کا فیصلہ کرنا چاہئے کہ وہ کون لوگ ہیں جو ایسی pesticide use کر رہے ہیں جس سے ہمارے ملک کو نقصان ہوا ہے؟ پہلے کاٹن export نہیں ہو رہی تھی اب rice بھی تقریباً بند ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! میں ٹیکس کے حوالے سے کہوں گا کہ پوری دنیا میں ایک نظام ہے۔ یہاں بہت بڑا مگرمچھ جو اربوں روپے کما رہا ہے لیکن وہ ٹیکس نہیں دے رہا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ proper system میں نہیں ہے۔ آپ کسی بھی country میں چلے جائیں وہاں کوئی شخص چھوٹا سا بھی کاروبار کرتا ہے تو وہ ایک کمپنی بنا کر کرتا ہے۔ جب وہ کمپنی بنائے گا اور اپنے سارے سسٹم کو show کرے گا تو وہ خود بخود tax net میں آجائے گا۔ یہاں اربوں کمانے والے تو بچ جاتے ہیں اور غریب بیچارہ پھنس جاتا ہے یا اس کو پھنسا لیا جاتا ہے۔ میں منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف بھی مبذول کرواؤں گا کہ غیر ترقیاتی اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ مئی سے ستمبر تک کا جو سیزن آرہا ہے

اس میں بجلی کا بہت زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ اربوں روپے کا خرچہ ہوتا ہے۔ اگر ہم انگریز راج کو ختم کر دیں اور جو پینٹ کوٹ پہن کر آفس میں جاتے ہیں اگر وہ دو تین مہینوں تک بجلی کا کم استعمال کریں تو اس سے بھی بہت فائدہ ہو گا۔ وہ سرکاری افسران جو بہت بڑے houses میں رہ رہے ہیں، اُن کی تنخواہیں تو کم ہوتی ہیں لیکن اُن کے اخراجات دس گنا زیادہ ہوتے ہیں۔ گھروں کی maintenance، گاڑیوں کی خریداری اور گاڑیوں کی maintenance میں بہت زیادہ اخراجات ہوتے ہیں۔ اگر ہم ایسے غیر ترقیاتی اخراجات میں cut لگائیں تو اِن شاء اللہ تعالیٰ اربوں روپے کی بچت ہو سکتی ہے اور وہی رقم ہم کسانوں کو دے دیں۔ اس وقت ہم کسان کو مار رہے ہیں اور کسانوں سے گندم نہیں خرید رہے ہیں۔ میری ایک تجویز ہے کہ محکمہ خوراک اور پاسکو نے تو ابھی گندم خریدنا شروع کی ہے پہلے تو open policy ہوتی تھی۔ گندم کی پیداوار ہوتی تھی کچھ خیبر پختونخوا یا دوسرے صوبوں میں چلی جاتی تھی اور کوئی مسئلہ نہیں ہوتا تھا۔ میری تجویز ہے کہ open policy کر دیں تاکہ کم از کم گندم کی کھپت تو ہو جائے۔ اب ہمیں صرف آسرے پر رکھا ہوا ہے لیکن عملی طور پر ہم کچھ بھی نہیں کر رہے ہیں۔ میں وزیر صاحب سے یہی کہوں گا کہ ہم حکومتی اور اپوزیشن کے بنچوں سے ایسے دوستوں کو ساتھ ملائیں جو ان کو بجٹ میں support کریں تاکہ یہ بجٹ ہم سب کے لئے acceptable ہو۔ میں اِن شاء اللہ تعالیٰ اِس شعر کے ساتھ آپ سے اجازت چاہوں گا کہ:

کسان اور کہاں تک ظلم کی زد میں رہے
امیر شہر سے کہہ دو کہ اپنی حد میں رہے

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترم حسن بٹر!

جناب حسن علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب سپیکر! میں نے بولنا تو کافی کچھ تھا لیکن یہ seriousness دیکھ کر چھوٹی چھوٹی دو چار باتیں کر کے اجازت چاہوں گا۔ پہلی بات یہ ہے کہ گوجرانوالہ ہمارا پانچواں بڑا شہر ہے اور میں پہلے بھی explain کر چکا ہوں کہ یہاں کوئی بھی یونیورسٹی نہیں ہے۔ پچھلے 6 سالوں سے فنڈز کا issue آ رہا ہے تو میری بڑی humble

suggestion اور submission ہے کہ اس دفعہ گوجرانوالہ یونیورسٹی کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں تاکہ کل کو لوگ کہہ سکیں کہ ہم گوجرانوالہ یونیورسٹی سے پڑھے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ صفائی نصف ایمان ہے ہم مسلمان ہیں اور ہمارا اس پر عقیدہ بھی ہے۔ جی ٹی روڈ پر جو public toilets ہیں ان کی حالات زار دیکھ کر صرف ہم افسوس ہی کر سکتے ہیں۔ جو Bacterial infections وہاں سے generate ہوتے ہیں اُس پر خاموش ہی رہیں تو بہتر ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ موٹروے طرز کے واش رومز جو executive ہیں وہ جی ٹی روڈ پر بھی بنائے جائیں۔ اس سے آپ کا revenue بھی generate ہو گا اور employment بھی آئے گی۔ اگر جی ٹی روڈ پر پچاس یا سو کلومیٹر کے فاصلے پر اس طرح کے واش رومز بن جائیں گے تو یہ بہت بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر! گوجرانوالہ کے لئے ٹریفک کا مسئلہ بہت بڑا ہے۔ پانچواں بڑا شہر ہونے کے ساتھ ساتھ اِس کو ٹریفک کے مسائل بھی درپیش ہیں۔ رِنگ روڈ گوجرانوالہ کے عوام کی ڈیمانڈ ہے اور یہ ہر شہری کی pulse ہے۔ گوجرانوالہ کے لئے رِنگ روڈ ہونا چاہئے تاکہ آنے والی نسلوں کو ہم بہتر ماحول دے سکیں۔

جناب سپیکر! گوجرانوالہ کا ایک بہت بڑا مسئلہ water scarcity کا ہے جس کو میں پانچ، چھ دفعہ highlight بھی کر چکا ہوں۔ We are among the top for countries جو water scarcity face کر رہے ہیں اور آج تک ہم نے water saving policy نہیں بنائی اور اگر کاغذوں میں بنی بھی ہے تو اُس کی implementation نہیں ہوئی۔ موٹروے پر سفیدے کی بھرمار ہے وہ پندرہ سے بیس لیٹر پانی suck کرتے ہیں مگر کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ اس لئے water saving plan کے حوالے سے جو ہم بہتر کاوشیں سرانجام دے سکیں وہ بھی ہمیں دینی چاہئے۔

جناب سپیکر! سنٹرل پنجاب کی بار بار بات کی جاتی ہے کہ سارا بجٹ اِدھر آ گیا ہے۔ پورے سنٹرل پنجاب میں ہمارے پاس recreational and amusement نہیں ہیں۔ خاص طور پر ہماری یوتھ بہت بے راہ روی کی طرف چلی جاتی ہے جب اِس طرح کی activities اُن کے پاس نہیں ہوتی۔ ہمارے پاس ایک plan ہے کہ ہیڈ خانکی یا ہیڈ بلوکی یا ہیڈ قادرآباد پر بہت زیادہ جگہ

spare ہے اگر یہاں water supports parks and amusement parks بنتے ہیں تو اُس سے بھی ہم بہت بڑا revenue generate کر سکتے ہیں۔ اس طرح سے ہم اپنے ملک کی ترقی میں بھی حصہ ڈال سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! جو major satellite roads کے peripheries ہیں وہاں ریسکیو 1122 کے موبائل یونٹس لازمی ہونے چاہئیں۔ اکثر اموات دیر سے ہسپتال پہنچنے کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ اگر اُن کو وہاں ہی first aid مل جائے تو یہ بہت بہتر ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہوں گا کہ ہمارے پاس پنجاب میں Drugs Rehab سنٹرز بالکل نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اگر گورنمنٹ اس طرف بھی تھوڑی توجہ دے گی تو شاید چیزیں مزید بہتری کی طرف جا سکیں۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بٹر صاحب! بہت شکریہ۔ محترمہ رخسانہ شفیق!

محترمہ رخسانہ شفیق: رب اشرح لی صدری ویسرلی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی۔ السلام علیکم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں مسلم لیگ (ن) کے کامیاب امیدواروں کو مبارک باد پیش کرتی ہوں جنہوں نے ضمنی انتخابات میں ثابت کر دیا کہ عوام مسلم لیگ کے ساتھ ہے اور عوام نے مسلم لیگ (ن) کی کارکردگی پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ میں بہاولنگر سے تعلق رکھتی ہوں اور میں اپنے قائد میاں محمد نواز شریف، وزیر اعظم میاں محمد شہباز شریف اور وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بہاولنگر سے پہلی مرتبہ مسلم لیگ (ن) کی طرف سے مجھے منتخب کیا۔ بہاولنگر ایک پسماندہ ضلع ہے حالانکہ آبادی کے لحاظ سے یہ بہت بڑا ضلع ہے اس کو پانچ تحصیلیں لگتی ہیں۔ ویسے تو یہاں بہت مسائل ہیں لیکن فوری توجہ طلب یہاں فراہمی آب اور نکاسی آب کا مسئلہ ہے۔ سیوریج کا پانی پینے کے پانی میں شامل ہو کر بیماریوں کا سبب بن رہا ہے۔ بہاولنگر میں لوگ ہیپاٹائٹس اور دیگر بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں تاکہ لوگوں کو پینے کا صاف پانی میسر آ سکے۔

جناب سپیکر! وزیر اعظم میاں محمد شہباز شریف صاحب نے بہاولنگر کے لئے میڈیکل کالج کا تحفہ دیا تھا جس کی تعمیر میں کروڑوں روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ سابقہ دور حکومت میں کام کو

روک دیا گیا تھا۔ اب اس میڈیکل کالج کو مکمل کرنے کے لئے فنڈز مہیا کئے جائیں تا کہ بہاولنگر کی عوام اس سہولت سے مستفید ہو سکیں اور طلباء و طالبات کو پڑھنے کے لئے دوسرے شہروں میں نہ جانا پڑے۔ بہاولنگر میں مدنی کالونی مین علاقہ ہے یہاں سرکاری پانچ ایکڑ جگہ بالکل خالی پڑی ہوئی ہے جو کوڑا کرکٹ کا ڈھیر بنی ہوئی ہے۔ جس سے تعفن اور دوسری بیماریاں پھیل رہی ہیں یہ گنجان اور رہائشی علاقہ ہے دور دور تک کوئی پارک یا کھیل کا میدان نہیں ہے صحت مند معاشرے کے لئے پارک بہت ضروری ہے یہاں فوری طور پر پارک بنایا جائے۔ جس سے پچاس ہزار سے زائد لوگ مستفید ہو سکتے ہیں۔ مدنی کالونی میں سڑکوں کی حالت بہت ابتر ہے اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اس کی تعمیر و مرمت کے لئے خصوصی فنڈز مہیا کئے جائیں جس سے بہاولنگر کی پسماندی کے خاتمے میں مدد مل سکے۔ بے گھر لوگوں کے لئے گھروں کا منصوبہ ایک شاندار منصوبہ ہے بہاولنگر کو بھی جلد از جلد اس فہرست میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہاں وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف کا ذکر ضرور کروں گی۔ وہ جس طرح دن رات محنت کر رہی ہیں اس سے پنجاب میں ان شاءاللہ ترقی کا دور دورہ ہو گا۔ عوام کو وزیر اعلیٰ محترمہ نواز شریف سے جو توقع تھی انہوں نے ان توقعات سے بڑھ کر کام کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے ڈیڑھ دو ماہ میں اپنی کارکردگی سے یہ ثابت کیا ہے کہ کام کیسے کئے جاتے ہیں اور اتنا بڑا صوبہ کیسے چلایا جاتا ہے۔ ان کے اچھے اقدامات سے عوام کو ریلیف مل رہا ہے اور مہنگائی میں کمی آ رہی ہے۔ سابقہ دور حکومت کے بعد یہ پہلا رمضان المبارک تھا کہ اشیاء خورد و نوش کی قیمتیں کنٹرول میں تھیں۔ اب آٹا، گھی، چینی، دال اور دوسری ضروریات زندگی کی اشیاء میں واضح کمی آ رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ باصلاحیت، نڈر، متحرک اور محنتی خاتون ہیں۔ جس تیز رفتاری سے کام شروع ہوئے ہیں مخالفین کی نیندیں حرام ہو گئی ہیں۔ سابقہ حکومت کے لئے ایک شعر عرض ہے کہ:

جن کا دعویٰ تھا سنوارے ہیں بیاباں ہم نے
ان سے پوچھو کہ اجاڑے ہیں گلستان کتنے

پچھلے دور حکومت کے لئے صرف ایک رات، اندھیر نگری چوپٹ راجا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب ڈاکٹر فیصل!

جناب فیصل جمیل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ آج ویسے باتیں تو کافی کرنے کو دل کر رہا تھا لیکن ہمارے منسٹرز وغیرہ تو پہلے ہی چلے گئے پھر بھی بات ریکارڈ پر آجائے تو میں اپنے کچھ important issues بیان کرنا چاہتا ہوں جس طرح ہمیں بجٹ کی تجاویز کے لئے دیئے گئے تو سب سے پہلے آپ نے ایجوکیشن کی اہمیت پر بات کی کہ education is the most important. تو اس کی seriousness کے یہ حالات ہیں کہ میں اپنے ڈسٹرکٹ رحیم یار خان کا ڈیٹا لے کر آیا ہوں۔ ڈسٹرکٹ رحیم یار خان میں اس ٹائم کم از کم ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی 5300 اسامیاں ابھی تک خالی ہیں جو fill نہیں ہوئیں تو میری تجویز یہ ہو گی کہ کم از کم ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ جو missing teachers ہیں یعنی جو میرے ڈسٹرکٹ رحیم یار خان میں 5300 اسامیاں ہیں تو ان کے لئے اس بجٹ میں فنڈز رکھا جائے اور ان خالی اسامیوں کو fill کیا جائے۔ دوسری چیز کہ ہم لوگ نئے سکولوں کی تو بات کر رہے ہیں لیکن already ہمارے سکول جو ایسے ہیں جن کی چار دیواری نہیں ہے یا building damage ہیں یہ ڈیٹا گورنمنٹ پنجاب کا ہے جس میں ہماری تحصیل خان پور میں تقریباً 164 ایسے سکولز ہیں جن میں ابھی تک چار دیواری نہیں ہے اور کُل تقریباً 341 ایسے سکولز ہیں جن کی building damage ہو چکی ہیں تو میری request ہو گی کہ اس بجٹ میں ان سکولوں کی چادر یا چار دیواری یا ان سکولوں کی building کی rehabilitation کے لئے فنڈز رکھے جائیں۔ تحصیل خان پور میں 604 ایسے سکولز ہیں جن میں صاف پینے کا پانی available نہیں ہے تو جب خاص طور پر دیہاتوں کے سکولوں میں یہ معاملات ہوتے ہیں جہاں پر ٹیچرز نہیں ہوتے، جہاں پر بلڈنگز نہیں ہوتیں تو ہمارے لوگ وہاں کے بچوں کو child labor کی طرف ڈال دیتے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ پنجاب میں اس وقت child labor کا کتنا بڑا issue چل رہا ہے تو اگر ان سکولوں کی facilities بہتر کی جائیں گی تو child labor میں کمی آئے گی۔ میں فنانس منسٹر صاحب کی توجہ چاہوں گا کہ جس طرح پنجاب کی 12 کروڑ آبادی ہے ہمیں جو required schools کی تعداد ہے اگر ہم پورا آدھا بجٹ بھی اس side پر لگا دیں تو میرے خیال میں ہم وہ پورا نہیں کر سکتے تو اس کا ایک بہترین حل یہ ہے کہ جس طرح پچھلی گورنمنٹ نے صحت کی سہولیات کے لئے ہیلتھ کارڈ issue کیا تھا تو آیا ہم کوئی ایسا mechanism بنائیں کہ تعلیم کارڈ issue کریں اور ہم کئی پبلک پرائیویٹ سکولز کو اپنی

terms and conditions پر اپنی تحویل میں لے کر، جو مستحق بچے ہیں وہ تعلیم کارڈ کے ذریعے ان سکولوں میں جائیں۔ اگر ہم آج کی date سے لگ جائیں کہ ہم 2500 سے 3000 نئے سکولز تعمیر کرنے ہیں تو میرے خیال میں یہ possible نہیں ہو گا تو میری صحت سے پہلے ایجوکیشن پر یہ تجویز ہو گی کہ ہیلتھ کارڈ کی طرح کوئی تعلیم کارڈ بھی issue کیا جائے۔

دوسری جو بجٹ پر تجاویز مانگی گئی ہیں وہ سب سے زیادہ ہیلتھ پر مانگی گئی ہیں تو ہمارے ضلع رحیم یار خان میں ہیلتھ کے حوالے ایک ٹیچنگ ہسپتال ہے جو شیخ زید ہسپتال ہے۔ ضلع رحیم یار خان کی آبادی اس وقت پچاس لاکھ ہے اس پچاس لاکھ آبادی کے ساتھ ہمارے پاس سندھ اور بلوچستان کے کافی patients آتے ہیں تو ایک ضلع میں صرف ساڑھے سات سو بیڈ کا ہسپتال ناکافی ہے تو میری تجویز یہ ہو گی کہ ہمارے جتنے بھی ضلع رحیم یار خان کے تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہیں خصوصاً 10 لاکھ آبادی کی تحصیل خان پور اس کا جو تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہے وہ 120 بیڈز کا ہے اگر اس کو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں اپ گریڈ کر دیا جائے تو ہماری ہیلتھ کی سہولیات کافی ہو جائیں گی۔ دوسری چیز یہ کہ صبح سے یہاں پر باتیں ہو رہی ہیں اور ہیلتھ منسٹر خواجہ سلمان رفیق صاحب بیٹھے تھے تو جہاں تک صوبے کی 12 کروڑ عوام کو جتنی facilities پنجاب گورنمنٹ provide کر رہی ہے اگر اس بجٹ میں اس کو three time بھی کر دیں تو complaints کم نہیں ہوں گی۔ complaints پچھلے تین سے چار سالوں میں جب عمران خان صاحب کی حکومت تھی تو کیوں کم تھیں اس کی وجہ یہ تھی کہ جو ہیلتھ کا بجٹ تھا اس میں ایک حصہ ہم نے ہیلتھ کارڈ کی طرف issue کر دیا۔ گورنمنٹ نے 800 سے 1000 ہسپتال اپنی تحویل میں لے لئے تھے۔ جس کی وجہ آپ کا کوئی مریض unattended نہیں جاتا تھا۔ آپ پچھلے تین سال کا ڈیٹا لیں تو اس میں maternal and child death ratio جو ہے وہ بہت زیادہ decrease ہوئی تھی اس کی وجہ کیا تھی کہ quackery کم ہوئی تھی کیونکہ گورنمنٹ ہسپتالوں میں بہت رش ہے THQ Khanpur میں 6 surgeons ہیں اور دو OTA کام کر رہے ہیں۔ اب چھ 6 surgeons اور دو OTA۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ایک سیکنڈ۔ آج کے اجلاس کا وقت چار بجے تک کا تھا تو ہم 15 منٹ کے لئے اجلاس کے وقت کو بڑھاتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کا وقت 15 منٹ بڑھا دیا گیا)

جناب فیصل جمیل: جناب سپیکر! اگر ہمارے پاس 4 surgeons ہیں 4 Gynecologists ہیں تو 2 Anesthetics کام کر رہے ہیں اگر وہ 7/24 بھی کام کریں تو آپ beat نہیں کر سکتے اس کا بہترین حل وہی ہے، چاہے آپ صحت کارڈ کا نام شریف کارڈ رکھ لیں، نواز شریف کارڈ رکھ لیں لیکن اس کو براہ مہربانی بحال کریں تا کہ quackery جو ایک غریب عورت 3 ہزار روپے، 4 ہزار روپے بھی afford نہیں کر سکتی۔ private hospital میں normal delivery کی فیس 20 سے 30 ہزار روپے ہے وہ غریب 3 سے 4 ہزار روپے بھی afford نہیں کر سکتی تو اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے ہماری خواتین کی death ratio بڑھ گئی ہے۔ ہمارے جو بچے پیدا ہوتے ہیں، birth Asphyxia ایک بیماری ہے جب بچہ پیدا ہوتا ہے اگر اُس وقت بچے کو oxygen نہ ملے اور وہ دیر سے روئے تو اُس کا اُس وقت پتا نہیں لگتا لیکن جب وہ دو سال کی عمر میں چلنا اور بولنا شروع نہیں کرتا تب ہمیں پتا چلتا ہے کہ جب اُس کی پیدائش birth Asphyxia کی وجہ سے ہوئی تھی تو جو quackery اس cardhealth کے بند ہونے کے بعد بہت زیادہ flourish کر رہی ہے تو اُس میں بھی اس سے آپ کو control ملے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! please wind up کریں۔

جناب فیصل جمیل: جناب سپیکر! جی۔ اس حوالے سے last میں یہ کہوں گا کہ prevention of diseases ہم disease کے علاج کے لئے تو بجٹ رکھتے ہیں لیکن for preventions کہ بیماریاں نہ ہوں تو میری تجویز ہے کہ اس کے لئے بھی خاطر خواہ بجٹ رکھا جائے۔ ایگریکلچر کے بارے میں صرف آدھے منٹ کی بات کروں گا کہ جو ہمارا نہری نظام ہے، ہمارا پانی tail تک نہیں پہنچتا صرف اس وجہ سے کہ canalization نہیں ہوئی ہے نہروں کی اچھی بھل صفائی کی جائے، پانی کی چوری روکی جائے، اس کے لئے خاطر خواہ بجٹ رکھا جائے۔ دوسری چیز research ہے ہمارے بیج ہمیں 50 سے 60 من فصل دیتے ہیں اور ہمارے ساتھ انڈیا میں ڈیڑھ، ڈیڑھ سو من فصلیں لے رہے ہیں۔ ہمارے کسانوں کا یہ مسئلہ تب تک حل نہیں ہو گا جب تک ہم نئے بیج research نہیں کرتے ہم دو سال سے صرف سفید مکھی کو کنٹرول نہیں کر سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! Thank you very much.

جناب فیصل جمیل: جناب سپیکر! صرف 30 سیکنڈ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کے 30 سیکنڈ ہو گئے ہیں۔

جناب فیصل جمیل: جناب سپیکر! ساؤتھ پنجاب کی بات ہمیشہ رہ جاتی ہے۔ چلیں ہم نے تجاویز دے دی ہیں یہ ہماری تجاویز شاید مانیں یا نہ مانیں تو میں آخر میں ایک ہی شعر پڑھوں گا:

کشتیاں سب کی کنارے پہ پہنچ جاتی ہیں
نا خدا جن کا نہیں ہوتا ان کا خدا ہوتا ہے

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! Thank you جی، رانا منور حسین صاحب!

رانا منور حسین: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے مجھے پری بجٹ سیشن میں ٹائم دیا تو میں ایک دو تجاویز آپ کو عرض کر دوں پھر میں پری بجٹ پر بات کروں گا۔ سب سے پہلے میری گزارش یہ ہے کہ الحمد اللہ 2008 کی اسمبلی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ پنجاب اسمبلی کے اس منتخب ایوان میں، august House میں الحمد للہ تلاوت قرآن پاک کے بعد جو نعت شریف شروع ہوئی، اُس کا 2008 کی اسمبلی کو اعزاز حاصل ہے۔

جناب سپیکر! یہ بھی اللہ کا خاص فضل و کرم ہے کہ ختم نبوت کی جو قرانی آیات اس اسمبلی میں آویزاں ہیں اس کا بھی 2018 کی اسمبلی کو اعزاز حاصل ہے آپ بھی اُس اسمبلی کے ممبر تھے کہ جب COVID کے دوران Faletti's Hotel میں چند ماہ اجلاس ہوا تو وہاں میں نے Point of Order پر 17 منٹ ختم نبوت پر تقریر کی تھی اُس کے نتیجے میں Treasury Benches سے ایک legislation ہوئی تو اُس کے بعد الحمد للہ پورے پنجاب میں ہر دفتر میں، ہر ایوان میں ختم نبوت کی آیات لکھ کر آویزاں کی گئی ہیں یہ اس ایوان کو اعزاز حاصل ہے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد یہ pattern پورے پاکستان میں adopt کیا گیا اور اب ان شاءاللہ، اللہ کے فضل و کرم سے نیشنل اسمبلی میں، سینیٹ آف پاکستان میں، تمام صوبائی اسمبلیوں میں اور Azad Kashmir Legislative Assembly اور ہماری گلگت بلتستان اسمبلی میں بھی ختم نبوت کی آیات آویزاں ہیں اس پر میں 2018 کے ایوان کے تمام معزز ممبران کو مبارکباد

پیش کرتا ہوں کہ آپ سب نے اس کار خیر میں حصہ ڈالا۔ اب میری یہ تجویز ہے کہ جس طرح سے نیشنل اسمبلی میں تلاوت قرآن پاک اور نعت رسول مقبول ﷺ کے بعد National Anthem پڑھا جاتا ہے تو پنجاب اسمبلی میں بھی نعت رسول مقبول ﷺ کے بعد قومی ترانہ ضرور ہونا چاہئے اس کی وجہ یہ ہے چونکہ ہم پاکستانی ہیں، پاکستان سے محبت رکھتے ہیں۔ ہمارے بزرگوں نے قربانیاں دے کر پاکستان کو بنایا ہے یہ یاد ہر sitting میں ہمیں پاکستان کی عظمت اور توقیر کو بڑھانے کے لئے National Anthem ضرور پڑھنا چاہئے یہ میری تجویز ہے آپ مہربانی فرمائیں گے۔ مجھے امید ہے کہ ہمارے Treasury Benches سے یہ بات ہو رہی ہے تو ہمارے سپیکر صاحب بھی اس کو endorse کریں گے، وزیر خزانہ صاحب بھی اس کے لئے پوری کوشش کریں گے اور سپیکر صاحب اور ڈپٹی سپیکر صاحب اس کو adopt کریں گے میری یہ request ہے۔ چونکہ یہ پری بجٹ سیشن ہے پہلے بھی ہر اسمبلی میں ہر سال بجٹ سیشن سے پہلے پری بجٹ سیشن مارچ، اپریل میں ہوتا تھا تو سپیکر صاحب، ڈپٹی سپیکر صاحب، ہماری حکومت، چیف منسٹر محترمہ مریم نواز شریف صاحبہ نے اس کو adopt کیا ہے اور اس کو continue رکھا تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ ہمارے اپوزیشن کے بنچز سے بھی بڑی اچھی تجاویز آ رہی ہیں اور میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ جو تجاویز ہیں ان کو ہمارے وزیر خزانہ جب بجٹ بنائیں، جب یہ پی اینڈ ڈی میں جائیں، جب یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ میں آپ کے پاس cabinet میں جانے سے پہلے آئیں تو ان ساری تجاویز کو آپ ضرور مد نظر رکھ کر ان پر غور و خوض کر کے جو ہمارے development کے کام ہیں، ضلع کی سطح پر جو ہمارے صوبے کے development کے کام ہیں، جو بہت بڑی رابطہ سڑکیں ہیں جن سے ہمارے سفر کم ہوتے ہیں اُن کو بالکل مد نظر رکھنا چاہئے اور جو ہمارے ہسپتالوں کی revamping کا کام ابھی شروع ہونے والا ہے جس میں ہماری قائد محترمہ مریم نواز شریف صاحبہ نے ایک speedy trial کیا ہے بڑی تیزی سے ضلعی ہیڈ کوارٹرز سے schemes لی ہیں اور صوبے میں اُس کے اوپر کام ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ہمارا جو صحت کا شعبہ ہے اور جو سکولوں کی upgradation ہونے والی ہے اُن کے لئے دن رات محنت ہو رہی ہے، کام ہو رہا ہے تو جب initiatives سامنے آئیں گے اس سے ہمارے صوبے کی عوام کو بہت زیادہ فائدہ ہو گا اور دور دراز کے علاقے ہیں جہاں پر سکولوں کے upgradation کی ضرورت ہے، ہسپتالوں کی

revampingکی اور upgradationکی ضرورت ہے اُس کے ہونے سے ہمارے صوبے کی عوام کو بہت زیادہ فائدہ ہو گا۔

جناب سپیکر !اس کے ساتھ میں یہ چاہتا ہوں کہ ہمارا جو Mines & Minerals Departmentہے اس کے جو مسائل ہیں اُن کی طرف بھی بھرپور توجہ دینی چاہئے چونکہ میرا ضلع سرگودھا ہے اور میرے حلقہ میں Mines & Mineralsسے پنجاب کو کم از کم 6۔ارب روپے سالانہ کی آمدن ہوتی ہے اور یہ 6۔ارب روپے سے مزدوروں کی welfareکے لئے اور وہاں جو مزدوروں کے سکول 119 موڑ جنوبی سرگودھا میں اور بھاگٹانوالہ میں ہیں اُن کی upgradation, post graduate collegeکی جائے۔ وہاں پر اس وقت جو minesکا کام ہو رہا ہے وہ بڑی dangerousصورتحال اختیار کرتا جا رہا ہے وہاں سے حکومت کو آمدن تو بہت زیادہ اربوں روپے آ رہی ہے لیکن وہاں پر اس وقت پہاڑیوں کی cliffsختم ہو چکی ہیں اور depthسے پتھر کو excavateکیا جا رہا ہے اور ساتھ میں وہاں پر جو seepage waterاکٹھا ہو جاتا ہے اُس کو drain outکرنے کے لئے اقدامات کی بڑی ضرورت ہے، اُس کے لئے ADPمیں ایک سکیم آئی ہوئی ہے میں وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا اس سکیم کو continueرکھیں اور اس سکیم پر studyکروائیں میں نے منسٹر صاحب اور Secretary Mines & Mineralsکو بار بار یہ کہا کہ اس پر ایک میٹنگ رکھیں اس میٹنگ میں stakeholdersکو onboardلیں اور جو وہاں کے originalمسائل ہیں جس طرح سے پانی کو ہم نے drain outکرنا ہے اور مزدوروں کو خطرے سے نکالنا ہے اور developmentکے کام کو اب ان شاءاللہ ہماری گورنمنٹ نے تیز کرنا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راناصاحب!Please wind upکریں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر !بالکل میں wind upکرنے لگا ہوں۔ بس ایک دو باتیں ہیں اس کے اوپر پوری توجہ دی جائے اور ہمارے جو جنوبی پنجاب کو سرگودھا سے سڑک بہت نزدیک جو 22 سے 23 کلومیٹر کا فاصلہ کم کرتی ہے ایک سڑک اگر دوسری طرف سے اُس کو جھنگ سے بھی closeکر دیں تو تقریباً وہ 50 کلومیٹر فاصلہ کم کرے گی اُس سرگودھا شاہین آباد، سلاں والی،

سوبھاگہ، شاہ نکدر جھامبرہ روڈ اس کو PPP mode سے construct کروادیا جائے جیسے آپ نے شیخوپورہ گوجرانوالہ روڈ بنوایا ہے تو اس طرح وہاں کی سٹون کرشنگ مارکیٹ میں جو ہمارے ٹرک اور ٹرالے چل رہے ہیں اور زمیندار اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اگر وہ 30 یا 50 روپے ٹیکس دیں گے تو اس پیسے سے وہاں کی سڑک بہترین بن جائے گی اور اس سڑک کے بننے کی وجہ سے جھنگ اور سرگودھا کا فاصلہ کم ہو جائے گا۔ جنوبی پنجاب اور سنٹرل پنجاب ایک دوسرے کے بالکل قریب ہو جائیں گے لہٰذا ان چیزوں کو مد نظر رکھیں۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ راناصاحب! آپ نے جو National Anthem کی تجویز دی ہے میں اس کو second کرتا ہوں اس پر سپیکر صاحب کی طرف سے ایک کمیٹی بنادی گئی ہے اس کے لئے ہمیں rules amend کرنے پڑیں گے اور ان rules کو amend کر کے جلد ہی انشاءاللہ تعالیٰ یہاں پر بھی قومی ترانہ شروع کروادیں گے۔ جی، اب محترم خالد جاوید اپنی بات کریں۔

جناب خالد جاوید: ایاک نعبد وایاک نستعین۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ آج زراعت کے حوالے سے بہت بات ہوئی ہے اور میں بھی اسی موضوع پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ میری گزارش ہے کہ زراعت دشمن پالیسیاں بند کی جائیں۔ کسان بہت پریشان ہے اور خصوصاً میرے حلقے کے لوگوں کا آپ کے لئے پیغام ہے کیونکہ آپ بھی زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہماری گندم خریدی جائے ورنہ آئندہ آنے والے سالوں میں گندم کی فصل بالکل ختم ہو جائے گی، آپ دیکھیں کہ یہ کتنا unfair ہے کہ ایک ایکڑ کے لئے 6 بیگ جس میں 15 من گندم آسکتی ہے جبکہ average چالیس یا پچاس من گندم کی ہے ان کا آپ کے لئے سوال ہے کہ ہمیں بتایا جائے کہ باقی گندم ہم کہاں اور کیسے لے کر جائیں؟ میری آپ سے گزارش ہے کہ یہ جو 6 بوری فی ایکڑ دی جاتی ہیں اس پالیسی کو تبدیل کیا جائے۔ اسی طرح جو ریٹ 3900 روپے فی من گندم کا مختص کیا گیا تھا اس کی بجائے کسان کو اس وقت 2800 روپے فی من گندم ریٹ مل رہا ہے۔ ہمارے حلقے کے لوگوں کی آپ سے درخواست ہے کہ کھادیں سستی کی جائیں۔ اب میں اپنے حلقے کے شہر جہانیاں کی بات کرتا ہوں۔ میرے حلقے میں پانی کا ایک بہت سنگین مسئلہ ہے آپ چونکہ اسی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں تو شاید ہمارا مسئلہ حل ہو جائے، تھری آر، فائیو آر اور ٹین آر نہر اس کا لیول ٹھیک

نہیں ہے یہاں ورلڈ بنک سے پیسا آیا تھا اور نیسپاک کو ان کا ٹھیکہ ملا تھا جنہوں نے اس کا لیول خراب کر دیا، کچھ موگے نیسپاک نے بنائے اور کچھ پرانے بنے ہوئے ہیں یہ ہمارا مسئلہ صرف اور صرف آپ ہی حل کروا سکتے ہیں لہٰذا میری گزارش ہے کہ نیسپاک کی ٹیم کو دوبارہ بھیجا جائے تاکہ ہماری نہر کا مسئلہ حل ہو اور موگوں میں برابر پانی اسی مقدار میں جائے جو ان کی پیمائش ہے ان کے لیول ٹھیک کئے جائیں یا وہ موگے نیسپاک کے مطابق ہوں یا پھر پرانے جو موگے لگے ہوئے تھے اس کے مطابق ہوں تاکہ کسی بھی گاؤں یا کسی بھی علاقے کا نقصان نہ ہو۔ ہماری نہر پر دو ٹھوکریں بھی لگی ہوئی ہیں ان کو بھی ختم کروایا جائے۔ وہاں کے بااثر لوگ ہیں جنہوں نے راستے میں دو ٹھوکریں بنوائی ہوئی ہیں اور tail end پر پانی نہیں جاتا جس کی وجہ سے کسان بڑے پریشان ہیں میں نے پہلے بھی اپنی تقریر میں منسٹر صاحب سے گزارش کی تھی لیکن ابھی تک اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا تو میں اب دوبارہ آپ کے توسط سے گزارش کرتا ہوں کہ ہماری نہر کا یہ مسئلہ حل کروایا جائے۔

جناب سپیکر! ہمارے حلقہ پی پی-210 میں پینے کا پانی بہت کڑوا ہے لہٰذا وہاں پر RO پلانٹس دیئے جائیں۔ اسی طرح ہمارے شہر جہانیاں میں گورنمنٹ کی اراضی موجود ہے تو صحافی برادری request کرتی ہے کہ ان کو وہاں پر پلاٹس دیئے جائیں تاکہ وہ اپنے مکانات تعمیر کر سکیں۔ اسی طرح ہمارے علاقے میں ٹھٹھہ صادق آباد ایک بہت گنجان آباد شہر ہے، وہاں پر گرلز ہائر سیکنڈری سکول ہے تو ہمارا مطالبہ ہے کہ وہاں پر ہمیں گرلز ڈگری کالج بھی دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ wind up کریں۔

جناب خالد جاوید: جناب سپیکر! وہاں پر سیوریج کا نظام بہت خراب ہے تو گزارش ہے کہ ہمارے سیوریج کو ٹھیک کرنے کے لئے فنڈز رکھے جائیں۔ اسی طرح اس علاقے کا سب سے بڑا گاؤں چک نمبر 138(10) آر میں گرلز ہائی سکول ہے تو درخواست ہے کہ ہمیں وہاں پر ہائر سیکنڈری سکول بنا کر دیا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اب بلال یامین صاحب ایک قرارداد جس کے لئے گزشتہ روز رولز معطل کر دیئے گئے تھے وہ اب آج اپنی ترمیم شدہ قرارداد پیش کریں گے۔

قرارداد

لوکل گورنمنٹ ایکٹ میں ترمیم کر کے پہاڑی علاقوں کی یونین کونسلز کی آبادی 6 ہزار کرنے اور ضلع کونسل مری کے قیام کا مطالبہ

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"لوکل گورنمنٹ کے قانون کے مطابق پنجاب بھر میں یونین کونسل کے لئے 25 ہزار افراد کی آبادی لازمی قرار دی گئی ہے۔ پنجاب کے میدانی علاقوں اور پہاڑی علاقوں میں آبادی کی تقسیم میں بہت زیادہ فرق پایا جاتا ہے لہٰذا یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ لوکل گورنمنٹ قانون 2022 میں ترمیم کر کے ضلع مری اور دیگر ایسے ہی پہاڑی علاقوں میں یونین کونسل کے لئے آبادی کی تعداد 25 ہزار کی بجائے 6 ہزار افراد کر دی جائے نیز ضلع کونسل مری کا قیام بھی عمل میں لایا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"لوکل گورنمنٹ کے قانون کے مطابق پنجاب بھر میں یونین کونسل کے لئے 25 ہزار افراد کی آبادی لازمی قرار دی گئی ہے۔ پنجاب کے میدانی علاقوں اور پہاڑی علاقوں میں آبادی کی تقسیم میں بہت زیادہ فرق پایا جاتا ہے لہٰذا یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ لوکل گورنمنٹ قانون 2022 میں ترمیم کر کے ضلع مری اور دیگر ایسے ہی پہاڑی علاقوں میں یونین کونسل کے لئے آبادی کی تعداد 25 ہزار کی بجائے 6 ہزار افراد کر دی جائے نیز ضلع کونسل مری کا قیام بھی عمل میں لایا جائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"لوکل گورنمنٹ کے قانون کے مطابق پنجاب بھر میں یونین کونسل کے لئے 25 ہزار افراد کی آبادی لازمی قرار دی گئی ہے۔ پنجاب کے میدانی علاقوں اور پہاڑی علاقوں میں آبادی کی تقسیم میں بہت زیادہ فرق پایا جاتا

ہے لہٰذا یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ لوکل گورنمنٹ قانون 2022 میں ترمیم کر کے ضلع مری اور دیگر ایسے ہی پہاڑی علاقوں میں یونین کونسل کے لئے آبادی کی تعداد 25 ہزار کی بجائے 6 ہزار افراد کر دی جائے نیز ضلع کونسل مری کا قیام بھی عمل میں لایا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

اب جو ہمارے honorable colleagues رہ گئے ہیں ان کو کل ان شاءاللہ تعالیٰ بات کرنے کا بھرپور موقع دیا جائے گا۔ Now the House is adjourned to meet on Thursday, 25th April, 2024 at 11 am.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2024

جمعرات،25-اپریل 2024

(یوم الخمیس،16-شوال1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: آٹھواں اجلاس

جلد 8:شمارہ 4

203

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

جمعرات، 25-اپریل 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ اور کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

GOVERNMENT BUSINESS

(a) LAYING OF REPORTS

A MINISTER to lay the following Reports:

1. Special Audit Report on the Accounts of Payment to Ghost Employees in District Education Authority, Sargodha for Financial year 2016-17 to 2018-19, for the Audit Year 2019-20.
2. Special Audit Report on the Accounts of Deputy District Education Officer (M-EE) Tehsil Raiwind, District Lahore, Financial Period 2015-19, for the Audit Year 2020-21.

204

3. Audit Report on the Accounts of Climate Change, Environment and Disaster Management Organizations Punjab, for the Audit Year 2019-20.
4. Audit Report on the Accounts of Expenditure of Government of the Punjab, for the Audit Year 2021-22 (Volume I & II).
5. Audit Report on the Accounts of Revenue Receipt of Government of the Punjab, for the Audit Year 2021-22.
6. Audit Report on the Accounts of Provincial Zakat Fund Provincial Level Health Institutions and District Zakat Committees Punjab for the Audit Year 2021-22.
7. Appropriation Accounts of Government of the Punjab Forest Department for the Year 2020-21.
8. Performance Audit Report on Construction of Kahna kacha Flyover Lahore, Lahore Development Authority, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2017-18.
9. Performance Audit Report on the Role of Various Directorates of LDA on Encroachments and their Removal in Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2017-18.
10. Project Audit Report on Construction of Signal Free Corridors Jail Road & Main Boulevard Gulberg Project

Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2018-19.

(b) GENERAL DISCUSSION

PRE-BUDGET DISCUSSION

205

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

جمعرات، 25-اپریل 2024

(یوم الخمیس، 16-شوال 1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں دوپہر 2 بج کر 38 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر ملک محمد احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

وَ كَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَ اِيَّاكُمْ ۚ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (60) وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ (61) اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ يَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (62)

سورہ العنکبوت (آیات نمبر 60 تا 62)

اور بہت سے جانور ہیں جو اپنا رزق اُٹھائے نہیں پھرتے اللہ ہی ان کو رزق دیتا ہے اور تم کو بھی۔ اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے(60) اور اگر اُن سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا۔ اور سورج اور چاند کو کس نے (تمہارے) زیر فرمان کیا تو کہہ دیں گے اللہ نے۔ تو پھر یہ کہاں اُلٹے جا رہے ہیں(61) اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے بیشک اللہ ہر چیز سے واقف ہے(62)

وَمَاعلینَاالا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

صبا درِ مصطفیٰ تے جا کے کہویں درودوسلام میرا
نبی دے قدماں تے سر جُھکا کے کہویں درودوسلام میرا
تُوں لے کے بوسہ او جالیاں دا او جالیاں کرمانوالیاں دا
سوال کہہ کے سوالیاں دا کہویں درودوسلام میرا
توں سامنے روضے دے کھلو کے مری طرح زاروزار رو کے
نثار قدماں دے اتوں ہو کے کہویں دُرودوسلام میرا
صبا در مصطفیٰ تے جا کے کہویں درودوسلام میرا

دعائے مغفرت

معزز رکن انصر ہرل کے بھائی، معزز رکن مولانا الیاس چنیوٹی کے بھائی، معزز رکن اسد عمر دراز کے والد محترم اور توصیف شاہ کی والدہ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہمارے ہاؤس کے معزز رکن انصر ہرل جو سرگودھا سے ایم پی اے ہیں، ان کے اور مولانا الیاس چنیوٹی کے بھائی رضائے الٰہی سے وفات پاگئے ہیں، ہمارے ایک معزز رکن اسد عمر دراز صاحب کے والد محترم وفات پاگئے ہیں اور توصیف شاہ صاحب کی والدہ وفات پاگئی ہیں لہٰذا میں قاری صاحب سے گزارش کروں گا کہ تمام مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کروائی جائے۔

(اس مرحلے پر تمام مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

حلف

نو منتخب اراکین اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: رانا صاحب! مجھے دو منٹ دے دیں میں ذرا oath administer کروالوں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ دو منتخب اراکین جناب موسیٰ الٰہی اور ڈاکٹر عائشہ جاوید صاحبہ حلف اٹھانے کے لئے ایوان میں موجود ہیں میری ان سے استدعا کہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور حلف اٹھانے کے بعد حلف رجسٹر پر دستخط ثبت فرمادیں۔

(شور و غل)

(اس مرحلے پر معزز اراکین اسمبلی نے حلف اٹھایا اور حلف رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: Please order in the House, order in the House. Please order in the House. I would say that no shouting and clapping in the galleries please.

اگر معزز مہمانوں میں سے کوئی مہمان گیلریز میں بیٹھ کر اس order کو disturb کرے گا تو he will be evicted from the House. Please order in the House.

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ایہہ سارے بندے اینہاں دے ہین۔

جناب سپیکر: جی، راناصاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ I would like to draw your attention to the fundamental rights and principles of policy of the Constitution of Pakistan where it is very clear freedom of assembly, freedom of association and freedom of speech ہمارے جتنے بھی معزز اراکین یہاں پر موجود ہیں حاجی اسماعیل صاحب ہیں، احسن رضا صاحب ہیں، شیخ شاہد جاوید صاحب ہیں کل رات سے ان کے گھروں پر ظالمانہ طریقے سے ریڈ کئے گئے جن کے ویڈیو کلپس بھی ہمارے پاس موجود ہیں ان کے گھروں پر صرف اس لئے یہ ریڈ کئے گئے ہیں کہ یہ جو الیکشنز ہوئے ہیں ان پر کل ہماری احتجاج کی call تھی۔ آپ نے اس کرسی پر بیٹھ کر فرمایا تھا کہ ہمیں احتجاج کا حق ہے ہم within the parameters of peaceful protests کر سکتے ہیں۔ آج بھی ہمارے پندرہ پندرہ، بیس بیس لوگ پکڑ لئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! اس طرح نظام نہیں چلے گا، آپ یہ دیکھ لیں ہمارے پاس ویڈیوز اور سب کچھ موجود ہے۔ If you are the Custodian of this House. اگر آپ ہمیں defend نہیں کریں گے تو یہی پولیس آج آپ کے پاس آجائے گی۔ بڑی اچھی بات ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحبہ نے آئی جی کی وردی پہن لی ..... But it is not required

جناب سپیکر: راناصاحب!۔۔۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ہم کس طرف چل پڑے ہیں۔ آپ نے یہاں پر نیا کام شروع کر دیا ہے یہاں پر مقابلہ موسیقی اور مقابلہ حسن شروع کروا دیا ہے اور ان پر پیسے لگا رہے ہیں لیکن زمیندار مرا پڑا ہے۔ آپ اچھے زمیندار ہیں، یہاں سارے زمیندار بیٹھے ہوئے ہیں، کسان سے گندم نہیں لی جا رہی۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! کسان کا خیال کرنا بڑا لازم ہے لیکن مقابلہ حسن اور مقابلہ موسیقی پر اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ بڑا relevant ہے آپ ایک سیکنڈ کے لئے تشریف رکھیں۔ ابھی وزیر پارلیمانی امور ایوان میں موجود نہیں ہیں In his absence I would ask the honorable minister

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! چودھری شافع صاحب آگئے نیں۔

جناب سپیکر: تہاڈا چودھری صاحب نال پیار اے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ ہماری اتنی بات مان لیں کہ چودھری شافع صاحب اس پر جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ تشریف تو رکھیں۔ This is very important point. No member of this House and also the public should be subjugated to some sort of illegal confinement, torture or whatever. جو آپ کہہ رہے ہیں۔ احتجاج آپ کا حق ہے absolutely ہے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے۔ میری صرف اتنی گزارش ہے کہ آپ نے جو پوائنٹ آف آرڈر لیا ہے we will take this مجھے پہلے وقفہ سوالات کرنے دیں due to some proceeding of the House کل کے اجلاس میں رانا شہباز صاحب اور ان کے بعد across the divide حکومتی بنچز اور اپوزیشن بنچز سے بھی ایک بڑی تفصیلی بات جو کم از کم دو گھنٹے چلتی رہی وہ wheat procurement اور کسان پر تھی۔ اس کے بعد آج اس پر ایک Ministerial Committee نے چیف منسٹر صاحبہ کے ساتھ deliberate کیا ہے۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں کہ I should go with the procedure اور ہم پہلے وقفہ سوالات کو لے لیں اس کے بعد آپ کا پوائنٹ آف آرڈر and the outcome of that meeting which they have had today باقی بزنس پر جانے سے پہلے رانا شہباز صاحب پلیز تشریف رکھیں۔ باقی کسی بھی بزنس کو address کرنے سے پہلے مجھے وقفہ سوالات

لینا ہے as you know لہٰذا وقفہ سوالات لینے کے بعد آپ کے اس پوائنٹ آف آرڈر کو address کرتے ہیں اور اس کے بعد گندم کی صورتحال پر بات کرتے ہیں۔ لہٰذا میری درخواست ہو گی کہ پہلے وقفہ سوالات لے لیتے ہیں پھر اگلی بات کرتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اس وقت وقفہ سوالات سے زیادہ important wheat issue ہے you have the inherent powers.

MR SPEAKER: I have.

جناب آفتاب احمد خان: After that amendment in the Rules of Procedure آپ اسے take up کر سکتے ہیں۔ آپ وقفہ سوالات کو suspend کر لیں اور wheat issue کو priority دیں۔

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: آپ درست فرما رہے ہیں لیکن in the larger interest ابھی wheat پر ہماری تھوڑی سی deliberation چل رہی ہے سمیع اللہ خان صاحب ایک منٹ تشریف رکھیں۔ By the time we conclude this then the ministers will be in a position to respond you. Lets carry on with the Question Hour then we will take it, اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب سید رفعت محمود کا ہے۔

سید رفعت محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 43 ہے۔ میں چاہوں گا کہ وزیر صاحب سوال کا جواب پڑھ دیں۔

ٹی ایم اے سوہاوہ ضلع جہلم کا 24-2023 کا بجٹ، گاڑیوں سے متعلقہ ودیگر تفصیلات

*43: **سید رفعت محمود:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

الف) ٹی ایم اے سوہاوہ ضلع جہلم کا سال 24-2023 کا بجٹ کتنا ہے یہ بجٹ کس کس مد میں فراہم کیا گیا ہے؟

(ب) ان کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں یہ کس کس ماڈل اور کمپنی کی ہیں یہ کس کس مقصد کے لئے ہیں کتنی گاڑیاں ناکارہ ہیں اور کہاں کہاں کھڑی ہیں؟

(ج) کتنی گاڑیاں کس کس ملازم کے استعمال میں ہیں ان کے نام، عہدہ و گریڈ اور گاڑی کا ماڈل مع نمبر بتائیں اس کمیٹی کے مجسٹریٹ کتنے ہیں ان کے نام بتائیں؟

(د) مذکورہ ٹی ایم اے کے پاس کتنے سینٹری ورکرز کام کر رہے ہیں ان کے نام اور یہ کس کس جگہ پر کام کر رہے ہیں کتنی گاڑیاں کوڑا کرکٹ اٹھانے کے لئے ہیں ان کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

(ہ) ان گاڑیوں کے سال 24-2023 کے مرمت اور تیل کے اخراجات بتائیں اس کے لئے کتنے ملازم بھرتی کردہ ہیں ان کے نام بتائیں؟

(و) کتنی گاڑیاں عوام الناس کو صفائی کی افادیت سے آگاہی مہم کے لئے ہیں؟

جناب سپیکر: رفعت صاحب آپ پہلے اپنا سوال نمبر پڑھ دیں۔

سید رفعت محمود: جناب سپیکر! میں نے سوال نمبر پڑھ دیا ہے کہ میرا سوال نمبر 43 ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر رہے ہیں؟

سید رفعت محمود: جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ منسٹر صاحب میرے سوال کا جواب پڑھ دیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب معزز رکن کے سوال کا جواب پڑھ دیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! سوال کے جز الف کا جواب ہے کہ میونسپل کمیٹی سوہاوہ ضلع جہلم کا سال 24-2023 کا بجٹ 121 ملین روپے کا ہے اس کی تفصیل Annex الف پر ہے۔ کیا آپ کو اس کی تفصیل بھی بتادوں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب غلط جواب پڑھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب ٹھیک جواب پڑھ رہے ہیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں صحیح جواب پڑھ رہا ہوں-121.507 ملین روپے۔

جناب سپیکر: ذیشان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ سوال کا لکھا ہوا جواب آپ کے سامنے پڑا ہے۔ اس سوال کے جواب میں اگر آپ کو پڑھنے میں کوئی دقت ہے تو میں وزیر صاحب سے کہوں کہ وہ جواب پڑھ دیں۔

سید رفعت محمود: جناب سپیکر! منسٹر صاحب جواب پڑھیں۔

جناب سپیکر: Order in the House, please order in the House. جی رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! Issue یہ ہے کہ جن فاضل ممبر کا سوال ہے انہوں نے کہا ہے کہ منسٹر صاحب جواب پڑھ دیں لیکن منسٹر صاحب proper جواب نہیں پڑھ رہے بلکہ آگے سے skip کر رہے ہیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): میں دوبارہ پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: Order in the House please. جی، منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں دوبارہ جواب پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! جز (الف) کا جواب ہے کہ میونسپل کمیٹی سوہاوہ ضلع جہلم کا سال 24-2023 کا بجٹ 121.507 ملین روپے کا ہے۔اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی ہے۔ اگر کہتے ہیں تو میں وہ بھی پڑھ دیتا ہوں۔

جناب اسد محمود: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے کہیں کہ درست جواب پڑھیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): میں تفصیل پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ایک سیکنڈ تشریف رکھیں۔اعجاز صاحب پلیز ایک سیکنڈ تشریف رکھیں۔ دیکھیں اس طرح کیسے کارروائی چلے گی It will sound like a fish market آپ ذرا بات سمجھیں تو سہی۔ آپ بیک وقت چھ لوگ چیخیں گے تو اس سے کوئی sane آدمی بھی آپ کی بات کو insane سمجھے گا مختصر اتنا ہی ہے۔ آپ ذرا خاموشی اختیار کریں Let the honorable minister اور محرک جن کا سوال ہے ان کو آپس میں interact کرنے دیں۔ آپ تشریف رکھیں Order in the House, minister has the floor unless I give you the floor آپ کا shout کرنا نہیں بنتا آپ انہیں جواب دینے دیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! اس کا جو جواب Annexure (الف) پر ہے وہ ایوان کی میز پر موجود ہے۔اسی طرح میونسپل کمیٹی سوہاوہ ضلع جہلم کے پاس موجود گاڑیوں کی تفصیل Annexure (ب) پر لف کر دی گئی ہے اور وہ بھی ایوان کی میز پر موجود ہے۔

قاضی احمد اکبر: یہ تفصیل کہاں ہے؟

جناب سپیکر: Please allow me to carry on with the proceedings. We are already three hours late. آپ میری گزارش سُنیں۔ یہ جو تتمہ (الف) اور تتمہ (ب) کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے اس کی کاپی محرک کو دیں۔ محرک کے پاس یہ جواب رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز محرک سید رفعت محمود صاحب کو تتمہ (الف) اور تتمہ (ب) کی کاپی مہیا کی گئی)

MR SPEAKER: Sir, you have the copies?

سید رفعت محمود: جی، مجھے کاپیاں مل گئی ہیں۔

MR SPEAKER: So, this is what the honorable Minister is saying that you have the copies.

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! جواب کے جز(ج) میں بتایا گیا ہے کہ میونسپل کمیٹی سوہاوہ ضلع جہلم کے پاس موجود گاڑیوں و مجسٹریٹ کی تفصیل Annexure(ج) پر لف ہے۔

جناب اسد عباس: جناب سپیکر! یہ Annexure کا لفظ اس جواب میں موجود نہیں ہے تو منسٹر صاحب کہاں سے پڑھ رہے ہیں؟ یہاں پر جو لفظ لکھا ہوا ہے اسے پڑھیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! یہاں جواب میں Annexure کی بجائے "تتمہ" لکھا ہوا ہے۔ اب ٹھیک ہے۔ کیا اب آپ کی تسلی ہو گئی ہے؟

جناب سپیکر: تہاڈا کی خیال اے کہ وزیر صاحب لفظ "Annexure" بول سکدے نیں تے "تتمہ" نئیں بول سکدے؟ منسٹر صاحب تسیں "تتمہ" کہہ دیو

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں نے لفظ "تتمہ" بول دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ہن گزارہ ہو گیا اے۔ چلیں، اگے چلو۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں نے سوچا کہ Annexure بولوں گا تو میرے دوستوں کو سمجھ آ جائے گی۔

جناب اسد عباس: جناب سپیکر! آپ نے منسٹر صاحب کو rescue کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: سید رفعت محمود صاحب! اب آپ ضمنی سوال پوچھ لیں۔ منسٹر صاحب نے جواب کے تینوں اجزاء کی تفصیل پڑھ کر بتا دی ہے۔

سید رفعت محمود: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ پٹرول اور ڈیزل کی مد میں 65 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں جبکہ وہاں میونسپل کمیٹی سوہاوہ میں total تین ٹریکٹرز ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آ سکی کہ صرف تین ٹریکٹروں پر ڈیزل کی مد میں 65 لاکھ روپے کا خرچہ ہو گیا ہے۔ میں ان کی اس بات پر بالکل مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: سید رفعت محمود صاحب! اگر آپ کے پاس اس حوالے سے کوئی cogent evidence ہے تو اس کو سامنے لائیں۔ آپ یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ تین ٹریکٹرز پر 6 ملین روپے کا fuel صرف نہیں ہو سکتا۔

سید رفعت محمود: جناب سپیکر! بالکل تین ٹریکٹروں پر ڈیزل کی مد میں 65 لاکھ روپے خرچ نہیں ہو سکتے۔ میں نے پہلے بھی احتجاج کیا تھا کہ وہاں پر صفائی کا بُرا حال ہے۔ مہربانی کر کے منسٹر صاحب وہاں پر جا کر خود visit کریں۔۔۔

جناب سپیکر: سید رفعت محمود صاحب! میری بات تو سُن لیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

I would request all other honorable members that the seriousness of his question will die down during your cross talk.

میری آپ سے درخواست ہے۔ یہ pertinent بات ہے کہ اگر واقعی ایسی practice ہو رہی ہے تو پھر اس میں ملوث آدمی کو arrest کرنا ضروری ہے۔ اگر وہاں پر تین ٹریکٹرز ہیں اور منسٹر صاحب اس حوالے سے بالکل clear ہیں کیونکہ ان کے اپنے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ وہاں پر تین ٹریکٹرز ہیں اور چھ ملین روپے کے اخراجات ہیں۔

منسٹر صاحب! سید رفعت محمود کا ضمنی سوال یہ ہے کہ میونسپل کمیٹی سوہاوہ کے پاس تین ٹریکٹرز ہیں اور fuel کی مد میں انہوں نے 65 لاکھ روپے خرچ کر دیئے ہیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میونسپل کمیٹی سوہاوہ ضلع جہلم کے پاس تین ٹریکٹرز اور ایک لوڈر رکشہ ہے جو کوڑا کرکٹ اُٹھانے پر مامور ہیں۔ اس جواب کی تفصیل میں سب کچھ لکھا ہوا ہے۔ اس میونسپل کمیٹی کے پاس total seven گاڑیاں

موجود ہیں اور ان کے اخراجات کے حوالے سے پوری تفصیل درج کی گئی ہے۔ معزز رکن کے پاس اگر کوئی ثبوت ہے کہ وہاں پر funds misuse ہوئے ہیں تو وہ سامنے لائیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کا تو باقاعدہ آڈٹ ہوتا ہو گا۔ آپ پچھلے سال کے اخراجات کی تفصیل دے رہے ہیں اور اگر اس کے آڈٹ پر کوئی para نہیں ہے تو we should carry on

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں نے اس کو ابھی calculate کیا ہے۔ اگر اس رقم کو 365 دنوں پر تقسیم کریں تو یہ -/21,000 روپے per day بنتے ہیں۔ اس میں چھٹیاں بھی آتی ہیں یعنی Saturday and Sunday off ہوتا ہے۔ یہ اخراجات سمجھ سے باہر ہیں۔ دوسرا جواب میں contingency expenditure لکھا ہوا ہے تو یہ contingency expenditure کیا ہیں ذرا بیان کر دیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! سالانہ بجٹ 2023-24 میں گاڑیوں کی مرمت کے لئے contingency expenditure میں 1.50 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔ وہاں پر مشینری میں کوئی خرابی ہوتی ہے تو اس کے لئے یہ funds رکھے گئے تھے۔

جناب سپیکر: آج ہمارے پاس ایجنڈے پر سوالات زیادہ ہیں تو I am restricting it. اگر ہم اس کو open چھوڑیں گے تو ہم آگے نہیں چل سکیں گے۔ Today I am restricting it to three questions. آپ کے ضمنی سوال کے بارے میں غالباً معزز وزیر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ government funding ہوتی ہے اور اس کا آڈٹ ہوتا ہے۔ اگر آڈٹ کی طرف سے کوئی اعتراض نہیں ہے اور paras close ہو چکے ہیں تو آپ کا ضمنی سوال بادی النظر میں درست نہیں ہے کیونکہ اگر تین ٹریکٹروں پر ایک ہزار روپے خرچ ہو رہے ہیں تو یہ peanut ہے۔ سو ہاوہ ایک بڑی میونسپل کمیٹی ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! جس طرح آج ہو رہا ہے میرے خیال میں تو وزیر صاحب سے جواب لینا ہی نہیں چاہئے۔ آپ خود ہی جواب دے دیا کریں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ بتا دیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! اگر رقبہ کے لحاظ سے دیکھیں تو سوہاوہ ایک کافی بڑی تحصیل اور بڑی میونسپل کمیٹی ہے۔ یہ پہاڑوں کی side پر ہے اور وہاں travel time بھی یقیناً زیادہ ہو گا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ بڑا ٹھیک جواب آ گیا ہے۔ جی، سید رفعت محمود شاہ صاحب! آپ اس پر مزید کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟

جناب اسد عباس: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کی کوئی تیاری نہیں ہے کیونکہ سوہاوہ میں تو کوئی پہاڑ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وزیر لوکل گورنمنٹ محترم ذیشان رفیق صاحب! معزز ممبر اسد عباس صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ سوہاوہ میں کوئی پہاڑ نہیں ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں نے یہ نہیں کہا بلکہ میں نے یہ کہا ہے کہ یہ علاقہ پہاڑوں کے قریب ہے اور اس میونسپل کمیٹی کا رقبہ زیادہ ہے۔

قاضی احمد اکبر: منسٹر صاحب! اگر سوہاوہ میونسپل کمیٹی کا رقبہ بتا دیں تو ہم ان کی بات مان لیں گے۔

جناب سپیکر: معزز ممبران! میری بات سُنیں۔ آپ کی anxiety and excitement میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ معزز محرک ضمنی سوال کرنے کے لئے کھڑے ہیں۔

There are certain members, first ask permission to ask a supplementary question.

آپ cross talk کر رہے ہیں اور یہ practice میں allow نہیں کروں گا۔ اگر آپ میری بات نہیں سُنیں گے تو تین چار منٹ کے بعد میں تھوڑا اونچی آواز میں بات کروں گا۔ جب میری آواز اونچی ہو گی تو پھر آپ مجھ پر غصہ کریں گے۔ یہ طریق کار مناسب نہیں ہے لہٰذا مہربانی کر کے ایسا نہ کریں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! یہ بتا دیں کہ سوہاوہ میں پہاڑ کہاں ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ میونسپل کمیٹی سوہاوہ پہاڑوں کے قریب ہے۔ میں بھی سوہاوہ گیا ہوں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! یہ بتادیں کہ سوہاوہ میں پہاڑ کہاں ہیں؟

جناب سپیکر: Sir, do you have to speak for all the times? میرے خیال میں یہ fresh question بنتا ہے۔ اس وقت منسٹر صاحب کے پاس یہ تفصیلات نہیں ہوں گی کیونکہ اصل سوال میں یہ سب کچھ نہیں پوچھا گیا۔

سید رفعت محمود: جناب سپیکر! یہ زیادتی ہے۔ آپ نے منسٹر صاحب کو rescue کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ایک سیکنڈ ٹھہریں۔ سید ذوالفقار علی شاہ صاحب شاید ضمنی سوال پوچھنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ سید رفعت محمود صاحب! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ تشریف رکھیں۔ سید ذوالفقار علی شاہ صاحب! میں آپ کو ضمنی سوال کرنے کے لئے فلور دیتا ہوں۔

جناب ذوالفقار علی شاہ: جناب سپیکر! چونکہ یہ معاملہ لفظ "تمہ" سے no seriousness کی طرف چلا گیا ہے۔ میں نے بطور تحصیل ناظم چنیوٹ دس سال کام کیا ہے اور میرا اس حوالے سے experience ہے۔ میونسپل کمیٹیوں میں ڈیزل کی مد میں ہونے والے اخراجات میں بہت زیادہ خرابیاں پائی جاتی ہیں ۔ یہ ایک بڑا serious issue ہے۔ یہ بڑا سنجیدہ کام ہے اور اس practice کو ختم کرنا چاہئے۔ اس کے لئے میں یہ تجویز کروں گا کہ میونسپل کمیٹیوں میں POL کی خریداری through a credit card or debit card کرنی شروع کریں تاکہ معلوم ہو سکے کہ کس وقت اور کتنا fuel خریدا گیا ہے۔

جناب سپیکر: وزیر لوکل گورنمنٹ جناب ذیشان رفیق! سید ذوالفقار علی شاہ نے بڑی اچھی تجویز دی ہے۔ یہ درست ہے کہ through a supplementary question تقریر کرنا یا suggestions دینا مناسب نہیں ہوتا لیکن سید ذوالفقار علی شاہ نے ایک بڑی اچھی تجویز دی ہے۔ یہ ایک concern ہے کہ ٹاؤن کمیٹیوں اور میونسپل کمیٹیوں میں misuse of funds کی روک تھام ضروری ہے۔ As an effective government اس misuse of funds کو آپ نے روکنا ہے۔ اگر آپ کارڈز کے ذریعے

fuel کی خریداری کر سکتے ہیں تو پھر اس مسئلے کا حل نکل سکتا ہے۔ Now, we move to the next question. اگلا سوال بھی سید رفعت محمود کا ہے۔

سید رفعت محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 45 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹی ایم اے دینہ ضلع جہلم کا 24-2023 کا بجٹ، گاڑیوں سے متعلقہ و دیگر تفصیلات

***45: سید رفعت محمود:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایم اے دینہ ضلع جہلم کا سال 24-2023 کا بجٹ کتنا ہے یہ بجٹ کس کس مد میں فراہم کیا گیا ہے؟

(ب) ان کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں یہ کس کس ماڈل اور کمپنی کی ہیں یہ کس کس مقصد کے لئے ہیں کتنی گاڑیاں ناکارہ ہیں اور کہاں کہاں کھڑی ہیں؟

(ج) کتنی گاڑیاں کس کس ملازم کے استعمال میں ہیں ان کے نام، عہدہ و گریڈ اور گاڑی کا ماڈل مع نمبر بتائیں اس کمیٹی کے مجسٹریٹ کتنے ہیں ان کے نام بتائیں؟

(د) مذکورہ ٹی ایم اے کے پاس کتنے سینٹری ورکرز کام کر رہے ہیں ان کے نام اور یہ کس کس جگہ پر کام کر رہے ہیں کتنی گاڑیاں کوڑا کرکٹ اٹھانے کے لئے ہیں ان کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

(ہ) ان گاڑیوں کے سال 24-2023 کے اخراجات مرمت اور تیل کے بتائیں ان کے لئے کتنے ملازم بھرتی کردہ ہیں ان کے نام بتائیں؟

(و) کتنی گاڑیاں عوام الناس کو صفائی کی افادیت سے آگاہی مہم کے لئے ہیں۔

سید رفعت محمود: جناب سپیکر! وزیر موصوف میرے سوال کا جواب ایوان میں پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: وزیر موصوف! آپ ایوان میں اس سوال کا جواب پڑھ دیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق):

(الف) میونسل کمیٹی دینہ ضلع جہلم کا سال 24-2023 کا بجٹ 400.00 ملین روپے کا ہے۔ تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) میونسپل کمیٹی دینہ ضلع جہلم کے پاس موجود گاڑیوں کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) میونسپل کمیٹی دینہ ضلع جہلم کے پاس موجود گاڑیوں وملازمین کی تفصیل تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) میونسپل کمیٹی دینہ ضلع جہلم کے پاس اس وقت 1 ملازم مستقل اور 19 ملازمین ورک چارج پر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ "د" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) سالانہ بجٹ 24-2023 میں گاڑیوں کی مرمت کے لئے Contingency expenditure میں (4.50 ملین) اور (18.00 ملین) تیل کے اخراجات کی مد میں رکھے گئے ہیں مزید برآں یہ کہ اس امر کے لئے 2 عدد ورک چارج ڈرائیور موجود ہیں۔

(و) عوام الناس کو صفائی کی افادیت سے آگاہی کے لئے وقتاً فوقتاً اشتہارات کی تشہیر کی جاتی ہے اور متعدد بار سیمینار بھی منعقد کئے جا چکے ہیں۔ البتہ عوام الناس کو صفائی کی افادیت سے آگاہی مہم کے لئے میونسپل کمیٹی دینہ ضلع جہلم نے دو عدد رکشہ مع لاؤڈ سپیکر کرایہ پر حاصل کر رکھے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں؟

سید رفعت محمود: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے جز "د" کے جواب میں بتایا ہے کہ ایک مستقل ملازم ہے اور 19 ملازم work charge ہیں۔ یہ 19 ملازم موقع پر کام نہیں کر رہے وہ افسران کے گھروں میں کام کر رہے ہیں اور شہر کا بُرا ترین حال ہے۔ دینہ شہر میں جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ وزیر صاحب! معزز ممبر کہہ رہے ہیں کہ صفائی کا بہت بُرا حال ہے آپ work charge پر بھی لوگ لے رہے ہیں لیکن پھر بھی دینہ شہر کا کوئی

پُرسانِ حال نہیں ہے وہاں پر گندگی، غلاظت اور open heats کے انبار ہیں تو آپ براہ مہربانی اس کا جواب دیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! اگر معزز رُکن چاہتے ہیں کہ میں وہاں پر visit کروں تو میں date طے کرتا ہوں وہاں پر ان کے ساتھ جا کر ان کے مسائل حل کریں گے۔

جناب سپیکر: وزیر موصوف آپ کے ساتھ promise کر رہے ہیں کہ یہ وہاں پر دَورہ رکھ لیتے ہیں جس سے صفائی کچھ بہتر ہو جائے گی۔ جناب شہباز احمد!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں جو مسئلہ discuss ہوا ہے پورے پنجاب کا یہی مسئلہ ہے۔ ہر جگہ پر جتنے لوگ work charge پر بھرتی ہوئے ہیں یہ افسران کے گھروں میں کام کر رہے ہیں یا کسی اور کے گھروں میں کام کر رہے ہیں اور کہیں بھی صفائی کا نظام نہیں ہے۔ گاڑیوں کے تیل کی جو بات ہو رہی ہے تو یہ ضلع کونسلیں اور میونسپل کمیٹیاں چونکہ DC and AC کے under کام کر رہی ہیں تو اُن کی گاڑیوں میں یہ تیل استعمال ہو رہا ہے جب کہ ٹریکٹروں کے تو ڈرائیور ہی نہیں ہیں۔ اس جواب کو دیکھیں کہ یہاں پر ایک ڈرائیور بھی نہیں ہے تو یہ پھر یہ تیل کہاں پر جاتا ہے؟

جناب سپیکر: I am discouraging the practice of making a statement. میں ضمنی سوال کو ضمنی رکھنا چاہتا ہوں اور رانا شہباز احمد صاحب نے ضمنی سوال یہ اُٹھایا ہے کہ آپ کے دیئے گئے جواب پر اُن کا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر آپ صفائی کے لئے work charge ملازم رکھ رہے ہیں تو وہ صفائی میں بہتری نہیں کر رہے۔ دوسرا انہوں نے کہا ہے کہ ٹاؤن کمیٹیوں کی مختلف مدات میں پیسے جا رہے ہیں لیکن موقع پر کوئی effective cleanliness نظر نہیں آ رہی اور اُن کا کہنا ہے کہ یہ صرف دینہ کی بات نہیں ہے بلکہ پورے پنجاب کی یہ صورت حال ہے۔ جی، وزیر موصوف!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میرے فاضل دوست نے جو بات کی ہے یہ درست ہے اور یہ مسئلہ آج کا نہیں ہے بلکہ یہ کئی دہائیوں کا مسئلہ ہے اس سے پہلے بھی حکومتیں آتی رہیں لیکن اس کے اوپر توجہ نہیں دی گئی۔ (قطع کلامیاں)

MR. SPEAKER: Order in the House sir. It's quite a serious matter to be sorted out.

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! اگر آپ پچھلے پانچ سالوں کا بھی ریکارڈ اُٹھالیں گے تو آپ کو یہی چیزیں نظر آئیں گی۔ یہ حکومت اس دفعہ کچھ ایسی چیزیں کرنے جارہی ہے اور ہماری حکومت کو آئے ہوئے ابھی ڈیڑھ دو ماہ ہوئے ہیں تو اس مختصر وقت میں ہم ایک ایسے plan پر کام کر رہے ہیں جس میں ہم نہ صرف شہروں کو بلکہ دیہاتوں کو بھی ایک اچھا نظام دیں اور اس پر already کام جاری ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہمارے پاس جتنے مستقل ملازم یا work charge ملازم موجود ہیں وہ آبادی کے لحاظ سے بہت کم ہیں۔ میں آپ کو چھوٹی سی مثال دے دیتا ہوں اس وقت پنجاب میں 57 ہزار 5 سو ٹن روزانہ کُوڑا پیدا ہوتا ہے اور پنجاب کے پاس Waste Management Companies and Local Government کی صورت میں کُوڑا اُٹھانے کی جو capacity موجود ہے وہ صرف 18 ہزار ٹن کی ہے یعنی 39 ہزار ٹن کُوڑا روزانہ کی بنیاد پر بڑھ رہا ہے تو ہم ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اُس کا ایک حل کرنے جارہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ عوام الناس کو صفائی کی افادیت اور آگاہی کے لئے وقتاً فوقتاً اشتہار کی تشہیر کی جاتی ہے اور متعدد سیمینار بھی منعقد کئے جاتے ہیں۔ وزیر موصوف یہاں پر کسی ایک سیمینار کا بتادیں جو اس کے لئے منعقد ہوا ہے اُس کی وضاحت بھی فرمادیں اور اُس کا proof بھی دے دیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے کیونکہ اس سوال میں اس سے متعلقہ کوئی تفصیل نہیں مانگی گئی لیکن اگر معزز ممبر چاہتے ہیں تو ہم اس کی تفصیل share کر دیں گے۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب! آپ نے ایک بڑی alarming بات کی ہے کہ پنجاب میں 57 ہزار ٹن daily solid waste produce ہو رہی ہے اور آپ کے پاس اس solid waste کو left کرنے کی capacity اٹھارہ ہزار ٹن کی ہے تو This is very worrying and this is alarming. میرے خیال میں یہ تو ایک emergency کی situation ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! آپ بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں آپ کو معلوم ہو گا کہ اس حکومت کے بنتے ہی وزیر اعلیٰ پنجاب نے "سُتھرا پنجاب" کی مہم کا آغاز کیا تھا جس میں ہم نے one time cleaning ensure کی جو پورے صوبہ پنجاب میں ہوئی کیونکہ اس سے پہلے کوئی نظام موجود نہیں ہے، ہمارے پاس capacity موجود نہیں ہے لیکن اب اس کے اوپر دن رات کام ہو رہا ہے۔ پچھلے پانچ سال میں بھی اس کے اوپر کسی نے توجہ نہیں دی اب وزیر اعلیٰ صاحبہ اس کے اوپر توجہ دے رہی ہیں اور اب ہم آپ کو ان شاء اللہ تعالیٰ ایک نظام بنا کر دیں گے۔ ہم اس کو house hold اور آبادی کو base کر کے ایک یکساں نظام بنائیں گے جو دیہاتوں اور شہروں میں Solid Waste Management کو بہتر کرے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ. Sir, I think it addresses the problem. جی، رائے صاحب!

جناب احسن رضا: جناب سپیکر! میرے حلقہ میں ٹاؤن کمیٹی مکو آنہ ہے۔ آپ یقین کریں کہ 70 ہزار کی آبادی ہے وہاں صفائی کے لئے ایک بھی ملازم نہیں ہے اور نہ ہی وہاں پر سیوریج کا کوئی سسٹم ہے۔ وہاں ٹریکٹر لوڈر کوئی چیز نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ کون سی ٹاؤن کمیٹی ہے؟

جناب احسن رضا: یہ ٹاؤن کمیٹی مکو آنہ ہے۔

جناب سپیکر: وزیر لوکل گورنمنٹ! معزز ممبر کا یہ ضمنی سوال نہیں بنتا لیکن آپ ان سے مل کر اس معاملہ کو دیکھ لیں۔ اگلا سوال جناب حسن علی کا ہے۔ جی، حسن صاحب!

جناب حسن علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 50 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ سٹی سے چک خضر سڑک کو پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***50: جناب حسن علی:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک خضر پی پی 65 گوجرانوالہ تحصیل سٹی گوجرانوالہ جو ڈی سی آفس سے پانچ منٹ کے فاصلہ پر ہے اس چک کو جانے والی سڑک جو نہر کے کنارے پر واقع ہے وہ اس دور میں بھی کچی ہے؟

(ب) اس چک کو پختہ سڑک کی سہولت میسر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس چک کو جانے والی سڑک پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق):

(الف) چک حضر جو ڈی سی آفس سے تقریباً 10 کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے اور اس کو جانے والا راستہ نہر اپر چناب کراس کر کے ساتھ ساتھ واقع ہے۔ اس سڑک کا کچھ حصہ کارپٹ روڈ ہے اور زیادہ تر حصہ کچا ہے۔

(ب) گزشتہ تقریباً ایک سال سے ڈویلپمنٹ پر گورنمنٹ کی جانب سے عائد پابندی کی بناء پر تعمیر نہ ہو سکا ہے۔

(ج) متذکرہ بالا سڑک رتہ جھال تا چک خضر کی کل لمبائی تقریباً 2.90 کلو میٹر بنتی ہے۔ 2.25 کلو میٹر کچا راستہ ہے جبکہ 0.65 کلو میٹر پختہ راستہ ہے جس کا تخمینہ لاگت مبلغ -/5,95,45,300 ہے جو آئندہ مالی سال 25-2024 کی ADP میں شامل کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر: جی، حسن علی صاحب! ضمنی سوال کریں۔

جناب حسن علی: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ جز(الف) کے جواب میں فاصلہ 10 کلومیٹر لکھا ہے Its less than 4-kilometers and it's the periphery of Deputy Commissioner's office. اس کے بعد انہوں نے لکھا ہے کہ اس کو جانے والا راستہ نہر اپر چناب cross کر کے واقع ہے۔ یہ وہ گاؤں ہے جس کے لئے آج تک کوئی پُل بنایا ہی نہیں گیا۔ یہ ایک بنیادی چیز ہے۔ یہ کسی اور گاؤں کے پُل کو استعمال کر کے ادھر آتے ہیں۔ اس کا آخر میں کچھ حصہ کچا ہے اس پر carpet نہیں ہے بلکہ روڈ بنی ہی نہیں۔ جواب میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ گزشتہ تقریباً ایک سال سے ڈویلپمنٹ پر گورنمنٹ کی جانب سے عائد پابندی کی بناء پر تعمیر نہ ہو سکی ہے۔ میں تو دیکھ رہا ہوں کہ گوجرانوالہ میں موٹروے بن گئی ہے والٹن کے پُل بن گئے ہیں اور سارے under passes بن گئے ہیں تو یہ particular ایک گاؤں کی ہی کیوں پابندی لگی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر لوکل گورنمنٹ!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں نے بھی گوجرانوالہ کا DC office دیکھا ہوا ہے۔ یہ شہر کے اندر واقع ہے جبکہ نہر اپر چناب شہر کی boundary پر ہے۔ میں نے یہ راستے خود بھی دیکھے ہوئے ہیں۔ میرے آنے جانے کا راستہ یہی ہے۔ یہ تقریباً 10 کلومیٹر ہی بنتا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ نگران حکومت تھی اور تمام ڈویلپمنٹ کے کاموں پر پابندی تھی۔ اگر کسی منصوبے پر کام کیا گیا ہے تو وہ الیکشن کمیشن کی اجازت سے کیا ہو گا۔

جناب حسن علی: جناب سپیکر! یہ میرا حلقہ ہے۔ یہاں گوجرانوالہ سے اور ممبران بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر وہ فاصلہ 5 کلومیٹر سے زیادہ ہوا تو میں سب کے سامنے کہہ رہا ہوں کہ جو جرمانہ ہو گا وہ میں دوں گا۔ وزیر صاحب کو واقعی اس چیز کا نہیں پتا۔

جناب سپیکر: جناب حسن صاحب! جرمانہ نہیں ہوتا۔

جناب حسن علی: جناب سپیکر! غلط بیانی ہو رہی ہے۔ میرا حلقہ ہے میں اپنے حلقہ کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کہہ رہے ہیں کہ 5 یا 6 کلو میٹر ہے اور وہ کہہ رہے ہیں کہ 10 کلو میٹر ہے۔ ہم نے فیتا پکڑ کے ماپا تو نہیں۔ آپ اس پر significant point پر آئیں کہ یہ روڈ کچی ہے اور یہ دو بڑے اضلاع کو آپس میں ملاتی ہے۔ وزیر صاحب! آپ اس میں تاریخ دیں کہ یہ روڈ کب تک مکمل ہو گی؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! اس میں لکھا گیا ہے کہ 2.9 کلو میٹر روڈ تھی اس میں سے 65. کلو میٹر روڈ بننی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ منسٹر C&W جو آپ کے ساتھ تشریف فرما ہیں، ان کو چِٹ دیں اور ان سے پوچھیں کہ یہ سڑک ان کے development plan میں ہے۔ اگر نہیں ہے تو اس کو conclude کرائیں اور ممبر کو ensure کریں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں نے یہ درج کیا ہے کہ یہ تجویز ان کی طرف سے آئی ہے جب ADP بنے گا تو اس میں ان شاء اللہ تعالیٰ اس کو شامل کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جناب حسن علی صاحب! It will be addressed آپ کا کوئی اور ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد اسماعیل: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد اسماعیل صاحب!

جناب محمد اسماعیل: جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے سوالات چل رہے ہیں تو لوکل گورنمنٹ ایک ایسا ادارہ ہے۔ میں پہلے کونسلر منتخب ہوا تھا اس لئے مجھے معلوم ہے کہ اگر یہی ادارہ ایمانداری سے پورے پنجاب میں کام کرے تو بہت بہتری آجائے گی۔

جناب سپیکر: جناب اسماعیل صاحب! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے۔

جناب محمد اسماعیل: جناب سپیکر! میں ادارے کے بارے میں بات کر رہا ہوں کہ آپ نے جتنے CEO's بٹھائے ہیں وہ بات سننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے وزیر لوکل

گورنمنٹ اس پر ضرور غور کریں اور محنت کریں۔ اس کے بعد آپ کی بات پوری ہو گی۔ آپ میرے شہر فیصل آباد میں جائیں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ صفائی نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد اسماعیل! آپ تشریف رکھیں۔ وقفہ سوالات میں ضمنی سوال پر آپ تقریر نہیں کر سکتے اور نہ ہی کوئی statement دے سکتے ہیں نہیں تو سوال اور ضمنی سوال کی افادیت ختم ہو جاتی ہے۔ یہاں جو سوال کا جواب آتا ہے تو اس کے اندر سے ضمنی سوال نکالیں تو بہتر ہے۔ اگر آپ ضمنی سوال پر تقریر کریں گے تو پھر ضمنی سوال کا مقصد ختم ہو جائے گا۔

اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔ جی، حسن علی صاحب!

جناب حسن علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 53 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ حلقہ پی پی-65 کے گاؤں بھٹی بھنگواں میں سیوریج سسٹم ناکارہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

***53: جناب حسن علی:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بھٹی بھنگوں پی پی-65 گوجرانوالہ میں آخری مرتبہ 2002 میں سیوریج سسٹم اپ گریڈ کیا گیا تھا آبادی کے بڑھ جانے کی وجہ سے اس گاؤں کا سیوریج سسٹم ناکام ہو چکا ہے کیونکہ سیوریج کے پائپ چھوٹے ہیں اور بہت پرانے اور ناکارہ ہو چکے ہیں گٹروں میں سیوریج کا پانی جگہ جگہ سے اوور فلو کر رہا ہے اور گاؤں کے ہر محلہ اور سڑک / چوک میں گندا پانی کھڑا ہے جس کی وجہ سے موذی امراض پھیل رہی ہیں مچھر و دیگر موذی جانور وغیرہ پیدا ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس گاؤں کے سیوریج سسٹم کو بہتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اس کے لئے تالاب بھی ختم ہو گیا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق):

(الف) یہ درست ہے کہ بھٹی بھنگوں میں سال 2002 میں ہی سیوریج سسٹم اپ گریڈ کیا گیا تھا۔ ڈسٹرکٹ کونسل گوجرانوالہ نے 24-2023 میں سیوریج اور صفائی کے لئے 30 لاکھ کا ٹینڈر لگایا تھا جو ابھی جاری ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ کونسل گوجرانوالہ نے ڈسپوزل سٹیشن کو اپ گریڈ / ورکنگ کپیسٹی بڑھانے کے لئے 9.650 ملین کا تخمینہ تیار کیا ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر اس کو اپ گریڈ کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، حسن صاحب! آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب حسن علی: جناب سپیکر! جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل گوجرانوالہ نے 24-2023 میں سیوریج اور صفائی کے لئے 30 لاکھ کا ٹینڈر لگایا تھا جو ابھی جاری ہے۔ یہ بڑی عجیب سی بات ہے صفائی کا معاملہ ہے وہاں لوگوں کے جنازے نہیں ہو سکتے، شادیاں نہیں ہو رہیں کیونکہ ادھر گزرگاہ نہیں ہے۔ یہ کیسا 30 لاکھ کا ٹینڈر ہے کہ جو اب تک جاری و ساری ہے۔ وزیر صاحب بتادیں کہ یہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ 30 لاکھ کا ٹینڈر لگا تھا۔ اس پر کام جاری ہے۔ میں ensure کراتا ہوں کہ ان شاءاللہ تعالیٰ اس کو بہت جلد within weeks مکمل کریں گے تاکہ dissenting ہو جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ یقین دہانی کرا رہے ہیں کہ within weeks ہو جائے گا۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 65 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور جی ٹی روڈ مناواں باغ والی پلی سے سوئی گیس روڈ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

***65: محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جی ٹی روڈ مناواں باغ والی پلی سے لے کر سوئی گیس روڈ مومن پورہ روڈ لاہور تک سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) سوئی گیس روڈ پر جگہ جگہ کھڈے پڑے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے گاڑی تو کیا پیدل گزرنا بھی مشکل ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت باغ والی پلی سے لے کر مومن پورہ روڈ تک سڑک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق):

(الف) یہ درست ہے کہ جی ٹی روڈ مناواں باغ والی پُلی سے لے کر سوئی گیس روڈ مومن پورہ روڈ تک سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ سوئی گیس روڈ پر جگہ جگہ گڑھے پڑے ہوئے ہیں۔

(ج) مذکورہ سڑک کی تعمیر 1.75 km کے لئے دفتر ہذا کی جانب سے تخمینہ لاگت مبلغ 71.823(Million) تیار کر دیا گیا ہے۔ فنڈز کی دستیابی کے بعد MCL سڑک کی جلد سے جلد تعمیر کر دے گا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! ضمنی سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں معزز وزیر صاحب کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میرے سوال کے بعد اس روڈ کے لئے فنڈز جاری کر دیئے۔ اس کے جز (ج) کے حوالے سے چھوٹا سا ضمنی سوال ہے کہ فنڈز کی دستیابی کب تک کر دی جائے گی اور یہ روڈ کب تعمیر ہو جائے گی؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! یہ روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی۔ اس میں بد قسمتی یہ رہی کہ پچھلے کافی عرصہ سے اس روڈ کی repair and maintenance نہیں کی گئی تھی۔ اب خصوصی طور پر لاہور کے حوالے سے وزیر اعلیٰ پنجاب نے Lahore Revamp Program دیا ہے۔ اس کی completion کے لئے انہوں نے 31۔جولائی کی deadline دی ہے۔ اس دورانیہ میں ان شاءاللہ تعالیٰ یہ مکمل ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا آپ جواب سے مطمئن ہیں؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جی، میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 67 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چک نمبر 127 گ ب جڑانوالہ کی گلی نمبر 2 کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***67: محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جڑانوالہ (فیصل آباد) میونسپل کمیٹی کو ورلڈ بنک یا دیگر عالمی اداروں کی طرف سے سال 22-2021، 23-2022 اور 24-2023 میں کتنی رقم کس کس مقصد کے لئے فراہم کی گئی۔

(ب) اس رقم سے جو کام کروائے گئے ہیں ان کے نام مع تخمینہ لاگت سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) اس رقم سے جو سڑکیں بنائی گئی ہیں ان کے نام تخمینہ لاگت اور جن افسران کی زیر نگرانی کام ہوا ہے ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) چک نمبر 127 گ ب جڑانوالہ کی گلی نمبر 2 پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے اس گلی کی اب حالت کیسی ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق):

(الف) میونسپل کمیٹی جڑانوالہ کے زیر انتظام عالمی بنک کے تعاون سے پنجاب سیٹیز پروگرام جاری ہے۔ جس کے تحت سال 22-2021، 23-2022 اور 24-2023 میں میونسپل کمیٹی جڑانوالہ کو فراہم کی گئی رقم / فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال 22-2021 گرانٹ ورلڈ بنک 623.763 Million روپے

سال 23-2022 گرانٹ ورلڈ بنک 183.029 Million روپے

سال 24-2023 گرانٹ ورلڈ بنک 765.927 Million روپے

ورلڈ بنک کے علاوہ کسی عالمی ادارہ کی طرف سے میونسپل کمیٹی جڑانوالہ کو کوئی رقم فراہم نہ کی گئی ہے۔

(ب) **F.Y 2021-22**

فیز1: بحالی میونسپل سروسز انفراسٹرکچر جڑانوالہ تخمینہ لاگت 108.274 ملین روپے

فیز2: فراہمی مشینری و آلات برائے امپرووومنٹ تخمینہ لاگت 228.450 ملین روپے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ سٹی جڑانوالہ

F.Y 2022-23

فیز2: امپرووومنٹ و بحالی روڈز اور چوک تخمینہ لاگت 295.27 ملین روپے سٹی جڑانوالہ

F.Y 2022-23

فیز2: تعمیر و ہیکل پارکنگ ایریا سٹی جڑانوالہ تخمینہ لاگت 25.938 ملین روپے

F.Y 2023-24

فیز3: امپرووومنٹ آف سیوریج سسٹم جڑانوالہ تخمینہ لاگت 2484.700 ملین روپے اور تعمیر ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ (WWTP)

(ج) ورلڈ بنک کی فراہم کردہ رقم سے پنجاب سیٹیز پروگرام فیز 2 میں "امپرووومنٹ و بحالی روڈز اور چوک سٹی جڑانوالہ" سکیم کے تحت مندرجہ ذیل افسران و محکمہ جات کی زیر نگرانی تعمیراتی کام کو پایہ تکمیل پہنچایا جاتا ہے۔

PMDFC -1

Private Consultant hired by PMDFC -2

09-11-2019 to 23-10-2021-3

چیف آفیسر (عارف وڑائچ)

میونسپل آفیسر آئی اینڈ ایس (فہیم شہزاد)۔

23-10-2021 to 08-10-2023 -4

چیف آفیسر (میاں اشفاق علی)

میونسپل آفیسر آئی اینڈ ایس (مصدق گجر)

میونسپل آفیسر آئی اینڈ ایس (صدام حسین)۔

08-10-2023 to till dated -5

چیف آفیسر (سید یاسر علی)

میونسپل آفیسر آئی اینڈ ایس (صدام حسین)۔

نام سکیمز ہائے

1- چک نمبر 127 گ ب مین روڈ تخمینہ لاگت 22.17 ملین روپے

2- واٹر ورکس روڈ تخمینہ لاگت 41.91 ملین

3- چک نمبر 127 گ ب تخمینہ لاگت 28.27 ملین روپے

4- محمد علی پارک تخمینہ لاگت 6.59 ملین روپے

5- لاہور روڈ تخمینہ لاگت 41.56 ملین روپے

6- رشید پارک روڈ تخمینہ لاگت 5.27 ملین روپے

7- مین روڈ چک نمبر 128 گ ب تخمینہ لاگت 22.30 ملین روپے

8- چوکس، ڈرینیج، الیکٹرک ورک، ہیلتھ سیفٹی، گورنمنٹ ٹیکسز اور Contingency وغیرہ تخمینہ لاگت 130.20 ملین روپے

(د) میونسپل کمیٹی جڑانوالہ کی طرف سے چک نمبر 127 گ ب گلی نمبر 2 تا حال تعمیر نہ کروائی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! ضمنی سوال کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت تفصیل سے جواب دیا گیا ہے کہ ورلڈ بنک سے جو loan آیا تھا وہ کس طرح سے جڑانوالہ میں استعمال ہوا ہے۔ میرا ضمنی سوال جز(ج) سے متعلقہ ہے۔ اگر آپ نمبر 3 پر سکیموں کے حوالے سے دیکھیں تو لکھا ہوا ہے کہ چک نمبر 127 گ ب تخمینہ لاگت 28.27 ملین روپے ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ مذکورہ چک میں گلی نمبر 2 جس کے متعلق میں نے سوال کیا ہے۔ وہاں گلی نمبر 1 کا سیوریج بھی مکمل ہو گیا ہے اس کی سڑک بھی مکمل ہو گئی ہے لیکن گلی نمبر 2 میں ابھی تک کوئی کام نہیں کیا گیا۔ ان کا سیوریج بھی نہیں بنا، لوگوں کے گھر برباد ہو چکے ہیں کیونکہ وہ گلی تین فٹ نیچے جا چکی ہے۔ اس سے آگے پیچھے کی تمام سڑکیں بن گئی ہیں صرف گلی نمبر 2 نہیں بنی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر لوکل گورنمنٹ!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق):

جناب سپیکر! 2018 میں میاں محمد شہباز شریف صاحب کی کاوش سے ورلڈ بنک کے تعاون سے یہ پروگرام PCP کے نام سے آیا جو PMGFC نے شروع کیا تھا یہ پنجاب کے 16 شہروں میں شروع ہوا تھا۔ وہ پروگرام within 3 years مکمل ہونا تھا لیکن حکومت تبدیل ہو جانے کی وجہ سے وہ مکمل نہیں ہو سکا اس پر کام نہیں کیا گیا لیکن پچھلے ایک سال سے پھر ان سکیمز پر کام شروع ہو گیا ہے اس کا باقاعدہ PC-1 بنتا ہے اس پر جو گلیاں اور سڑکیں take up کی جاتی ہیں وہ PMDFC Board ہے ان کے پاس جاتی ہیں وہاں World Bank کی بھی نمائندگی ہوتی ہے اس کے تحت اس کو final کیا جاتا ہے اس میں اگر کوئی گلی رہ بھی گئی ہے تو اس کو take up نہیں کی گیا ہو گا میں اپنی معزز ممبر سے گزارش کرتا ہوں کہ اگر کوئی new phase آ رہا ہے تو اس میں اس گلی کو شامل کر لیتے ہیں اس کو takeup کر لیتے ہیں

جناب سپیکر: اس میں آپ ہاؤس کو یہ بتا رہے ہیں کہ آپ کے پاس جو PMDFC World Bank کے funds تھے وہ سکیم مکمل ہو گئی ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! یہ سکیم مارچ 2025 میں مکمل ہونی ہے یہ پورے پنجاب کے 16 شہروں میں مکمل ہونی ہے کیونکہ ان کا PC-1 بن چکا ہے تو اس کے مطابق ہی کام ہونا ہے۔ اس PC-1 میں یہ گلی شامل نہیں کی گئی تھی۔ اب اگلا جو phase آئے گا اس میں ہم اس گلی کو شامل کر لیں گے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو میری معلومات ہے یہ گلی نمبر 2 اس کا بھی بجٹ approve ہو چکا تھا اور اس کا PC-1 بن گیا تھا تو اگر PC-1 بن گیا تھا تو اس کے باوجود یہاں پر کام کیوں نہیں ہوا جب کہ اس کے ساتھ والی گلی کا سارا کام مکمل ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: This seriously amounts to the repetition آپ اس کو چیک کروا لیں what is the case in this محترمہ آپ کو منسٹر صاحب بتا دیتے ہیں۔ جی، اکرم صاحب آپ کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں؟

محمد اکرم چودھری: جناب سپیکر! جی، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو World Bank کی grant آئی ہے جس میں sewerage کا کام شروع ہونا ہے لیکن وہاں پر سڑکیں بن چکی ہیں کیا منسٹر صاحب یہ ensure کریں گے کہ جو سڑکیں اور گلیاں بن چکی ہیں ان کو disturb نہیں کریں گے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جب یہ پروگرام لیا گیا تھا تو پورے شہر کی master planning کی گئی تھی اگر جو سڑک بن چکی ہے تو وہاں پر sewerage کی ضرورت نہیں ہو گی اس لئے وہاں پر سڑک بنائی گئی ہو گی کیوں کہ پورے شہر کے حوالے سے یہ master planning کی گئی تھی اور ہر شہر میں اسی system پر کام کیا گیا ہے۔ ویسے بھی sewerage کے حوالے سے اس سکیم کی requirement یہ تھی کہ water treatment plant ہونا ضروری ہے بہت سارے شہروں میں sewerage نہیں ڈالے گئے اس وجہ سے وہاں پر drainage کا استعمال کیا گیا ہے۔

محمد اکرم چودھری: جناب سپیکر! پہلے بھی یہ ہی practice رہی ہے جو گلیاں اور سڑکیں پہلے develop ہو گئی تھی وہاں پر انہوں نے دوبارہ sewerage کا کام کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ جو سڑکیں اور گلیاں بن چکی ہیں وہاں پر ان کو sewerage کا پہلے سے انتظام کرنا چاہئے تھا ان کو پتا تھا کہ World Bank کی grant آچکی ہے۔

جناب سپیکر: جی آپ تشریف رکھیں یہ بہت ہی legitimate concern ہے کہ بنی ہوئی سڑکیں اگر آپ sewerage کے لئے اکھاڑیں گے اور آپ کا C&W کے ساتھ کوئی arrangement بھی نہیں ہو گا تو جو بنا بنایا infrastructure ٹوٹے گا اس پر وہ assurance مانگ رہے ہیں کہ اس کی کیا صورت ہو گی۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں ان کو ensure کرتا ہوں کہ یہ master planning کے تحت ہوا ہے اور اس سکیم میں کوئی ایسی جگہ موجود نہیں ہو گی جس میں پہلے سڑک بنائی گئی اور بعد میں sewerage پڑے گی اگر وہاں پر sewerage کی ضرورت ہے تو وہ پہلے ڈالی جائے گی کیوں کہ جب master planning کی تھی تو اس چیز کا خیال رکھا گیا تھا۔

جناب سپیکر: جو منسٹر صاحب بتا رہے ہیں اس کا ایک comprehensive master plan ہے جہاں پر یہ sewerage ڈالتے ہیں وہاں پر اس کے بعد روڈ بنتی ہے this is what he is saying

محمد اکرم چودھری: جناب سپیکر! Issue یہ نہیں ہے کہ جب کسی بھی ڈیپارٹمنٹ نے اگر سڑک بنانی ہو تو اگر وہاں سے سوئی گیس یا ٹیلی فون کی lines انہوں نے شروع کرنی ہے تو اس سے پہلے concernd department اس سڑک کے لئے پیسے جمع کروا دیتا ہے اس میں انہوں نے صرف یہ assurance دینی ہے کہ جس جگہ پر یہ کھدائی کریں گے اور یہی میرا سوال تھا کہ یہ اس کو proper actual حالت میں لے آئیں گے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں ان کو ensure کرتا ہوں کہ جہاں پر سڑک بنی ہے وہاں پر sewerage کا کام نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: This sounds very plausible, let's say آپ کے پاس کوئی وفاقی محکمہ آ جاتا ہے یا آپ کا لوکل گورنمنٹ جا کر sewerage ڈالتا ہے یا پبلک ہیلتھ sewerage ڈالتا ہے اور C&W کی پراپرٹی ہے تو اگر کسی محکمے نے وہاں پر ان کا بنا infrastructure کھودنا ہے تو یہاں تو اپنے بجٹ میں شامل کریں یا آپ کے پاس اس کی مد میں پیسے جمع کریں کوئی فارمولا تو بنائیں 70 سال سے یہ کیا سلسلہ چل رہا ہے اس کو روکیں arrest کریں. this what they are saying. Now, I have to move to the next question. I am running short of time sir

محمد اکرم چودھری: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ میرے حلقہ میں گلیاں بنی ہوئی تھیں اس میں سوئی گیس کا دوبارہ پائپ ڈالا گیا تو تمام کی تمام وہ گلیاں اکھاڑ دی گئی ہیں۔

جناب اسد عباس: جناب سپیکر! راولپنڈی شہر کے اندر بھی یہی پوزیشن ہے کہ جہاں جہاں پر گیس کی lines ڈالی گئی ہیں وہاں پر سب گلیاں توڑ دی گئی ہیں اور وہاں پر ان علاقوں کو repair بھی نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: یہ طول و عرض میں یہی جھگڑا ہے میں بھی یہی کہہ رہا ہوں منسٹر لوکل گورنمنٹ آپ اس پر کوئی فارمولا بنالیں۔ Now we move to the next question جناب محمد اقبال۔

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر!! میرا سوال نمبر 75 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حلقہ پی پی۔85 میانوالی میں میونسپل کمیٹی کی حدود میں ٹیوب ویلز کنکشن بحال کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***75: جناب محمد اقبال:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔85 میں ٹیوب ویل کے کنکشن کاٹ دیئے گئے تھے جو ابھی تک بحال نہیں ہوئے ہیں اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسٹرکٹ میونسپل کارپوریشن میانوالی نے ادائیگی نہیں کی تھی جس کی وجہ سے یہ کنکشن کاٹے گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعلقہ افسران سے جب اس بارے پوچھا جائے تو وہ کہتے ہیں کہ اپنی مدد آپ کے تحت ہماری مشینری ٹھیک کرواؤ ہمیں ڈیزل دو تاکہ ہم پانی چلا سکیں؟

(د) کیا حکومت حلقہ پی پی-85 کے تمام ٹیوب ویل کے کنکشن بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک تفصیلات سے آگاہ کیا جائے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق)

(الف) یہ درست نہ ہے کہ حلقہ پی پی-85 کے کنکشن بحال نہیں ہوئے البتہ یہ درست ہے کہ مارچ 2024 کے آخری ہفتہ اور ماہ اپریل 2024 کے آغاز میں ضلع کونسل میانوالی کے زیر کنٹرول چودہ واٹر سپلائی سکیمز کے کنکشن FESCO حکام نے بجلی کے بلوں کی عدم ادائیگی کی وجہ سے کنکشن منقطع کر دیئے تھے لیکن ڈی سی صاحب میانوالی نے عید الفطر سے قبل مورخہ 07.04.2024 اور 08.04.2024 تمام واپڈا کنکشن بحال کرا دیئے تھے۔ مزید پی پی-85 میں ضلع کونسل کے زیر کنٹرول 67 واٹر سپلائی سکیمز آتی ہیں۔ جن کے ذمہ ماہ اپریل 2024 تک مبلغ آٹھ کروڑ پچانوے لاکھ چوہتر ہزار چھ صد چھیالیس روپے FESCO کو واجب الادا ہیں۔ مزید بجٹ 24-2023 کے بجٹ میں FESCO بلوں کی ادائیگی کے لئے کل مبلغ 7 کروڑ روپے مختص ہیں جس میں ماہ مارچ تک کل ادائیگی جو FESCO کو ہوئی ہے وہ مبلغ تین کروڑ ستتر لاکھ ستاون ہزار ایک صد سولہ روپے ہے۔ جب کہ باقی ماندہ مختص رقم مبلغ تین کروڑ بائیس لاکھ بیالیس ہزار آٹھ سو چوراسی روپے سے پی پی-85 کی 67 سکیموں کے علاوہ باقی ماندہ سکیموں کے بلوں کی ادائیگی بھی ہونی ہے۔ جب کہ گورنمنٹ کی طرف سے ماہ فروری 2024 کی ماہانہ گرانٹ lapse ہونے کی وجہ سے یہ مسائل درپیش ہیں۔ جونہی مذکورہ گرانٹ مبلغ ایک کروڑ چورانوے لاکھ چھیاسی ہزار ستتر روپے فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے

جاری کی جاتی ہے تو بجٹ پرویژن کے مطابق پی پی۔ 85 کے ساتھ ساتھ دیگر واٹر سپلائی سکیموں کے بلوں کی ادائیگی کر دی جائیگی۔

(ب) ڈسٹرکٹ کونسل میانوالی کے زیر نگرانی 136 واٹر سپلائی سکیمز چل رہی ہیں۔ جن کے بجلی کے بلوں کی ادائیگی وقتاً فوقتاً ضلع کونسل میانوالی کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ پی پی۔85 میں جو واٹر سپلائی سکیمز کمیونٹی از خود چلا رہی ہے جن کے بل کی ادائیگی کی ڈسٹرکٹ کونسل میانوالی ذمہ دار نہ ہے۔ مزید جو واٹر سپلائی سکیمیں کمیونٹی چلا رہی ہے ان کی تفصیل یوں ہے کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میانوالی نے وقتاً فوقتاً یہ سکیمیں مکمل کر کے متعلقہ کمیونٹی کے حوالہ کی ہیں۔ جس کے لئے محکمہ پبلک ہیلتھ میں ایک آفیسر C.D.O (کمیونٹی ڈویلپمنٹ آفیسر) اس کو دیکھتا ہے۔ اور وہی متعلقہ واٹر سپلائی کے لئے C.B.O (کمیونٹی بیسڈ آرگنائزیشن) بناتا ہے جس میں متعلقہ واٹر سپلائی سکیم کے رہائشیوں کو شامل کیا جاتا ہے۔ اور کمیونٹی وہ سکیم اپنے ذرائع سے چلاتی ہے جس میں بجلی کے بلوں کی ادائیگی بھی متعلقہ C.B.O کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

جو واٹر سپلائی سکیمیں کمیونٹی چلا رہی ہے۔ اس کا ریکارڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے کمیونٹی ڈویلپمنٹ آفیسر کے پاس ہوتا ہے۔ جبکہ جو سکیمیں کمیونٹی چلا رہی ہے اس کا ریکارڈ ضلع کونسل کے پاس نہ ہے۔ جس سے واضح ہو کہ کتنی سکیمیں کمیونٹی از خود چلا رہی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے البتہ ڈسٹرکٹ کونسل میانوالی کے زیر کنٹرول واٹر سپلائی سکیمیں ہیں ان کی مشینری کی دیکھ بھال اور مرمت ڈسٹرکٹ کونسل کے ذمہ ہے اور اس پر ہونے والے تمام اخراجات ضلع کونسل میانوالی از خود برداشت کرتی ہے۔

(د) اس وقت پی پی 85 میں کوئی بھی واٹر سپلائی سکیم منقطع واپڈا کنکشن کی وجہ سے نان فنکشنل نہ ہے جہاں تک واپڈا duesکی ادائیگی کا معاملہ ہے تو ڈسٹرکٹ کونسل کے ذمہ حلقہ پی پی۔85 میں جو واٹر سپلائی سکیمز ہیں ان کے کنزیومرز سے اس وقت کسی قسم کے واٹر چارجز وصول نہ کئے جا رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کے بجلی کے بلوں کی ادائیگی گورنمنٹ کی طرف سے آمدہ گرانٹ سے کی جاتی ہے۔ ماہ جنوری اور مارچ 2024 میں

صرف تحصیل عیسی خیل پی پی 85 میں مبلغ 9778796 روپے کی ادائیگی کی گئی ہے۔ اور اس ماہ یعنی اپریل 2024 میں بھی دیگر payment روک کر زیادہ سے زیادہ رقم واپڈا بلوں کی ادائیگی میں صرف کی جائیگی۔

جناب سپیکر: جی آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے agree نہیں کرتا ہوں with a very cogent reason کے یہ جو DC صاحب نے جواب دیا ہے اس کے اندر بہت سے flaws موجود ہیں سب سے پہلے جواب میں لکھا ہے کہ water tube well connection وہ مارچ اور اپریل کے آخری ہفتے میں disconnection ہوئی ہے۔ This is incorrect میں ثبوت دے سکتا ہوں کہ فروری کے مہینے سے میں لگاتار ڈی سی صاحب کے ساتھ in contact ہوں unfortunately نہ وہ میرے فون کا جواب دیتے ہیں اور نہ میرے واٹس ایپ کا وہ جواب دیتے ہیں اگر آپ کہتے ہیں تو میں ساری details آپ کے ساتھ date wise شیئر کرتا ہوں اور میں نے کیا سوال کیا ہے اور اس کا مجھے کیا جواب آیا ہے۔

جناب سپیکر: ان کا جو سوال ہے کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔ 85 میں ٹیوب ویل کے کنکشن کاٹ دیئے گئے ہیں جو ابھی تک بحال نہیں ہوئے ہیں اس کی کیا وجوہات ہیں آپ نے یہ کہا ہے کہ ان کے واجبات ادا نہیں تھے اس لئے کاٹ دیئے گئے یہ ان کا سوال ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ جو connections کاٹے گئے تھے وہ لوکل گورنمنٹ کی domain میں آتے ہیں اس میں آپ تفصیل سے دیکھیں تو یہ water supply schemes جو تھی اس میں بہت ساری schemes public health and engineering نے کی تھی اور ان کا system بہت different ہوتا ہے جو rural areas ہوتے ہیں وہ لوکل گورنمنٹ کے سپرد نہیں کی جاتی یہ ایک لمبی debate ہے اگر آپ موقع دیں گے تو میں اس کی تفصیل بتادوں گا وہ community based organization کے سپرد کی جاتی ہیں ان کی ذمہ داری لوکل گورنمنٹ کی نہیں ہوتی

لوکل گورنمنٹ اپنی schemes کی ذمہ دار ہوتی ہے اس سلسلہ میں یہ جواب ہے وہاں پر کنکشن بحال کر دیئے گئے ہیں کچھ واجبات ادا کر کے اس میں ساری تفصیل درج ہے۔

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! جز(ب) سے متعلق بات کروں گا کہ community based سکیموں کے متعلق تو میں سوال ہی نہیں کر رہا کیونکہ community based organization سکیمیں تو community چلا رہی ہے تو میرا سوال اُن واٹر سپلائی سکیموں اور اُن ٹیوب ویلوں کے disconnection سے متعلقہ ہے جو گورنمنٹ کی طرف سے sanctioned ہیں they are total 69 in number میں اِسے irrelevant جواب کہوں گا جو مجھے ملا ہے اور میں even یہ بھی offer کر سکتا ہوں کہ میں منسٹر صاحب کے ساتھ اُن کے دفتر میں بیٹھ کر بھی اسے detail میں discuss کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اقبال صاحب! تشریف رکھیں۔ یہ serious concern ہے اگر 69 villages کی سکیموں کی responsibility Local Government پر ہے which I actually doubt but still if the honorable member is saying ضلع سے ضلع میں مختلف صورتحال ہوتی ہے۔ اگر 69 دیہات کی واٹر سپلائی کے کنکشن for non-payment کٹے ہوئے ہیں تو وہاں کے لوگ پانی کی بُوند بُوند کو ترس رہے ہوں گے۔ منسٹر صاحب معزز ممبر کے ساتھ مل کر اِس مسئلے کو حل کریں۔ شکریہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ جز(ب) میں یہ کہا گیا ہے کہ ضلع کونسل میانوالی کے زیر نگرانی 136 واٹر سپلائی کی سکیمیں چل رہی ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ Devolution Plan 2002 میں یہ ضلع کونسل کی domain سے نکال کر پبلک ہیلتھ کے حوالے کر دی گئی تھیں تو یہ ضلع کونسل کی domain ہی نہیں ہے تو کیا ضلع میانوالی میں کوئی الگ قانون بنا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: امجد علی صاحب! آپ کتنے سادہ ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟ انسان اتنے جوتے نہیں بدلتا جتنے 2002 سے لے کر اب تک لوکل گورنمنٹ کے قوانین بدل گئے ہیں تو آپ کہاں پر سِرا ڈھونڈیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وہ domain واپس نہیں ملی اور اگر واپس ملی ہے تو مجھے بتادیں؟

جناب سپیکر: امجد صاحب! Local Government is a mess in this province اس پر 2002,2008,2013,2014,2017 اور 2021 there are plethora of laws جس پر آپ بات ہی نہیں کر سکتے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ کسی قانون میں بتادیں کہ یہ ضلع کونسل کے پاس domain واپس آئی ہے کیونکہ ہمیں اِس کا بہت بڑا concern ہے۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! میں یہی کہہ رہا ہوں۔ I would put the question to the minister but probably with this much of laws سمیع اللہ صاحب! آپ تو اِس سارے کام کے witness ہیں کہ لوکل گورنمنٹ کے ساتھ کیا ہوا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جی، بالکل۔ جناب سپیکر! آپ درست فرما رہے ہیں۔

جناب سپیکر: Public delivery کے سب سے effective ادارے لوکل گورنمنٹ کے قوانین ہم نے بدلے ہیں as a province we are failed on that جی، منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ بات پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی ہو رہی ہے تو 2001 تک پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ باقاعدہ سکیمیں بناتا تھا اور پھر چلاتا تھا۔ 2001 میں لوکل گورنمنٹ کا ایکٹ آیا جس کے تحت پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو ختم کر دیا گیا اور اس کے بعد 05-2004 میں دوبارہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو revive کیا گیا لیکن اِس حوالے سے کوئی written معاہدہ یا بات نہیں کی گئی بلکہ صرف ایک زبانی understanding کی گئی کہ جو سکیم محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ بنائے گا وہ اگر دیہی علاقوں میں ہو گی تو اسے community based organization چلائیں گی اور شہری علاقوں کی سکیمیں لوکل گورنمنٹس کے حوالے کرتے تھے لیکن لوکل گورنمنٹس کے حوالے سے بھی کافی issues

رہے اور آج بھی کئی ایسی سکیمیں ہوں گی جو اُن کے سپرد ابھی تک نہیں کی گئیں تو یہ issues اِس سے پہلے رہے ہیں۔ معزز ممبر کی بات بالکل ٹھیک ہے کہ کچھ عرصہ بعد قانون بدل جاتا ہے جس کی وجہ سے کسی کو سمجھ نہیں آتی کہ فلاں چیز کس کی domain میں fall کرتی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ، منسٹر صاحب! میرا خیال ہے we are running short of time, Iqbal sahib has a question. Mover کا question ہے تو امجد علی صاحب تشریف رکھیں۔

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! میری یہ observation بھی ہے کہ 67 سکیمیں کیسے ہو سکتی ہیں اور میں نہیں یہ کہہ رہا بلکہ اِسی تحریری جواب کے اندر لکھا ہوا ہے کہ 67 ایسی واٹر سپلائی سکیمیں ہیں جنہیں وہ لوگ چلا رہے ہیں۔ میں تھوڑا سا اس کے اندر مزید جاؤں گا تو بنیادی طور پر چار اضلاع ایسے ہیں جن کے ساتھ یہ رعایت کی گئی ہے جن میں راجن پور، ڈیرہ غازی خان most probably لیہ اور میانوالی میں چونکہ پانی کی بہت زیادہ شدید قلت ہے۔ اگر میں اپنے گھر کی مثال دوں تو میرے گھر میں 15 دنوں کے بعد پانی آتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر آپ سے آپ کے چیمبر میں ملیں گے اور آپ اس معاملے کو دیکھیں کہ اگر پانی ان اضلاع میں نہیں آ رہا اور masses at large اس تکلیف میں ہیں تو آپ اِن کے ساتھ بیٹھ کر اِس کے resolution کے لئے اپنے ڈیپارٹمنٹ کو instruct کریں اور اِس مسئلے کا حل نکالیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد اقبال: بہت شکریہ، جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں سے پوائنٹ آف آرڈر کے لئے کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: How much time do we have left for the Question Hour? I request the honorable member please be seated. معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں گے کیونکہ وقت تھوڑا رہ گیا ہے اور آگے بھی بزنس کرنا ہے۔ اگلا سوال نمبر 100 جناب وقاص محمود مان کا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! وقاص مان صاحب کی طرف سے request آئی ہے کہ اِن کے سوال کو pend فرمالیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے pended upon his request۔ اگلا سوال نمبر 104 جناب محمد اطہر مقبول کا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! جناب محمد اطہر کے سوال کو بھی pend فرمالیں۔

جناب سپیکر: جی، pended upon his request اگلا سوال جناب احمد خان بھچر کا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اِس سوال کو بھی pend فرمالیں۔

جناب سپیکر: جی، pended upon his request اگلا سوال چودھری محمد اعجاز شفیع صاحب کا ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: شکریہ، جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 127 ہے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

چودھری محمد اعجاز شفیع: جی، جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خان پور پی پی-258 میں نالیوں، پلیوں اور سولنگ کی تکمیل اور ان کے لئے مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

***127: چودھری محمد اعجاز شفیع:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-258 تحصیل خان پور میں سال 2023 سے اب تک کتنی نالیوں، پلیوں اور سولنگ کی مد میں ترقیاتی کام کئے گئے اور ان پر حکومت کے کتنے اخراجات ہوئے؟

(ب) مندرجہ بالا ترقیاتی کاموں کی مد میں کتنے فنڈز مختص کئے گئے، کتنے فنڈز خرچ کئے گئے اور کتنی ایسی سکیمیں ہیں جن کا کام پایہ تکمیل نہیں ہوا، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق)

(الف) پی پی۔258 تحصیل خانپور میں سال 2023 سے اب تک کوئی نالیوں پُلیوں کی مد میں ترقیاتی کام یا اخراجات نہ ہوئے ہیں۔

(ب) ترقیاتی کاموں کی مد میں 2023 سے اب تک کسی قسم کا کوئی فنڈ خرچ نہ کیا گیا ہے۔ البتہ گزشتہ 6 ماہ میں سڑکوں کے حوالے سے چھ سکیموں کی منظوری دی گئی جو جاری ہیں جن کا کل تخمینہ 27 کروڑ 80 لاکھ روپے کا ہے۔ موقع پر 80 سے 90 فیصد کام مکمل کیا جا چکا ہے۔ تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: میرا ضمنی سوال ہے کہ جز(الف) کے جواب PP-258 تحصیل خانپور میں سال 23-2022 سے اب تک نالیوں یا پلیوں پر کوئی اخراجات نہ ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر! TMAs کی purview میں کیا ہوتا ہے اور اس کا مطلب ہے کہ وہ بالکل نالائق، نااہل ہے جو صرف خانپور میں کرپشن کرنے اور وہاں پر تعینات افسران کی عیاشیوں کے لئے بنایا گیا ہے۔ یہاں اُنہوں نے لکھا ہوا ہے کہ ہم نے کوئی ترقیاتی کام نہیں کیا تو اِس کی reason بتا سکتے ہیں کہ پُورے ایک سال میں نالیوں کی تعمیر اور گلیوں میں ٹف ٹائلیں کس نے لگانی ہوتی ہیں؟

جناب سپیکر: آپ کے سوال کے تحریری جواب میں ہے کہ آپ کی لوکل گورنمنٹ کے تحت کسی قسم کے کوئی فنڈز تحصیل خانپور میں خرچ نہیں ہوئے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! اِس کی بنیادی وجہ نگران حکومت تھی اور پابندی تھی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کیا فرمایا؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! نگران حکومت تھی اور فنڈز کے استعمال پر پابندی تھی۔

جناب سپیکر: جی، چودھری اعجاز شفیع صاحب! نگران حکومت تھی اور فنڈز پر پابندی تھی۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! حیرت ہے کیونکہ اِسی سوال کے جز(ب) میں فرما رہے ہیں کہ ہم نے 27 کروڑ روپے خرچ کیا ہے۔

جناب سپیکر: چودھری اعجاز شفیع صاحب! آپ اپنے سوال کے جز(ب) میں پوچھ رہے ہیں کہ کتنے فنڈز خرچ کئے گئے اور کتنی ایسی سکیمیں ہیں تو یہ شاید segregate کر رہے ہیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! کیا فرمایا؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب! یہ شاید segregate کر رہے ہیں کہ کمیٹی کے پاس ڈویلپمنٹ کے فنڈز ہوتے ہیں وہ شاید under ban ہوں اور دوسری سکیم کسی اور ایجنسی کی approved ہوں this is probably you are saying

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! نگران حکومت کے دور میں کوئی سکیم اگر ٹینڈر ہوئی ہے تو وہ الیکشن کمیشن کی طرف سے اجازت ملنے کے بعد ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، الیکشن کمیشن کی concurrence یعنی اجازت سے ہوئی ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! اگر کسی جگہ پر الیکشن کمیشن کی طرف سے اجازت نہیں ملی تو اُس کا ٹینڈر نہیں لگا سکتے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! 2023 میں پُورے لاہور کے اندر انڈر پاسز بنے ہیں، ہسپتالوں کی ایمرجنسیاں بنی ہیں اور سڑکیں بنی ہیں تو کیا یہاں یہ پابندی نہیں تھی؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب! شاید یہ پابندی خانپور کے لئے تھی۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میرے فاضل دوست نے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ذرا چودھری صاحب کے سوال کی کاٹ سمجھیں۔ اُن کا سوال یہ ہے کہ تحصیل خانپور میں پابندی تھی لیکن لاہور میں نہیں تھی؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ تو الیکشن کمیشن سے پوچھا جا سکتا ہے کہ اُنہوں نے کون سی سکیم کی اجازت دی اور کون سی سکیم پر کام شروع ہوا کیونکہ یہ اِس tenure میں ہوا ہے تو اِس بارے میں اُنہی سے پوچھا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری اعجاز شفیع صاحب! Do you have any other supplementary question?

چودھری محمد اعجاز شفیع: نہیں، جناب سپیکر! اگر پابندی تھی تو اِس کا letter دکھا دیں۔ فنڈز استعمال ہی نہیں کر رہے بلکہ وہاں بیٹھے ہوئے افسران کھونچے لگا رہے ہیں تو یہ بتائیں کہ سوہاوہ جیسی چھوٹی سی تحصیل کا بجٹ 121 ملین ہے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میرے خیال میں چودھری اعجاز شفیع صاحب پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ تحصیل خانپور میں کتنے پیسے دیئے ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! یہ تو fresh question بنتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ کا شکریہ۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! جز(ب) میں ہے کہ 27 کروڑ روپے کے فنڈز لگے ہیں تو یہ 27 کروڑ 80 لاکھ روپے کہاں سے آئے تھے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! چونکہ تحصیل کی بات ہو رہی ہے تو یہ اُن کے ضلع کونسل کی طرف سے آئے تھے یہ وہ فنڈز ہیں جو ضلع کونسل کی domain میں آتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے so, sir یہ segregate ہے کہ آپ کی تحصیل خانپور کی میونسپل کمیٹی ہو گی وہ کوئی ترقیاتی مد میں پیسے نہیں خرچ کر سکی اور آپ کے ضلع رحیم یار خان کی ضلع کونسل کے پاس فنڈز تھے تو انہوں نے کچھ فنڈز خرچ کئے جو 27 کروڑ 80 لاکھ روپے ہیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اِس جز کا جواب بھی غلط ہے کیونکہ اِس میں اِنہوں نے کوئی آٹھ یا دس سکیمیں شروع کی ہوئی ہیں جن میں سے صرف چھ کا ذکر ہے تو اِس کا جواب بھی نامکمل

ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو فنڈز میونسپل کمیٹی میں ہیں تو کیا گلیوں اور نالیوں کی تعمیرات کے لئے یہ فنڈز خرچ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! This is the pertinent question اگر میونسپل کمیٹی خانپور میں کوئی فنڈز پڑے ہیں تو اُنہیں خرچ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! جی، بالکل انہیں خرچ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اگلا بجٹ آئے گا تو وہ ایک خود مختار ادارہ ہے اِس لئے وہ اپنا ADP بنائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، thank you, I hope this addresses your question اعجاز صاحب! آخری سوال جناب ندیم قریشی کا ہے۔

آوازیں: جناب سپیکر! اِسے بھی pend فرمالیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ قریشی صاحب کے سوال نمبر 141 کو بھی pend کیا جاتا ہے۔ اب سوالات بھی ختم ہو گئے ہیں اور وقفہ سوالات کا وقت بھی ختم ہو گیا ہے۔

محترمہ نادیہ کھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نادیہ کھر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ اے اللہ میں تیری عبادت کرتی ہوں اور تُجھ ہی سے مدد مانگتی ہوں۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کروں گی۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بڑی بہادر خاتون ہیں، آپ نے بڑا زبردست الیکشن contest کیا۔ آپ کھل کے بات کریں جو آپ کہنا چاہ رہی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ نادیہ کھر: جناب سپیکر! جزاک اللہ۔ میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گی کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ میں کافی عرصے سے اپنے علاقے کے کچھ مسائل پر بات کرنا چاہ

رہی تھی لیکن مجھے موقع نہیں دیا جارہا تھا یا تو لسٹ میں خواتین کا نام نہیں ہوتا یا پھر آخری نام دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے سیشن کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! آپ custodian of the House ہیں میں آپ سے request کروں گی کہ کوئی ایسے SOPs بنائیں یا ایسے rules بنائیں جس میں خواتین کو proper equally بولنے کا موقع دیا جائے۔ دوسری بات میں یہ کہوں گی کیونکہ اس کے بعد پھر گندم پر بات شروع ہو جائے گی، اجلاس ختم ہو جائے گا اور میری بات رہ جائے گی۔ مجھے صرف پانچ منٹ چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔۔۔

محترمہ نادیہ کھر: جناب سپیکر! پلیز، مجھے بات کرنے دیں میں آپ سے personal request کرتی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! I assure you, I will give you the time آپ مجھے تھوڑا سا business چلانے دیں۔ واقعی آپ جب سے ممبر بنی ہیں آپ کو بات کرنے کا موقع نہیں ملا۔ I will give you time today but تھوڑا سا business چلانے دیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس شروع کرتے ہیں کیونکہ اُس میٹنگ کی details ابھی میرے پاس پہنچ رہی ہیں۔ I am just prolonging it اور Call Attention Notices کے لئے معزز ممبر کا concern بھی ہے۔ یہ دو ہیں اب ہم ان کو لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔

سیالکوٹ: جامکے ڈھنسلا روڈ قلعہ کالروالا میں قتل سے متعلقہ تفصیلات

18: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 15-اپریل 2024 کی خبر کے مطابق جامکے ڈھنسلا روڈ قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ میں ڈاکوؤں نے مزاحمت پر محمد صغیر کے بیٹے زین علی کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج ہوا ہے تو کس تھانہ میں اور کن کن دفعات کے تحت درج ہوا ہے اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ بالکل درست ہے اور اس میں مسمی صغیر احمد ولد محمد شریف جاکے ڈھنسلا تحصیل پسرور کی مدعیت میں مقدمہ نمبر 250/24 مورخہ 13-04-2024 بجرم 392/302 ت پ تھانہ قلعہ کالر والا درج ہوا۔ تفتیش شبیر احمد انسپکٹر HIU کے سپرد ہوئی۔ دوران تفتیش ملاحظہ موقع و نقشہ موقع مرتب ہوا۔ نامعلوم ملزمان کی تلاش کی گئی مدعی مقدمہ نے اپنا تتمہ بیان میں ایک کس مسمی فرحان علی ولد محمد اشرف قوم جٹ ساکن جاکے ڈھنسلا کو نامزد کیا جس کا بعد از گرفتاری جسمانی ریمانڈ حاصل کیا گیا ہے اور تفتیش مقدمہ جاری ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب وزیر اعلیٰ نے یا لاء منسٹر نے دینا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل آپ درست فرما رہے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! Parliamentary Affairs کے منسٹر جواب نہیں دے سکتے یہ کس بنیاد پر جواب دے رہے ہیں مجھے بتایا جائے؟

جناب سپیکر: مجھے Rules of Procedure کی کتاب دیں، this seems to be correct. رانا صاحب بات ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

اس میں لکھا ہے کہ۔

It has to be either the Chief Minister or the Minister for the Law.

جناب سپیکر: رانا صاحب درست فرما رہے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ہمارے rules میں Law and Parliamentary Affairs کا اکٹھا لکھا آتا ہے۔ یہ دونوں لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: سمیع صاحب صحیح کہہ رہے ہیں۔ یہ پہلے law تھا اب یہ amend ہو گیا ہے اور Parliamentary Affairs آ گیا ہے۔

Rule 65: Upon being asked by the Speaker, the member concerned may raise the question and the Chief Minister, Minister for Law and Parliamentary Affairs or the Minister concerned may answer the question on the same day or on any other day fixed by the Speaker

بہر حال رانا آفتاب صاحب! I really appreciate کیونکہ آپ جو verbatim پڑھ رہے ہیں یہ law پہلے تھا لیکن رانا سمیع اللہ صاحب! I really thank you for that

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ نے جو مجھے Rules of Procedure کی کتاب دی ہے If there has been an amendment you should inform this Honorable House یہ تو نہیں ہونا چاہئے کہ آپ خود ہی تبدیل کر لیں اور بتایا بھی نہ جائے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ Rule 65 دیکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ویسے میری گزارش ہے کہ رانا آفتاب جیسے لوگوں کو latest copy ضرور دی جائے پہلے بھی ایک بار ایسا ہوا ہے کہ اُن کی کتاب میں کچھ اور تھا۔ اس طرح باقی وہ دوست جو ہاؤس میں دلچسپی لیتے ہیں جو amendments کی گئی ہیں وہ اُن کو ساتھ دیں تاکہ کوئی غلط فہمی نہ ہو۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ کو latest rules کی کاپی دیتے ہیں۔ یہ amended ہیں اور book میں printed ہے۔ سمیع اللہ خان صاحب! I really thank you. This is

actual contribution جو معزز ممبر کی طرف سے آنی چاہئے۔ دوسرا توجہ دلاؤ نوٹس سردار محمد علی خان کا ہے۔

حسن ابدال میں سپیشل ایجوکیشن کی بچیوں کی برہنہ ویڈیو بنانے پر کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

23: سردار محمد علی خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 9-اپریل 2024 کی خبر کے مطابق حسن ابدال تھانہ سٹی کی حدود میں واقع گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر کے ملازم عمران شاہ نے معصوم اور ذہنی معذور بچیوں کی برہنہ ویڈیو بنا کر ان سے جنسی تعلقات استوار کرنے کی کوشش کی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان معذور بچیوں کے والدین اور سکول کی ہیڈ مسٹریس نے اس بارے میں سائبر کرائمز راولپنڈی اور DPO کو درخواستیں بھی دی ہیں جن پر ابھی تک کوئی ایکشن نہیں لیا گیا، ان گونگی، بہری اور ذہنی و جسمانی معذور بچیوں کے ساتھ غیر اخلاقی حرکت اور Sexual Harassment سے بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ نیز ملزم عمران شاہ کے خلاف قانون کے مطابق کیا کارروائی عمل میں لائی گئی اب تک کی مکمل صورتحال سے آگاہ فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! بمطابق رپورٹ SHO تھانہ سٹی حسن ابدال جواب یہ ہے کہ مورخہ 18-3-2024 بوقت 9-30 بجے دن سحر ش خان سب انسپکٹر ایف آئی اے، جنید خان اے ایس آئی، عنایت اللہ ہیڈ کانسٹیبل اور یاسر علی خان کانسٹیبل بسلسلہ تعمیل سرچ وارنٹ بنام عمران شاہ ولد مطلوب حسین شاہ سکنہ محلہ شہید آباد حسن ابدال بحوالہ انکوائری نمبر R/496/24 مورخہ 12-3-2024 سائبر کرائم ایف آئی اے راولپنڈی سے تھانہ آئے اور بحوالہ رپٹ نمبر 10 مورخہ 8-3-2024 روزنامچہ تھانہ سٹی حسن ابدال میں آمد و روانگی کر کے مع امدادی پولیس SI محمد احسان مع فیضان علی C/106 لے کر محلہ

شہید آباد حسن ابدال روانہ ہوئے اور جائے مسکن از عمران شاہ پہنچ کر پڑتال و سرچ وارنٹ کی حسبِ ضابطہ تعمیل کروائی گئی۔ عمران شاہ مع موبائل الزام علیہ ہمراہ لے کر بحوالہ رپٹ نمبر 11 مورخہ 18-3-2024 روزنامچہ تھانہ سٹی حسن ابدال واپسی و اطلاعی درج کر کے میڈم حمیرہ نعیم پرنسپل سپیشل ایجوکیشن سکول حسن ابدال کی موجودگی میں موبائل فون عمران شاہ جو سپیشل ایجوکیشن سکول حسن ابدال میں نائب قاصد ہے موبائل فون blue colour، ٹچ سکرین، شکستہ امانتاً SI محمد احسان تھانہ سٹی حسن ابدال امدادی پولیس کے حوالے کیا تھا جس نے موبائل فون مع 2 عدد سم حوالے، سحر ش خان SI ایف آئی اے سائبر کرائم راولپنڈی کیا گیا ہے جو آئندہ مذکورہ SI الزام علیہ مسمی عمران شاہ اور اس کے موبائل فون کو ہمراہ لے کر ایف آئی اے سائبر کرائم راولپنڈی روانہ ہوئیں۔ نقل رپورٹ لف ہے۔

(ب) سحر ش خان SI ایف آئی اے نے بذریعہ فون بھی بتایا کہ الزام علیہ عمران شاہ کی سائبر کرائم میں انکوائری تاحال مکمل نہ ہوئی ہے اور مذکورہ کے زیر استعمال موبائل کی بھی forensic کرائی جارہی ہے جس کی ابھی تاحال رپورٹ موصول نہ ہوئی ہے۔ بعد مفصل انکوائری و موصول forensic report جیسی بھی صورت ہوئی ایف آئی اے سائبر کرائم مذکورہ عمران شاہ کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائے گی۔ جہاں تک درخواست ہائے کا تعلق ہے سپیشل ایجوکیشن سکول حسن ابدال کی ہیڈ مسٹریس حمیرہ نعیم نے ضلعی پولیس و تھانہ سٹی حسن ابدال میں کوئی درخواست برخلاف عمران شاہ نہ گزاری ہے جبکہ مذکورہ نے complaint no. 5855/2024 مورخہ 29 فروری 2024 سائبر کرائم راولپنڈی ونگ میں تحریری درخواست گزاری ہے جس کی تاحال انکوائری جاری ہے۔ علاوہ ازیں ہیچو قسم کی دو عدد مزید درخواست ہائے ایک ازاں وحیدہ بی بی زوجہ ظفر شاہ سکنہ براہما حصار ضلع راولپنڈی۔

2۔ تنویر خان نے بھی ڈپٹی ڈائریکٹر سائبر کرائم راولپنڈی برخلاف عمران شاہ گزاری ہے۔ اس کے end پر finding دی ہے چونکہ درخواست مندرجہ بالا متعلقہ ایف آئی اے سائبر کرائم راولپنڈی میں زیر سماعت ہے جس کی انکوائری کی جارہی ہے علاوہ ازیں درخواست بالا ضلعی پولیس کے پاس نہ گزاری ہے اور نہ محکمہ پولیس کے متعلقہ ہے۔ اندریں حالات بالا معاملہ زیر سماعت ایف آئی اے سائبر کرائم راولپنڈی ہے آئندہ بھی مفصل انکوائری و موصول ہونے والی

رپورٹ forensic جیسی صورت میں ہوئی ایف آئی اے مذکورہ عمران شاہ الزام علیہ کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لانے کا پابند ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، سردار محمد علی خان! You can ask?

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! شدید افسوس ہے look at the seriousness of Minister for Parliamentary Affairs کہ ان سے لکھا ہوا پڑھا نہیں جا رہا۔ یہ issue ہر غیرت مند پاکستانی کے لئے مرنے کا مقام ہے۔ اگر ایک طاقتور شخص کا کتا گم ہو جائے تو سارا سسٹم حرکت میں آجاتا ہے۔ یہ معصوم اور معذور بچیاں، یہ جو خواتین بیٹھی ہیں ان کو تو اس issue پر کھڑا ہونا چاہئے۔ یہ پنجاب، یہ پاکستان، یہ ہر مسلمان اور ہر انسان کی غیرت کا معاملہ ہے۔ آپ مجھے یہ بتا رہے ہیں، کیونکہ آپ کی چیف منسٹر نے کہا تھا کہ یہ میری red line ہے Where is your red line? آج آپ نے وردی پہن کر ان بدمعاشوں کو دوبارہ تقویت دے رہے ہیں کہ آپ اس ملک کے پرامن شہریوں کو رگڑیں۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ ایک سیکنڈ تشریف رکھیں۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! مجھے بولنے دیں یہ میرا concern ہے۔

جناب سپیکر: میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ This issue should be addressed in such a way میں خود آپ کا Call Attention Notice پڑھ کر ذہنی طور پر الجھن میں ہوں اور جو honorable minister صاحب نے جواب دیا ہے وہ کرائم یونیورسل ہوتا ہے۔ This crime happens and it has a universal connotation to all around. اب یہ جرم ان بچیوں کے ساتھ ہوا ہے جو special persons ہیں۔ ان کے ساتھ یہ sexual harassment کا کیس notice میں آیا ہے۔ آپ نے بڑا اچھا کیا کہ آپ اس کو اس فورم پر لے آئے۔ اب جو منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں اور وہ بتا رہے ہیں کہ ابھی تک Call Attention Notice پر کیا ہوا ہے آپ نے جو مسئلہ raise کیا ہے۔ The concerned minister has to answer that whatever you are saying and is reported in the paper اس پر ابھی تک کی گئی کارروائی کیا ہے۔ اب Call Attention Notice کے

باعث یہ مسئلہ حکومت کے notice میں آیا ہے۔ آپ نے یہ point out کر کے اور یہ matter raise کر کے بڑا اچھا کیا ہے۔ It has to be addressed with a lot of seriousness یہ درست ہے۔ منسٹر پارلیمانی افیئرز صاحب یہ بڑا serious مسئلہ ہے آپ اس پر IGP سے personally بات کریں۔ ان کو بتائیں کہ حسن ابدال میں جو واقعہ پیش آیا ہے اس واقعے کے ملزمان کیفر کردار تک پہنچنے چاہئیں۔ اس قسم کے واقعات کے تدارک اور روک تھام کے لئے جو حکومتی اقدامات ہیں جب ہاؤس میں general discussion ہو تو آپ اس بارے میں ہاؤس کو apprise کریں گے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! میری submission یہ ہے کہ محترمہ حمیرہ نعیم جو اس ادارے کی پرنسپل ہیں ان کو لگاتار threats آ رہی ہیں۔ موٹر سائیکل پر بارہا دفعہ لڑکے آئے، وہ چونکہ خاتون ہے اُدھر چوکیدار اور سکیورٹی گارڈ بھی نہیں ہے۔ ان پر تیزاب پھینکنے کے لئے ان کو بارہا کہا گیا۔ ان کو ٹیلی فون کے ذریعے pressurize کیا جا رہا ہے کہ اس issue سے پیچھے ہٹیں۔ وہ بندہ دندناتا پھر رہا ہے۔

جناب سپیکر: یہ اسی سکول کی پرنسپل ہے؟

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! جی، اسی سکول کی پرنسپل ہے۔ اس کو ایک surety bond کے ذریعے باہر چھوڑ دیا گیا اور درندہ دندناتا رہا ہے۔ میری submission یہ ہے کہ میڈم کو سکیورٹی فراہم کی جائے۔ اس کیس کو پورے طریقے سے investigate کیا جائے اور اس کا میڈیا ٹرائل نہ کیا جائے کیونکہ بچیوں کا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ جی، Minister for Parliamentary Affairs صاحب honorable member صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ اس ادارے کی سربراہ میڈم حمیرہ نعیم she is also under threat by some person جس کا نام وہ دے رہے ہیں۔ وہ ایف آئی آر میں nominated ہے اور وہ دندناتا پھر رہا ہے اور وہ ادارہ اس کی وجہ سے تکلیف میں

آیا ہوا ہے۔ اگر وہ ایف آئی آر میں nominated ہے اور اس کا یہ conduct ہے تو he should be arrested straight away. آپ ان کو instruct کریں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں اس کو investigate کر کے کل آپ کو رپورٹ پیش کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں! جو ایف آئی اے میں کیس رجسٹر ہوتا ہے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ایف آئی اے provincial government کی domain میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ یہ ان کو through IGP بھیج سکتے ہیں ۔ ان کو یہ بھجوائیں، یہ filming tapping, اور جو موبائل پر اس طرح کی activity ہے۔ اس کو track کرنے کی ability FIA کے پاس ہے۔ وہ کون لوگ ہیں اور کیسے کرتے ہیں؟

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! ان کی جان کی حفاظت کا ذمہ دار کون ہے؟

جناب سپیکر: وہ پنجاب پولیس ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! انہوں نے straight away جو application دی ہے اس پر کیا ایکشن ہوا ہے؟ ایک ایف آئی آر کے لئے درخواست دی ہے، the FIA has nothing to do with it یہ forensic نے کرنا ہے, that is a secondary question, but they should have straight away registered a case and arrested that person اور investigation بھی شروع کر دیں۔ یہ پولیس والوں کا ایک routine matter ہے کہ ان کے پاس ایک لاکھ untraced cases پڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے یہ بڑے دکھی دل سے کہا ہے کہ یہ بہنیں بیٹھی ہیں یہ بھی سوچیں۔ ہم سب بچیوں والے ہیں، جن کے ساتھ گزری ہے ان کے ساتھ کیا ہوا ہو گا؟

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس میں اس طرح ہے کہ۔۔۔

(اس مرحلے پر معزز اراکین حزب اختلاف اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: وہ اس کی resolution مانگ رہے ہیں۔ اگر آپ کھڑے ہوں گے تو resolution نہیں ملے گی۔ اگر آپ بیٹھیں گے تو ملے گی۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہم FIA سے بھی اپنے طور پر اس کو take up کرتے ہیں اور میں IG صاحب کو بھی کہتا ہوں کہ ادارے کی پرنسپل محترمہ حمیرہ نعیم کی سکیورٹی کا بھی بندوبست کر لیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! اس کو ensure کر رہے ہیں۔ We will keep it for a day اس پر کوئی بات کرتے ہیں۔ Let the honorable minister go for جو اس کیس سے concerned لوگ ہیں۔ ان کو کیفر کردار تک تو پہنچائیں۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! اس issue کو دبانا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں دبے گا۔

جناب سپیکر: اجلاس کا وقت ایک گھنٹے کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔ جی، ملک واصف مظہر صاحب تشریف فرما ہیں؟۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس کو pend کرتے ہیں.

تحاریک التوائے کار

MR SPEAKER: Now, we take up Adjournment Motions.

یہ تحریک التوائے کار محترمہ راحیلہ خادم حسین کی طرف سے ہے تحریک التوائے کار 24-04-24 کو move ہوئی ہے یہ pending ہے اس کا جواب آ گیا ہے؟ یہ کل move ہوئی تھی۔ جی، وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ جناب ذیشان رفیق۔ محترمہ راحیلہ خادم حسین تشریف فرما ہیں؟۔۔۔ تشریف نہیں رکھتی۔ جی، ذیشان رفیق صاحب! آپ اس پر بات کرنا چاہیں گے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! یہ motion جو کل move کی گئی تھی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! I am going to put this question to the House. I am going to open it for the debate.

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ بالکل بڑا burning issue ہے۔ ہم لوگوں کی زندگیاں، اس صوبے کی عوام کی زندگیاں گندگی اور غلاظت کے ڈھیر کے تلے دبی ہوئی ہیں تو I am going to put this question to the House.

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! بالکل ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس پر ہمیں concrete بات بتائیں۔ یہ سوال بے شک لاہور کے متعلق ہے لیکن آپ بتائیں کہ sewer کا، drainage کا، آپ کا future میں کیا plan ہے؟ آپ کیسے اس کو address کرنا چاہ رہے ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ بنیادی طور پر۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ وقت لے لیں ہم اس کو pend کر دیتے ہیں۔ آپ comprehensive reply کے ساتھ ہمیں آگاہ کریں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! میں عرض کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: The reason why I have put this for today یہ آج کے ایجنڈے پر میں لے کر آیا ہوں۔ یہ تحریک التوائے کار کل move ہوئی ہے، اس میں جنرل ہسپتال کے عقب کی کسی گلی کی کہانی ہے۔ یہ جنرل ہسپتال کے عقب کی گلی کی کہانی، ہر شہر کی ہے may it be Sohawa, may it be Dina, may it be Kasur or may it be Khanpur یہ

آپ کہیں کا بھی نام لے لیں۔ سوال یہ ہے نمبر 1 کیا آپ آج اس پر پوری طرح سے بات کرنا چاہتے ہیں یا آپ کو اس پر وقت دے دیں؟ آپ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اور لوکل گورنمنٹ دونوں کے جو سیوریج کے متعلق ابھی تک graveyards بن چکے ہوئے ہیں، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے جو schemes بنائی ہیں اُن کو چلانے والا کوئی نہیں ہے، اُن کو O&M کوئی نہیں ہے یہ ابھی آپ کے سامنے 67 schemes کی بات کی جارہی ہے۔ This is a burning issue of Punjab. This is very important آپ اس پر municipal services دے پائیں گے یا آپ taxes لگانا چاہتے ہیں، آپ fully comprehensive آکر بات کریں اگر آپ اس کو pend کروانا چاہتے ہیں تو میں اس کو pend کر دیتا ہوں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں بات کر لوں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: Rana Sahib has the floor.

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اس کا حل یہ ہے، یہ جو پبلک ہیلتھ کا محکمہ ہے یہ جیسے پہلے کام کرتا تھا اُس کے بعد درمیان میں پتا نہیں کس طرح سے اس کو لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے سپرد کر دیا گیا، لوکل گورنمنٹ کی جتنی بھی سکیمیں ہیں، یہ مکمل طور پر جو سیوریج کا سسٹم ہے اس کی اتنی زیادہ خرابی ہو چکی ہے کہ وہ کسی سے سنبھالی نہیں جارہی۔ آپ مہربانی فرمائیں کہ اس پبلک ہیلتھ کے محکمہ کو جو ہماری تمام سکیمیں ہیں یہ پبلک ہیلتھ کے حوالے کر دیں تو پھر ہمیں بچت آسکتی ہے ورنہ تمام سکیمیں بند ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ذیشان صاحب! اس مسئلے کو اگر میں پورے ہاؤس سے کسی بھی ممبر کو کہہ دوں either from this side or from this side even میں منسٹر صاحبان سے کہہ دوں۔ یہ معاملہ سب کا اتنا پیچیدہ ہے اور اس میں اتنی seriousness ہے کہ آپ کے پاس پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی پنجاب میں ہزاروں کی تعداد میں schemes ہوں گی میں نمبر نہیں دے سکتا اگر تو وہ schemes کی maintenance آپ نے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے پاس نہیں رکھی ہوئی اور آپ

نے اُن کی ownership لوکل گورنمنٹ کو نہیں دی ہوئی یہ تو graveyard of development schemes بن جائیں گے تو اس تباہی کا ہم متحمل نہیں ہو سکتے۔ we are in a situation جہاں پر اس کو arrest کرنا بہت ضروری ہے۔ میں آپ کو suggest کروں گا آپ اس پر fully comprehensive تیاری کر کے آئیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو میرے پاس آج کچھ detail ہے۔

جناب سپیکر: جی، please۔

جنرل ہسپتال سے ملحقہ عوامی کالونی کی سڑکیں اور سیوریج سسٹم بدحالی کا شکار (۔۔۔جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے بالکل جس مسئلہ کی طرف نشاندہی فرمائی ہے یہ معاملہ بالکل اسی طرح سے ہے۔ میں اس کو دو departments کی آپس میں جو اُن کی domain ہے اُس سلسلے میں یہ کچھ issues ہیں۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ اس کی کہانی اگر 2001 سے شروع کریں 2001 سے پہلے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، یہ ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ کا پارٹ تھا کوئی بھی سکیم اگر وہ بناتے تھے اُس کی O&M cost اُن کے ذمہ ہوتی تھی وہ اُس کو چلاتے تھے اُس کی maintenance کرتے تھے 2001 میں جب لوکل گورنمنٹ کا ایک ordinance لایا گیا اُس میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو ختم کر دیا گیا۔ 05-2004 میں اُس وقت کی حکومت نے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو revive کیا جب revive کیا گیا تو اس میں انہوں نے اس کے اندر O&M کی cost شامل ہی نہیں کی یعنی اُس کو صرف اور صرف بطور executing agency شامل کیا اور اس issue کو address ہی نہیں کیا گیا کہ اگر ایک سکیم بنتی ہے اُس کے بعد وہ سکیم کس طرح سے چلتی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے سامنے یہ ساری کہانی اس لئے رکھنا چاہ رہا ہوں کہ آپ کو پتا ہو اور ایوان کو بھی پتا ہو کہ actually مدعا کیا ہے، مسئلہ کیا ہے تاکہ اُس کے حل کی طرف جایا جا سکے۔ میں آپ کو figure wise تھوڑی سی چیز بتانا چاہتا ہوں کہ 2008 سے onwards میں نے

ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ سے کچھ figures لی ہیں اب صرف اور صرف جو water supply schemes, sewerage اور drainage schemes اگر ہم صرف ان کے ہی ڈیٹا کو لے لیں تو 2008 سے 2023 تک urban water supply schemes تقریباً 342 کی گئیں اور rural water supply schemes 2100 کے قریب کی گئیں ہیں ۔ اسی طرح سے urban sewerage اور drainage schemes کی تعداد 989 ہیں، rural sewerage drainage schemes کی تعداد 4591 ہیں۔

جناب سپیکر! گزارش ہے کہ جہاں جہاں تو urban schemes موجود تھیں اُن کو مکمل کرنے کے بعد ایک understanding کی گئی اس کے لئے written کہیں پر کوئی چیز موجود نہیں ہے کہ ان کو لوکل گورنمنٹ جو بھی وہاں موجود تھیں اُس کے حوالے کر دیا گیا، جو بھی Municipal Committees تھیں اُس کے حوالے کر دیا جاتا تھا، پھر Municipal Committees اس کو چلاتی تھیں۔ اُس میں بھی issues ہیں، اس کے حوالے سے بھی میں آپ کو بتاتا جاؤں گا کہ اس میں کتنی ایسی schemes ہیں جو ابھی تک لوکل گورنمنٹ کے handover ہی نہیں کی گئیں اور جو rural schemes تھیں اُن schemes کے حوالے سے یہ ہے کہ وہ کسی کے handover نہیں کی جاتی تھیں ایک officer جیسے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا community development officer کہا جاتا وہ اس کو community based organization کے حوالے کرتا تھا جو 15 سے 20 بندوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اب جہاں تو sewerage اور drainage scheme ہیں اُس کی تو O&M cost نسبتاً water supply schemes کے کم ہوتی ہے۔ جو واٹر سپلائی سکیمیں ہیں ان کی O & M cost زیادہ ہوتی ہے ان کے یوٹیلٹی بلز ہوتے ہیں۔ میں آپ کو بتاتا جاؤں کہ rural areas میں 2100 سکیموں میں سے 700 سکیمیں بند پڑی ہیں۔ میں نے پہلے بھی عرض کی ہے کہ جو سکیمیں لوکل گورنمنٹ کو ابھی تک handover نہیں کی گئیں ان کا اگر میں آپ کو ریکارڈ بتاؤں تو اس کے two zones ہوتے ہیں، پہلا south zone ہے جس میں فیصل آباد، ساہیوال، ملتان، ڈی جی خان اور بہاولپور ڈویژن شامل ہیں تو اس zone میں ابھی تک جو schemes handover نہیں کی جا سکیں ان کی تعداد 34 ہے جن میں سے 33 سکیمیں 2018 کے بعد کی ہیں۔ اسی طرح سے دوسرا north zone ہے جس میں remaining divisions ہیں اس zone میں بھی 18 سکیمیں

ایسی ہیں جو ابھی تک handover نہیں کی جا سکیں۔ اس کی بنیادی وجہ کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب یہ سکیمیں بنائی جاتی ہیں تو اس کے بعد یہ لوکل گورنمنٹ کے پاس جاتی ہیں تو محکمہ لوکل گورنمنٹ پہلے اس کے ڈیزائن پر اعتراضات اٹھاتا ہے اور محکمہ لوکل گورنمنٹ کئی مرتبہ ایک ایک سال یا ڈیڑھ ڈیڑھ سال تک سکیمیں ان کے handover ہی نہیں کرتا اور سکیمیں پڑی پڑی بند ہو چکی ہوتی ہیں تو یہ issues آج بھی موجود ہیں اس کا حل ہم نے کرنا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس سے پہلے کہ آپ حل کی طرف جائیں ابھی آپ تشریف رکھیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ جو آپ نے problem identify کی ہے وہ یہ ہے کہ یہ urban and rural number of schemes thousands میں ہیں اور ان thousand number of schemes پر کسی کی ownership نہیں ہے This is what you are saying. Now, this amounts to a very serious concern اگر یہ سکیمیں جن پر اتنے ارب روپے خرچ ہو چکے ہیں اور پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے پاس ان کی O & M کا اختیار نہیں ہے، یا ان کی capacity نہیں ہے، یا اس ڈیپارٹمنٹ کے پاس یہ ability نہیں ہے، یا لوکل گورنمنٹ کے پاس ان کی ownership نہیں ہے تو who is responsible تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب ذیشان رفیق): جناب سپیکر! جن کی ownership نہیں ہیں ان کی تعداد میں نے آپ کو بتائی ہے کہ وہ 34 سکیمیں ایک ہیں اور 18 سکیمیں ایک ہیں، اب یہ جو community based organization ہے جو سکیمیں کمیونٹی کے ذمہ لگائی گئی ہیں جو بند پڑی ہیں ان کا کوئی solution نہیں ہے ان rural schemes کی تعداد تقریباً 700 ہے اس پر گورنمنٹ کی کوئی umbrella نہیں ہے، کمیونٹی خود ہی پیسے اکٹھے کرتی ہے یہ سسٹم 05-2004 میں بنایا گیا جو بغیر کسی written agreement کے ایک understanding کے ذریعے بنایا گیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میں آپ کو یہ suggest کروں گا کہ یہ سوال اتنی importance کا حامل ہے کہ I am going to put this question to the House اور اس پر میں باقی ساری proceedings adjourn کروں گا اس کے لئے میں time fix کروں گا رولز مجھے bound کرتے ہیں کہ اس کے لئے میں نے time fix کرنا ہے کہ دو دن کا ٹائم دینا ہے تو میں آج اس تحریک کو pend کر رہا ہوں I will keep it to next day آج ہمیں wheat issue پر بات کرنی ہے کیونکہ ہمارے معزز منسٹر صاحب یہاں بیٹھے ہیں اس پر آپ اپنی with consent of your government آپ حکومت سے یہ پوچھیں اور اس حوالے سے کوئی proposal لے کر آئیں یہ جو graveyard of sewerage, drainage schemes and water supply schemes بن گئی ہیں تو ان کی ownership کون لے گا and I am going to put this question Raheela's question is of one locality but this is a sense of the House and I will ان کی تحریک التوائے کار ایک متعلقہ جگہ کی ہے I will open up the debate وقفہ سوالات کے بعد باقی بزنس کو adjourn کر کے put it in the House کہ اس پر آپ ہمیں مفصل جواب کے ساتھ and I fix it کہ جب آخری دن ہم یہ session کی general discussion conclude کریں گے اس دن آپ آ کر اس ہاؤس کو apprise کریں I am pending the motion for two days یہ کافی lengthy question ہے اس کی detail لے لیں۔ اب گورنمنٹ بزنس کو ہم کل کے دن پر لے جاتے ہیں I am going for this wheat, Minister for Food is available in the House یہ باقی آج کے بزنس کو pend کر کے کل کے دن پر لے جائیں کیونکہ پھر wheat پر بات نہیں ہو سکے گی۔ منسٹر صاحب! کل رانا شہباز صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر پر ایک بہت serious concern regarding wheat procurement اس وقت آپ یہاں پر تشریف فرما نہیں تھے۔ تب منسٹر ایگریکلچر ہاؤس میں آئے ان کی جو basic بات ہمیں سمجھ آئی وہ یہ تھی کہ غالباً پچھلے سال کی گندم جو پچھلی گورنمنٹ نے امپورٹ کی وہ اتنی زیادہ پڑی ہے کہ اس مرتبہ کی procurement policy aggressive ہو گی ایک تو انہوں نے یہ بات کی اور اس پر ممبرز کا twenty or twenty five members spoke yesterday concern تھا اب اس پر

اور پھر ہم نے fix کیا کہ آج کے دن پر ہم گندم کی خریداری کے متعلق آپ کی موجودگی میں بات کو شروع کریں گے if you just make your statement and then I open the House اور پھر آپ conclude کر دیں۔

بحث

گندم کی خرید پر عام بحث

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں Chair کو تھوڑا سا apprise کرنا چاہتا ہوں کہ دو تین دن پہلے اپوزیشن کی requisition پر اجلاس بلایا گیا تو اس دن یہاں پر wheat procurement پر discussion ہوئی، غالباً دونوں اطراف سے درجنوں ممبران نے debate میں حصہ لیا اور مغرب سے پہلے میں نے wind up speech کی تھی۔ میں نے ان کی بہت detailed discussion سنی اور جب میں نے اپنی speech wind up کی تھی تو میں نے ان کو بتایا تھا کہ یہ کسی صورت نہیں ہو سکتا کہ ہم کسانوں یا ان کی نمائندگی کرنے والوں دونوں اطراف میں بیٹھے ہوئے اپنے بھائیوں کو اکیلا چھوڑ دیں۔ میں گزشتہ روز کام کے سلسلے میں شہر سے باہر گیا ہوا تھا تو یہاں پر پوائنٹ آف آرڈر پر discussion start ہوئی اور پھر Chair کی طرف سے ایک آرڈر آیا اور اس پر ایک کمیٹی بنائی گئی جس کا مقصد سی ایم صاحبہ کے ساتھ میٹنگ کرنا تھا تاکہ وہ کمیٹی ہاؤس میں بیٹھے دونوں اطراف کے ممبران کی opinion apprise کرے اور اس کے بعد یہاں ہاؤس میں آ کر بتائے تو آج ہماری منسٹر صاحبہ کے ساتھ بہت detail discussion ہوئی ہے اور مجھے یہ کہا گیا ہے کہ میں ہاؤس میں جا کر بالکل straightway یہ بات کروں کہ جو ایک تاثر بلکہ میں ایک لفظ استعمال کروں کہ غلط تاثر ابھرا ہے کہ شاید گورنمنٹ reluctant ہے کہ وہ procurement نہیں کرنا چاہتی تو اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے میں خود یہ بات on the floor of the House کر رہا ہوں یہ جو delay نظر آیا ہے یہ اس وجہ سے ہے کہ weather shift ہوا ہے جیسا کہ آپ کو پتا ہے کہ اس وقت آپ end of April میں ہیں اور ابھی تک گرمی کا کوئی سین نظر نہیں آ رہا۔ مجھے یہ بھی پتا ہے کہ south side سے تھوڑی harvesting start ہوئی ہے۔ مگر میری خواہش ہو گی کہ میں نے درجنوں

دوستوں کی آراء سنی ہیں میں نے ایک لفظ استعمال کیا تھا کہ میں آپ کا colleague ہوں اور آپ میں سے ہی ہوں تو تھوڑا sweeping statement سے پرہیز کریں باقی جو بھی آپ کی proposal ہو گی میں اس کو نوٹ کروں گا اور ہماری پوری کوشش ہو گی جیسا کہ مجھے چیف منسٹر صاحبہ کی طرف سے ہدایت بھی ہے کہ من و عن اس پر عمل کیا جائے جو doable ہو گی۔ میں ایک چیز ضرور شیئر کرنا چاہتا ہوں اور میں دونوں اطراف کے بھائیوں کو update کرنا چاہتا ہوں کہ اور یہ مجھے خاص طور پر کہا گیا ہے کہ یہ جو گندم امپورٹ ہوئی ہے، فوڈ ڈیپارٹمنٹ پنجاب جس کو میں as a minister lead کر رہا ہوں یہ ان کا subject نہیں ہے یہ unfortunately ہوا، اور غلط ہوا یہ جو فیڈرل نگراں حکومت تھی اس نے گندم امپورٹ کی اور جب میں نے اس کا چارج لیا تو سب سے پہلے اس کو flag کیا اور اس چیز کو سمجھا کہ خرابی کہاں پر ہے تو ابھی تک کی میری ایک personal assessment ہے کہ جو گندم امپورٹ کرنے کا decision تھا تو شاید اس وقت کے لحاظ سے وہ ٹھیک تھا مگر یہ دسمبر تک رہتا تو ہم اس پوزیشن میں نہ ہوتے جس مشکل میں آج ہم پھنسے پڑے ہیں۔ دسمبر میں جو wheat pipeline میں تھی اس نے flooding کر دی اور اس سے گندم بہت زیادہ سرپلس ہو گئی بہر حال اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ پاکستان بالخصوص پنجاب میں bumper crop ہے اور ہمیں ہر صورت میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کے لئے arrangements کرنے ہیں، arrangements ہمارے موجود ہیں صرف میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے فوڈ ڈیپارٹمنٹ گزشتہ چار، چھ ماہ میں 620۔ ارب روپے کا debt دیکھا ہے۔ اگر اس کو un attended چھوڑ دیا جاتا تو آج جو میں آپ سے بات کر رہا ہوں کہ یہ debt تین چار ماہ میں یہ ٹریلین روپے کو touch کر جاتا۔ آپ میرے سے زیادہ باخبر ہیں کہ اس وقت پی آئی اے کا جو debt ہے وہ تقریباً 800 بلین روپے کے قریب ہے تو ہم نہیں چاہتے جیسا کہ میں نے پچھلی debate میں کہا تھا کہ یہاں پر خدانخواستہ کوئی نئی سٹیل مل بن جائے تو ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ پی آئی اے کی جو سٹوری ہے اس کا یہاں پر ایک اور replica بن جائے۔ یہ تمام باتیں کرنے کا مطلب صرف یہی ہے اور میں نے درجنوں دوستوں کو سنا، کل کی debate بھی مجھ تک پہنچی، میرے بھائی، میرے colleague وزیر زراعت یہاں پر موجود تھے میں سفر میں تھا انہوں نے مجھے ساری چیز بتائی اور پھر آپ کی طرف سے بھی مجھے ہدایت ملی۔ میری سوچ یہ ہے کہ میں یہاں

پر بیٹھ جاتا ہوں اور معزز ممبران اپنی proposals دیں۔ دو دن پہلے بھی ان کی بات سنی، کل وزیر زراعت نے یہاں پر ان کی بات سنی میں آج بھی یہاں بیٹھتا ہوں جو بھی بات کرنا چاہتے ہیں جو بھی doable proposal دینا چاہتے ہیں وہ دیں اور اس کے بعد میں اسے wind up کرتے ہوئے بتادوں گا لیکن اس سوچ سے باہر نکلیں کہ خدانخواستہ حکومت کسان کو unattended چھوڑ رہی ہے۔ قطعی ایسی کوئی بات نہیں ہے میں بالکل latest آپ کو بتا رہا ہوں کہ آپ کی ہی ہدایت پر ہمارے چار پانچ وزیر گئے تھے اور ہماری بڑی detail discussion ہوئی ہے کسی صورت میں بھی ہم کسان کو unattended نہیں چھوڑیں گے۔ ہاں وزیر اعلیٰ صاحبہ نے ایک چیز مجھے ضرور کہی ہے کہ میں ہاؤس میں apprise کروں کہ ہم نے اس کسان کو entertain کرنا ہے جو چھوٹا grower ہے۔ اگر اس کے لئے ان کے پاس proposals ہیں تو بتادیں، میں تو کم عقل انسان ہوں مجھے اتنا پتا نہیں ہے لیکن میں آپ سے سننا چاہتا ہوں آپ سے سیکھنا چاہتا ہوں کہ مجھے بتائیں کہ چھوٹے grower تک کیسے پہنچا جائے۔ میں یہ بات بھی کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر middle man کے حوالے سے سٹیٹمنٹ آتی ہے۔ میں آپ کے پاس بیٹھا ہوں اور یہ debate بھی اسی لئے ہے، مجھ پر تنقید کرنی ہے تو سو دفعہ کریں، میں یہاں بیٹھا ہوں، ہاؤس کا حصہ ہوں، جو لوگ اس طرف بیٹھے ہیں اگر وہ بیس پچیس سال سے آ رہے ہیں تو میرا بھی یہاں پر ایک دوسرے کو دیکھتے اور سنتے ہوئے decades گزر گیا ہے مگر کوئی productive بات کریں مجھے بتائیں کہ یہ ہماری proposal ہے اور اس پر عمل کریں تو آئیں میرے ساتھ بیٹھیں میں بیٹھنے کے لئے تیار ہوں۔ میں آخری بات کرنا چاہتا ہوں کہ جو گندم import ہوئی وہ فیڈرل گورنمنٹ کا سبجیکٹ تھا اور فیڈرل گورنمنٹ نے ہی import کی اس پر دونوں طرف سے کمیٹی constitute ہونی چاہئے میں خود بھی اس میں اپنی input دینا چاہتا ہوں اس لئے مجھے بھی اس کا part بنایا جائے۔ کل بھی میرے colleague وزیر نے یہاں پر اپنی recommendation دی اور میری بھی یہی request ہے کہ بالکل دونوں طرف سے کمیٹی constitute کریں اور کمیٹی دیکھے کہ کہاں پر خرابی ہوئی اور یہ over doing کیوں ہوئی؟ اس کی flooding کیوں کی گئی؟ اب میں اپنی بات کو conclude کرتا ہوں کہ ہم بالکل کسان کے ساتھ کھڑے ہیں اور کسی صورت بھی اس کا استحصال نہیں ہونے

دیں گے مگر کوئی doable بتائیں کہ ہم چھوٹے grower تک کس طرح پہنچ جائیں اور اس کی محنت کا معاوضہ دے سکیں۔ بہت شکریہ

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! ایک سیکنڈ تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب! بہت شکریہ آپ نے جو بات کی ہے I really appreciate it آپ نے مسئلے کے حل کی بات کی ہے۔ کل ہماری یہ just تھی کہ eventually کسان at loss نہیں ہونا چاہئے so to save the formers from loss honorable minister is inviting a serious discussion, let's say میں آپ کا تھوڑا سا وقت لوں گا کہ اگر آپ جو تجاویز بنا دیتے ہیں اور آپ جو کمیٹی constitute کر دیں گے I assure you I will get those suggestions implemented as a part of the policy, this I assure آپ اس debate کو because it is about the farmer it is about grower of the bread of our country آپ اس کو اس نظر سے لیں اور اس پر اپنی وہ مثبت تجاویز دیں جو آپ سمجھتے ہیں کہ پالیسی کا حصہ ہونی چاہئیں۔ کل مجھے بڑا اچھا لگا that was very heartening to see, that even people from the treasury benches spoke what they didn't like انہوں نے کھل کر بات کی اور یہ بڑی اچھی بات ہے۔ تنقید برائے تنقید سے آگے نکل کر مثبت تجاویز کی طرف جن کے ساتھ ہم ایک بہتر پالیسی formulate کر لیں اور یہ آپ کے ہاؤس کا استحقاق ہے Though, it is the government who has to give the procurement policy but this House can always through their able suggestions guides them and I am seeking that guidance to be given to the minister جی رانا صاحب!

جناب شہباز احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج منسٹر صاحب نے کہا کہ ساؤتھ میں کٹائی شروع ہو گئی ہے حالانکہ آج تو سنٹرل پنجاب میں بھی کٹائی شروع ہے۔ انہوں نے موسمی حالات کی بات کی، موسمی حالات تبدیل ہوتے رہتے ہیں، بارش آتی ہے لیکن اب زمیندار کے پاس کوئی سٹوریج نہیں ہے وہ کٹی ہوئی گندم کو کھیتوں میں کیسے رکھیں۔ منسٹر صاحب آج کہہ رہے

ہیں کہ ہمیں کوئی حل بتائیں دیکھیں حکومت پنجاب ستر سال سے یہ گندم خریدتی آ رہی ہے اس دفعہ بھی ان کو گندم خریدنی چاہئے۔ منسٹر صاحب بات کر رہے تھے کہ نگران وفاقی گورنمنٹ نے گندم import کرنے کی اجازت دی۔ نگران گورنمنٹ کے جو وزیر اعظم تھے اس کو آپ نے ہی سینیٹر بنایا ہے وہ آپ کی پارٹی سے سینیٹر بنے ہیں۔ نگران گورنمنٹ نے 22 لاکھ میٹرک ٹن گندم import کرنے کی اجازت دی تھی تو یہ 35 لاکھ میٹرک ٹن کیسے import ہو گئی۔ اس پر بالکل دونوں اطراف سے کمیٹی بنائیں اور اس کے حل کے لئے بھی کمیٹی بننی چاہئے لیکن اگر آپ آج اس کی کمیٹی بنائیں گے اور یہ کمیٹی کمیٹی چلے گا تو کسان سے فصل کیسے خریدی جائے گی۔ حکومت نے ہی 3900 روپے فی من ریٹ رکھا ہے یہ پرائیویٹ لوگوں کا ریٹ نہیں ہے، انہوں نے نہ ریٹ مقرر کیا ہے اور نہ ہی انہوں نے گندم لینی ہے۔ حکومت نے پچھلے سال بھی 3900 روپے فی من ریٹ رکھا تھا تو زمینداروں نے گورنمنٹ کے behalf پر گندم کاشت کی تھی۔ آج وہ اپنی گندم اٹھائے پھر رہے ہیں لیکن لینے والا کوئی نہیں ہے۔ اگر آج وزیر صاحب کہیں کہ آپ تنقید نہ کریں اور اچھی باتیں کریں اور اس کا حل بتائیں کہ ہم چھوٹے کاشتکار کو کیسے cater کریں گے۔ انہوں نے چھ ایکڑ کی پالیسی بتائی ہے پھر یہ بتا دیں کہ کوئی زمیندار چھ ایکڑ سے زیادہ گندم کاشت نہ کرے کیونکہ یہ پالیسی تو حکومت نے بنائی ہے اور 3900 روپے فی من ریٹ دیا ہے۔ اب منسٹر صاحب اس کے حل کے بارے میں بات کر رہے ہیں اس کا یہی حل ہے کہ حکومت کو فوری طور پر گندم کی خریداری شروع کرنی چاہئے۔ پہلے انہوں نے کہا تھا کہ ہم بنکوں کے ساتھ میٹنگز کر رہے ہیں اور آج میں 12 بنکوں کے ساتھ ملا۔ یہ جو بنکوں کے ساتھ میٹنگز کر رہے ہیں انہیں فوری ختم کریں چونکہ جو باہر سے گندم آئی ہے وہ پرائیویٹ لوگوں نے منگوائی ہے اس لئے یہ حکومت پنجاب کی سر درد نہیں ہے۔ جو گندم باہر سے آئی ہوئی ہے اس کے لئے وفاق جانے اور اس کا کام جانے لیکن ہم تو حکومت پنجاب سے کہہ رہے ہیں کہ ہماری حکومت ہماری گندم خریدے، ہمارے کسان کی گندم خریدے، ہمارے زمیندار کی گندم خریدے۔ اگر سندھ کی بات کریں تو وہاں پر ریٹ بھی 4200 روپے فی من ہے ادھر 3900 روپے فی من ریٹ نہیں ہے۔ اس لئے ہم سندھ کی بات نہیں کر رہے بلکہ پنجاب کی بات کر رہے ہیں۔ اگر 70 سال سے حکومت گندم خریدتی آئی ہے تو آج انہیں کیا مسئلہ بن گیا ہے۔ پہلے انہوں نے کہا تھا کہ ہم وزیر اعلیٰ سے بات کریں گے اور بات

کمیٹی میں لائیں گے اور اس کے لئے آج کا پورا دن رکھا گیا۔ آج صبح 11:00 بجے سے اجلاس شروع ہوا ہے اور اب 4:45 ہو گئے ہیں اسی بات کا انتظار تھا کہ انہیں آج گندم خریدنے کی approval مل جائے گی اگر آج گندم خریدنے کی approval نہیں ملتی، بنکوں والے کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں، ڈی سی اور اے سی صاحبان لوگوں سے کہہ رہے ہیں کہ اس گورنمنٹ کا گندم خریدنے کا پروگرام ہی نہیں ہے اور آپ ایسے ہی ہمیں تنگ کر رہے ہیں اور ہمارے ٹیلی فون کے بل بڑھ رہے ہیں۔ اگر گورنمنٹ کے افسران نے اسی طرح عوام کو، کسان کو ذلیل کرنا ہے تو اس گندم کے بحران میں کسان کہاں جائے گا؟ اگر آپ تنظیموں کی بات دیکھیں تو آج بھی دنیا ٹی وی پر آ رہا تھا کہ کسانوں کی تمام تنظیمیں سراپا احتجاج ہیں۔ جنہوں نے 16000 روپے میں ڈی اے پی لی ہے، جنہوں نے 8000 روپے میں یوریا لیا ہے وہ کیسے afford کریں گے۔ ہمارے پاس تو پیسے نہیں ہیں اگر انہیں بنک پیسے نہیں دیتا تو جہاں پر یہ solution کی بات کر رہے ہیں ہمارے پاس تو اگلی فصل کاشت کرنے کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ زمیندار نے یہ گندم بیچ کر مونجی کاشت کرنی ہے۔ اگر ان کے پاس کوئی solution نہیں ہے تو زمیندار اس بات پر تیار ہیں کہ گورنمنٹ 3900 روپے فی من میں ہماری ساری گندم خرید لے اگر ان کے پاس پیسے نہیں ہیں تو ہمیں فصل کی کاشت اور باقی اخراجات کے لئے ہر مہینے 30/20 فیصد پیسے دیتے رہیں تاکہ ہماری اگلی فصل کاشت ہو جائے، ہمارے بچوں کی روزی کا مسئلہ بھی حل ہو جائے ہم ان کے سکولوں کی فیسیں بھی دے دیں اور بجلی کے بل بھی دے دیں۔ اگر اس کے solution کی طرف آنا ہے تو ہم ان کے ساتھ تعاون کرنے کو تیار ہیں۔ یہ کسان کو ہر مہینے کے حساب سے پیسے دے دیں۔ منسٹر صاحب نے پہلی تقریر میں کہا تھا کہ پنجاب اتنے mark up کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ یہ جو بنک آف پنجاب سے قرض لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ منسٹر صاحب mark up کی بات کر رہے تھے کہ حکومت اتنے mark up کی متحمل نہیں ہو سکتی حالانکہ کسان ہی mark up دیتا ہے۔ بنک آف پنجاب 6 فیصد mark up پر گندم خریدنے کے لئے پیسے دیتا ہے۔ اگر دیکھیں تو ایک کروڑ روپے کی 2500 من گندم بنتی ہے اگر اس پر چھ فیصد کے حساب سے mark up لگائیں تو 240 روپے فی من mark up پڑتا ہے۔ اگر 3900 روپے پر 240 روپے لگا لیں تو یہ 4140 روپے بن جائیں گے لیکن جب یہ فلور ملز کو

دیتے ہیں تو4600روپے فی من کے حساب سے دیتے ہیں اور وہ مارک اَپ بھی کسان پر پڑتا ہے۔کسان ڈی اے پی اور یوریا کھاد پر ٹیکس دے رہا ہے۔ بجلی پر جو ٹیکس ہے وہ بھی کسان دے رہا ہے۔اسی طرح ڈیزل پر جو ٹیکس لگتا ہے وہ بھی کسان دے رہا ہے۔ہم تو ہر طریقے سے حکومت کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن وزیر صاحب ہمیں اس کے لئے کوئی طریق کار بتادیں۔ جس زمیندار نے سوایکڑ گندم کاشت کی ہے اور اس سے حکومت صرف چھ ایکڑ کی فصل خریدے گی تو پھر کسان اپنی باقی گندم کہاں فروخت کرے گا؟حکومت کسان کے لئے کوئی پالیسی بنادے کہ آپ نے اگلے سال چھ ایکڑ سے زیادہ گندم کاشت نہیں کرنی اور باقی زمین پر آپ نے کینولا لگانا ہے یا مکئی کاشت کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جناب شہباز احمد! آپ کے ساتھی بریگیڈیئر مشتاق احمد بڑی شدت سے بات کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔یہ ایک بڑا positive gesture ہے۔ حکومت کی چھ ایکڑ کے حساب سے Procurement Policy آپ کے علم میں ہے اور میرے علم میں بھی ہے۔اب وہ exact اس farmer تک کیسے reach کر رہی ہے یہ بات بحث طلب ہے اور اس پر آپ بات کر سکتے ہیں۔ Government is open and inviting it. Minister has made the statement on the floor کہ ہم کسانوں کی problems کو resolve کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کی بات میں وزن ہے۔ آپ کہہ رہے ہیں اگر حکومت کسانوں کو by giving some package facilitate کر سکتی ہے تو ضرور کرے۔اگر کچھ وجوہات کی وجہ سے مکمل طور پر گندم کی procurement نہیں ہو سکتی تو کسان کو دوسرے طریقے سے facilitate کیا جا سکتا ہے۔ایک وجہ تو یہ ہے کہ اس وقت گوداموں میں a large quantum of wheat پڑی ہوئی ہے یعنی silos and storage کا issue ہے۔ آپ اس گندم کو خرید کر کہاں پر رکھیں گے ؟اس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔but still this does not help the farmers. سوال کسانوں کی مدد کرنے کا ہے۔ آپ نے ایک بڑی معتبر بات کی ہے کہ کسانوں کی مدد کرنے کے لئے کوئی ماہانہ رقم مقرر ہو جائے اور وہ انہیں بلا سود دے دی جائے۔ آپ کی طرف سے یہ ایک بڑی pertinent بات آئی ہے۔ وزیر محترم قابل عمل تجاویز کو note کریں اور اس پر عملدرآمد کرنے کی یقین دہانی کروائیں تو میں اس کو appreciate کروں گا لیکن اگر حکومت پہلے ہی اس پر کام کر رہی ہے تو آپ ہاؤس کو as a policy statement apprise کریں۔یہ بات ختم ہونی چاہئے۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ مزید بات کروں گا۔ حکومت کے پاس گندم store کرنے کے لئے بہت جگہ ہے۔ گندم کی جتنی بھی خریداری ہوتی ہے اس کی گنجیاں لگتی ہیں۔ یہ گندم کی گنجیاں لگا کر اس کے اوپر ترپال ڈال دیتے ہیں۔ حکومت پہلے چالیس لاکھ میٹرک ٹن گندم خریدتی تھی تو اس کو ذخیرہ کرنے کے لئے ان کے پاس گودام نہیں تھے۔ ان کے پاس گوداموں میں گندم ذخیرہ کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ پانچ لاکھ میٹرک ٹن کی گنجائش ہو گی باقی 35 لاکھ میٹرک ٹن گندم یہ باہر گنجیوں میں سٹور کرتے ہیں۔ حکومت کے پاس گندم کو سٹور کرنے کی سہولت موجود ہے اور حکومت کو اس حوالے سے کوئی دُشواری نہیں ہے۔

جناب سپیکر! گندم کی خریداری کے حوالے سے حکومت کی طرف سے جو موجودہ پالیسی آئی ہے اس کی وجہ سے کئی پٹواری حضرات اور محکمہ خوراک کے افسران و اہلکار یا ان کے کارندے مختلف طریقے ڈھونڈ رہے ہیں کہ 36,36/35,35 بوریوں کے bills کیسے بنانے ہیں۔ اگر گندم کی خریداری کے حوالے سے حکومتی پالیسی واضح ہو جائے، اس میں ابہام ختم ہو جائے اور لوگوں کو حکومتی پالیسی کا پتا لگ جائے تو پھر یہ بلیک میل مافیا جو مختلف علاقوں سے -/2800 روپے فی من کے حساب سے گندم خرید رہا ہے وہ نہیں خرید سکے گا۔ میں آپ سے یہ بھی گزارش کروں گا کہ اگر حکومت گندم کی خریداری کے حوالے سے پالیسی دینے میں مزید تین یا چار دن تاخیر کرے گی تو پھر کسان اپنی گندم -/2800 روپے فی من کے حساب سے فروخت کر دیں گے اور لوگوں کا حکومت پر اعتبار اُٹھ جائے گا۔ حکومت صرف -/3900 روپے فی من کا rate بتاتی ہے لیکن کسانوں سے اس rate پر گندم خریدی نہیں جاتی۔ اس سے پہلے کپاس کی فصل کے حوالے سے یہی کچھ ہوا ہے۔ نگران حکومت نے -/8500 روپے کپاس کی support price مقرر کی تھی لیکن اس rate پر حکومت کپاس نہیں خرید سکی۔ اب بھی ایسے ہی حالات ہو چکے ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ فوری طور پر کمیٹی بنائے اور یہ کمیٹی آج یا کل اس بابت میٹنگ کر کے کوئی حتمی فیصلہ کرے۔ پچھلے سال 4۔ اپریل سے خریداری شروع ہو گئی تھی۔ آج اپریل ختم ہو رہا ہے اور مئی کا مہینہ شروع ہونے والا ہے لیکن حکومت کی طرف سے ابھی تک خریداری شروع نہیں ہو سکی اور نہ ہی کسی کو بار دانہ دیا گیا ہے تو میری گزارش ہو گی کہ کسان کا خیال کریں۔

جناب سپیکر: جی، بریگیڈیئر مشتاق احمد صاحب!

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! Thank you very much for giving me the opportunity. مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ کیا یہی طریق کار ہوتا ہے کہ جس سے governments run ہوتی ہیں؟ پچھلی دفعہ بھی I made a very harsh remarks اور لوگوں نے میرے اوپر criticize کیا تھا۔ چار دن پہلے وزیر خوراک صاحب یہاں پر بہت clarity and convection کے ساتھ بات کر رہے تھے اور انہوں نے کہا کہ یہ ہماری planned policy ہے کہ ہم فی ایکڑ کے حساب سے کسان کو چھ بوریاں دیں گے۔ اس کے علاوہ انہوں نے کچھ اور بھی comments دیئے تھے جن پر کل ہم نے سیر حاصل گفتگو کی ہے اور میں ان کو repeat نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر! کل اس حوالے سے یہ بات ہوئی تھی کہ محترمہ چیف منسٹر صاحبہ کے ساتھ میٹنگ ہو گی، concrete steps لئے جائیں گے اور ایک جامع پالیسی دی جائے گی۔ اب مجھے ایسے لگ رہا ہے کہ کل جو ساری گفتگو ہوئی وہ wastage تھی۔۔۔

جناب سپیکر: بریگیڈیئر مشتاق احمد صاحب! آپ ایک منٹ کے لئے تشریف رکھیں اور میری بات سُنیں۔ دیکھیں، حکومت کی ایک Procurement Policy ہے۔ اس حوالے سے وزیر خوراک ایوان میں statement دے چکے ہیں۔ اس کے بعد ہاؤس میں گندم کی خریداری کے حوالے سے بہت سے معزز ممبران کی طرف سے points raise کئے گئے اور اس نے اس کی سنجیدگی میں اضافہ کیا۔ ہاؤس کے دونوں طرف کے معزز ممبران کی ایک ہی رائے تھی۔۔۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: جی، مشتاق احمد صاحب! آپ تفصیل سے بات کریں لیکن آپ کی practice میں seriousness of things ہے اور seriousness of things یہ ہے کہ آپ ایک ایسی commodity ایک ایسے طبقے سے لینا چاہ رہے ہیں جس کے متعلق میری رائے یہ بھی ہے کہ وہ پِسا ہوا طبقہ ہے اور جن صاحب کے پاس in capacity of metric tons in thousands imported پڑی ہوئی ہے اور پھر آپ کی اپنی crop آگئی ہے۔ حکومت کو all of us in the House ہم force کر رہے ہیں کہ آپ کسان سے گندم خریدیں اور ہم حکومت کو ایک

medieval time میں force کر رہے ہیں جب کہ crop کی beginning کا ٹائم نکل گیا ہے اور end crop بالکل تیار کھڑی ہے اور درمیان میں جو وقت ہے اُس میں ہم نے کہا ہے کہ آپ کسان تک لازمی پہنچیں یہ gist of the House ہے۔ حکومت 6 ایکڑ کی Procurement Policy واضح کر چکی ہے کہ اس پر ہم اتنے bags دیں گے تاکہ بالکل پسے ہوئے کسان کو ہم left alone نہ چھوڑیں اور اس میں حکومت آپ سے یہ کہہ رہی ہے کہ آپ اپنی pertinent suggestions دیں۔ ایک تو یہ بات ہے کہ آپ حکومت کی اس پالیسی پر تنقید کریں کہ 6 ایکڑ کا فیصلہ ٹھیک نہیں ہے یہ آپ کا حق ہے لہٰذا آپ اس پر بے تحاشا تنقید کریں۔ کل میں نے آپ کو ایک لمحے کے لئے نہیں روکا آپ حکومت کو بالکل grill کریں، dot it یہ آپ کا right ہے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ لوگوں کا دیہاتی حلقہ ہے یا آپ کا شہری حلقہ ہے، آپ کے پاس لوگ آتے ہیں اور آپ کے پاس باردانہ کی complaints آتی ہیں، You have to address the problems of your constituent that is primary and the foremost. اور آپ کے بارانی علاقے کے growers اس وقت بڑی تکلیف میں ہوں گے تو میرا یہ ماننا ہے کہ آپ کے پاس اس session کا فائدہ ہے And you know this is a special session. ہم نے اپنی routine کی proceedings کو روک کر یہ special session شروع کیا ہے۔ آپ کے پاس کوئی ایسی حل طلب تجاویز ہیں تو وہ ضرور دیجئے گا باقی آپ کا حق ہے آپ جو بھی کہنا چاہیں۔

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! So kind of you میں آپ کو to be very honest, very candidly I will appreciate your skill to rescue the government and you have done it again today. Thank you very much sir. آپ نے جو بات کی ہے کل سارا دن اس ایوان میں بحث ہوئی تھی معزز ممبران کی طرف سے بہت clear suggestions آئی تھی اور آپ کی direction کی base پر وہ ساری discussion ہوئی تھی کہ 3 معزز ممبران پر کمیٹی بنے وہ کمیٹی وزیر اعلیٰ صاحبہ سے ملے اور واپس اس ایوان میں آ کر clear بتائے کہ How to rescue and how to give the relief to the farmer. آج رات گزارنے کے بعد وزیر خوراک صاحب یہ کہہ رہے ہیں and you are supporting this stance. کہ آج ہم بتائیں کہ یہ پالیسی کیا ہونی ہے؟ کل ہم نے اس کے اوپر سارا دن لگایا۔ کل

پورے دن کی discussion کے بعد 6 bag per acre acceptable نہیں ہے اور اگر یہ حکومت کو acceptable ہے تو وزیر خوراک یہاں کھڑے ہو کر کہیں کہ I stick to that, let the people and this House face each other. یہ acceptable نہیں ہے تو میں اس پر کیا بات کروں؟ میں کہوں کہ اگر 6 bag کے اوپر ہے تو let's do it یا میں اس کے اوپر کہوں گا کہ ok, right. We will sell your policy to the people of Punjab. No sir, we will not accept that. کل یہاں پر ایک بات ہوئی تھی کہ آپ 12 ایکڑ سے اوپر جائیں اور آپ procurement 100٪ کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان کے پاس finances کے مسائل ہیں تو جب farmer کی فصل کا وقت آتا ہے تو یہ finances کے مسائل اُسی وقت ہوتے ہیں۔ ایک farmer ایک من گندم 39 سو روپے کی بجائے 29 سو روپے میں بیچے اور یہاں لاہور میں 2 سو روپے کا فراک 2 ہزار روپے کا بکتا ہے اُس کی قیمت تو کبھی کسی نے نہیں پوچھی۔ جب بے چارے کسان کی بات آتی ہے تو ہمارے پاس پیسے کا مسئلہ بن جاتا ہے۔ آپ نے already اتنے loans لئے ہیں تو آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے پہلے 23 lac metric tons کی procurement کی ہے۔ میں یہاں پر صرف دو باتیں clear کر دینا چاہتا ہوں۔ procurement of 23 lac metric ton is a separate issue. اُس کی کمیٹی، اُس کی terms of reference, اُس کی payment of procurement is totally separate issue ایک action, composition ہے اور یہ separate issue. تو ان دونوں کو mix نہ کیا جائے۔ مجھے بڑی حیرانی ہو رہی ہے کہ کل ساری discussions کے بعد آج آپ کہہ رہے ہیں کہ جی آپ آج تجاویز دیں۔ We will take another four to five days than where the procurement in Punjab stands. آج وزیر خوراک یہاں پر بتاتے کہ کل آپ نے 12 ایکڑ کی procurement کی بات کی ہے میں 12 ایکڑ کی procurement نہیں کر سکتا ہوں، میں 10 ایکڑ گندم کی procurement کر سکتا ہوں۔ کل یہاں پر storage کی بات ہوئی ہے یہ کہتے ہیں ہمارے پاس storage capacity 20 million metric ton کی ہے ہم اُس کو 30 million metric ton کرتے ہیں۔ یہ حکومت کسی چیز کو commit ہی نہیں کر رہی اور کل یہاں پر ساری discussion کرنے کے بعد آج آپ نے سارے کا سارا ملبہ اس ایوان کے اوپر ڈال دیا ہے۔ میں یا یہ ایوان اس وقت آپ کو کیا

I would request ہے amendment کرنی میں policy ہی نے حکومت دے؟ proposal you sir that Minister for Food give statement of government on this issue. اُس کے بعد ہم اُس کے اوپر discussion کریں گے۔ میری تجویز یہ ہے کہ حکومت گندم کی procurement 100 فیصد کرے۔ Will they do it? It is not possible.

جناب سپیکر: Very candidly I appreciate what you have said, very candidly. آپ نے وزیر خوراک کے سامنے جو بات کی ہے Yesterday almost every member said that and I really appreciate your concern and your concern is for your farmer and that is a good think to hear it out کہ آپ اُن کی بات کر رہے ہیں جن کو اُن کا right ملنا چاہئے۔ Thank you very much جناب عامر علی شاہ!

سید عامر علی شاہ: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے گندم کی پالیسی پر بولنے کا موقع دیا۔ میں اپنے معزز بھائی کو بتاتا چلوں اور اس سے پہلے رانا صاحب نے بھی بات کی کہ کھاد کا ریٹ 18 ہزار روپے ہے میں اُن کی تھوڑی سی تصحیح کرتا چلوں کہ جب ہم نے گندم کاشت کی تھی اُس وقت محکمہ زراعت ہمیں یوریا کھاد 34 سو روپے میں لے کر دیتا تھا اور 12 ہزار 8 سو روپے میں DAP لے کر دی تھی تو یہ تھوڑی سی تصحیح کر لیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ وزیر خوراک نے جو پالیسی دی ہے وہ پالیسی 97 فیصد لوگوں کے لئے دی ہے۔ میں خود بھی کاشتکار ہوں میری اپنی کاشت ہے لیکن یہ پالیسی 97 فیصد لوگوں کے لئے بنی ہے جو اکثریت میں ہیں کیونکہ اقلیت کے لئے کوئی پالیسی نہیں بنائی جاتی۔ اکثر لوگوں کی holding زمین 12 ایکڑ سے کم ہے تو حکومت نے اُن کے لئے یہ پالیسی دی ہے اور یہ پالیسی بڑے growers کے لئے نہیں ہے۔ اب میں اس مسئلے کے حل کی طرف آتا ہوں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: Shah Sahib, you don't have to address them. You have to address the Chair. I am here to ask them not to do it. آپ مجھ سے بات کریں۔

سید عامر علی شاہ: .Sorry sir انہوں نے عادت بنالی ہے تو اس لئے میں نے یہ بات کی ہے۔

جناب سپیکر: .Order in the House اُن کی رائے بھی آپ نے سُننی ہے۔

سید عامر علی شاہ: جناب سپیکر! یہ پالیسی 97 فیصد لوگوں کے لئے ہے اُس میں اکثریت کی زمین holding 6 acre ہے یا 12 ایکڑ سے کم ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: .Sir, this is no way to be in the House

سید عامر علی شاہ: جناب سپیکر! یہ پالیسی 6 ایکڑ کے کسانوں کے لئے بنی ہے جو 97 فیصد ہیں۔ ہم لوگ IMF سے پیسے لے کر اپنے ملک کا سارا business چلا رہے ہیں تو اپنے ملک پر مزید کیوں بوجھ ڈالیں؟ اس وقت international market میں فی من گندم کا ریٹ 32 سو روپے یا اس سے تھوڑا سا کم یا زیادہ ہے۔ ابھی حکومت نے ایک چھوٹے کاشت کار کے لئے اچھی پالیسی دی ہے اور ہم بجائے اس کے کہ اُس پالیسی کی تعریف کریں ہم اُس پر تنقید کر رہے ہیں۔ اُس 6 ایکڑ زمین کے کسان کی جمع بندی ہوتی ہے اور خسرہ بھی اُنہیں کے نام پر ہوتا ہے۔ اُن کے لئے آسانی کریں کیونکہ وہاں پر اکثر کسانوں کا نام درج نہیں ہوتا۔ وہ کسی app کے ذریعے participate کر کے اپنے ناموں کے نئے اندراج کرا سکیں۔ اُس کے لئے آسان طریقہ یہ ہے کہ پٹواری اور اسسٹنٹ کمشنر موقع پر جا کر کسانوں کو باردانہ دیں تاکہ چھوٹا کاشت کار جو اکثریت میں ہے اُس کو باردانہ حاصل ہو سکے اور وہ گندم کا صحیح ریٹ حاصل کر سکے۔ اگلے سال کے لئے میری تجویز ہو گی کہ جیسے ہمیں rice export کی اجازت ہے اسی طرح growers کو wheat کی export کی اجازت دی جائے تاکہ internationally گندم کا جو بھی ریٹ نکلے اُس میں ہمیں export کرنے کی اجازت ہو تاکہ ہر grower اپنی wheat export کر سکے اور اپنا منافع لے سکے۔ ہم IMF کے پیسوں سے عیاشیاں نہ کریں اور ہم حکومت کو بھی تنگ نہ کریں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: شاہ جی! آپ کی مہربانی۔ تُسیں تشریف رکھو۔ ایسا نہ کریں، ایک سیکنڈ پلیز۔ I have to take one from this side now. اور اس کے بعد میرے پاس جو chit آئی پڑی ہے وہ سید ذوالفقار علی شاہ صاحب کی ہے So I have to maintain this. I have given the floor to Hafiz Sahib.

حافظ فرحت عباس: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الھم رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي۔ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي۔ يَفْقَهُوا قَوْلِي۔ ایاک نعبد وایاک نستعین ۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ بلال یٰسین صاحب نے بڑا اچھا gesture دیا ہے۔ یہاں constructive گفتگو ہونی چاہئے۔ ہمیں تنقید برائے تنقید نہیں بلکہ تنقید برائے تعمیر اور اصلاح کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ کل جب آپ نے منسٹریل کمیٹی بنادی تو انہوں نے اس پر فیصلہ کر کے آنا تھا۔ اس پر فیصلہ کیا ہوا ہے؟ کیا ہیڈ کانسٹیبل کی وردی پہن کر نئی TikTok بنی ہے؟ ہم نے یہاں آج کوئی بات کرنی تھی۔ پنجاب کا کسان رُل گیا ہے۔ climate change ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: حافظ صاحب! آپ پہلے میری بات سن لیں۔ Yes, there is a Ministerial Committee which is looking into the whole procurement policy and adding on to those suggestions which will be given. مجھے جو inform کیا گیا ہے کہ ایک high-powered committee is formed by the government جو اس وقت بھی review کر رہی ہے کہ کل procurement میں چھوٹے کسان سے کتنی گندم خریدی گئی ہے۔ اگر procurement میں کوئی اضافہ کرنا ہے تو The Minister is empowered for that. اگر اس میں آپ کے پاس تجاویز ہیں تو ضرور دیں۔ آپ کی تنقید جائز ہے اور یہ آپ کا حق ہے۔ آپ یہ سوال بھی اٹھائیں کہ کل آپ نے وقت لیا تھا تو آج آپ کو conclusive آنا چاہئے تھا۔ This is absolutely right but having said so میری معزز ممبر سے the issue of procurement from the farmers is for the welfare of the farmers اس بنیاد پر اتنی درخواست ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ آپ بڑی rustic wisdom کے مالک ہیں۔ آپ سب ممبران کے پاس لوگ آتے ہیں۔ آپ کے دفاتر، ڈیروں اور گھروں پر سینکڑوں کی تعداد میں لوگ آتے ہیں۔ آپ کے پاس ground level سے input آتی ہے۔ اس کی بنیاد پر اگر آپ ان کو کوئی تجاویز دیتے ہیں جس سے policy review میں بہتری آسکتی ہے اور وہ تجاویز آپ کے پاس ہیں تو وہ ضرور دیں۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! فاضل ممبر صاحب فرمارہے تھے کہ انٹرنیشنل مارکیٹ میں گندم کا32 سو روپے ریٹ ہے۔ یہ ریٹ32 سو بھی ہو سکتا ہے، 31 سو بھی ہو سکتا ہے اور شاید تین ہزار بھی ہو مگر ان کی inputs کے ریٹ کو بھی چیک کریں۔ آپ کے بجلی کے یونٹ کی کیا cost ہے، DAP کی کیا cost ہے اور دیگر چیزوں کی کیا cost ہے۔ ہر ملک کے اپنے لوازمات ہوتے ہیں۔ اگر آپ کی input ہی مہنگی ہے تو ظاہری بات ہے کہ کسان اپنی جنس کیسے سستی دے سکتا ہے۔

جناب سپیکر: اجلاس کی کارروائی کے لئے وقت آدھ گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر اجلاس کی کارروائی کے لئے وقت آدھ گھنٹہ بڑھایا گیا۔)

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! ابھی برآمد کرنے کی بات ہو رہی تھی۔ ہمارا ملک زرعی ملک ہے۔ ہم نے پچھلے سالوں میں بھی دیکھا ہے کہ یہی غلطیاں کی گئی ہیں کہ کوئی پالیسی نہیں بنی۔ منسٹر صاحب ابھی فرمارہے تھے کہ 620 بلین کا debt چل رہا ہے۔ اس procurement season کے بعد ایک کمیٹی بنائی جائے اور فیصلہ کیا جائے کہ صوبہ دیوالیہ نہ ہو جائے مگر اس وقت موجودہ صورتحال یہ ہے کہ آپ کا کاشتکار مر گیا ہے اور وہ حقیقت میں مر گیا ہے۔ اس کے پاس گھر میں بچوں کے کھانے کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ اس کے پاس بچوں کی فیسیں دینے کے لئے پیسے نہیں ہیں اور آپ آج پالیسی بنا رہے ہیں۔ ابھی فاضل ممبر شاہ صاحب فرمارہے تھے کہ بارہ ایکڑ والے 97 فیصد کاشتکار ہیں۔ چلیں بارہ ایکڑ والے 97 فیصد ہوں گے لیکن پالیسی 6 ایکڑ والوں کے لئے آئی ہے۔ آپ ادھر بھی دیکھیں کہ 97 فیصد والوں کے لئے پالیسی نہیں آئی۔ یہ ان کے بقول ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ ایسا ہی ہے لیکن میں ایک بات کہتا ہوں کہ یہاں منسٹر صاحب بیٹھے ہیں۔ آپ نے کہا ہے کہ ایک high powered committee بن گئی ہے اور وہ اس وقت بھی بیٹھ کر فیصلہ کر رہی ہے۔ اس وقت بھی وہاں تعمیری گفتگو چل رہی ہے۔ اس وقت بھی اس پر brainstorming چل رہی ہے۔ سر! وہ کیسی high powered committee جس میں بے چارے منسٹر صاحب کو باہر نکال دیا گیا ہے۔ یہ لفاظی کی حد تک ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ Nothing is more important than the House to be briefed آپ کی اس special discussion کی وجہ سے Minister Food is here

just to apprise the House and it is most important because you people are representing the people of Punjab. This represents the will of the people where you are standing. اگر یہ آپ کو apprise کر رہے ہیں with the guidance of this House, he will go back and تو اس کا مقصد یہ ہے کہ say کہ آپ کی پالیسی کے اندر یہ چیزیں ہم شامل کر رہے ہیں۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ہاؤس کے دونوں اطراف میں ممبران بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں تنقید نہیں کرنا چاہتا بلکہ میں واقعی چاہتا ہوں کہ کسان کا بھلا ہو۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کیا apprise کیا ہے اور یہ کیا کر کے آئے ہیں؟ کیا انہوں نے کچھ بتایا ہے؟ انہوں نے تو کچھ بھی نہیں بتایا۔ یہ مجھے بتا دیں یا کسی نے سنا ہے یا کسی کو پتا چلا ہے تو ہمیں بھی بتا دیں شاید ہمیں سمجھ نہ آئی ہو۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ بلال یٰسین صاحب کا کام تھا کہ ان کی جو منسٹریل کمیٹی بنی تھی وہ آج کچھ نہ کچھ فیصلہ کر کے دیتی کہ ہم نے جو فیصلہ کیا ہوا ہے اس میں ہم نے یہ amendment کی ہے۔ انہوں نے کچھ کیا ہے تو ہمیں بتائیں۔ اس کے بعد discussion ہونی چاہئے۔ آپ پہلے discussion نہ کرائیں۔ انہوں نے جو brainstorming کی ہے اس پر کوئی decision نکلا ہے تو اس بارے میں بتائیں۔ اگر نہیں کیا تو پھر نشستن، گفتن اور برخاستن نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: حافظ صاحب! بالکل ٹھیک ہے۔ ان سے یہ پوچھتے ہیں۔ Lets put it this way. If I ask him to conclude it straight away then members will not be left to...

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! conclude نہیں۔ آپ میری بات دوبارہ سن لیں، مجھے شاید سمجھانے میں غلطی ہو رہی ہے یا سننے اور سمجھنے میں غلطی ہو رہی ہے۔ میں کہہ رہا ہوں کہ کل سے لے کر اب تک کی جو development ہے وہ ہاؤس کے سامنے رکھیں اور اس کے بعد بات کریں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ I am in agreement. I have got almost like 40/50 people's request lying on my table and I am scrutinizing

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! انہوں نے کام کیا ہے تو بتائیں اس کے بعد آپ discussion open کریں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ I just have to take few more members میں ان ممبران کی بات کر رہا ہوں جو کل سے اس موضوع پر بات کرنا چاہ رہے ہیں۔ ان کا بڑا concern بھی تھا۔ جی، ذوالفقار علی شاہ صاحب!

جناب ذوالفقار علی شاہ: جناب سپیکر! سیدھی سی بات ہے کہ اس وقت my heart goes out to minister کہ ایک طرف وہ پبلک کے نمائندے بھی ہیں اور دوسری طرف he is caught between a rock and a hard place یہ بڑا مشکل کام ہے۔ میں اسے understand کر سکتا ہوں لیکن کئی چیزیں بڑی عجیب و غریب ہیں اور سمجھ سے باہر ہیں۔ یہ جو 6figures بوریوں یا 6 ایکڑ کی ہیں تو یہ کہاں سے آ رہی ہیں۔ یہ کون افلاطون ہے جو یہ figures دے رہا ہے۔ اگر آپ landholding کی بات کرتے ہیں تو ساڑھے بارہ ایکڑ یا اس سے کم کے کسان 70 فیصد ہیں۔ یہ actual figure ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ جو ایک ایک یا دو دو ایکڑ کے چھوٹے کسان ہیں وہ بیچارے تو آدھی زمین پر پٹھے (چارہ) لگاتے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنے جانور پالنے ہوتے ہیں۔ وہ گندم تو اتنی ہی کاشت کرتے ہیں جتنی ان کو ضرورت ہوتی ہے۔ اس وقت جن کی گندم موجود ہے ان میں چھوٹے اور بڑے کسان بھی شامل ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ایک issue آ گیا ہے۔ یہ ایک مسئلہ ہے لیکن اب سوچنا یہ ہے کہ اس مسئلے کو کیسے حل کرنا ہے۔ ہمارے کسانوں کے issues بڑے عجیب و غریب ہیں۔

جناب سپیکر! میں جب سے اس ہاؤس میں آیا ہوں میرے لئے پریشانی بن گئی ہے۔ میں نے پہلے کبھی نہیں سوچا تھا اور چپ کر کے اپنا گزارا کرتا تھا۔ میری تجویز یہ ہے کہ شوگر ملوں کے لئے قانون بنا ہوا ہے معلوم نہیں اس کا کوئی اثر ہوتا ہے۔ وہ بھی ذلیل ہوتے پھر رہے ہوتے ہیں اور ہمارا کسان CPR پکڑ کر پھر رہا ہوتا ہے۔ وہاں پر order ہے کہ گنا خریدنا ہے لیکن وہ بھی نہیں خریدا جاتا

اور زمیندار بے چارہ ویسے ہی مارا جاتا ہے۔ گندم کے حوالے سے پالیسی ہوتی ہے لیکن اس حوالے سے بھی کسان پریشان ہوتا ہے۔ آپ پالیسی بنائیں یا قانون بنائیں لیکن اثر کوئی نہیں ہوتا۔ اس سلسلہ میں میری عرض یہ ہے کہ آپ لوگوں کو option دیں کہ اگر کوئی اپنے پاس گندم store کر سکتا ہے تو جیسے کہا گیا تھا کہ deferred payments کر لیں۔ یہ اچھی option ہے۔ آپ ان سے گندم لیں۔ کسان تو پہلے بھی CPR لے کر دو دو تین تین مہینے دھکے کھاتا ہے۔ گندم کے پیچھے بھی دھکے کھا لے گا۔ ہم دھکے کھانے کے عادی ہیں۔ We have learned that skill کہ ہم نے ذلیل و خوار کس طرح ہونا ہے۔ We will put the skill into action آپ deferred payments دے دیں جو اپنے گھر میں رکھ سکتا ہے۔ اس سے کہیں کہ آپ اپنے گھر میں گندم رکھ لے ہم دو مہینے کے بعد payment کر کے اٹھا لیں گے۔ یہ workable solutions ہیں۔ یہ ہم سے پوچھ رہے ہیں لیکن ان کے پاس سیانے لوگوں کی ایک پوری فوج ہے جو پچھلے ستر سالوں سے سوچ رہے ہیں اور پالیسیاں بنا رہے ہیں۔ اگر وہ solution نہیں دے سکتے تو ہم تو ان کے مقابلے میں جاہل ہیں ہم لاء کو جانتے ہیں نہ ہمیں پتا ہے کہ کتنے میٹرک ٹن کدھر جانی ہے اور کدھر سے کیا آ رہا ہے جو پوری فوج ہے ان کے پاس عقل مند لوگوں کی اگر وہ solution نہیں دے رہے تو ہمارا کام نہیں ہے solution دینا ہمارے پاس know how ہے نہ ہی capability ہے ہم کدھر سے ان کو solution دیں گے ہم تو بس ایک جٹکی بات کر سکتے ہیں کہ جی ٹھیک ہے deferred کرنا ہے تو deferred کر لیں کوئی ایکسپورٹ کرنی ہے ایکسپورٹ کر لیں یہاں پر پہلے ہم کتنے ہی نقصان کر چکے ہیں ہمارے ملک کے لئے نقصان کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے یہ جس ہاؤس میں ہم موجود ہیں یہ جس قیمت میں بنانا تھا اس سے 10/20 گنا زیادہ قیمت پر اس کو مکمل کیا ہے تو نقصان is nothing وہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے افغانستان بھجوا دیں وہ بھی ہمارا صوبہ ہی ہے کوئی اوپن پالیسی کر لیں کسی طریقے سے اس کو sort out کریں اب ہم بیچارے کدھر سے بیٹھ کر آپ کو ٹیکنیکل چیزیں بتائیں کسی طریقے سے آپ ہمارا یہ مسئلہ حل کروا دیں۔

جناب سپیکر: جی بہت شکریہ۔ جناب اعجاز شفیع صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر!

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

ہم اس وقت صرف ٹائم ضائع کر رہے ہیں اور کاشتکار کے ساتھ ہم مذاق کر رہے ہیں آٹھ فروری سے یہ گورنمنٹ بنی ہے اور آج کے دن منسٹر صاحب کی یہ انفارمیشن ہے کہ جی ساؤتھ پنجاب میں ابھی ہارویسٹنگ شروع ہو رہی ہے میں آپ کے وساطت سے کہنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب آپ کی انفارمیشن کے لئے more than 50 percent harvesting ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: 15percent؟

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! five zero sir یہ ابھی اپنے محکمہ کو بلوائیں اور چیک کر لیں اور آج ہم گندم کے لئے پالیسی بنا رہے ہیں it is shameful for all آج ہم سے پالیسی کے بارے میں پوچھ رہے ہیں جب گندم export ہوئی تھی ان کو پتا نہیں تھا اور آج یہ کہہ رہے ہیں کہ فیڈرل گورنمنٹ کون ہے؟ فیڈرل گورنمنٹ بھی آپ ہی ہیں، اچھا سر وہ Caretaker Government نے import کی تو وہ Caretaker Government بھی آپ کی تھی۔ آج ہمارے ساتھ ادھر مذاق کر رہے ہیں ہمیں شرم آ رہی ہے آپ کاشتکار کے ساتھ ظلم اور زیادتی کر رہے ہیں آپ اس کا معاشی قتل کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ مذاق کر رہے ہیں ایک اس کی ساری محنت پر پانی پھیر رہے ہیں اور دوسرا آج اس ہاؤس میں بیٹھ کر ہمارے ساتھ مذاق کر رہے ہیں کہ اپنی suggestions دیں سر ہم اب کیا تجویز دیں آپ پہلے کہاں سوئے ہوئے تھے آپ بھی ماشاءاللہ سرزمیندار ہیں خدا کا نام لیں اتنے معصوم نہ بنیں آج کہہ رہے ہیں کہ اعجاز صاحب دیں کیا تجویز ہے یہ چھ ایکڑ اور چھ بوریوں کی تو بات ہو گئی ہے اگلی بات بتائیں سر یہ شرمناک بات ہے میری آپ سے ریکویسٹ ہے اور آپ نے کہہ دیا کہ اچھا import پر ابھی ہم بات کرتے ہیں تو کب کریں گے؟ جب سارے زمیندار لٹ جائیں گے۔ جناب سپیکر آج میرا غریب کاشتکار 28 سو روپے من گندم دینے پر مجبور ہوا ہے کیونکہ اس نے fertilizer کے پیسے دینے ہیں اس نے ڈیزل کے پیسے دینے ہیں، اس نے اپنی بیٹی یا بیٹے کی شادی کرنی ہے وہ 2500 سے 2800 روپے فی من

گندم آپ کے جو آڑھتی، مڈل مین ہیں یا جو پٹواری ہیں اس کو بیچنے پر مجبور ہوا ہے۔ آج ہم بیٹھ کر پالیسی بنا رہے ہیں تو میری humble request ہے کہ یہ صرف پالیسی ہی نہیں ہونی چاہئے اس پر سخت ایکشن ہونا چاہئے یا یہ ساری جتنی بھی crop ہے وہ گورنمنٹ خریدے اور آج یہ اعلان کریں۔ آج ہم سے تجویز نہ لیں ہم سے تجویز لینی تھی تو فروری، مارچ میں لیتے یا سٹارٹ میں لیتے جب ابھی ہارویسٹنگ شروع نہیں ہوئی تھی۔ آج آپ ہم سے تجویز لے کر ہمارا مذاق بنا رہے ہیں اور اس ہاؤس کی بھی بے توقیری کر رہے ہیں اور اچھا اس وقت ان کو یاد نہیں تھا جب بڑے بڑے pamphlet اور تصویریں لگ رہی ہیں Tik Tok بنائی جا رہی تھی یہ سب چل رہا تھا تو غریب کاشتکار کا ان کو احساس نہیں تھا کیا یہ نئے آئے ہیں 35 سال سے اس ملک اور اس صوبہ پنجاب پر یہ مسلط ہے۔ یہ تلخ باتیں ہیں میں ان پر criticize نہیں کر رہا میں genuine باتیں کر رہا ہوں نہ ہی میں point scoring کر رہا ہوں۔ ان کو آٹھ فروری کے بعد اس پر بات کرنی چاہئے تھی آج سارا کھیت لٹ گیا ہے تو ان کو یاد آئی ہے دوسری کتنی معصومانہ بات ہے کہ ساری رات ہیر رانجھا کا قصہ چلتا رہا صبح بلال یٰسین صاحب پوچھ رہے ہیں کہ ہیر بندہ سی کے بڈھی سی اب یہ تجاویز پوچھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ تو بلال صاحب کو پتا ہے کہ خاتون ہی تھی۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ان کو پتا ہوتا تو یہ آج تجاویز نہ مانگتے آج پالیسی announce کرتے۔ ہمارے صوبہ پنجاب میں گندم کا ریٹ 39 سو فی من ہے اور 46 سو فی من ریٹ سندھ، بلوچستان اور کے پی کا ہے جو گندم import کی گئی ہے وہ 56 سو فی من میں کی گئی ہے جو غریب کاشتکار سارا دن اور رات پہرا دیتا اور پانی لگاتا ہے رات کو سانپوں کے اوپر چل کر اس فصل کی حفاظت کرتا ہے تو اس کسان کو ہم 39 سو ریٹ دے رہے ہیں لیکن اصل میں اس کو 28 سو میں مل رہا ہے تو میری آپ سے humble request ہے یہ جو ہم ایک تماشہ کر رہے ہیں اس کو ختم کریں اور کوئی serious بات کریں۔

جناب سپیکر: جی thank you۔ جی جناب ارشد ملک آپ precise رہیں گے we are running short of time اس کے بعد منسٹر صاحب نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہ ہماری بد قسمتی ہے جس کسان کو پنجاب کی ریڑھ کی ہڈی سمجھا جاتا تھا اس وقت ہم اس طبقے پر بحث کر رہے ہیں اور میں ان زمینداروں اور کسانوں کو appreciate کروں گا کہ ان کی وجہ سے آج bumper crop ہوئی ہے اور ایک وقت تھا کہ جب بندوقوں کے سائے میں اور گاڑیوں کے ٹائروں سے کچلتے ہوئے جب وہ آٹے کی بوریاں اور تھیلے تقسیم ہوا کرتے تھے اور یہ آج اس کا ثمر ہے کہ اس وقت ہمارے صوبہ پنجاب میں وافر گندم موجود ہے اور جس کے لئے اس وقت پورا ہاؤس اور پورے صوبہ پنجاب کے کسان اور زمیندار پریشان ہیں کہ اب اسے cater اور ریسکیو کیسے کرنا ہے۔ جناب سپیکر میں بہت لمبی بات نہیں کروں گا اور repetition سے بچتے ہوئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چھ ایکڑ کا جو فارمولا ہے میں بھی چونکہ زمیندار ہوں اور کسانوں کی نمائندگی کرتا ہوں اور اس علاقے سے ہوں چھ ایکڑ کا فارمولا یہ کہاں سے نازل ہوا ہمیں نہیں پتا لیکن اگر چھ ایکڑ بھی مان لیا جائے اور اس وقت اگر ہماری ایک ایکڑ کی پیداوار 50 من ہے تو پھر بھی جو فارمولا چھ بوریاں ایک ایکڑ پر ہیں وہ صرف اور صرف 3600 کلو گرام گندم لے سکتا ہے اور اس کے علاوہ 12000 کلو اس نے گندم جو پیدا کی ہے تو اس میں سے 8 ہزار کلو پھر بھی اس کے بعد بچ جاتی ہے اور انہوں نے کسانوں کو درخواستوں کے جھنجھٹ میں ڈال دیا ہے تو اس زمیندار کسان بیچارے کا IT سے کیا لینا دینا تھا اگر میں ساہیوال ڈویژن کی بات کروں تو پورے ڈویژن سے چار ہزار سے زائد درخواستیں تھیں جن میں سے چار سو کے قریب لوگوں کو eligible قرار دیا گیا جو کہ بڑی بد قسمتی ہے۔ اگر ہم دن میں پچاس بندوں کو ملتے ہیں تو ان میں سے 45 لوگ ایسے ہیں جو صرف اور صرف گندم کے زمیندار اور کسان ہیں۔ وزیر خوراک جناب بلال یٰسین صاحب میرے بڑے بھائی ہیں تو میں آپ اور منسٹر صاحب کے توسط سے اپنی حکومت کو یہ گزارش کروں گا کہ اِس وقت جو احتجاج چل رہا ہے، زمینداروں اور کسانوں کی جو آہ و بکا چل رہی ہے تو پہلے ہم hamper سے بڑی مشکل سے نکلے ہیں اور اب کہیں گندم والے معاملے میں ہماری ساری credibility ضائع نہ ہو جائے کیونکہ ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ کے وژن پنجاب کو ترقی یافتہ دیکھنا اور بنانا چاہتی ہیں۔ زمینداروں اور کسانوں نے راتوں کو اپنی نیندیں چھوڑ کر سانپوں کی گردنوں کے اوپر سے گزر کر اپنے بچوں کو گھروں میں چھوڑ کر سردیوں کی ٹھٹھرتی راتوں میں اس گندم کی آبیاری کی ہے تو میں آپ کے توسط اور منسٹر صاحب کے توسط سے

یہ چاہوں گا کہ کوئی کہتا ہے کہ 97 فیصد طبقے کو cater نہیں کر رہے اور کوئی کہہ رہا ہے کہ 3 فیصد طبقے کو cater نہیں کر رہے۔ ہمیشہ حکومت نے گندم خریدی ہے اور حکومت ہی اپنے شہریوں، کسانوں اور زمینداروں کو rescue کرتی ہے تو ہمیں ان چیزوں سے بالاتر ہو کر کوئی App چلا کر اور 3 فیصد میں آ کر یا 6000 میں آ کر اِس سے ہم بھاگ نہیں سکتے اور ہمیں بھاگنا بھی نہیں چاہئے کیونکہ ہمارے زمیندار اور کسان حکومت کی طرف ہی دیکھ رہے ہیں۔ اپوزیشن یا حکومت کی نہیں بلکہ ہم سب کی اور پورے صوبے کی یہ ذمہ داری ہے کہ ہم نے اپنے زمیندار اور کسان جن بے چاروں نے اپنے خواب سجائے تھے، کسی نے بچوں کی شادی بیاہ کے خواب سجائے تھے، کسی نے کچھ کرنا تھا تو میری تجویز ہے کہ جس طرح گنے کا CPR والا سسٹم ہے، اگر حکومت کسانوں اور زمینداروں کو rescue کرنا چاہتی ہے اور کرنا چاہئے، ہمارے زمیندار اور کسان اس بات پر رضامند ہیں کہ وہ حکومت کو credit پر گندم دینے کے لئے تیار ہیں۔ ہمیں پیسے مہینے بعد دیں، چھ مہینے بعد دے دیں، اگر دل کرے نہ دیں لیکن ہمیں آسرا تو دیں اور ہم اپنی گندم حکومت کو دینے کے لئے تیار ہیں کیونکہ 75/70 سالوں سے یہی ہوا ہے اور ہمیشہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے گندم خریدی ہے۔

جناب سپیکر! آخری بات کر کے اجازت چاہوں گا کہ اگر گندم درآمد ہوئی ہے تو ہمیں پتا نہیں ہے اور آپ کو بھی نہیں پتا جو اس گندم کی درآمد کے ذمہ داران ہیں جن کی وجہ سے ہمارے گندم کے گودام بھرے پڑے ہیں، اِن کو بھی کٹہرے میں لانا چاہئے اور اِن کا بھی قلع قمع ہونا چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ، ملک صاحب! جی، سردار راشد طفیل صاحب!

جناب راشد طفیل: شکریہ، جناب سپیکر! میں صرف اتنی سی گزارش کروں گا کہ جب جمعہ کی نماز قضا ہو جائے تو نماز ظہر پڑھی جاتی ہے تو یہ ٹرین آپ کے ہاتھ سے نہ نکل جائے۔ بہت سی باتیں سنیں اور ہم سب پنجاب کے رہنے والے ہیں اور پنجاب کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں اِسی بات پر debate سُنتے سُنتے تمام معزز ممبران کے کان پک چکے ہیں اور اِنہیں اب دوائیوں کی ضرورت ہو گی۔ کیا منسٹر صاحب نے ابھی تک اِس حوالے سے کوئی پالیسی دی ہے؟ اگر پالیسی دی ہے تو پھر اس کے بعد یہ debate ہو جبکہ یہاں پر debate پر debate ہو رہی ہے، پالیسی دی جا

رہی ہے، طریق کار بتایا جا رہا ہے جو کہ سارے کام حکومت کے ہیں اور میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ وقت نہ گُزر جائے اور یہ ٹرین نہ گُزر جائے۔ اِس کے بعد بحث ہونی چاہئے لیکن اِس سے پہلے یہاں پر منسٹر صاحب اپنی پالیسی واضح کریں کہ چھ ایکڑ کی پالیسی ہے، 12 ایکڑ کی پالیسی ہے، کس طرح ہم گندم لیں گے اور کیا ہم نے زمیندار کو مارنا ہے؟ ہم سب public کے فائدے کے لئے آئے ہوئے ہیں تو میں امید کروں گا کہ پہلے منسٹر صاحب پالیسی دیں اور پھر اِس کے بعد یہ debate ہونی چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ، راشد طفیل صاحب! جی، جعفر علی ہوچہ صاحب!

جناب جعفر علی ہوچہ: شکریہ، جناب سپیکر! سب سے پہلے ہم سب کو الحمد للہ رب العالمین پڑھنا چاہئے کہ پنجاب کے کسانوں نے وافر مقدار میں گندم پیدا کی اور اگر ہم پچھلے سال کو دیکھیں تو اُس وقت گندم کے لئے ہم بہت پریشان تھے جبکہ انتظامیہ نے پورا مہینہ گندم اکٹھی کرنے کے لئے محنت کی اور ہر حوالے سے انتظامیہ گندم کی خریداری کے لئے لگی ہوئی تھی۔ اب پنجاب کے کسان انتہائی پریشان ہیں اور اِس میں کوئی شک نہیں کہ اُن تک یہ افواہ پہنچی ہے کہ اُن سے گندم نہیں لی جا رہی جبکہ مڈل مین more active ہو چکا ہے۔ اب حکومت اِس بات پر focus کر رہی ہے کہ اُس نے گندم کسانوں سے لینی ہے تو اگر لینی ہے تو پھر ایک واضح message دے دینا چاہئے کہ حکومت گندم لے گی اور جب واضح message چلا جائے تو منسٹر صاحب سے بھی میں یہ گزارش کروں گا کہ پھر اِس پر پُوری طرح سے focus کیا جائے کیونکہ at that time کٹائی ہو رہی ہے اور کسان زیادہ سے زیادہ 15 یا 20 دن کے اندر اندر گندم فروخت کر دے گا اور 15/10 دنوں میں یہ کھیل ختم ہو جائے گا لیکن اُس کسان کو بچانے کے لئے یہی طریق کار ہے کہ اُن سے حکومت گندم خریدے۔ میرے حلقہ تاندلیانوالہ کی انتظامیہ کو یہ پیغام جانا چاہئے کہ اگر کسان کا حق کسان تک نہیں پہنچتا تو پھر اِس کے ذمہ داران کے خلاف سخت سے سخت action ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحب فرما رہے تھے کہ تجاویز دیں تو جب یہ 10 ایکڑ یا چھ ایکڑ پر گندم لے رہے ہیں تو ہر تحصیل میں انتظامیہ بیٹھی ہوئی ہے جبکہ ہر حلقہ میں یونین کونسل کے سیکرٹری بیٹھے ہوئے ہیں، ہر حلقہ میں پٹواری بیٹھے ہوئے ہیں اور ہر حلقہ میں قانونگو بیٹھے ہوئے ہیں تو یہاں پر تجاویز

لینے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اُن تک یہ سخت پیغام جائے کہ گندم خریدنی ہے تو زمیندار اور کسان سے ہی براہ راست خریدنی ہے۔ اب یہ نہ ہو کہ آپ گندم لینے کا اعلان کریں اور کسان بے چارہ محروم رہ جائے اور باردانہ مڈل مینوں کے پاس چلا جائے۔ اب یہ ہو رہا ہے کہ پاسکو والے بھی سو فیصد لے رہے ہیں۔ حکومت کو at any cost اپنے کسان کو بچانا چاہئے جیسے یہ بات چل رہی ہے کہ میرے حلقے میں دو شوگر ملز ہیں جن میں ایک تاندلیانوالہ اور دوسری کنجوانی میں ہے اور دونوں ملز والے کسانوں کا اربوں روپے کا گنا لے کر default ہونے کے چکر میں بیٹھ گئے ہیں اور کسانوں کو پیسے بھی نہیں دے رہے یعنی پہلے تاندلیانوالہ کا کسان اِس وجہ سے مر چکا ہے کہ گنے کے پیسے اُنہیں نہیں ملے اور اس حوالے سے وزیر اعلیٰ صاحبہ سے بھی بات ہوئی کہ کسانوں کے گنے کی ادائیگی نہیں مل رہی۔ جب گندم کے پیسے بھی کسانوں کو نہیں ملیں گے تو آپ ایمانداری سے بتادیں کہ تاندلیانوالہ کے کسانوں کا کیا حشر ہو گا۔

جناب سپیکر! جتنی بھی گندم ہے یہ حکومت کو اُٹھا لینی چاہئے اور اگر حکومت at that time پیسے نہیں دے سکتی تو حکومت زمیندار اور کسان کو گندم محفوظ کرنے کے لئے کوئی جگہ دے دے کہ آپ گندم اُٹھا کر اُدھر رکھ دیں یا انتظامیہ خود یہ کام کر لے۔ زمیندار صبر کرنے والا ہے اور اگر آپ انہیں حوصلہ، تسلی اور ہمت دیں گے تو وہ چار چھ مہینے بھی انتظار کر لیں گے اور وہ گزارہ کر لیں گے لیکن اس گندم کو secure کرنا بہت ضروری ہے۔ اِس وقت کسان حکومت پنجاب کی طرف دیکھ رہا ہے لیکن اُن تک حکومت کی طرف سے کوئی message نہیں گیا اور اتنی بُری طرح یہ افواہ پھیل چکی ہے کہ حکومت گندم نہیں خریدنا چاہ رہی اور وہ اِس حوالے سے serious نہیں ہے۔

جناب سپیکر! App والی بات سو فیصد جھوٹ ہے کیونکہ فیصل آباد میں 12 ہزار درخواستیں App کے ذریعے آئی ہیں کیونکہ ان 12 ہزار درخواستوں میں سے صرف 2000 رکھی ہیں اور باقی delete کر دی ہیں۔

جناب سپیکر: جعفر صاحب! کیا فرما رہے ہیں؟

جناب جعفر علی ہوچہ: جناب سپیکر! میں یہ بتا رہا ہوں کہ جس طرح اِنہوں نے ایک App launch کی جس پر کسانوں نے درخواستیں جمع کروائیں لیکن مزے کی بات ہے کہ اس App پر کسانوں نے کم apply کیا ہے بلکہ مڈل مینوں نے زیادہ درخواستیں جمع کروائی ہیں۔ میں اس معزز ایوان میں کھڑا ہو کر جھوٹ نہیں بول رہا۔

جناب سپیکر: جی، بالکل آپ درست فرما رہے ہیں۔

جناب جعفر علی ہوچہ: جناب سپیکر! فیصل آباد ضلع سے اس App کے ذریعے 12 ہزار درخواستیں جمع ہوئیں جبکہ 16/15 گُنا اُنہوں نے درخواستیں اُڑا دیں اور اب صرف فیصل آباد ضلع کی درخواستیں 2000 رہ گئی ہیں جبکہ تاندلیانوالہ میں 271 درخواستیں جمع ہوئیں جن میں سے 221 بادرانے کی درخواستیں منظور ہوئی ہیں۔ اب 221 کسانوں کو باردانہ ملے گا اور ان میں سے بھی صرف چھ، چھ ایکڑ والے کسانوں کو ملے گا تو پھر باقی کسان کس طرح survive کریں گے؟ جب بھی حکومت پر گندم کے حوالے سے کوئی مشکل وقت آتا ہے تو کسان طبقہ ہی اُسے سہارا دیتا ہے۔ آپ بتائیں کہ پچھلے سال ہمارے پاس گندم نہیں تھی تو اسسٹنٹ کمشنروں نے مدرسوں کی گندم بھی اُٹھائی اور اگر کسی نے کہا کہ میرے گھر میں مسجد کی گندم رکھی ہوئی ہے تو وہ بھی نہیں چھوڑی اور وہ بھی اُٹھا کر حکومت کو دے دی گئی اور تمام لوگوں نے حکومت کو گندم دینے پر اتفاق کیا لیکن اب جبکہ گندم وافر مقدار میں ہے تو میں تجویز دیتا ہوں کہ آپ پانچ سو ارب روپے کا کسان کو مشینری کے لئے پیکج دے رہے ہیں اور دوسری طرف کسانوں سے ان کی گندم نہیں لے رہے جو کہ انتہائی نامناسب بات ہے تو اس مشینری پیکج کو pend کر دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس پانچ سو ارب روپے مشینری پیکج کو pend کر دیں اور کسانوں کی گندم حکومت اٹھائے۔ اگر آپ کی حکومت نے اِس دفعہ کسانوں کے ساتھ زیادتی کی تو یقین جانیے کہ ہمارے صوبہ پنجاب کے کسانوں کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہو گی آپ پنجاب کو متاثر نہ کریں اس وقت پنجاب آپ کی طرف دیکھ رہا ہے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، سردار صاحب!

قاضی احمد اکبر: جناب سپیکر! پلیز، مجھے موقع دے دیں میں نے صرف دو منٹ بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، مختصر بات کر لیں۔

قاضی احمد اکبر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں صرف دو تین باتیں کروں گا اور ہاؤس کا زیادہ ٹائم نہیں لوں گا۔ میں آپ کو یاد کروانا چاہتا ہوں کہ جب ہماری گورنمنٹ تھی تو اُس وقت COVID کا pandemic آیا اور worldwide emergency declare ہوئی اور like wise پاکستان میں بھی ایمرجنسی declare ہوئی۔ مجھے یاد ہے کہ پنجاب کا development budget بھی اُس سال روک لیا گیا تھا وہ سارا پیسا ہیلتھ کی طرف لگایا گیا تھا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت پاکستان کے economic حالات بہت خراب ہیں۔ یہ کوئی عام بات نہیں ہے، یہ آپ کسی ریڑھی والے سے پوچھ لیں یا کسی محل والے سے پوچھ لیں وہ یہی کہے گا کہ حالات بڑے خراب ہیں، economic situation بڑی خراب ہے اور گزارہ نہیں ہو رہا۔ ہم سب جو یہاں بیٹھے ہیں زمیندار کا ووٹ لے کر آئے ہیں۔ آپ ووٹوں کی گنتی کریں تو اُس میں سے بھی 70 سے 80 فیصد زمیندار کا contribution ہے۔ ہم اس بارے میں پنجاب میں ایمرجنسی کیوں نہیں declare کرتے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم سڑکوں میں سے پیسا نکالیں، گاڑی نہ چلے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن بھوک مٹنی چاہئے۔ اُس غریب زمیندار کے گھر میں کھانا چاہئے جس نے روزی روٹی کے لئے اِس زمین پر دن رات کام کیا اور امیدیں لگائے بیٹھا رہا۔ میری آپ سے درخواست ہے یہاں منسٹر صاحب بھی موجود ہیں آپ ایمرجنسی declare کریں اور یہ پانچ چھ سو۔ ارب روپے سے نہ ڈریں۔ ہم نے کروڑوں روپے کے قرضے لے لئے، اربوں کے قرضے لے لئے یہ دو چار سو۔ ارب روپے ہم re-appropriate کر لیں۔ ہم یہ سوچیں کہ ہم نے اس سال زمیندار کو support کرنی ہے۔ زمیندار وہ طبقہ ہے کہ اُس کا پیسا اُس کی الماری یا تجوری میں نہیں جاتا۔ آپ آج اُس کو گندم کے پیسے دیں وہ کل اٹھا کر مارکیٹ میں لگا دے گا اور وہ پیسا واپس آئے گا، آپ کی circulation بڑھے گی۔ اس لئے میری درخواست ہو گی کہ اِس فنڈز کو re-appropriate کریں اور ایمرجنسی declare کریں کیونکہ اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی حل نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آخر میں حکومتی بنچوں کو صرف اتنی بات کہوں گا کہ:

لشکر بھی تمہارا ہے سردار بھی تمہارا ہے
تم جھوٹ کو سچ لکھ دو اخبار بھی تمہارا ہے
خونِ مظلوم زیادہ نہیں بہنے والا
ظلم کا دور بہت دن نہیں رہنے والا
اِن اندھیروں کا جگر چِیر کر نور آئے گا
تم ہو فرعون تو موسیٰ بھی ضرور آئے گا

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، رانا محمد اقبال صاحب!

رانا محمد اقبال خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! جب سے ہمارے وزیر صاحب تشریف لائے ہیں ہم ان کی طرف دیکھ رہے ہیں، یہ اپنی پالیسی کو واضح نہیں کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہماری پریشانی بڑھ رہی ہے، پتا نہیں یہ کیا پالیسی بنا کر ہمیں بتائیں گے کہ ہم نے کتنی خریدنی ہے یا نہیں خریدنی؟ ہم پریشان ہیں، ان کو 6 ایکڑ والوں کو بالکل accommodate کرنا چاہئے لیکن ہمارا کیا قصور ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

اگر ہم اِن کے ساتھ حساب کرنے بیٹھیں تو یقین جانیئے ہم ان کو بتائیں گے کہ ہمارا ایک ایکڑ پر ایک لاکھ 54 ہزار 500 روپے خرچ آتا ہے اور انہوں نے کہا کہ ہم 3900 روپے فی من کے حساب سے لیں گے۔ اگر یہ 3900 فی من کے حساب سے بھی لے لیں تو ہمیں اس میں کچھ تھوڑا سا نقصان تو ضرور ہے لیکن وہ ہم برداشت کر لیں گے۔ یہ ہمیں ایک ٹائم دے دیں کہ ہم آپ کی گندم کو اتنے دنوں میں اٹھالیں گے اس سے کم از کم ہمیں تسلی تو ہو گی۔ ابھی تک ہمیں اِن کی طرف سے کوئی تسلی ہی نہیں مل رہی ہے۔ صرف یہ کہتے ہیں کہ ہم آپ کی 6 بوری گندم خرید سکتے ہیں۔ اس طرح سے تو پھر گزارہ نہیں ہو گا۔ ہمارے لئے تو پھر مشکلات پیدا ہوں گی اور اگلا سال آپ کے لئے مشکل ترین ہو گا۔ مہربانی فرمائیں اور اپنی پالیسی واضح طور پر دیں۔ ہم بیجائی

کر بیٹھے ہیں، اگر ہم نے یہ غلطی کر لی ہے تو میرے بھائی ہمیں ہماری غلطی کی اتنی سزا تو نہ دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہم آپ کے شکر گزار ہوں گے اگر آپ اپنی واضح پالیسی ہمیں دے دیں گے اور یہ بتا دیں کہ ہم اتنے دنوں میں آپ سے گندم اٹھائیں گے۔ کم از کم ہمیں تسلی تو ہو گی۔ مہربانی فرمائیں اور اپنی واضح پالیسی بتائیں کہ کب تک گندم اٹھائیں گے۔ ہم زیادہ سے زیادہ پندرہ یا بیس دن تک گزارہ کر سکتے ہیں اس کے بعد ہمارے لئے مشکلات پیدا ہوں گی۔ مہربانی فرمائیں واضح طور پر آپ ہمیں اپنی پالیسی دیں کہ ہم اتنے دنوں میں آپ سے گندم 3900 روپے میں لیں گے لیکن اب یہ 2700 روپے میں جا رہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ہاؤس کا وقت آدھ گھنٹے تک بڑھایا جاتا ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! آپ ہماری پریشانی دیکھ لیں۔ مہربانی فرمائیں اور اپنی واضح پالیسی ہمیں بیان فرما دیں۔ میں اپنے لئے تو یہی بات کروں گا کہ:

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے
(نعرہ ہائے تحسین)

میں یہ بھی کہوں گا کہ:

انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ ترے دل میں اتر جائے مری بات
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب احسن رضا: جناب سپیکر! میں نے بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، رائے صاحب!

جناب احسن رضا: جناب سپیکر! یہاں محترم منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں میں آپ کی اجازت سے صرف ایک دو منٹ کی بات کروں گا۔ کسان کا شروع سے ہی استحصال ہو رہا ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ مکئی سے لے کر گنا اور پھر گندم۔ یہ سارا چلتا رہے گا اور مجھے نہیں لگ رہا ہے کہ اس کا کوئی

solution ہو گا۔ جتنا استحصال کسان کا ہو چکا ہے آپ یقین کریں کہ اس وقت پوزیشن یہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب آج یہ اعلان کر دیں کہ تمام کسان اپنی گندم جلانے کی بجائے ساری کی ساری فلسطین کے لئے donate کر دیں۔ آپ یقین کریں کہ تمام زمیندار اس بات پر رضامند ہوں گے کہ اپنی تمام کی تمام گندم فلسطین کے لئے بھیج دی جائے۔ یقین کریں کہ بات اس level پر آگئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ middleman آپ 6۔ ایکڑ کی بات کرتے ہیں، آج ہو چہ صاحب نے تاندلیانوالہ اور ماموں کانجن کی بات کی ہے وہاں 6۔ ایکڑ کے زمیندار ہیں وہاں پر آڑھتی بھی accommodate ہو گا کیونکہ محکمہ خوراک والوں نے پرانی روٹین کرنی ہی کرنی ہے۔ اتنے سال ہو گئے 1985 کے بعد آج تک storage کے لئے ایک سٹور بھی نہیں بنا۔ آپ کے پاس storage کے لئے جگہ ہی نہیں ہے۔ کسان کا شروع سے ہی استحصال ہو رہا ہے، کم از کم اتنا تو کر دیں کہ گندم کی storage کے لئے اِس بجٹ میں کچھ فنڈز رکھ دیں تا کہ اگلے سالوں میں زمیندار کے لئے کچھ نہ کچھ ہو جائے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے فلور ملز والوں کے ساتھ میٹنگ کی ہے کہ آپ گندم اٹھائیں، 22 فیصد قرض لیں۔ انہوں نے اِن کو جواب دیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ فلور ملز مالکان کو تو کہہ رہی ہے کہ آپ 22 فیصد پر قرض لیں اور گندم اٹھائیں۔ وہ یہ کام خود کیوں نہیں کرتی، یہ بنکوں سے کیوں نہیں قرض لیتے اور ساری گندم کیوں نہیں اٹھاتے؟ یہ 6۔ ایکڑ والی پالیسی، یہ 12۔ ایکڑ والی پالیسی میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی مسئلے کا حل نہیں ہے۔ مسئلے کا حل یہ ہے کہ یہ ساری گندم خریدیں۔ یہ بنکوں سے قرض کیوں نہیں لیتے؟ یہ فلور ملز والوں کو کہتے ہیں کہ آپ 22 فیصد پر قرضہ لیں اور گندم اٹھائیں، گورنمنٹ کیوں نہیں 22 فیصد پر قرض لیتی؟ میرے بھائی نے کہا کہ ایمرجنسی لگائیں۔ آپ یقین کریں کہ آج وقت کی ضرورت ہے کہ آپ ایمرجنسی لگائیں اور زمیندار سے ساری کی ساری گندم اٹھائیں۔

جناب سپیکر: رائے صاحب! بہت شکریہ۔ میں With due respect. Now, i am going to invite the minister.

جناب عارف محمود گل: جناب سپیکر! ہمارے سب دوستوں نے گندم کے باردانہ پر بات کی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ جس سیٹ پر بیٹھے ہیں تو آپ سب سے بہتر جانتے ہیں اور آپ بھی ایک زمیندار ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کی اکثریت ہماری جماعت سے جیتنے والے لوگوں کی ہے اور وہ بھی گاؤں سے تعلق رکھتے ہیں۔ میرا حلقہ PP-104 میں بھی 6 چکوک ہیں لیکن وہاں پر بھی چھوٹے زمیندار ہیں اور کوئی بہت بڑے زمیندار نہیں ہیں۔ ہمیں صبح سے لے کر شام تک ایک ہی فون آتا ہے کہ باردانہ کب ملے گا۔ یہ ہمارے لئے اور گورنمنٹ کے لئے ایک چیلنج سے کم نہیں ہے۔ یہ وقت ایک مشکل وقت ہے ہماری دعا ہے کہ ہماری یہ گورنمنٹ اس مشکل وقت سے نکلے۔ اگر ہم اس کام سے نکل گئے تو انشاءاللہ تعالیٰ ہمارا آنے والا وقت بھی سنہری وقت ہو گا کیونکہ ایک کسان جیسے ہم کہتے ہیں کہ وہ ریڑھ کی ہڈی کا کام کرتے ہیں اس صوبہ پنجاب میں سب سے زیادہ جو مشکلات سے گزرتا ہے وہ ایک کسان ہے۔ اس کو پتا ہے کہ وہ کس طرح اپنے گھر کا گزارہ کرتا ہے اور کس طرح وہ اپنی زندگی بسر کرتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری سرکار کو چاہئے کہ اس کا کوئی حل نکالیں اور فوری نکالیں۔ دیکھیں کہ پچھلے دنوں موسم اس طرح کا تھا کہ گندم نہیں نکل رہی تھی۔ اب ان دنوں میں گندم جلدی جلدی نکلے گی تو کسان کیا کرے گا؟ ہمیں ابھی تک بالکل ساری چیزیں black نظر آرہی ہیں اور کچھ واضح نظر نہیں آرہا۔ میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب شاید کوئی ایسی پالیسی دیں جس سے ہمیں اپنے علاقے کے لوگوں کو، اپنی عوام کو یہ بتانے کا موقع ملے کہ واقعی ہم کچھ آپ کے لئے کرنے جارہے ہیں بلکہ کرنا چاہئے۔ آج آپ نے تمام ممبران کو ٹائم دیا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کا فوری حل نکلنا چاہئے، پنجاب کی عوام اور کسانوں کو اس کا فائدہ پہنچنا چاہئے چاہے وہ جس طرح بھی ہو۔ میرے بھائیوں نے بہت ساری چیزیں بتائی ہیں کہ اِس طرح کر لیں اور اُس طرح کر لیں۔ بنکوں سے قرضہ لے لیں یا loan لے لیں۔ خدارا ہمیں اس کا کوئی حل نکالنا چاہئے اور انشاءاللہ میں امید کرتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ اور منسٹر صاحب یہ مل بیٹھ کر اس پر اپنی پالیسی کو واضح کریں گے اور آنے والا وقت آسانی سے گزرے گا۔ ہم سمجھیں گے کہ کسان کے مرہموں اور زخموں پر کچھ مرہم پٹی رکھی گئی جس سے ہمیں کوئی شفا محسوس ہو اور ہمیں کوئی سکون کا سانس آئے۔ ان شاءاللہ تعالیٰ میں پنجاب گورنمنٹ سے امید کرتا ہوں کہ ہم تمام ہاؤس میں بیٹھے ممبران اپنے حلقوں میں اس کا کوئی اچھے طریقے سے جا کر جواب دے سکیں کہ ہم

اسمبلیوں میں گئے، آپ کی آواز اٹھائی اور ہم نے آپ کے لئے یہ کیا۔ میں اس حکومت اور کسانوں کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری رہنمائی فرمائے۔

جناب سپیکر: سردار محمد علی خان!

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! آپ کی بڑی مہربانی۔ اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ یہ اہم ترین issue ہے۔ یہ اتنا سنہری موقع ہے، موجودہ گورنمنٹ کا آج غالباً آٹھواں اجلاس ہے جب سے ہاؤس کا بزنس شروع ہوا ہے incompetency, irresponsible approach معذرت کے ساتھ، تنقید کرنی ہے اور ہم نے تنقید برائے اصلاح کرنی ہے۔ اہم عہدوں پر غیر زراعت پیشہ non-professional لوگوں کے بیٹھنے سے یہ حالات پیدا ہوئے ہیں۔ آپ کی گورنمنٹ نے جو 6 ایکڑ پالیسی والا اعلان کیا ہے تو آپ کسی کو address نہیں کر پا رہے یعنی 6 بیگ فی ایکڑ اس کا مطلب ہے کہ باردانہ اڑھائی من کا ہوتا ہے، آپ کے 6 ایکڑ کی total پیداوار 240 من ہے جو کہ ایک ایکڑ کی نارمل پیداوار 40 سے 45 من ہوتی ہے۔ 6 بیگ فی ایکڑ کا مطلب ہے کہ آپ 15 من فی ایکڑ گندم خریدیں گے۔ 15 من فی ایکڑ کا مطلب ہے کہ 6 ایکڑ سے 90 من گندم لے لیں گے۔ اس 6 ایکڑ کی total پیداوار 240 من بنتی ہے یعنی 90 من گندم اس غریب کی خریدیں گے تو ڈیڑھ سو من گندم وہ کہاں لے کر جائے گا؟ آپ 6 ایکڑ والے کو ہی address کر لیں اسانوں اگ لاؤ۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب! بہت شکریہ۔ ابھی منسٹر صاحب بتاتے ہیں۔ جی، چودھری جاوید احمد صاحب!

چودھری جاوید احمد: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ جس کی رحمت سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ عزت بخشی اور ہم اس ہال میں آئے اور اپنے ان تمام محسنین اور اپنی پارٹی قیادت کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمیں ٹکٹ دے کر یہ الیکشن لڑنے کا موقع دیا۔ اب میں اس topic کی طرف آنے سے پہلے صرف اتنا عرض کروں گا کہ گندم کے بارے میں بات کرنے سے پہلے ہمیں کسان کی بات کرنی چاہئے اور زراعت کی بات کرنی چاہئے۔ یہ صرف گندم کے لئے ایمرجنسی نافذ نہیں ہونی

چاہئے بلکہ زراعت کے بارے میں پورے پاکستان میں ایمرجنسی نافذ کی جانی چاہئے کیونکہ زراعت ایک ایسا سیکٹر ہے جو سب سے زیادہ neglected ہے اور کسان ایک ایسا ہمارا عنصر ہے جو زمین کا سینہ چیر کر رزق حلال کما کر ہماری روزی روٹی کا بندوبست کرتا ہے۔ بدقسمتی سے آج تک ہم نے ان کے حالات کو address نہیں کیا۔ یہاں پر گندم کے بارے میں زیادہ باتیں تو میرے دوستوں نے کرلی لیکن میں اتنا کہوں گا کہ اگر یہ شوگر ملوں کی طرح ہمارے پاس بھی وہ سٹاک رکھنے کے لئے کوئی جگہ ہوتی تو شوگر ملوں کی طرح چینی subsidize کرکے export کردی جاتی ہے تو یہاں پر بھی سبسڈی دے کر آج تک یہ گندم export ہوچکی ہوتی۔ کجا یہ کہ یہاں export ہوتی اور یہ میرے پاس figures ہیں جو import کی گئی ہیں۔ جو پچھلے سال یا مارچ تک import کرکے ہمارے اس ملک کے کسان کا معاشی قتل کیا گیا۔ بدقسمتی یہ ہے کہ جو اس کے ذمہ داران تھے آج وہ ان بڑے بڑے عہدوں پر بیٹھے ہیں یا ان کو اس سے بھی بڑے عہدے دیئے جارہے ہیں۔ میری اس ایوان سے اور اپنی حکومت سے یہ گزارش ہوگی کہ ہماری حکومت ان کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے criminal procedure کے تحت criminal court میں ان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ان کو اس معاشی قتل، اس ملکی نقصان اور آنے والے وقت میں قحط کا ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے قرار واقعی سزا دی جائے۔

تیسری بات میں یہ کہوں گا کہ یہاں پر 6 ایکڑ یا 12 ایکڑ یا بڑے زمینداروں کا ذکر ہوتا ہے تو اس سے بڑا ظلم کوئی نہیں ہے۔ میں خود ایک چھوٹا سا کسان ہوں اور ایک چھوٹے کسان کا بیٹا ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ differentiation اور یہ discrimination ہے یہ ٹھنڈے کمروں میں بیٹھے ہوئے بابوں کو کہہ سکتے ہیں جن کا زراعت سے کوئی واسطہ نہیں ہے لیکن اگر زراعت کی ترقی ممکن ہوتی ہے تو بحیثیت ایک سیکٹر کے ہوتی ہے۔ یہ چھوٹے زمیندار اور بڑے زمیندار کی بات نہیں ہے۔ ہم نے subsidize کرنا ہے تو بہت سارے طریقے ہیں۔ ہم مشینری کی بات کرتے ہیں تو کیا مشینری 6 ایکڑ کا زمیندار خرید سکتا ہے؟ جس کی اپنی روزی روٹی مشکل ہوتی ہے، جس کے پاؤں میں جوتا نہیں ہوتا اور تن پر کپڑا نہیں ہوتا۔ وہ اپنے بیوی بچوں کو کیسے پال رہا ہے؟ اس کا احساس ٹھنڈے کمروں میں بیٹھ کر نہیں ہوتا۔ کاش یہی پالیسیاں کوئی بااثر نہیں بلکہ باخبر لوگ بناتے تو آج ایسا دن دیکھنے کو نہ ملتا۔ میں اپنے honorable minister صاحب سے اتنی

request ضرور کروں گا کہ ابھی انہوں نے اپنے opening remarks میں کہا تھا کہ جنوبی پنجاب میں یہ harvesting شروع ہوئی ہے۔

جناب والا! جنوبی پنجاب نہیں بلکہ سنٹرل پنجاب میں آدھی سے زیادہ harvesting ہو چکی ہے۔ میرا تعلق پاکپتن سے ہے یہ دیہی علاقہ بھی ہے تو میرے وہاں پر زمیندار رُل گئے ہیں۔ جب میں ارد گرد دیکھتا ہوں تو یہی حال وہاں پر بھی ہے۔ ہمیں اس کا فوری طور پر اعلان کرنا چاہئے کہ ہم کسان کا ایک ایک دانہ اٹھائیں گے جس طرح ماضی میں ہوتا رہا ہے۔ میاں محمد شہباز شریف صاحب نے اپنے دور میں ایک ایک دانہ زمیندار سے اٹھا کر ان کو معاشی قتل سے بچایا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ wind up کریں۔ Please, I have to take care of a few more speakers.

چودھری جاوید احمد: جناب سپیکر! جی، ٹھیک۔ میں آخر میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ ہم زراعت کے بارے میں comprehensive policy بناتے ہوئے اپنے کسان اور زراعت کو صنعت اور تجارتی مقابلے میں ignore کر رہے ہیں تو یہ اچھی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، thank you. جی، جناب جنید افضل ساہی!

جناب جنید افضل ساہی: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے وزیر صاحب کی توجہ اس بات پر دلانا چاہوں گا کہ support price کا مقصد اور purpose کیا ہے؟ جس ٹائم پہ گندم لگائی جاتی ہے ویسے تو support price اُس ٹائم پر announce کرنی چاہئے تاکہ کسان اُس ٹائم پہ valuation کر لے کہ مجھے کس ریٹ پر یہ گندم وارے آتی ہے اگر اس support price پر میں نے by compulsion state کو بیچنی ہے یا اس سے کم پہ بیچنی ہے تو کسان گندم کو لگانے والا کام ہی نا کرے۔ یہاں پر سب سے major issue یہ ہے کہ اگر میں نے گندم لگا لی ہو گی اس کے بعد جس ٹائم پر گندم کی سرکار کو ضرورت ہے تو وہ اُس support price کے اوپر گندم لینے کے لئے کسانوں کے ساتھ ظلم بھی کرے گی، ڈنڈے کے زور پر ہمارے سے گندم procure کی جائے گی۔ انہوں نے جس طریقے سے ابھی policy بنائی ہے کہ صرف چھ ایکڑ کے زمیندار سے گندم خریدی جائے گی، یہاں پہ کافی اچھی گفتگو سب نے کی آپ مجھے یہ بتائیے کہ چھ ایکڑ کے

زمیندار کو اس میں کیا relief مل رہا ہے؟ یہ کہتے ہیں proposals دیئے جائیں اول تو انہوں نے ماننے نہیں ہیں لیکن چند proposals بڑے اچھے یہاں پر discuss ہوئے جس طرح ذوالفقار علی شاہ صاحب نے یہاں پہ ایک proposal دیا deferred payments کا لیکن deferred payment بھی اگر state کی اسی طریقے کی نالائقی اور نااہلی کی وجہ سے عوام کا اعتماد کھونے کے لئے ہے تو پھر تو یہ نہیں ہونی چاہئے۔ otherwise state responsibility لے اور ایک rate announce کرنے کے بعد ایک ٹائم فریم دینے کے بعد ensure کروائے کہ اُس ریٹ پر گندم اٹھائی جائے گی۔ دوسرا طریق کار یہ ہے کہ جس طرح میرے ایک بھائی معزز ممبر نے یہاں پر کہا کہ زرعی ایمرجنسی لگا کر funds کو re-appropriate کریں اور اس side پر utilize کریں۔ یہاں صرف سڑکوں کا مسئلہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! سب سے major issue یہ ہے کہ جو بابوؤں کی عیاشیوں کے اوپر پیسے لگائے جا رہے ہیں آپ صرف پنجاب کے اُن بابوؤں کی عیاشیوں کے پیسے اس سائیڈ پر لگا دیں۔ یہ دفتروں کی تزئین و آرائش کے اوپر میرے فیصل آباد کے اندر ڈی سی فیصل آباد کے گھر کی تزئین و آرائش کے لئے ساڑھے سات کروڑ روپے دو مہینے کے فنڈ کے اندر رکھا گیا ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ اگر اس کے گھر کی renovation نہیں ہو گی تو کیا ڈی سی صاحب کام نہیں کر سکیں گے یا مر جائیں گے لیکن اگر غریب کسان کو اس کی محنت کا پیسا نہ ملا تو وہ ضرور مر جائے گا۔ یہاں پر میں کہوں گا کہ آپ Annual Development Program کے اندر جتنے بھی buildings کے اوپر funds رکھے گئے ہیں ان تمام کو re-appropriate کر کے یہ جو اربوں روپے ہیں یہ آپ کسان سے گندم خریدنے کے اوپر لگائیں۔ یہ مہنگے قرضے کی بات ہمیں نہ سنائی جائے، قرضے نہ لیں۔

جناب سپیکر! آپ سے بھی اس ہاؤس کا ممبر ہونے کی حیثیت سے اور اپوزیشن کی طرف سے demand کروں گا کہ جو آپ بھی پنجاب اسمبلی کے ایم پی ایز کے لئے ہاسٹلز کے اوپر فنڈ لے کے بیٹھے ہیں اُس کو بھی ان کو donate کر دیں وہ بھی چھوڑ دیں اگر تین مہینے میں ہمارے hostels renovate نہ ہوئے یا complete نہ ہوئے تو کوئی ایم پی اے ایسا نہیں ہے جو سڑک پہ آ جائے گا لیکن کسان ضرور مرے گا خدارا اُس کے اوپر رحم کیجئے، یہ پیسے وہاں پہ لگا دیں۔ ایک اور تجویز ہے کہ جو چھ ایکڑ والے غریب کسان کی بات کر رہے ہیں اگر اس کے آپ یہ

6 من والا، 6 بوریوں والا، 36 بوریوں والا یا جو بھی formula بنا رہے ہیں کیونکہ آج کے دن تک formula کوئی بھی clear نہیں ہے policy آج تک نہیں آئی، different speculations ہیں جن کے اوپر ہم یقین کر کے یہاں پر تقریریں جھاڑ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری request ہو گی کہ جو مزدور کی minimum wage ہے ہر چھ ایکڑ کے زمیندار کو کم از کم کوئی خدارا وہ minimum wage چھ مہینے کی دی جائے as a compensation apart from buying جو بھی یہ پالیسی نکالیں گے اُس کے مطابق buy کریں لیکن جو گندم اس نے باہر مارکیٹ میں بیچ کے نقصان اُٹھانا ہے خدارا 32 ہزار روپے جو ایک عام مزدور کی تنخواہ ہے وہ اُس غریب زمیندار کو چھ مہینے کی دی جائے تاکہ وہ اپنے بچوں کے لئے بہتر زندگی گزارنے کی کوشش تو کر سکے۔

جناب سپیکر! آخر میں ایک چھوٹی سی اور request جس طرح رائے صاحب نے فرمایا کہ یہ گندم ہم فلسطین donate کرنے کے لئے تیار ہیں، منسٹر موصوف فرماتے ہیں کہ ہم استحصال نہیں ہونے دیں گے غریب کسان مرنے پہ آگیا ہے۔اس ہاؤس کے forum سے آخری request کرنا چاہوں گا اگر ہم غریبوں کو، ہم کسانوں کو مارنا ہی ہے تو خدارا state level پہ فلسطین کا جہاد allow کریں اور ہم کسانوں کو کم از کم وہاں بھیج کے ہی شہید کروا دیں تاکہ ہم دنیا اور آخرت میں سرخرو تو ہو سکیں اگر ہم نے بھوک سے مرنا ہے تو اس سے بہتر یہ فلسطین کے جہاد میں حصہ لے کے شہادت کی موت ہو گی بہت شکریہ ۔

جناب سپیکر: Thank you very much ۔جی، چیمہ صاحب!

جناب وقار احمد چیمہ: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی آپ نے مجھے موقع دیا۔منسٹر صاحب فرما رہے تھے کہ جنوبی پنجاب میں ابھی harvesting شروع ہوئی ہے آپ کو اور میرے سب زمیندار ساتھیوں کو پتا ہے وہ 90 percent ہو چکی ہے اور وسطی پنجاب میں تقریباً 30 percent ہو چکی ہے وہاں کا زمیندار تو لٹ گیا ہے کیسے 2700 میں 3100 میں مڈل مین نے گندم خرید کے رکھ دی جب ہماری پالیسی آئے گی وہی چور دروازے سے وہ گورنمنٹ کو دے گا غریب لٹ جائے گا، کسان لٹ جائے گا، مڈل مین پیسے کمائے گا، خدارا منسٹر صاحب کو ایک دو

دن میں اپنی پالیسی کو revise کرنا چاہئے اور یہ 6 ایکڑ، 6 ایکڑ کا ہم کہہ رہے ہیں خدارا 6 ایکڑ کی تو پوری اُٹھالیں کم از کم 6 ایکڑ والا تو بچ جائے اُس کی جتنی ہے اُٹھالیں۔ دوسرا جو purchase policy ہے یہ App کے چکروں میں غریبوں کو نہ ڈالیں۔ ہمارے چھوٹے زمیندار ان پڑھ ہیں اس کو شفاف بنایا جائے، گرداوری کے حساب سے اُس کے ایکڑوں کے حساب سے گندم خریدیں۔ یقین کریں ہم جب حلقے میں جاتے ہیں ایک ہی سوال ہوتا ہے کہ آپ کیا کر رہے ہیں، ہماری گندم کا کیا بنے گا؟ یہ جو ہم package دے رہے ہیں خدارا اُس کو half کر دیں لیکن زمیندار کی ساری فصل اُٹھالیں تاکہ وہ بچ جائے۔ اگلے package سے فائدہ اُٹھانے کے قابل ہو جائے کہ وہ کوئی package لے یا machinery خریدے۔ آپ بھی زمیندار ہیں آپ منسٹر صاحب سے بہتر جانتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، چیمہ صاحب آپ کا شکریہ۔

جناب وقار احمد چیمہ: جناب سپیکر! یہاں ہمارے جو بھی colleagues rural areas سے ہیں وہ جانتے ہیں کہ زمیندار کی حالت کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی ٹھیک ہے شکریہ۔ آپ کی بات آگئی ہے۔ اب میرا خیال ہے کہ we conclude it.

جناب حنبل ثناء کریمی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، حنبل صاحب! آپ بات کرنا چاہ رہے ہیں؟

جناب حنبل ثناء کریمی: جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: پھر میرے خیال میں we have to extend the time again اگر آپ ایک آدھے جملے میں کوئی تجویز کہہ دیں تو۔۔۔

جناب حنبل ثناء کریمی: جناب سپیکر! تجویز کیا آج پورا دن ہم نے اسی چیز کے اوپر گزارا ہے اور ابھی تک کچھ سمجھ نہیں آرہی اور یہاں پہ بات ہو رہی ہے کہ جی fifty percent procurement ہو گئی ہے یا hundred percent ہو گئی ہے۔ میرے خیال میں جو گیتی فصل تھی وہ تو ساری اُٹھائی گئی ہے اور by the time کوئی پالیسی آئے گی تو جو پچھیتی فصل ہے وہ بھی ساری اُٹھائی گئی

ہو گی۔I don't think کہ یہ حکومت اس چیز کو لے کر اتنی serious ہے مگر ایک چیز کو ذہن میں رکھیں کہ جو اس کے بعد حالات آرہے ہیں وہ آپ کے لئے شاید ایک law and order کی situation بھی create کریں گے، جو غربت اور بیروزگاری کی صورتحال ہے مجھے لگتا ہے کہ یہ حکومت اُس کو بھانپ نہیں سکتی۔ آج ہم بیٹھے ہیں وزیر صاحب کی policy سننے کے لئے صبح سے کان ترس گئے ہیں، پورا ایوان سارے ممبرز بار بار یہ بات کر رہے ہیں تو مہربانی کر کے اس بات کو clear کریں۔

جناب سپیکر: جی، thank you۔جی، بلال یٰسین صاحب!

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں نے بڑی detail سے یہاں پر discussion سنی اور اس پر کوئی دوسری سوچ نہیں ہے کہ ان کا constitutional right ہے کہ ممبرز یہاں پر اپنی discussion میں حصہ لیں اور proposals دیں۔ ایک چیز میں نے ضرور feel کی کہ trust deficit اس حد تک ہے کہ کوئی اس چیز کو ماننے کے لئے ہی تیار نہیں ہے کہ گورنمنٹ کے پاس ایک پالیسی ہے اب یہ ان کا حق ہے کہ اس پر criticism ریکارڈ کروائیں لیکن گورنمنٹ کے پاس ایک پالیسی موجود ہے ان کو اعتراض ہے کہ 6 ایکڑ تک نہیں ہونی چاہئے 100 ایکڑ تک کے لئے ہونی چاہئے۔ یہ گورنمنٹ کا اپنا privilege ہے مگر گورنمنٹ نے اس ہاؤس کو توقیر دی اور اس چیئر کے order کے بعد جب اس چیئر نے order دیئے کہ منسٹر صاحبان جائیں اور چیف منسٹر صاحبہ سے بات کریں اور چیف منسٹر صاحبہ نے بالکل own کیا اور گورنمنٹ نے چاہا کہ دونوں طرف سے کوئی proposals آئیں اور جو پالیسی بنی ہوئی ہے اُس کو پس پشت رکھ کر ہم یہاں ایوان سے رائے لیں اور اُس رائے کی روشنی میں اگر کوئی نئی amendment ہو سکتی ہے تو کریں مگر ایک چیز میں نے feel کی کہ یہاں پر trust deficit اس حد تک ہے کہ وہ اس چیز کو ماننے کو تیار نہیں ہیں۔ بہر حال مجھے بالکل اس چیز کا احساس ہے کہ اس وقت جو حالات ہیں اور دونوں طرف سے جو ہمارے ممبران ہیں اُن کا concern ہے کہ ہر صورت میں procurement ہونی چاہئے تو میں آپ کو ایک چیز بتاؤں کہ ہمارے پاس جو سسٹم ہے جس پر تنقید بھی ہوئی اس سسٹم کے تحت ہمارے پاس تقریباً ڈیڑھ لاکھ applications موجود ہیں جو چھوٹے کسان کی ہیں جن کو ہم entertain کرنے جا رہے ہیں۔ میری جو درخواست تھی اس پر کوئی بات

نہیں ہوئی اس بحث کی جو main cause ہے کہ بیج کی اتنی flooding ہو گئی کہ ہم with full swing شاید اس کی procurement نہیں کر سکے تو اس پر کوئی بات نہیں کی گئی اور میں نے یہاں پر آفر کی تھی کہ بالکل اس پر ایک committee constitute ہونی چاہئے اور اس کی انکوائری ہونی چاہئے جس کے لئے میں ابھی بھی بیٹھنے کو تیار ہوں اگر یہ مجھے کہیں تو میں صبح بھی بیٹھنے کو تیار ہوں کیونکہ مجھے ہر صورت اس چیز کو ایک دو دن میں wind up کرنا ہے تاکہ گورنمنٹ اپنی پالیسی کے ساتھ move forward کر سکے۔ میں ایک بات ضرور عرض کروں گا support price announce کی جاتی ہے کیونکہ میں اتنا پڑھا لکھا نہیں ہوں تو میں اس کا مطلب جاننا چاہتا ہوں کہ اس کا مطلب کیا ہے، اس کا مطلب جو میں سمجھا ہوں کہ گورنمنٹ ایک support price announce کرتی ہے کہ جو کسان ہے جیسا کہ میں نے استحصال کا لفظ استعمال کیا کہ اس کا استحصال نہ ہو اور at least جو چھوٹا کسان ہے اس کو پتا ہو کہ اگر میری گندم نہیں بکے گی تو اس پر ائس پر گورنمنٹ اس سے لینے جا رہی ہے۔ دوسری بات پنجاب میں جو ٹوٹل آپ کی اس وقت crop ہے let say کہ ہم 40 لاکھ میٹرک ٹن گندم buy کرتے ہیں، میں نے ابھی تک جو پانچ یا چھ procurements کی ہیں وہ 40 لاکھ میٹرک ٹن تک کی ہیں، 40 لاکھ میٹرک ٹن جو گندم ہے وہ تقریباً جو ہمارے ہاں پورے wheat growing ہوتی ہے اس کا less than fifteen percent ہے تو جو remaining eighty five percent wheat ہے وہ کدھر جاتی ہے اس کا مجھے جواب چاہئے۔؟

MR SPEAKER: It's very valid question to be asked.

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! ان کی باتوں سے مجھے اس طرح لگتا ہے کہ ساری کی ساری گیم گورنمنٹ کر رہی ہے اور منسٹر شاید کوئی ولن کا کردار ادا کر رہا ہے کہ گندم 40 لاکھ میٹرک ٹن کی بجائے ہم 10 یا 20 لاکھ میٹرک ٹن گندم خریدنے جا رہے ہیں تو اس طرح نہیں ہے گورنمنٹ سپورٹ پرائس announce کرتی ہے تاکہ وہ کسان جس کے پاس کوئی دوسری option نہیں ہے اس کا استحصال نہ ہو، اس کے لئے ہم ابھی بھی تیار ہیں کہ گورنمنٹ نے جو 3900 روپے فی من گندم کی price announce کی ہے اس کے لئے ہمارے پاس جو applications آئی ہیں ان میں سے ڈیڑھ لاکھ کے قریب applications eligible ہوئی ہیں تو کیا ان ڈیڑھ لاکھ لوگوں کو یہ معلوم نہیں ہے کہ گورنمنٹ کی 6 ایکڑ یا 6 بیگز والی پالیسی کیا ہے

اگر ان کو اس پالیسی کے بارے میں علم تھا کہ یہ پالیسی غلط ہے تو پھر انہوں نے کیوں apply کیا ہے تو یہ میرا ایک سوال ہے وہ بھی سسٹم میں آئیں؟ ان کو App پر اعتراض ہے تو مجھے بھی اعتراض ہے اور میں ایک manual آدمی ہوں اور مجھے بھی اعتراض ہے کہ App نہیں ہونی چاہئے تھی مگر دیکھنا تو یہ ہے کہ ہماری جو ابھی 30 یا 35 دن گورنمنٹ کی عمر ہے اس میں ہم جو maximum دے سکتے تھے اس پر ہم نے focus کیا ہے، اس حوالے سے یہاں پر تین دن تک discussion ہوئی تو آج میں خوش ہوں اور مجھے قدر ہے اس ایوان میں دونوں اطراف سے جو آپ کی موجودگی میں بات ہوئی ہے وہ بڑی عزت کے ساتھ ہوئی ہے اگر کہیں کوئی تنقید بھی ہوئی ہے تو تمیز کے دائرے میں رہ کر ہوئی ہے تو مجھے اس بات کی خوشی ہے لیکن پہلے دن اس طرح نہیں تھا بلکہ پہلے دن تو لوگ personal ہو رہے تھے مجھے خوشی اور اس چیز کی قدر ہے کہ یہاں پر آج جو criticism ہوئی ہے وہ تمیز اور تہذیب کے دائرے میں ہوئی ہے ایسا ہی ہونا چاہئے اور اس کو promote کرنا چاہئے۔ میں گزارش کرنا چاہوں گا یہاں پر جو مارک اپ کی بات ہوتی ہے although مجھے اس پر بات نہیں کرنی چاہئے لیکن مگر تھوڑا سا update کرنا میری ذمہ داری ہے تو وہ مارک اپ 6 فیصد نہیں ہے بلکہ وہ four time بڑھ گیا ہوا ہے کیونکہ اتنے بڑے نمبرز ہیں تو وہ matter کرتے ہیں خالی اس طرح تھوڑی ہے کہ صرف کہنے سے کام ہو جائے گا۔ یہاں پر درجنوں ممبران جنہوں نے discussion میں حصہ لیا بڑے عالم فاضل میرے دوست، colleague بھائی ہیں تو یہ کوئی proposal تو دیں میں تو ابھی بھی بیٹھنے کو تیار ہوں مجھے کہیں نہیں جانا میں بیٹھتا ہوں آپ کا آفس use کرتا ہوں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اعجاز صاحب! ایک سیکنڈ میری بات سنیں۔ منسٹر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ maximum capacity to which the Government of Punjab in procurement ہے، سابقہ ادوار میں different political parties جن کا نام لینے کی ضرورت نہیں ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم 40 لاکھ میٹرک ٹن گندم خریدنے تک گئے ہیں اب 40 لاکھ میٹرک ٹن گندم جو ہے is supposedly 2.25 trillion کا 15 فیصد ہے ہماری جو گندم کی growth ہے اس کا 15 فیصد 40 لاکھ میٹرک ٹن گندم لینے سے

ہوتا ہے now this is the correct figure and I know and you know that یہ ان کا ایک valid question ہے لیکن یہ اتنی hue and cry all the members from across the divide گورنمنٹ پارٹی کے ممبرز آپ کہہ رہے ہیں کہ جو گورنمنٹ procurement کر رہی ہے گورنمنٹ کہہ رہی ہے کہ میری procurement اتنے لاکھ میٹرک ٹن کی ہو جائے گی ایک پالیسی دے رہی ہے اور کسان سے PITB App کے ذریعے سے گندم لے رہی ہے، ٹھیک ہے۔ میرا اعتراض ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہوں کیونکہ PITB App is not good منسٹر صاحب ہمیں ensure کریں آپ کا اور میرا ابھی یہی سوال ہے آپ کی problems and difficulties are well founded اس کو ہم لے رہے ہیں 85٪ used to be remained in the field once you are procuring to اور وہ تھی آپ کی 40 maximum لاکھ میٹرک ٹن تک تھی، ہم آپ سے wheat policy کے حوالے سے یہ پوچھ رہے ہیں کہ کیا آپ کسان کی مشکل کو حل کرنے کے لئے reach out کر رہے ہیں Are you doing it?

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! بالکل، اس میں کوئی دوسری سوچ نہیں ہے۔ آج کی debate کے حوالے سے میں شاید آپ کو سمجھا نہیں سکا تو اس کے لئے مجھے آپ کی مدد چاہئے ہو گی کہ بالکل گورنمنٹ procure کرنے جا رہی ہے اس میں کوئی دوسری سوچ نہیں ہے اس کی میں ابھی آپ کو proper figure نہیں بتا سکتا مجھے کہیں گے تو میں وہ بھی آپ کو quote کر دوں گا میرا point of view یہ ہے Chair کی طرف سے آرڈر ہوا تھا کہ جی اس پر debate ہو گی اور گورنمنٹ کی طرف سے as a minister میں نے House open کیا اور میں نے کہا کہ جی بالکل آپ تمام ممبران مجھے proposal دیں۔ میں اس debate کے بعد بھی یہاں پر بیٹھنے کو تیار ہوں، مجھے بتائیں کیونکہ گورنمنٹ نے تو اپنی پالیسی دے دی ہے اس پر ان کا حق تھا انہوں نے اس حق کو constitutionally use کرتے ہوئے اس کو oppose کیا لیکن گورنمنٹ نے تو کہہ دیا کہ ہم 6 ایکڑ کے ساتھ جا رہے ہیں اور 6 بیگز دینے جا رہے ہیں، اس پر ان کا constitutional right ہے کہ یہ اپنی reservations record کروائیں تو انہوں نے وہ ریکارڈ کروا دی ہیں، اب میں open hearted ان کو پھر آفر کر رہا ہوں کہ گورنمنٹ کی policy stand still کر رہی ہے مگر اس کو پس پشت رکھتے ہیں کیونکہ Chair کی طرف سے اور گورنمنٹ نے اس کو بڑا

ایک open hearted offer کیا کہ آپ بیٹھیں اور اس کو rethink کر لیں ابھی بھی مجھے بتائیں میں اس لئے یہاں پر ہوں کہ مجھے بتائیں کہ نہیں جناب ایک یہاں پر بہت اچھی proposal آئی کہ deferred payment پر بھی بات کی جاسکتی ہے کہ وہ کس طرح سے doable ہے اس پر بھی بیٹھ کر بات کر لیں یہاں پر میرا ڈیپارٹمنٹ بیٹھا ہے، ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری اور ڈائریکٹر صاحب اور دوسرے سارے لوگ موجود ہیں۔ یہ تمام باتیں تو بیٹھ کر کرنے والی ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ایک سیکنڈ میری بات سن لیں۔ ٹھیک ہے حکومت تو اس بات پر کھڑی ہے کہ ہم 6 ایکڑ کے کسان سے 6 بیگز لے رہے ہیں. which seems very insufficient

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! اگر ان کو سمجھ نہیں آرہی تو میں ان کو figures بتا دیتا ہوں بقول منسٹر صاحب کے ان کے پاس ڈیڑھ لاکھ applications آئی ہیں ایک application پر حکومت 90 من گندم لینا چاہ رہی ہے، یہ ٹوٹل ساڑھے تیرہ لاکھ میٹرک ٹن گندم بنتی ہے جو کہ یہ ہمیشہ procure کرتے تھے اس کا 33 فیصد بنتی ہے ان ہی کے facts and figure کے مطابق ابھی بھی 66 فیصد neglect ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: حافظ صاحب! آپ کی اس بات کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ میں تو اپنی بات کو آپ کی بات کے نزدیک لے کر آرہا ہوں. and allow me to say it دیکھیں سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ 6 ایکڑ کے we are reaching out to the farmer اس پر اس پورے ہاؤس کی dissatisfaction ہے، agreed, پورا ہاؤس یہی کہہ رہا ہے and now we ask Minister Sahib وہ کہہ رہے ہیں کہ اب اس کی proposal آپ یہ دے رہے ہیں کہ آپ اس سے زیادہ procure کریں۔ ٹھیک ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پورے ہاؤس نے کتنی proposals دیں ہیں آپ سارا ریکارڈ نکال کر دیکھ لیں یہ تو پھر بھینس کے آگے بین بجانے والی بات ہے، یہ time kill کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اعجاز صاحب! آپ کی بات آگئی ہے لہٰذا اب آپ مجھے بات کرنے کی اجازت دیں اب بات کو ختم بھی کرنا ہے یا نہیں کرنا ہے؟ جو وزیر صاحب کہہ رہے ہیں اس کے مطابق مجھے تین issues سمجھ آئے ہیں۔ پہلا آپ کی جو procurement policy ہے جس کے مطابق آپ

6 ایکڑ کے کسان سے 6 بیگز لے رہے ہیں اس پر dissatisfaction ہے اور یہ sense of the House and this is across the line. دوسرا یہ ہے کہ آپ کے پاس پہلے کا سٹاک بہت زیادہ موجود ہے اور آپ کا وہ سٹاک imported wheat کا ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! وہ سٹاک imported wheat کا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ جو کہہ رہے ہیں کہ نگران حکومت نے گندم import کی تھی وہ کیا ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! ہمارے پاس 23/22 لاکھ میٹرک ٹن لوکل گندم کے سٹاک ہیں۔ جو imported wheat ہے وہ گورنمنٹ آف پنجاب یا فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے نہیں خریدی۔ اس کی import کی اجازت وفاقی حکومت سے ملی اور پرائیویٹ سیکٹر کو نظر آیا کہ اس میں پیسے ہیں تو انہوں نے buying کی اور اس کی flooding کر لی یہ main cause ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس جو سٹاک پڑے ہیں کیا فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے پاس یہ imported wheat کے ہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! نہیں۔ ہمارے لوکل کسان کی جو growing ہے یہ سٹاک وہ پڑے ہیں۔

جناب سپیکر: یعنی پچھلے سال والے سٹاک پڑے ہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جی۔

جناب سپیکر: اب پچھلے سال کی گندم پڑی ہے۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! جی، ہماری وہ releases ہی نہیں ہوئیں۔ ہماری جو average releases ہوتی ہیں وہ about 30 lac metric ton کے قریب ہوتی ہیں لیکن unfortunately اتنی زیادہ flooding ہو گئی جو نہیں ہونی چاہئے تھی اس کی وجہ سے ہماری releases 17 لاکھ کے قریب ہوئی ہیں۔ ہم نے پچھلی دفعہ 40 لاکھ میٹرک ٹن کے قریب procurement کی تھی اور ہم اس وقت 23 لاکھ میٹرک ٹن کے carry forward کے ساتھ جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کتنی؟

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! تقریباً 22 لاکھ 70 ہزار میٹرک ٹن ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جب اتنا سٹاک تھا تو پھر import کی اجازت کیوں دی گئی؟

جناب سپیکر: اعجاز صاحب ! پلیز ایک سیکنڈ no, no, not like this, it has to be concluded. It is a serious matter than anything else ایک سیکنڈ ٹھہریں۔ We are talking in a situation where government and Food Department Punjab is sitting with 22 lac metric ton and the farmer with the bumper crop, right? Now, this is the situation and you have announced the Procurement Policy of 6 acre and 6 bags to each acre. منسٹر صاحب! میں نے جو تین سوال raise کئے تھے بات وہیں پر آ رہی ہے۔ آپ کے پاس 22 لاکھ میٹرک ٹن گندم پڑی ہے، imported wheat کا سوال آج بھی وہیں کھڑا ہے کہ وہ imported wheat کب، کیوں اور کیسے import کرنے کی اجازت دی گئی؟ فیڈرل گورنمنٹ نے کی تو کیسے کی؟ تیسرا یہ کہ اگر آپ چھ ایکڑ کے کسان سے لیتے ہیں تو جو left out farmer ہے اس کا پرسان حال کون ہو گا؟ اگر وہ کسان وہ grower اور جس نے آپ کی support price کی basis پر پچھلے سال سے زیادہ اس سال گندم کاشت کی اور گندم کا ایک بڑا hector کاشت ہو گیا تو یہ چار pertinent سوال اٹھتے ہیں ان کے علاوہ اگر کوئی سوال اٹھتا ہے تو۔۔۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! بات کی ساری سمجھ آ گئی ہے اب Please conclude کرنے دیں۔ یہ چار سوال ہیں جو پورے ہاؤس کی debate نے باہر نکالے میں again repeat کر رہا ہوں پہلا سوال کہ جو کسان left out ہو گا اس کا کیا ہو گا؟ آپ چھ ایکڑ والے کسان کو چھ بیگ فی ایکڑ کے حساب سے دے رہے ہیں تو سردار محمد علی خان نے ایک break down دیا کہ 90 من لیں گے اور 140 من پھر فیلڈ میں چھوڑیں گے۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! 150 من فیلڈ میں چھوڑیں گے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! ٹھیک ہے figure اوپر نیچے ہو گا تو correct ہو جائے گا۔ imported wheat in what circumstances ایک false flag raise کیا گیا اور وفاقی حکومت کی طرف سے ایک بڑی import کی گئی اور اس کے بعد آپ کی releases نہیں ہو سکیں that is lying in your silos وہ آپ کے پاس پڑے ہیں اور پانچواں اور last one which is most important کہ اب اگر اس کسان کو unattended چھوڑ دیں گے تو اس کے repercussions کیا آئیں گے ؟ future کی mapping کیا ہو گی اور اس کے debts کون pay کرے گا؟ اس کی لیبر کی cost کدھر سے نکل کر جائے گی؟ یہ ساری باتیں وہاں پر کھڑی رہیں گی .... now what I suggest is

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! جو imported گندم آئی ہوئی ہے وہ پرائیویٹ لوگوں نے منگوائی ہے وہ گندم ابھی نکل نہیں رہی۔ پرائیویٹ سیکٹر نے 2100 روپے فی من میں گھٹیا گندم منگوالی ہے، افغانستان میں بھی وہی دے رہے ہیں اور ادھر فلور ملز والے بھی انہی سے لے رہے ہیں۔ نہ کوئی کسان کی گندم لے رہا ہے اور نہ ہی محکمہ فوڈ کی گندم لے رہا ہے۔ رمضان پروگرام میں بھی ساری وہی گندم چلی ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! Thank you very much; this is again pertinent منسٹر صاحب! ابھی آپ کی جو پالیسی ہے اس کے تحت جتنا reach out کر رہے ہیں جو آپ کی ترسیل کا نظام بنا ہوا ہے جنہیں آپ ابھی باردانہ دے رہے ہیں ان کو ذلیل مت کریں، کسان کی self-respect کا خیال کریں، کسان دھکے کھا رہا ہے، کسان اس ملک کا پسا ہوا طبقہ ہے I know the vision of the Chief Minister وہ آپ کو سارا کچھ دینا چاہ رہی ہیں۔ ہم Agricultural Department کے ساتھ ایک ہاؤس کمیٹی form کر رہے ہیں اس میں آپ، وزیر زراعت اور وزیر پارلیمانی امور ہوں گے اور آپ کے ساتھ مزید ممبر co-opt کروا دیتے ہیں۔ آپ ان کے تحت تجاویز بنائیں کہ آپ کی جو بھی پالیسی ہے اس کے مطابق کسان کو باردانے کی ترسیل میں اسے humiliate نہیں کیا جا رہا ہے، اس کا بیگ آڑھتی نہیں لے رہا، اس کے بیگ کے ساتھ profiteering نہیں ہو رہی، اس میں فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی pilferage نہیں ہو رہی۔ آپ یہ ساری باتیں ensure کر کے اس ہاؤس کو دے دیں اور اپنی حکومت کو بھی دے دیں اور اس کے ساتھ۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! اگر انہوں نے کسان کے ساتھ یہ ظلم کرنا ہے اور چھ ایکڑ والے کو ہی چھ بیگ فی ایکڑ دینے ہیں تو ہم احتجاجاً کل سے اجلاس میں نہیں آئیں گے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! ایک منٹ بیٹھ جائیں میری بات تو سن لیں۔ آپ میرے کہنے پر ایک منٹ کے لئے بیٹھ جائیں۔ ابھی جو آپ چھ ایکڑ والی بات پر واک آؤٹ کر رہے ہیں میں آپ کو suggest کروں گا کہ آپ واک آؤٹ نہ کریں۔ کیونکہ یہ حل نہیں ہے، آپ کی بات کا گورنمنٹ پر بڑا اثر ہے وہ سن رہے ہیں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! ابھی تو اجلاس کا ٹائم ختم ہو گیا ہے اس لئے ہم ابھی واک آؤٹ نہیں کر رہے بلکہ اگر انہوں نے گندم کی خریداری کی پالیسی نہ بدلی تو ہم احتجاجاً کل سے اجلاس میں نہیں آئیں گے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! میری بات سن لیں۔ منسٹر صاحب آپ اس تجویز کو as it is لے کر کوشش کریں کہ اسے بڑھائیں۔ اگر یہ بڑھ سکتی ہے تو اسے بڑھانے کی کوشش کریں۔ اگر آپ اس کے بیگز بڑھا دیتے ہیں، ایکڑ کے نمبر بڑھا دیتے ہیں تو آپ کس حد تک بڑھاتے ہیں یہ sense of the House آپ کے پاس آ گئی ہے۔ آپ نے ابھی جو reasons بتائی ہیں ان میں پہلے نمبر پر middleman کی profiteering نمبر II آپ کہہ رہے ہیں کہ غریب آدمی کی روٹی کی قیمت، تیسرا آپ کہہ رہے ہیں کہ بنکوں کے interest rate کی کیا صورتحال بنتی ہے اور اس کے ساتھ کتنا فرق آئے گا۔ یہ problems to be addressed ہیں لیکن کسان کی cost پر ان problems کو address نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا میری آپ سے درخواست ہے from all the members کہ آپ اس کو ایک formative کسان کے problem کو address کرنے کے لئے گورنمنٹ کا plan share کریں اور اسے کچھ بہتر کریں۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! میں نے اس وقت بھی آپ سے یہ گزارش کی تھی کہ کل آپ نے Ministerial Committee بنائی اب according to respective minister sahib کہ کل کی کمیٹی سے لے کر اب تک انہوں نے کوئی amendment نہیں کی۔ اگر انہوں نے اس میں کوئی ایک نکتہ بھی amend کیا ہے تو بتا دیں۔

جناب سپیکر: حافظ صاحب! ایک سیکنڈ - I know آپ جو کہہ رہے ہیں آپ کے جذبات ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ determine ہونا چاہئے کہ اس صورتحال سے کسان کیسے نکلے گا؟ اگر آپ اس سال میں انہیں نہیں نکال پا رہے تو آپ آ کر frankly بتائیں کہ نہیں نکال پا رہے۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ ہم نے یہاں پر گھنٹوں بیٹھ کر کسان کو discuss کیا ہے تو یہ کس طرح سوچ لیا جاتا ہے کہ ہماری طرف کہا جاتا ہے کہ بھینس کے آگے بین بجانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ تو میں اسے اپنی زبان میں کہہ دیتا ہوں کہ why the pearls cast before the swine کیا ہم کسان کی بات نہیں کر سکتے؟ کیا ہم نے کسان کا ووٹ نہیں لیا؟ ہمارے ممبران کی backup پر کسان موجود نہیں ہے؟ یہ تو حکومت کا right اور ذمہ داری ہے کہ وہ کس طرح سے اپنی policies کو implement کرتی ہے۔ ہمارے پاس پورا plan موجود ہے، ہم کسان کو procurement پر بھی اکیلا نہیں چھوڑیں گے اور آنے والے دنوں میں جو کسان کو۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا آپ یہ assure کر رہے ہیں کہ آپ کسان کی گندم اٹھائیں گے؟

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! اگر حکومت کسان کی گندم نہیں خریدتی تو پھر اپوزیشن کل سے ایوان میں نہیں آئے گی۔

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! یہ بڑی عجیب سی بات ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کی اس assurance پر کہ آپ کسان کے لئے ایک بہتر اور جامع پالیسی دیں گے۔ We conclude the debate.

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جی، بالکل۔

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوا۔ لہٰذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 26-اپریل 2024 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2024

جمعتہ المبارک،26-اپریل 2024

(یوم الجمعہ،17-شوال 1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: آٹھواں اجلاس

جلد 8:شمارہ 5

311

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

جمعتہ المبارک، 26۔اپریل 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیر وآور نوٹس

GOVERNMENT BUSINESS

(a) LAYING OF REPORTS

A MINISTER to lay the following Reports:

1. Special Audit Report on the Accounts of Payment to Ghost Employees in District Education Authority, Sargodha for Financial year 2016-17 to 2018-19, for the Audit Year 2019-20.
2. Special Audit Report on the Accounts of Deputy District Education Officer (M-EE) Tehsil Raiwind, District Lahore, Financial Period 2015-19, for the Audit Year 2020-21.
3. Audit Report on the Accounts of Climate Change, Environment and Disaster Management Organizations Punjab, for the Audit Year 2019-20.

312

4. Audit Report on the Accounts of Expenditure of Government of the Punjab, for the Audit Year 2021-22 (Volume I & II).
5. Audit Report on the Accounts of Revenue Receipt of Government of the Punjab, for the Audit Year 2021-22.
6. Audit Report on the Accounts of Provincial Zakat Fund Provincial Level Health Institutions and District Zakat Committees Punjab for the Audit Year 2021-22.
7. Appropriation Accounts of Government of the Punjab Forest Department for the Year 2020-21.
8. Performance Audit Report on Construction of Kahna kacha Flyover Lahore, Lahore Development Authority, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2017-18.
9. Performance Audit Report on the Role of Various Directorates of LDA on Encroachments and their Removal in Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2017-18.
10. Project Audit Report on Construction of Signal Free Corridors Jail Road & Main Boulevard Gulberg Project Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2018-19.

(b) GENERAL DISCUSSION

PRE-BUDGET DISCUSSION

313

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 26-اپریل 2024

(یوم الجمعہ، 17-شوال 1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں صبح 11 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر ملک محمد احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (27) ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً (28)
فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ (29) وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ (30)

سورۃ الفجر (آیات نمبر 27 تا 30)

اے اطمینان پانے والی روح (27) اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی (28) تو میرے ممتاز بندوں میں شامل ہو جا (29) اور میری بہشت میں داخل ہو جا (30)

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب نعمان علی غوری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

تھی جس کے مقدر میں گدائی تیرے در کی
قدرت نے اسے راہ دکھائی تیرے در کی
رویا ہوں میں اس شخص کے قدموں سے لپٹ کر
جس نے بھی کوئی بات سنائی تیرے در کی
میں بھول گیا نقش و نگار رخ دنیا
چلمن جو ذرا میں نے اٹھائی تیرے در کی
آیا ہے نصیر آج تمنا یہی لے کر
پلکوں سے کئے جائے صفائی تیرے در کی

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے، آج کے ایجنڈے پر محکمہ ایگریکلچر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب سید رفعت محمود صاحب کا ہے۔ معزز رکن ایوان میں موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا یہ سوال pend کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب عمران اکرم صاحب کا ہے۔ ان کو تو میں نے ہاؤس کے باہر دیکھا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں معزز ممبر کا سوال on his behalf لینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ on his behalf سوال لے لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ، سوال نمبر 102 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پاکپتن، عارف والا اور قبولہ کے علاقہ میں فصلات میں وائرس کے تدارک سے متعلقہ تفصیلات

***102: جناب عمران اکرم:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-195 پاکپتن میں پہلے خربوزہ کی فصل بہت زیادہ ہوتی تھی عارف والا اور قبولہ کا خربوزہ بہت مشہور تھا لیکن اب اس کی کاشت تقریباً بوجہ وائرس ختم ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کپاس کی فصل بھی وائرس اور مختلف بیماریوں کی وجہ سے ناپید ہوتی جا رہی ہے جس کی وجہ سے زمینداروں کی زرعی آمدن کم ہو چکی ہے؟

(ج) حکومت نے وائرس اور مختلف بیماریوں کے تدراک کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں تفصیلات سے آگاہ کیا جائے۔

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ):

(الف) محکمہ زراعت کے جاری کردہ حتمی اعداد و شمار کے مطابق خربوزہ کی فصل کا زیرِ کاشت رقبہ

سال	ایکڑ
2019-20	395
2020-21	1174
2021-22	1083
2022-23	1540

خربوزہ کی فصل کا کاشت رقبہ گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ ہوا ہے۔ خربوزہ کی فصل سال 24-2023 کی تفصیل ابھی جاری نہیں ہوئی اس سال کی کاشتہ فصل کا رقبہ دریائے ستلج میں سیلاب کی وجہ سے تھوڑا کم ہونے کا خدشہ ہے۔ اس وقت خربوزہ کی فصل تیار ہونے کے بالکل قریب ہے۔ خربوزہ کی فصل پر کسی بیماری یا کیڑے کا وبائی خدشہ نہ ہے اور مارکیٹ میں بیماری اور کیڑوں کے خلاف اعلیٰ اقسام کی زرعی ادویات وافر مقدار میں موجود ہیں۔

(ب) محکمہ زراعت کے جاری کردہ حتمی اعداد و شمار کے مطابق کپاس کی فصل کا زیرِ کاشت رقبہ

سال	ایکڑ
2019-20	37000
2020-21	15000
2021-22	8000
2022-23	22000
2023-24	22000

یہ درست ہے کہ کپاس کا رقبہ گزشتہ چند سالوں سے کم ہوا ہے لیکن 23-2022 سے دوبارہ رقبہ بتدریج بڑھ رہا ہے۔ کپاس کا رقبہ کم ہونے کی وجوہات میں ٹھیکے میں حد سے زیادہ اضافہ، موسمیاتی تبدیلی، کپاس کی فصل کا طویل دورانیہ، دیگر منافع بخش اور کم خرچ فصلات، تل، چاول، مکئی وغیرہ کی کاشت ہے۔ کپاس کی کاشت کم ہونے سے

زمینداروں کی آمدن کم نہیں ہوئی۔ کیونکہ کپاس کی جگہ دوسری منافع بخش فصلات کاشت کی جارہی ہیں۔

(ج) محکمہ زراعت کسانوں کی آگاہی کے لئے ہمہ وقت فیلڈ میں موجود ہے اور باقاعدگی سے پیسٹ سکاؤٹنگ جاری ہے۔ بیماریوں، کیڑے مکوڑوں اور وائرس کے خلاف اعلیٰ اقسام کی زرعی ادویات مارکیٹ میں وافر مقدار میں موجود ہیں۔ چونکہ وائرس کے پھیلاؤ کا سبب سفید مکھی ہے۔ محکمہ زراعت کی طرف سے سفید مکھی کی روک تھام کے لئے پیلے پھندوں کے استعمال کو فروغ دیا جارہا ہے۔ تاکہ زرعی زہروں کا کم سے کم استعمال کر کے سفید مکھی کا بہتر تدارک کیا جاسکے۔ مزید برآں زرعی تحقیقاتی ادارہ جات کپاس نے وائرس و دیگر بیماریوں اور کیڑوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی اقسام کا بیج تیار کیا ہے۔ جس میں مزید تحقیق بھی جاری ہے اور یہ بیج سرکاری و پرائیویٹ اداروں اور مارکیٹ میں وافر مقدار میں موجود ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! فصلات میں وائرس اور ان کے تدارک کے بارے میں یہ سوال ہے۔ میں معزز وزیر سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک وقت تھا کہ ساہیوال، عارف والا اور پاکپتن میں بہت بڑی تعداد میں کپاس کاشت ہوتی تھی لیکن اس وائرس کی وجہ سے آج وہ فصلیں ناپید ہوگئی ہیں۔ محکمہ زراعت اس وائرس کے خاتمے کے لئے کیا اقدامات کر رہا ہے اور زرعی ادویات کے بارے میں کیا معاملات چل رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ With the permission of the Chair معزز رکن کے سوال کے ضمن میں عرض ہے کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ overall ہمارے علاقے ساہیوال اور ساہیوال ڈویژن کے اندر کپاس کی کاشت میں کمی آئی ہے اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ان علاقوں کے اندر وائرس سے ہٹ کر Corn ہے، شوگر کین اور خاص طور پر جس طرح sesame کی فصل ہے اس طرح کی فصلیں زیادہ popular ہوگئی ہیں اور کاشتکاروں نے

اس طرح کی فصلوں کوprefer کرنا شروع کر دیا ہے۔ Sesames کے اندر بہت زیادہ ہماری export بھی شروع ہو گئی ہے لیکنHon'ble Speaker کاٹن کے حوالے سے اس سال ہمارا جو target ہے وہ 40 لاکھ ایکڑ ہے اور 65لاکھbales ہیں۔15-اپریل تک ہم نے early sowingوالے علاقوں میں5لاکھ 60ہزار ایکڑ رقبے پر کپاس کاشت کروالی ہے جبکہ ہمارا7لاکھ ایکڑ کاtargetہے۔یہ early sowingوالے علاقے ملتان ڈویژن پر مشتمل ہیں۔بہاولپور ڈویژن اور باقی جگہوں پر responseبہت اچھا آیا ہے۔کاٹن کے لئے استعمال ہونے والی required fertilization کی آنے والے دنوں میں یعنی جون یا جولائی میں shortage ہو سکتی ہے تو اس خدشے کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب کے محکمہ زراعت نے کھادوں اور زرعی ادویات کے حوالے سے اپنیrequirements and recommendationsوفاقی حکومت کو بھجوا دی ہیں تاکہ کسی قسم کی fertilizationاورpesticidesمیں ہمیں shortage کا سامنا نہ کرنا پڑے۔شکریہ

جناب سپیکر: جی،ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!میں منسٹر صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے کپاس کی پیداوار کے بارے میں بتایا ہے۔میں ان کا اس لئے بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ ساہیوال ڈویژن میں واقعی کپاس کی پیداوار میں کمی ہوئی ہے۔اس کی وجہ صرف اور صرف جعلی زرعی ادویات ہیں۔آپ کے علم میں ہے کہ زرعی ادویات کے حوالے سے مارکیٹ میں ایک طوفان بدتمیزی ہے اور بے شمار جعلی زرعی ادویات فروخت ہو رہی ہیں اور ان کی روک تھام کے لئے کوئی ٹھوس اقدامات نہیں کئے جا رہے۔میں آپ کی وساطت سے in the larger interest of the publicوزیر موصوف سے یہ کہوں گا کہ جعلی زرعی ادویات کی فروخت کو روکا جائے۔کل بھی زمینداروں اور کسانوں کے حوالے سے ایوان میں بات ہوئی ہے۔آپ نے کل خود بھیdeliberately and patiently زمینداروں اور کسانوں کے لئے بات کی ہے اور معزز ممبران کی باتیں تحمل سے سُنی ہیں۔اس ہاؤس میں ہم سب کسانوں اور زمینداروں کو representکرتے ہیں۔جعلی زرعی ادویات کی روک تھام کے لئے کوئی mechanismبنایا

جائے۔ ہم جب اپوزیشن میں تھے تو اس وقت بھی ہم یہ چیز point out کرتے رہے ہیں لیکن ہماری بات پر کسی نے توجہ نہیں دی۔ اب الحمدللہ ہم خود گورنمنٹ میں ہیں تو میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ گزارش کروں گا کہ ہم کسانوں اور زمینداروں کو جس حد تک relief دے سکتے ہیں وہ تو دیں۔ کسانوں اور زمینداروں کے ساتھ زرعی ادویات کے حوالے سے ہر روز دھوکا ہو رہا ہے۔ زرعی ادویات بہت مہنگی ملتی ہیں اور کچھ کسان اُدھار رقم لے کر زرعی ادویات خریدتے ہیں لیکن جب یہ زرعی ادویات استعمال کی جاتی ہیں تو ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ جعلی ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک یہ سوال عمران اکرم صاحب کی ایماء پر take up کروا رہے ہیں۔ اس سوال کے جز(ب) میں پوچھا گیا ہے کہ "کیا یہ بھی درست ہے کہ کپاس کی فصل بھی وائرس اور مختلف بیماریوں کی وجہ سے ناپید ہوتی جا رہی ہے جس کی وجہ سے زمینداروں کی زرعی آمدن کم ہو چکی ہے؟" منسٹر صاحب! آپ نے اس کے جواب میں یہ بتایا ہے کہ لوگوں کا رجحان دوسری فصلات کی طرف ہو گیا ہے لیکن question remains pertinent جس پر پھر ارشد ملک صاحب ضمنی سوال کر رہے ہیں کہ کون سا وائرس کپاس کی فصل کو damage کرتا ہے، کس طرح سے کپاس کی فصل کو damage کر رہا ہے، آپ اس وائرس کو کیسے کنٹرول کریں گے اور اس کی وجہ سے فصل کا کتنا نقصان ہوتا ہے؟

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! میں دونوں سوالات کا جواب دوں گا۔ محکمہ زراعت کا وائرس کی وجہ سے کپاس کی triple gene variety پر زیادہ focus ہے تاکہ اس پر وائرس کا کم سے کم attack ہو۔ صوبہ پنجاب میں سال 2023-2022 میں 36 لاکھ ایکڑ رقبے پر کپاس کاشت کی گئی تھی اور اس سے 32 لاکھ bales حاصل ہوئی ہیں۔ اسی طرح سال 2024-2023 میں 41 لاکھ ایکڑ رقبے پر کپاس کاشت کی گئی تھی اور اس سے 60 لاکھ bales کی پیداوار ہوئی ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ساہیوال ریجن کے اندر کپاس کی کاشت اور پیداوار میں کمی آئی ہے لیکن overall صوبہ پنجاب میں کپاس کی پیداوار increase ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! فاضل رکن نے جعلی ادویات کے حوالے سے بات کی ہے تو یہ ہر کاشتکار کے لئے بے حد اہم ہے۔ زرعی ادویات کا expired ہونا اور جعلی زرعی ادویات کسانوں کو فروخت کرنا بہت اہم issue ہے۔ اسی طرح کھادیں بروقت نہیں ملتیں اور exaggerated rates پر فروخت ہوتی ہیں جس کی وجہ سے کسان مشکلات کا شکار ہوتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحبہ کے vision کے مطابق اس حوالے سے zero tolerance ہے۔ اگر معزز رکن چاہیں تو میں ان کے ساتھ ایک detailed data share کر سکتا ہوں کہ پچھلے ڈیڑھ ماہ کے دوران جعلی زرعی ادویات اور مقررہ نرخوں سے زیادہ قیمت پر کھاد فروخت کرنے والوں کے خلاف محکمہ زراعت نے کتنے چھاپے مارے ہیں، کتنی FIRs درج کی ہیں، کتنے لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے اور کتنے جرمانے کئے گئے ہیں۔ ان شاء اللہ بات صرف یہاں تک نہیں رُکے گی۔ ہم اس حوالے سے باقاعدہ ایک legislation لے کر آ رہے ہیں۔ اس legislation کے حوالے سے ایڈووکیٹ جنرل اور دوسری مختلف ٹیموں کے ساتھ کام ہو رہا ہے۔ ہم Fertilizers Act اور Pesticides Act کے اندر amendments لا رہے ہیں۔ اس قانون سازی کے ذریعے ہماری کوشش ہے کہ بلیک مافیا اور جعلی زرعی ادویات فروخت کرنے والے مافیا کو curtail کیا جائے اور انہیں سخت سے سخت سزا بھی دی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جی، ملک احمد سعید خان!

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! جیسا کہ ابھی وزیر زراعت نے بتایا ہے کہ وہ pesticides کے حوالے سے کافی کام کر رہے ہیں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ pesticides کی بھی دو categories ہیں۔ یہاں جواب کے جز (الف) میں خربوزہ اور کپاس کی فصل کا ذکر کیا گیا ہے۔ کپاس ایک ایسی فصل ہے کہ اس پر کسی بھی قسم کا pesticide use کریں تو اس کے effects انسانی صحت پر نہیں آتے جبکہ فروٹ اور سبزیوں پر جو pesticides use کئے جاتے ہیں ان کے اثرات انسانی صحت پر ہوتے ہیں۔ اصل میں ہوتا یہ ہے کہ جب کسان کسی ڈیلر کے پاس جاتا ہے تو وہ اپنی طرف سے کوئی pesticide recommend کر دیتا ہے اس کا بھی کچھ تدارک کیا جائے۔ ڈیلر حضرات کے کہنے پر high potency کی pesticides استعمال کی جاتی ہیں اور اگلے دن وہی فروٹ یا سبزیاں منڈی میں

فروخت کے لئے آجاتی ہیں تو اس کے اثرات انسانی صحت پر بھی آتے ہیں۔اس کے تدارک کے لئے محکمہ زراعت کیا کر رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت ساری ایسی pesticides ہیں جو کہ انسانی صحت کو متاثر کرتی ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ pesticides کو استعمال کرنے کا جو طریق کار ہے وہ بھی درست نہیں ہے اور وہ بھی انسانی صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔ آج بھی ہماری فصلوں میں manually ٹینکیوں کے ساتھ سپرے کیا جاتا ہے۔اس کا impact سپرے کرنے والے شخص پر ہوتا ہے۔ان شاءاللہ زرعی package کے اندر ہماری mechanization کی سکیم آرہی ہے۔اس سکیم کے تحت ہماری کوشش ہے کہ drones کو introduce کیا جائے اور farmers چاہے خود خرید کر یا rental service پر لے کر سپرے کے لئے drones کو استعمال کریں۔ہماری مختلف drone manufactures کے ساتھ بات چیت ہو رہی ہے۔ایسی زرعی ادویات کہ جن سے نقصان ہوتا ہے اور وہ استعمال نہیں ہونی چاہئیں ان کی روک تھام کے لئے بھی ہماری working جاری ہے۔میں نے جس legislation کا پہلے ذکر کیا ہے وہ ان شاءاللہ ان سب چیزوں کو cover کرے گی۔اگر معزز رکن چاہیں تو میں ان کے ساتھ بیٹھ کر details share کر دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔یہ بڑا serious concern ہے۔کیا اس law میں آپ کوئی certification کا process add کر رہے ہیں؟

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! بالکل اس قانون میں ہم certification, security, licenses , NOCs and fines کا process شامل کر رہے ہیں۔

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! میرا اسی سلسلے میں ایک دوسرا ضمنی سوال ہے۔آج کل ایک organic کا trend چل رہا ہے۔اس طریق کار میں زرعی ادویات استعمال نہیں کی جاتیں۔اس حوالے سے کچھ پرائیویٹ کمپنیاں فروٹ اور سبزیوں کو اُگانے کے لئے introduce mechanism کروا رہی ہیں اور یہ fertilizers and pesticides کے بغیر ہے۔میرا particular سوال یہ ہے کہ جو لوگ ابھی تک pesticides use کر رہے ہیں کیا اس کے لئے کوئی پہلے سے قانون موجود ہے اور کیا

اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے؟اس حوالے سے اگر کوئی کارروائی ہو رہی ہے تو منسٹر صاحب اس کی تفصیل مجھے مہیا کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! معزز رکن pesticides کے حوالے سے ہونے والی کارروائی کے بارے میں تفصیل مجھ سے بعد میں لے سکتے ہیں یا پھر یہ اس کے لئے fresh question دے دیں اور میں اس کی تفصیل ہاؤس میں فراہم کر دوں گا۔

جناب سپیکر! معزز رکن نے organic trend کا ذکر کیا ہے۔ اس سلسلے میں بہت ساری کمپنیاں کام کر رہی ہیں۔ ہم نے بھی ایوب ریسرچ سنٹر میں چار پانچ پلاٹس on trial basis اس طرح کی کمپنیوں سے لگوائے ہوئے ہیں۔ اس میں گندم اور دوسری crops شامل ہیں لیکن وہ ابھی تک introduce نہیں ہوئیں۔ مارکیٹ کے اندر farmer کا confidence fertilizers and pesticides پر ہے اور کسان تھوڑا سا اس حوالے سے particular ہے کہ کہیں yield loss نہ ہو جائے تو اس پر تھوڑا سا وقت لگے گا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ سید ذوالفقار علی شاہ!

سید ذوالفقار علی شاہ: جناب سپیکر! میرا یہ question ہے اور ہو سکتا ہے یہ fresh question ہو جس کی وجہ سے وزیر موصوف اس کا جواب نہ دے سکیں لیکن pertinent ہے۔ سوال simple سا ہے کہ کیا ہمارے پاس pesticides کو check کرنے کی laboratories ہیں اور اگر ہیں تو کدھر ہیں؟

جناب سپیکر: وزیر موصوف! شاہ صاحب کا سوال بھی ضروری ہے اور اس کا جواب بھی ضروری ہے۔

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! شاہ صاحب کی بات بڑی اہم ہے اور میرا خیال ہے کہ اس بات پر سرسری سا جواب دینا مناسب نہیں ہو گا اس بات پر پورے ایوان کو اعتماد میں لینا بہت ضروری ہے۔ pesticide testing laboratories کے functions کہاں

کہاں ہیں تو انہوں نے خود ہی idea float کیا ہے تو میرے خیال میں اگر ممبر موصوف fresh question کر دیں تو زیادہ بہتر ہے۔

جناب سپیکر: وزیر زراعت! پنجاب میں pesticide testing کی کوئی laboratories ہیں؟

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! ملتان اور بہاولپور میں یہ laboratories موجود ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے Shah Sahib! I hope this satisfies your question.

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! میرے پاس documentations موجود ہیں میں یہ شاہ صاحب کے ساتھ share کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کر دیں پلیز۔ جناب نورالامین صاحب!

جناب نورالامین وٹو: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ اس سوال کے جز "ب" میں بتایا گیا ہے کہ 24-2023 میں 22 ہزار ایکڑ کپاس کاشت ہوئی ہے تو میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ یہ 22 ہزار ایکڑ کپاس ساہیوال ڈویژن میں کاشت ہوئی ہے یا پورے پنجاب میں کاشت ہوئی ہے؟ اگر ساہیوال ڈویژن میں یہ 22 ہزار ایکڑ کپاس کاشت ہوئی ہے تو اس کا next target کیا ہے؟ یہاں پر زیادہ تر بات pesticide and fertilizer پر ہو رہی ہے تو پاکستان یا پنجاب میں اس وقت کوئی اس طرح کی research ہو رہی ہے جس کے تحت ہم کوئی نیا بیج متعارف کروائیں جس میں virus کے against resistance ہو؟

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے 22 ہزار ایکڑ کپاس کاشت ہونے کا جو figure quote کیا ہے وہ پاکپتن اور عارف والا کے figures ہیں اگر معزز ممبر اوکاڑہ کے figures چاہتے ہیں تو میں وہ ان کے ساتھ share کر سکتا ہوں۔ میں نے پہلے بھی کہا کہ صوبہ پنجاب کا اس سال کا target 40 lac acre ہے اور 65 lac bales ہیں اور اُس کے اندر early sowing کا target بالخصوص ملتان ڈویژن جو گندم لگانے سے پہلے زمین دستیاب تھی وہ 7 لاکھ ایکڑ تھا جس میں سے 5 لاکھ ایکڑ پر کپاس کاشت ہو چکی ہے۔ اب گندم سے جو زمین دستیاب ہوئی

ہے اُس کے لئے departmental facilitation for the farmers is ready اور ہم نے make sure کیا ہے کہ cotton growers کو اچھے طریقے سے facilitate کیا جائے۔

جناب سپیکر: وزیر زراعت! معزز ممبر نئے بیج کے بارے میں بھی پوچھ رہے ہیں؟

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بالکل ذکر کیا ہے کہ triple gene seed ایک ایسا seed ہے جس پر apparently viruses کم لگتی ہیں لیکن اُس کے ساتھ ساتھ ہمارے محکمہ کا R&D Sector ہے کوئی شک نہیں کہ اُس پر بہت کم کام ہوا ہے اور R&D پر جتنا invest کر کے جتنا کام لینا چاہئے تھا اُتنا کام نہ اُن سے لیا گیا ہے اور نہ ہی انہوں نے اُتنا کام کیا ہے۔ unfortunately ہماری یونیورسٹیز اور ہمارے research centers بھی علیٰحدہ ہیں جب کہ دنیا بھر کے اندر زراعت کی universities and research laboratories ایک ہی جگہ پر ہوتی ہیں تو اس حکومت کا اس دفعہ R&D پر پورا focus ہے اور اُس پر ہم private sector کو شامل کر کے very good investment کرنے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب محمد ارشد ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آج تو ہم ہی ہم ہیں تو میں نے کہا چلیں آج میں بھی بات کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی، ملک صاحب! آپ کُھل کے بات کریں اور وزیر صاحب آپ کو پوری تسلی سے جواب دے رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کے patience and hearing کا بھی بہت شکریہ۔ سوال وہیں ہے اور اُس کا جواب ابھی تک نہیں آیا۔ آپ ماشاء اللہ law کے حوالے سے میرے سے بہت senior ہیں اور law میں interim injunction ایک term ہے تو زمینداروں اور کسانوں کی بھلائی کے لئے میری صرف ایک ہی بات ہے اور میرے بھائی وزیر زراعت نے بتایا ہے کہ ہم جرمانے وغیرہ کرتے ہیں۔ میرے خیال میں جرمانے کرنا کوئی کام نہیں ہے۔ ان کے افسروں نے خود ہی جعلی دوائیاں بیچنے کی اجازت دی ہوتی ہے تو وہ خود ہی جا کر کسی کو ایک ہزار اور کسی کو دو ہزار روپے جرمانہ کر کے واپس آ جاتے ہیں جس سے اُن کی کتاب بھی بھر جاتی ہے اور جعلی ادویات

چلتی رہتی ہیں۔ جز "ج" میں یہ پوچھا گیا تھا کہ حکومت نے وائرس اور مختلف بیماریوں کے تدارک کے لئے کیا اقدامات اُٹھائے ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات تفصیلاً بیان کریں۔ میں وزیر موصوف کو اس سوال کا جواب پڑھنے کی زحمت نہیں دیتا۔ انہوں نے جواب میں یہ لکھا ہے کہ "محکمہ زراعت کسانوں کی آگاہی کے لئے ہمہ وقت field میں موجود ہے اور باقاعدگی سے pest scouting جاری ہے۔ بیماریوں، کیڑے مکوڑوں اور وائرس کے خلاف اعلیٰ اقسام کی زرعی ادویات مارکیٹ میں وافر مقدار میں موجود ہیں۔ چونکہ وائرس کے پھیلاؤ کا سبب سفید مکھی ہے محکمہ زراعت کی طرف سے سفید مکھی کی روک تھام کے لئے پیلے پھندوں کے استعمال کو فروغ دیا جارہا ہے۔"

جناب سپیکر! اس جواب میں جو چیزیں لکھی ہوئی ہیں یہ صرف اور صرف کتابوں کی لفاظی ہے میرے زمیندار کو اس طرح کی کسی چیز کا کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ تقریر نہ کریں، ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ کہنا چاہوں گا کہ اس حوالے سے فوری اقدامات کریں۔ یہ جو کہا جارہا ہے کہ ہم آئین بنانے جارہے ہیں، قانون بنانے جارہے ہیں اس سے یہ ہمیں کب تک مطمئن رکھیں گے اور ہمیں اس سے کیا فائدہ ہو گا؟ آپ کے حکم کے مطابق میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جعلی ادویات بنانے والی کمپنیاں مارکیٹ میں جعلی ادویات بھیجتی ہیں تو وزیر موصوف ایوان میں time limit بتا دیں کہ جعلی ادویات بنانے والی ان کمپنیوں پر crackdown کب شروع ہو گا؟

جناب سپیکر: وزیر صاحب! یہ تیسری دفعہ repetitive ایک ہی سوال ہے۔

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! ملک صاحب کا ایسا سوال چوتھی بار بھی ہوا تو میں اُس کا جواب دوں گا کیونکہ ملک صاحب میرے پڑوسی ہیں اور مجھے ان کا احساس ہے۔ ویسے ایک سوال پر تین ضمنی سوال ہونے چاہئیں لیکن اس سوال پر کوئی دس ضمنی سوال ہو چکے ہیں میں مزید بھی look forward کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! میں ملک صاحب کے ضلع کے بارے میں بات کروں گا۔ ملک صاحب کے ضلع کے اندر pesticides پر total 24 raids ہو چکے ہیں جس کے اندر 15 ہزار 800

کلو گرام pesticide confiscate ہو چکی ہے ان پر تقریباً 2 کروڑ روپے کے لگ بھگ fine ہو چکا ہے، 22 raid ہو چکے ہیں، 287 sample drawn ہو چکے ہیں اور 3 لوگوں کی گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ اگر ملک صاحب مزید چاہتے ہیں کہ اُن کے addresses کیا ہیں اور پکڑے جانے والے لوگوں کے نام کیا ہیں تو میں وہ بھی share کر سکتا ہوں۔ ملک صاحب نے pesticide پر بات کی تو میں ملک صاحب سے یہ گزارش کرتا چلوں کہ ضلع ساہیوال میں بیماریاں موجود ہیں، بیج اتنا اچھا نہیں ہے اس کے باوجود 23-2022 میں 36 لاکھ ایکڑ کپاس لگائی گئی، 24-2023 میں 41 لاکھ ایکڑ کپاس لگائی گئی تو محکمہ زراعت کی کوئی تو facilitation vis-a-vis, seed vis-à-vis, extension services vis-a-vis موجود تھیں کہ پچھلے سال پہلی دفعہ آپ نے bales کا above target achieve کیا اور اس دفعہ بھی ہم ان شاء اللہ above target achieve کرنے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب! بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! Question No.192. On her behalf. اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب-صوبہ بھر میں گنے کی پیداوار اور قیمت سے متعلقہ تفصیلات

***192: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں گنے کی زیادہ پیداوار کن اضلاع میں ہوتی ہے؟

(ب) صوبہ میں سال 24-2023 کے دوران کل کتنی پیداوار ہوئی؟

(ج) صوبہ میں سال 24-2023 میں گنے کی فی من کیا قیمت مقرر کی گئی؟

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ):

(الف) گنے کی کاشت راولپنڈی ڈویژن کے علاوہ پنجاب کے تقریباً تمام اضلاع میں ہوتی ہے۔ لیکن سال 24-2023 میں زیادہ کاشت ضلع رحیم یار خان، فیصل آباد، جھنگ، سرگودھا، چنیوٹ، راجن پور، بھکر، کوٹ ادو، ٹی ٹی سنگھ، منڈی بہاؤالدین، لیہ،

بہاولپور، مظفر گڑھ، بہاولنگر، ننکانہ صاحب، اوکاڑہ اور وہاڑی میں ہوئی۔ محکمہ زراعت کے حتمی تخمینہ کے مطابق زیادہ گنا پیدا کرنے والے اضلاع کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ڈویژن	ضلع	پیداوار (ٹن)
1۔	بہاولپور	رحیم یار خان	18,816,320
2۔	فیصل آباد	فیصل آباد	6,091,680
3۔	فیصل آباد	جھنگ	5,108,400
4۔	فیصل آباد	چنیوٹ	4,565,360
5۔	سرگودھا	سرگودھا	4,515,760
6۔	ڈی جی خان	راجن پور	3,897,600
7۔	ڈی جی خان	کوٹ ادو	3,163,160
8۔	سرگودھا	بھکر	2,908,720
9۔	فیصل آباد	ٹی ٹی سنگھ	2,012,800
10۔	ڈی جی خان	مظفر گڑھ	1,503,040
11۔	بہاولپور	بہاولپور	1,419,400
12۔	ڈی جی خان	لیہ	1,320,000
13۔	گجرات	منڈی بہاؤالدین	1,281,120
14	لاہور	قصور	1,079,120
15	ساہیوال	اوکاڑہ	1,026,000

(ب) صوبہ پنجاب میں سال 24-2023 کے دوران محکمہ زراعت کے حتمی تخمینہ کے مطابق کل پیداوار 63.309 ملین ٹن ہوئی ہے۔

(ج) صوبہ پنجاب میں سال 24-2023 کے لئے گنے کی فی من قیمت 400 روپے مقرر کی گئی۔ نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: Minister for Agriculture, now you are in a serious test. Mr. Amjad Ali has stood up now. جناب امجد علی صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سوال کا جز "ج" ہے کہ "صوبہ میں سال 24-2023 میں گنے کی فی من کیا قیمت مقرر کی گئی؟" اس کے جواب میں یہ بتادیا گیا ہے کہ گنے کی فی من قیمت 4 سو روپے مقرر کی گئی اب گنے کی قیمت تو مقرر ہو گئی لیکن آج گندم کے ساتھ جو ہو رہا ہے تو کسان کسی حد تک بچ گیا کہ وہ اپنی فصل ساہوکار کے حوالے کر چکا ہے اور یہ بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ منسٹر صاحب اس پر بتائیں کہ آج تک انہوں نے کیا کیا ہے، کیا اس مافیا کو ہاتھ ڈالا ہے، کیا کاشتکاروں کو سنا ہے اور یہ کیا کر رہے ہیں؟ ان کے جیبوں میں اربوں روپیہ چلا گیا ہے۔ ان کی تو product پڑی ہوئی ہے۔ وہ زمیندار کو confiscate کر کے کیوں نہیں دی جاتی۔ اس کا کوئی حل کریں۔ کیا صرف زمیندار نے ہی ان سارے معاملات میں پسنا ہے۔ منسٹر صاحب اس حوالے سے ایوان کو آگاہ کریں کہ کیا کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر زراعت! ان کا سوال یہ ہے کہ آپ نے 24-2023 کے لئے گنے کی فی من قیمت 400 روپے مقرر کی ہے۔ ان کا fear یہ ہے کہ گندم کی 3900 روپے support price تھی اور آج گندم 2900، تین ہزار، 3100 یا 3200 روپے پنجاب کے طول و عرض میں ایک ہزار روپیہ کم ریٹ میں فروخت ہو رہی ہے۔ جناب امجد صاحب بطور کسان ڈر رہے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ گنے کی 400 روپے کی مقرر کردہ قیمت بھی کسان کو پوری نہ مل سکے۔ وہ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ کسان کے اربوں روپے مڈل مین یا مل مالک کے پاس پڑے ہیں۔ ان کے یہ دو سوال ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! انہوں نے 15 دنوں میں payment کرنی ہوتی ہے۔ اس میں منسٹری نے کسانوں کے لئے کیا کیا ہے۔ اس کی وضاحت کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ پابند ہوتے ہیں کہ 15 دن میں انہوں نے payment کرنی ہوتی ہے لیکن کرتے نہیں۔ منسٹر صاحب! کیا آپ کی وزارت زراعت اس معاملہ میں کسانوں کی کوئی مدد کر سکتی ہے؟

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ پنجاب میں 24-2023 میں محکمہ زراعت نے گنے کے لئے ٹارگٹ 18 لاکھ 80 ہزار ایکڑ کا دیا تھا جبکہ گنا تقریباً 19 لاکھ 75 ہزار ایکڑ پر لگا۔ اس کی 400 روپے indicative price تھی جبکہ گنا 435 سے 450 روپے فی من فروخت ہوتا رہا۔ اس کے علاوہ گنا چارے میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ کسانوں نے گنے میں اس بار بہت اچھی پیداوار

حاصل کی جو فی ایکڑ 800 من کے قریب تھی۔ کسانوں نے گنے کی پیداوار میں بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ معزز ممبر کا سوال ہے کہ بہت سا پیسا particularly کسی شوگر مل کی بات کر رہے ہیں تو میرے خیال میں ان کا معاملہ کین کمشنر کے پاس refer کرنا چاہئے۔ اس پر میں ان کو facilitate کروں گا ویسے کین کمشنر میری وزارت زراعت میں نہیں آتا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! Custodian Department محکمہ زراعت ہے۔ ٹھیک ہے اگر کین کمشنر administratively ان سے متعلقہ نہیں ہے لیکن کسان کے مسائل کس نے حل کرنے ہیں، کیا ہر فصل کے ساتھ یہی ہو گا؟ یہاں گورنمنٹ کہہ رہی ہے کہ پیسے نہیں ہیں اور ہمارے پاس stock پڑا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کسان کی payments by Act and by law کین کمشنر اور محکمہ خوراک سے متعلقہ ہیں. How come Minister of Agriculture be instrumental in that.

امجد صاحب! آپ کین کمشنر کے حوالے سے ایک سوال وزارت خوراک سے پوچھیں کہ مل مالکان کے پاس کتنے پیسے رہتے ہیں۔ یہ سوال ان سے نہیں بنتا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ اگر آپ اسے technically knockout کر رہے ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: Technically نہیں بلکہ یہ بنتا ہی نہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے یہ گزارش کرنی ہے کہ آج میرے دو نشان زدہ سوال تھے۔ ان کو غیر نشان زدہ کر دیا گیا ہے۔ ہم بہت محنت کر کے پیش کرتے ہیں۔ ہماری ان سے توقعات ہوتی ہیں کہ ان سوالات پر deliberation ہو گی تو لوگوں کا کچھ فائدہ ہو گا اور مسائل کا حل نکل آئے گا۔

جناب سپیکر: ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ آپ کے نشان زدہ سوالات غیر نشان زدہ نہیں ہونے چاہئیں۔ If there are questions, I will allow you اگر آپ نے کرنے ہیں تو کر لیں۔ منسٹر صاحب! کیا آپ کے پاس ان کے سوالات کے جواب ہیں۔ We will take it up next time whenever it is available. Thank you

اب وقفہ سوالات کا وقت ختم ہوتا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سب کیمپس میں اسامیوں سے متعلقہ و دیگر تفصیلات

8: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سب کیمپس ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اسامیوں کی تعداد کتنی ہے تفصیلات گریڈ اور عہدہ وار فراہم کی جائیں؟

(ب) مستقل ملازمین اور عارضی / ایڈہاک یا ڈیلی ویجز ملازمین کی تعداد کتنی ہے ان کی سکیل وار الگ الگ تفصیلات فراہم کی جائیں ان ملازمین کی بھرتی کی تاریخ بھی بتائی جائے؟

(ج) عارضی یا ایڈہاک ملازمین رکھنے کے لئے کیا نظام وضع کیا گیا ہے اس کی تفصیلات بھی فراہم کی جائیں۔

(د) ڈیلی ویجز یا ایڈہاک ملازمین کو کتنا معاوضہ یا تنخواہ ادا کی جاتی ہے۔

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کی بجٹ بک کے مطابق سب کیمپس ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اسامیوں کی تعداد کی تفصیلات گریڈ اور عہدہ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مستقل ملازمین عارضی اور ڈیلی ویجز ملازمین کی تعداد اور ان کی سکیل وار الگ الگ تفصیلات بمعہ بھرتی کی تاریخ کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سب کیمپس میں کوئی بھی عارضی یا ایڈہاک تقرریاں نہیں کی جا رہی ہیں تاہم گریڈ 17 اور اوپر کے ملازمین کی تقرری زرعی یونیورسٹی، فیصل آباد (تقرری اور ملازمت کی شرائط) قوانین 1989 اور گریڈ 1 سے 16 تک کی تقرری زرعی یونیورسٹی، فیصل آباد (تقرری اور ملازمت کی شرائط) قوانین 2017 کے مطابق بذریعہ اوپن میرٹ نیشنل

پریس میں ایڈورٹائزمنٹ کے بعد کی جاتی ہیں۔ تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سب کیمپس میں اس وقت کوئی بھی ایڈہاک ملازم کام نہیں کر رہا ہے تاہم ڈیلی ویجز ملازمین کو معاوضہ گورنمنٹ آف پنجاب کے طے شدہ معاوضہ کے مطابق ادائیگی کی جاتی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ چک نمبر393 میں کھال کو پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

22: جناب امجد علی جاوید: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 18-2017 کی ADP میں چک نمبر 393 ج ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں آبپاشی کے کھال کو پختہ کرنے کی منظوری دی گئی اوراس کے لئے فنڈز بھی مختص کئے گئے؟

(ب) اگر جواب درست ہے تو کیا یہ سکیم مکمل ہوگئی ہے اگر نہیں تواس کا ذمہ دار کون ہے بجٹ میں منظور اور فنڈز کی فراہمی کے باوجود سکیم مکمل نہ ہونے کی وجوہات سے آگاہ فرمایاجائے؟

(ج) کیا محکمہ مذکورہ بالا کھال کو مکمل کرنے کاارادہ رکھتاہے توکب تک؟

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ):

(الف) یہ درست نہ ہے البتہ محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی نے مالی سال18-2017 کے دوران کھال نمبرL/72800 چک نمبر393 ج ب، تحصیل وضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ اصلاح و پختگی کے لئے PC/1 بنا کر منظوری کے لئے حکومت پنجاب، پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں جمع کروایا تھا۔ جس کے مطابق200 ملین روپے حکومت پنجاب اور 4.671 ملین روپے زمینداران کے حصہ کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔ تاہم اس منصوبہ کی منظوری نہ دی گئی تھی اور نہ ہی مطلوبہ فنڈز مختص کیے گئے تھے۔

(ب) مذکورہ منصوبہ کی تفصیل جز۔الف میں بیان کر دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ کی پالیسی کے مطابق کسی بھی کھال کی کل لمبائی 50 فیصد کو پختہ کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ اس کھال کی کل لمبائی تقریباً 20 کلو میٹر ہے اور اس کو 10 کلو میٹر تک پختہ کیا جاسکتا ہے۔ موجودہ ترقیاتی منصوبہ جات کے تحت فی کھال اوسطاً قیمت 24 لاکھ روپے ہے۔ اگلے سال سے ADP فنڈنگ سے نئی سکیم شروع کی جارہی ہے جس کے تحت اوسطاً قیمت 88 لاکھ روپے ہو گی۔ اس طرح یہ کھال نئی سکیم میں پکا کر سکتے ہیں اگر زمیندار اپنی مطلوبہ قیمت کا حصہ ادا کر دیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ I just want to appreciate your decision to bring Rules of Procedure of Punjab Assembly in sync with the Senate and the National Assembly because I think we need to rationalize a lot of points which at this point really don't make any sense مثال کے طور پر ہماری قراردادوں کے حوالے سے لکھا ہوا ہے کہ 14 دن کے بعد وہ Assembly Business کے لئے admit ہوں گی۔ اب ہمارے اجلاس میں gap ہی چار پانچ دن کا ہوتا ہے۔ ہر دفعہ قرارداد lapse کر جاتی ہے اور ہمیں ہر دفعہ نئے سرے سے لانی پڑتی ہے۔ اس حوالے سے اس کو تھوڑا سا rationalize کر لیا جائے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہماری جو تحاریک التوائے کار ہیں وہ تو ایک مذاق ہی بن گئی ہیں۔ آپ یقین کریں میری ایک تحریک التوائے کار ایک اجلاس میں تھی۔ I went out for 5 to 10 minutes اور پیچھے سے میرا نام announce ہو گیا اور ساتھ ہی وہ تحریک التوائے کار dispose of ہو گئی۔ آپ جانتے ہیں کہ ہمارا جو بھی business ہے۔ اگر سوال بھی ہیں تو ہمیں ایک دن پہلے بتا دیا جائے تو بہتر ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! آپ جو بھی کمیٹی بناتے ہیں تو میری مؤدبانہ گزارش ہے کہ ایک تہائی پارلیمنٹرین خواتین ہیں۔ آپ مہربانی فرما کر ہماری نمائندگی بھی کمیٹیوں میں ensure کریں تاکہ ہم بھی وہاں اپنی جانب سے inputs دے سکیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ میری کوشش یہ ہے کہ آپ کے پاس جو parliamentary tools available ہیں۔ وہ at the best effective رہیں۔ I seriously consider Adjournment Motions as very important and very affective parliamentary tool for better working. ان کے ذریعے معاملات اسمبلی کے اندر آتے ہیں اور اس سے بہتری ہوتی ہے۔ میری ابھی تک جو understanding with the currency of these sessions, Ministers have been on the tows to answer اور جتنی بھی Adjournment Motions ہیں لیکن اگر وہ ممبر کی غیر موجودگی میں اسمبلی کی کارروائی میں take-up ہو جاتی ہے۔ میں تو انہیں pend کر رہا ہوں لیکن اگر وہ کہیں dispose of ہو گئی ہیں تو آپ انہیں دوبارہ دے دیں۔ ہم انہیں دیکھ لیں گے۔

ہم نے سپیشل کمیٹی نمبر 2 constitute کی ہے۔ اس میں ہم Rules of Procedure کو دیکھیں گے۔ ان پر سابق اسمبلی کے اندر بھی کافی کام ہوا ہے۔ 1997 کے Rules couple of the occasions amend ہوئے ہیں۔ ان کو at par with best practices available in the country جو دوسری اسمبلیوں کی practices کے ساتھ ملایا گیا ہے لیکن ہماری کوشش ہے کہ اس پر fully comprehensive کام کر کے کمیٹی اپنی سفارشات جلد از جلد مرتب کرے اور ہم کوشش کریں گے کہ اگلے اجلاس سے پہلے اس پر جو چیزیں کرنے والی ہیں وہ ہو جائیں۔ ہم ان کو at par with National Assembly لے جائیں جس میں ہاؤس اور کمیٹیوں کی working زیادہ affective ہو جائے۔

زیرو آور نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم Zero Hour take up کرتے ہیں۔ جناب احمر رشید بھٹی۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس لئے یہ Zero Hour کی تحریک pend کی جاتی ہے۔ جناب وقاص محمود مان۔۔۔ موجود

نہیں ہیں۔اس لئے یہ Zero Hour کی تحریک pend کی جاتی ہے۔جناب مشتاق احمد۔۔۔موجود نہیں ہیں۔اس لئے یہ Zero Hour کی تحریک pend کی جاتی ہے۔جناب احمد خان۔۔۔موجود نہیں ہیں۔اس لئے یہ Zero Hour کی تحریک pend کی جاتی ہے۔جناب آفتاب احمد خان۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔اس لئے یہ Zero Hour کی تحریک pend کی جاتی ہے۔اس کے بعد بھی جناب آفتاب احمد خان۔۔۔موجود نہیں ہیں۔اس لئے یہ Zero Hour کی تحریک بھی pend کی جاتی ہے۔قاضی احمد اکبر۔۔۔موجود نہیں ہیں۔اس لئے یہ Zero Hour کی تحریک pend کی جاتی ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ملک واصف مظہر صاحب۔۔۔موجود نہیں ہیں۔ ان کی تحریک استحقاق pend کی جاتی ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔جناب ندیم قریشی کی تحریک التوائے کار ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں۔اس لئے یہ تحریک التوائے کار pend کی جاتی ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک):

Since day one, he has put this before the Assembly and he has been absent for many weeks. With your kind permission, I would like to request you that in future whoever is not present in the assembly either from that side, or this side that business shall be disposed of.

جناب سپیکر: Don't need to be that harsh جناب شعیب امیر صاحب وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس کو pend کرتے ہیں اگلی تحریک جناب امجد علی صاحب کی ہے وہ تشریف فرما ہیں it was moved on 1-4-2024 and was kept pending for reply by Minister Khawaja Imran Nazir? What should I say Malik Sahib, this is the

sixth time, and the answer is still not there, and minister is also not here.

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! اس کی punishment ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی امجد صاحب تشریف رکھیں اگلی تحریک جناب آفتاب احمد خان کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس کو pend کرتے ہیں اگلی تحریک سردار محمد علی خان کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس کو pend کرتے ہیں اگلی تحریک چودھری محمد اعجاز شفیع کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس کو pend کرتے ہیں اگلی تحریک محترمہ زرناب شیر کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس کو pend کرتے ہیں اگلی تحریک جناب محمد الیاس کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں ان کے بھائی کی وفات ہوئی ہے لہٰذا اس کو pend کرتے ہیں اگلی تحریک جناب امجد علی جاوید کی ہے Moved on 23-4-2024 and was kept pending for the reply

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! وزیر ہائر ایجوکیشن موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: Malik Sahib once again the minister is not here اس تحریک کا جواب آ گیا ہے؟ ابھی تک جواب نہیں آیا اگلی تحریک محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس کو pend کرتے ہیں اگلی تحریک جناب جاوید نیاز منج کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس کو pend کرتے ہیں اگلی تحریک جناب احمد خان کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس کو pend کرتے ہیں اگلی تحریک بھی جناب احمد خان کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس کو pend کرتے ہیں اگلی تحریک محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے تحریک نمبر 104/24

جنرل ہسپتال لاہور کی انتظامیہ کی نااہلی کی وجہ سے لاکھوں روپے مالیت کے انجکشن چوری ہونے کا انکشاف

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ مارچ 2024 کی خبر کے مطابق جنرل ہسپتال لاہور کی انتظامیہ کی نااہلی کی وجہ سے لاکھوں روپے مالیت کے انجکشن کوڑے کی نذر ہو گئے ہیں۔ یہ انجکشن چوری ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ ہسپتال ملازمین نے چوری پکڑے جانے کے خوف سے ادویات کو کوڑے کے ڈھیر پر پھینک دیا ہے۔ ہسپتال انتظامیہ معاملے سے بے خبر نکلی ہے لاہور جنرل ہسپتال میں گزشتہ کئی ماہ سے ری ویمپنگ کا عمل جاری ہے۔ جس کے باعث ایمرجنسی سمیت مختلف وارڈز کو دیگر مقامات پر منتقل کیا گیا ہے۔ وارڈز کی منتقلی کی وجہ سے مین سٹور سے ادویات کی ترسیل بھی متاثر ہوئی جبکہ ملازمین کی جانب سے ادویات چوری کرنے کا بھی انکشاف ہوا ہے۔ یہ ادویات اور انجکشن روزانہ کی بنیاد پر وارڈز اور ایمرجنسی میں استعمال ہوتے ہیں۔ جن کی قیمت 20/25 لاکھ روپے بتائی جاتی ہے جبکہ اس ہسپتال میں ادویات، سرنجوں اور انجکشن کی شدید قلت ہے۔ مریض ادویات، سرنجیں اور انجکشن مہنگے داموں بازار سے خریدنے پر مجبور ہیں اس ہسپتال کی انتظامیہ ذمہ داران ملازمین اور چوری میں ملوث ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے سے گریزاں ہے۔ جس کی وجہ سے عوام الناس میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی اس کا جواب آپ منگوالیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی اس کا جواب department سے منگوا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس کا جواب آتا ہے پھر اس کو دیکھتے ہیں اگلی تحریک محترمہ نادیہ کھر کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس کو pend کرتے ہیں اگلی تحریک جناب شعیب امیر کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس کو pend کرتے ہیں اگلی تحریک امجد علی صاحب کی ہے تحریک نمبر 119/24

ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کی رکنیت رکھنے والے سرکاری ملازمین کو مکان / پلاٹ الاٹ کرنے کا مطالبہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ 2004 میں پنجاب اسمبلی سے پاس کردہ ایکٹ کے ذریعے پنجاب ہاؤسنگ فاؤنڈیشن ڈیپارٹمنٹ معرض وجود میں آیا جس کی ذمہ داری تھی کہ وہ فاؤنڈیشن کے ممبران (سرکاری ملازمین) کو مقرر کردہ قواعد وضوابط کے مطابق مکان / پلاٹ فراہم کرے لیکن صرف 4 سکیمیں مکمل ہو سکیں۔ فاؤنڈیشن کے ممبران سرکاری ملازمین کی پریشانی کے پیش نظر 2013 تا 2018 میں اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی نے اس مسئلے کے حل کے لئے بہت زیادہ کام کیا اس وقت کے ایم ڈی ہاؤسنگ فاؤنڈیشن نے بھی بہت مثبت work کیا اس نے پنجاب بھر میں موجود تمام ڈویلپمنٹ اتھارٹیز اور سیکرٹری کو آپریٹو ڈیپارٹمنٹ سے بھی میٹنگز کرنے کے بعد سٹینڈنگ کمیٹی میں بیان دیا کہ کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ ایکٹ میں ایک ترمیم کرنا پڑے گی جس کے مطابق پنجاب بھر میں ڈویلپمنٹ اتھارٹیز کے under جتنی ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں یا جتنی سوسائٹیز کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کے under ہیں ان سب میں 10 فیصد پلاٹ ہاؤسنگ فاؤنڈیشن ڈیپارٹمنٹ کو دیئے جائیں تاکہ وہ اپنے ممبران کو ان کے اپنے اپنے تعیناتی کے اضلاع میں پلاٹ الاٹ کر سکے۔ اس وقت کی متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی نے ایم ڈی کی اس تجویز کو بہت سراہا اور اسے قابل عمل قرار دیتے ہوئے متعلقہ محکمہ جات کو ہدایت جاری کی کہ اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اس تجویز پر عمل کیا جائے اور اسمبلی سے متعلقہ قوانین میں ترمیم کرائی جائے۔ کمیٹی کے اس فیصلے سے ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے ممبران سرکاری ملازمین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور انہیں اپنی زندگیوں میں پلاٹ ملتے ہوئے نظر آنے لگے لیکن صد افسوس کہ معزز کمیٹی کی اس direction کو بھی سالہا سال گزر گئے لیکن نتیجہ صفر اور معاملہ جوں کا توں ہے۔ اس اہم معاملے پر متعلقہ محکموں کی خاموشی اور سست روی سے پنجاب بھر کے لاکھوں ملازمین انتہائی پریشانی میں مبتلا ہیں۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک التوائے کار کو باضابطہ قرار دیتے ہوئے اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے

اور اس معاملے کی سنگینی کے پیش نظر اسے کسی کمیٹی میں اس direction کے ساتھ refer کر دیا جائے کہ وہ ایک متعین کردہ وقت میں اس معاملے کو خوش اسلوبی سے حل کر کے حق دار ملازمین کو پلاٹ دلوائے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر اس ضمن میں گزارش کرنی تھی کہ 2013 تا 2018 میں میری ہی تحریک پر یہ معاملہ کمیٹی کو refer ہوا تھا اور کمیٹی میں اس پر بہت کام ہو چکا تھا اور اس کو دوبارہ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے تو یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے اس میں مہربانی فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار نمبر 24/19 کو سپیشل کمیٹی نمبر 1 کو بھجوایا جاتا ہے۔ اگلی تحریک جناب چودھری محمد اعجاز شفیع کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس کو pend کرتے ہیں۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری بزنس شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر Laying of Reports and Pre-Budget Discussion ہے۔ Minister for Parliamentary Affairs may lay the Reports.

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): شکریہ، جناب سپیکر! رپورٹس پیش کرنے سے پہلے میں تمام معزز ممبران سے ایک request کرنا چاہوں گا کہ ہماری Pre-Budget debate جس طرح ہمیشہ ہوتی ہے تو wheat procurement کی وجہ سے اس دفعہ شاید اس طرح نہیں ہو سکی تو ہم نے تمام معزز ممبران کے لئے proforma دیا ہے اگر کسی معزز ممبر کو نہیں ملا تو ہاؤس میں رکھے ہوئے ہیں انہیں لے کر fill کر کے ہمیں دے دیں کیونکہ بہت کم ممبر اِس بحث میں participate کر سکے ہیں جبکہ یہ Proforma بھی ہمیں کوئی 70 کے قریب fill کرنے کے بعد ملے ہیں لہٰذا باقی معزز ممبران سے گزارش ہے کہ please fill کر کے مجھے یعنی Finance Department کو دے دیں۔ یہاں اسمبلی کے سیکرٹری جنرل کو دے دیں یا میرے کمرہ نمبر 105 میں پہنچا دیں۔ شکریہ

AUDIT REPORTS

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may lay the Reports.

LAYING OF AUDIT REPORTS

MINISTER FOR FINANCE AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba ShujaUr Rehman): Mr Speaker! I lay the following Reports:

1. Special Audit Report on the Accounts of Payment to Ghost Employees in District Education Authority, Sargodha for Financial Year 2016-17 to 2018-19, for the Audit Year 2019-20.
2. Special Audit Report on the Accounts of Deputy District Education Officer (M-EE) Tehsil Raiwind, District Lahore, Financial Period 2015-19, for the Audit Year 2020-21.
3. Audit Report on the Accounts of Climate Change, Environment and Disaster Management Organizations Punjab, for the Audit Year 2019-20.
4. Audit Report on the Accounts of Expenditure of Government of the Punjab, for the Audit Year 2021-22 (Volume I & II).
5. Audit Report on the Accounts of Revenue Receipt of Government of the Punjab, for the Audit Year 2021-22.
6. Audit Report on the Accounts of Provincial Zakat Fund Provincial Level Health Institutions and District Zakat Committees Punjab for the Audit Year 2021-22.
7. Appropriation Accounts of Government of the Punjab Forest Department for the Year 2020-21.

8. Performance Audit Report on Construction of Kahna Kacha Flyover Lahore, Lahore Development Authority, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2017-18.
9. Performance Audit Report on the Role of Various Directorates of LDA on Encroachments and their Removal in Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2017-18.
10. Project Audit Report on Construction of Signal Free Corridors Jail Road & Main Boulevard Gulberg Project Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2018-19.

MR SPEAKER: The Reports have been laid and are referred to the concerned Public Accounts Committees whenever elected for examination and report within one year.

I would like that you apprise the House that whenever the next sitting is

کہ جو آڈٹ رپورٹس کا law ہے which currency of the year کو deal کرتا ہے یعنی آج ہم 2024-25 میں بیٹھے ہیں تو آڈٹ رپورٹس آپ 2021-22 کی lay کر رہے ہیں- So, there is a gap of four years. Is it the inability? Is it the law? Or, is it not rightly coming to the Public Accounts Committees in time because the projects which need to be sercutinized by the currency of the year اگر آپ چار سال کے بعد ان سے لے رہے ہیں تو آڈیٹر جنرل کے دفتر میں delay ہے یا آپ کے ڈیپارٹمنٹس کی طرف سے consolidate کرنے میں delay ہے، آڈٹ پیرے کو verify کرنے یا carry over کروانے میں delay ہے تو اِس پر آپ kindly ایک factual position دیں گے because laying of reports after four years یہ common practice

بنتی جارہی ہے، یہ کہیں غلط العام اور اتنی مضبوط نہ ہو جائے کہ آپ کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹیوں کی افادیت ہی ختم ہو جائے تو please kindly next sitting میں آپ اس ہاؤس کو apprise کریں گے۔ شکریہ

بحث

پری بجٹ بحث برائے سال 25-2024(---جاری)

جناب سپیکر: اب ہم Pre- Budget Discussion شروع کرتے ہیں جس کا آغاز مورخہ 23-اپریل 2024 سے ہو چکا ہے۔ جو ممبران بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام اسمبلی کے سیکرٹری جنرل کو بھجوادیں .Now, I invite Syed Zulifqar Ali Shah Sahib

جناب ذوالفقار علی شاہ: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم0 بسم اللہ الرحمٰن الرحیم 0جناب سپیکر! شکریہ، میں نے جب اپنا capital budget کا کورس لیا تو پہلے دن ہمارے پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ جس دن آپ لوگوں نے balanced budget بنالیا تو سمجھ لیں کہ آپ نے finance کو مکمل سمجھ لیا ہے۔ ہم نے سوچا کہ یہ تو بڑا آسان کام ہے کہ بجٹ بنالیا جائے اور پھر finance کے ماہر بن جائیں گے لیکن اِس کورس کے دوران اور بعد میں پتا چلا کہ یہ کتنا مشکل کام ہے اور اِس کے لئے آپ کی abilities، آپ کا ماضی، اِس کے اکاؤنٹس، اِس کی performances اور آنے والے وقت کے اندر آپ نے چیزوں کے بارے میں سوچنا ہے اور اِنہیں perceive کرنا ہے اور اِن ساری چیزوں کو اکٹھا کر کے ایک balanced budget دینا کتنا مشکل کام ہے۔

جناب سپیکر! میں business کے بجٹ کی بات کر رہا ہوں جس کے اندر targets basically profit making ہوتی ہے یا asset development ہوتی ہے تو جہاں پر public policy کی بات آجاتی ہے اور public budgeting آجاتی ہے تو یہ بہت ہی پیچیدہ کام ہے کیونکہ اِس کے اندر آپ کے targets بڑے esoteric ہوتے ہیں جن کو define کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے تو performance budgeting کے اندر basically کوشش کی جاتی ہے کہ آپ performance indicators develop کریں جس سے آپ کو پتا چلے کہ اگر آپ کسی سیکٹر میں investment کر رہے ہیں تو اِس کے اندر آپ کیا achieve کر رہے ہیں تو اِس کے

لئے precise ہونا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر آپ کہیں پر سٹریٹ لائٹ لگا رہے ہیں تو اگر آپ کا performance indicator یہ ہے کہ سٹریٹ لائٹ کی وجہ سے حادثات میں کمی ہو جائے گی یا crime میں کمی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: Order in the House. If any member wants to talk please آپ lobbies میں جاسکتے ہیں اور معزز ممبر کی speech interrupt نہ کریں۔

جناب ذوالفقار علی شاہ: شکریہ، جناب سپیکر! کوئی فرق نہیں پڑتا this is to be on record کیونکہ Pre-Budget ہے اور میرے خیال میں سال کے اندر بجٹ سے زیادہ کوئی important کام نہیں ہے۔ آپ جو مرضی باتیں کرتے رہیں اگر آپ کا بجٹ secure ہے، آپ نے صحیح طریقے سے بجٹ بنالیا ہے اور بجٹ ایک ایسا tool ہے جو آپ کو پورا سال لے کر چل سکتا ہے۔ Sir it doesn't matter کوئی interrupt کرے this is to be on record ٹھیک ہے ناں جی۔ اِس کے لئے میں آپ سے request کروں گا کہ مجھے پانچ دس منٹ وقت چاہئے ہو گا۔

جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں کہ بجٹ کو balance کرنا، ایک آنے والے وقت کے اندر آپ نے ہر چیز کے حساب کتاب کرنے کی کوشش کرنی ہوتی ہے، چیزیں ہماری طاقت سے باہر ہوتی ہیں۔ accidents ہو جاتے ہیں اور مختلف قسم کے مسائل آجاتے ہیں جس کے بعد آپ کو بعد میں ضمنی بجٹ دینے پڑتے ہیں لیکن کوشش یہ ہونی چاہئے کہ آپ کا بجٹ اِن چیزوں کو perceive کر رہا ہو۔ آپ past experiences سیکھ رہے ہوں۔ اب ہمارے پاس flooding ایک over time cyclical حقیقت بن چکی ہے۔ ہمارے دریاؤں میں flood آتا ہے اور تین سال، چار سال اور دو سال ہمیں اِس قسم کی چیزوں جنہیں ہم historically دیکھ سکتے ہیں، اِس کے لئے ہمیں تیاری کرنی ضروری ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے پاس اِس وقت بہت ساری short comings ہیں، ہمارے پاس وسائل کی بہت کمی ہے، یہ ہمیشہ public sector کے اندر ہوتا ہے وسائل کم ہوتے ہیں اور ضروریات زیادہ ہوتی ہیں یہ given ہوتا ہے لیکن اِس کے ساتھ ساتھ ہماری قوم اور ہم لوگ blessed ہیں with unity ہمارے لوگ ingenious ہیں لیکن بد قسمتی سے ہماری genius

shortcut مارنے میں زیادہ استعمال ہوتی ہے لیکن ہمارے پاس know how بھی ہے، ہمارے پاس سیانے لوگ بھی ہیں، یہ capability موجود ہے، mental strength بھی ہے، ہمارے لوگوں کے اندر problems solving capabilities، ہم جُگاڑ لگا لیتے ہیں اور ہم کسی نہ کسی level پر جا کر اپنے مسائل حل کر لیتے ہیں جو ایک positive چیز ہے جنہیں آنے والے معاملات اور اپنے بجٹ کے اندر incorporate کرنا چاہئے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں رزق دیا ہے، پانی دیا ہے اور ہم کُھلی آب و ہوا moderate climates میں رہتے ہیں۔ یہاں پر آدمی اگر باہر ہو اُس کے سر پر چھت نہ ہو تو وہ ٹھٹھر کر مر نہیں جاتا یا گرمی سے de-hydrate نہیں ہوتا تو یہ اللہ کا کرم ہے اِس ملک پر تو ہمارے پاس positive چیزیں موجود ہیں۔ ٹھیک ہے وسائل کم ہیں اور یہ بات given ہے اور main کام کرنے والا یہ ہے کہ جو وسائل موجود ہیں ان کو اچھے اور efficient طریقے سے استعمال کیا جائے اور عیاشی کم کی جائے۔

جناب سپیکر! ہمارے policy objectives کے اندر ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ نے guideline دے دی ہوئی ہے اور اُس کے اندر promoting growth, poverty reduction, and creating jobs جیسی ساری چیزیں موجود ہیں اور اس کے علاوہ جو دنیا کے اندر poverty line define کی جاتی ہے جسے caloric poverty line کہا جاتا ہے تو وہ 2350 calories per day ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ ہمارے پاس خوراک موجود ہے اس لئے کم از کم ہم اُس level پر ابھی تک نہیں جا سکے۔ ہمارے ساتھ جو بھی ہو رہا ہے لیکن اللہ کا شکر ہے کہ ہمیں رزق مل جاتا ہے، رات کو روٹی مل جاتی ہے۔ ہم نے job creation کے لئے local solution بھی develop کرنے ہیں اور لوگ کر بھی رہے ہیں۔ لوگ بڑے بڑے طریقے سے اپنی زندگی گزارنے کا بندوبست کر رہے ہیں اور میں اِن شاء اللہ تعالیٰ آگے جا کر اُس کی مثال بھی آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ اس کے علاوہ ہمارے sectorial focuses ہیں، آپ کی ایگریکلچر ہے، انڈسٹریز ہیں، سروسز ہیں، infrastructure ہے اور بہت بڑی ضرورت information technology بھی ہے۔ اس کے اندر جو میں suggestion دینا چاہتا ہوں اور دست بستہ ہاتھ جوڑ کر دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے لئے continuation of policy بہت ضروری ہے۔ یہ نہ کیا جائے کہ اگر کوئی ایک پالیسی چل رہی ہو تو ہم یہ کہیں کہ چونکہ یہ مسٹر اے یا مسٹر بی نے بنائی تھی لہٰذا اس

کو روک دیا جائے بلکہ ہمیں دیکھنا چاہئے کہ جو بھی existing policy ہے اُس کے plus points کیا ہیں اور اس کے minus points کیا ہیں؟ اگر اس کے plus points ہیں تو اس کو continue کیا جائے۔ یہ ہمارے ملک کے اندر بہت بڑا problem ہے کہ یہاں continuation of policy نہیں ہے۔ ایک بندہ آتا ہے وہ کہتا ہے کہ سڑک پر speed breaker بنادو، دوسرا کہتا ہے کہ دو بنادو، تیسرا آتا ہے اور کہتا ہے کہ دونوں اڑادو۔ لہٰذا ایک ہی پالیسی ہونی چاہئے اس پر تھوڑی سوچ بچار ہو، کوئی reasoning ہو، کوئی logic ہو یا کوئی منطق ہو پھر دوسری بات ہے۔ ہمیں policies کو sustain کرنا ہے اور جو چیزیں چل رہی ہیں اُن کو دیکھنا ہے کہ کیا اِن کے اندر potential ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ بالکل zero ہے تو پھر ایک الگ بات ہے پھر آپ نئی پالیسی لے کر آئیں لیکن جو continue ہیں اُن کو چلائیں اور ان کی کمزوریوں کو دور کریں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو request کروں گا کہ کچھ معاملات ہمارے ایسے ہوتے ہیں جن کا تعلق management سے ہے اور کچھ law making کے مسائل ہیں۔ ابھی شوگر ملز اور payments کی بات ہو رہی تھی۔ ہمارے پاس Sugar Mill Law 1950 کا چل رہا ہے۔ اس میں آپ کو تحفظ دیا جاتا ہے کہ پندرہ دنوں میں payment ہو گی لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہ پندرہ دن کی payment کے بعد سزا مقرر نہیں کی جاتی۔ اگر آپ پندرہ دن میں payment نہیں کرتے تو پھر کیا ہو گا۔ پھر یہ لکھا ہوا ہے کہ اسسٹنٹ کین کمشنر جا کر اُس سے payment لے گا۔ ہمیں تھوڑی تھوڑی اِن چیزوں کے اندر بہتری پیدا کرنی ہے، وہ صرف قلم دوات کے ساتھ تبدیلی کی جاسکتی ہے اور ہم اپنا sectors promote کر سکتے ہیں۔ چونکہ میرا تعلق agriculture sector سے ہے تو میں نے اپنے منسٹر ایگریکلچر سے سوال کیا تھا کہ کیا ہمارے پاس labs ہیں؟ کیونکہ دوائیوں کو چیک کیسے کرنا ہے کہ یہ دوائی اصلی ہے یا نقلی ہے۔ ہمارے پاس ایک incident ہوا تھا جب پنجاب کارڈیالوجی میں 2 دوائیاں mix ہو گئی تھیں۔ اُس وقت اُن کو test کروانے کے لئے باہر بھیجا گیا تھا کیونکہ یہاں testing facilities نہیں تھیں کہ ہم اپنی drugs کو test کر سکیں۔ اِن ساری چیزوں پر بات کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ کیا ہمارے پاس capability ہے to distinguish کہ یہ چیز اصلی ہے یا نہیں ہے؟ یہ بہت ضروری ہے کیونکہ یہ ہمیں چاہئے ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! میں fiscal policy پر بات کرنا چاہوں گا۔ منسٹر فنانس نے ایک proforma دیا تھا اور اُس میں ایک سوال taxation کے بارے میں تھا کہ کیا tolls بڑھائے جائیں؟ میں suggest یہ کروں گا کہ tax کا مطلب بھار ڈالنا ہوتا ہے۔ بھار اگر گدھے پر بھی ڈالیں گے تو اُس کو پسند نہیں آئے گا۔ اصل چیز یہ ہوتی ہے کہ آپ fees against services deliver کریں تو لوگ دینے کو بھی تیار ہوں اور خاص طور پر جب service بھی ٹھیک ہو۔ انہوں نے کہا کہ سڑکوں پر tolls بڑھائے جائیں۔ آپ ضرور بڑھائیں لیکن اچھی سڑک ہو تو بے شک tolls بڑھا دیں اور اگر ٹوٹی ہوئی سڑک ہو تو اس کو abolish کر دیں۔ اگر آپ against service delivery fee charge کریں گے تو لوگ دینے کو بھی تیار ہوں گے اور اُس کی سب سے بڑی مثال آپ کے پاس موٹروے ہے۔ وہ روز toll بڑھا دیتے ہیں لیکن میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ کوئی protest کر رہا ہو کیونکہ ایک service available ہے آپ اُس کو perceive کرتے ہیں کہ یہ سروس میرے لئے ٹھیک ہے اور آپ چُپ کر کے پیسے دے دیتے ہیں کیونکہ آپ کو پتا ہے کہ ہمارا سفر safe ہو گا، گاڑی خراب نہیں ہو گی، کھڈے نہیں ہوں گے جس سے ایکسیڈنٹس کا چانس کم ہوتا ہے۔ جب آپ اچھی سروس دیں گے اور اس کے against آپ fee charge کریں گے تو لوگ دے دیں گے لیکن جب آپ اُن پر ٹیکس لگائیں گے، بڑھائیں گے تو وہ burden feel اس لئے کریں گے کہ over time ہمارے اندر گورنمنٹ پر اعتبار نہیں رہ گیا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ ہمارا پیسا ضائع کر دیتی ہے۔ یہ ایک issue ہے اور ایک reality ہے۔ لوگ ٹیکس دینے سے گھبراتے ہیں لیکن اگر آپ fee against service charge کر رہے ہیں جو اچھی اور visible ہے تو پھر لوگ دیں گے۔ کوشش کریں کہ ٹیکس سے ہٹ کر فیس کی طرف آئیں تاکہ لوگ دینے کے لئے تیار ہوں اور چیزیں نظر بھی آنی شروع ہو جائیں۔

جناب سپیکر! میں تھوڑی سی بات سوشل ویلفیئر کے معاملات پر کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے ایجوکیشن ہیلتھ کیئر اور سوشل سکیورٹی کے معاملات ہیں۔ اس کے اندر اس وقت جو سب سے crucial چیز quantity against quality ہے۔ آپ بات کر رہے ہیں کہ ٹیچر کی ٹریننگ ہونی چاہئے۔ ہمارے پاس مسائل اس سے بھی بہت زیادہ ہیں۔ ہمارے پاس تو ٹیچر ہی نہیں ہیں۔

ٹریننگ تو آپ اُس وقت کریں گے جب ٹیچرز ہوں گے۔ چنیوٹ میں اس وقت 1200 ٹیچرز short ہیں اور تقریباً ڈیڑھ سو ٹیچرز جون تک ریٹائر ہو رہے ہیں۔ اُن کی retirement کی وجہ سے ہمارے سکول بند ہو رہے ہیں۔ ہمیں تھوڑا سا perception change کرنا پڑے گا کہ پہلے ضروریات پوری کریں پھر اُن کو بہتر کریں وہ بھی ضروری ہے لیکن جو quantity کے issues ہیں ان کو بھی ختم کیا جائے۔ ہیلتھ سیکٹر میں بھی ہمارے پاس لوگ کم ہیں پورے نہیں ہیں۔ ہم پچھلے کئی سالوں سے نئے educators بھرتی نہیں کر سکے، سکول بند ہو رہے ہیں اور لوگ پرائیویٹ سیکٹر کے سکولوں کو استعمال کرنے کے لئے مجبور ہیں۔ میری suggestion ہو گی کہ اس حوالے سے پالیسی میں اس چیز کو بھی دیکھا جائے۔

جناب سپیکر! ہم نے infrastructure, transportation, energy, communication and works کو develop کرنا ہے اس کے بغیر آپ کا کام نہیں چل سکتا لیکن یہ performance based ہونے چاہئیں۔ پہلے آپ کے پاس public transportation ہوتی تھیں، ہم بچپن میں دیکھتے تھے کہ double-decker بسیں ہوتی تھیں ہم نے اُس میں سفر بھی کیا ہوا ہے۔ ہمارا گھر اٹیکن روڈ پر ہوتا تھا وہاں سے چل کر ہم ایچی سن double-decker بسوں میں جایا کرتے تھے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ یہ چیزیں ختم ہوتی گئی ہیں اور لوگ personal transportation پر آ گئے۔ ہم phenomenon میں isolated نہیں ہیں۔ میں نے Seoul میں دیکھا ہے کوریئن ہاؤس کوریا کے اندر dedicated roads ہیں جس پر صرف موٹر سائیکل چل سکتی ہیں اور وہاں موٹر سائیکلوں کا ایک سمندر ہوتا ہے۔ آپ نے اپنی ضروریات کے مطابق، حالات کے مطابق چیزوں کو دیکھنا ہے۔ میں یہ request کروں گا کہ اس کے اندر performance based چیزیں دیکھی جائیں اور جو reality ہے اس کو دیکھا جائے۔ آپ بسیں چلائیں گے لیکن سڑک پر بس چلانے کی جگہ تو ہوتی نہیں، ایک طرف موٹر سائیکل دوسری طرف چنگ چی رکشہ ہوتا ہے تو بسیں چلائیں گے کہاں؟ سڑکوں پر ایک دیوار ہو اور ایک دیوار دوسری طرف ہو اس لئے آپ اُن موٹر سائیکلوں کے لئے dedicated roads بنا دیں تا کہ flow of traffic برقرار رہے۔

جناب سپیکر! میں economic reforms کے بارے میں یہ کہوں گا کہ اس کے لئے آپ کو structural reform چاہئے کیونکہ آپ نے economic efficiency boost کرنی ہے، competitiveness create کرنی ہے۔ اس کے لئے سب سے lacking چیز جس

کا بار بار ذکر بھی ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی documentation of economy بہت کمزور ہے۔ ہمیں اندازہ ہی نہیں ہے کہ ہماری economy کی actual situation کیا ہے، ہم grey market میں چل رہے ہوتے ہیں۔ Documentation of economy صرف فیڈرل گورنمنٹ کا معاملہ نہیں ہے بلکہ ہمیں ہر جگہ اِس کی ضرورت ہے۔ کل میونسپل کمیٹی کے اندر پٹرول اور دوسری چیزوں میں pilferage ہو رہا تھا تو اس کے لئے بہت سارے طریقے ہوتے ہیں۔ اُس وقت میں نے suggest کیا تھا کہ آپ اُن کو debit card دے دیں اور وہ اُس کارڈ سے پٹرول ڈلوایا کریں۔ اِسی طرح کوشش کریں کہ electronic money کا استعمال زیادہ ہو تاکہ documentation بہتر ہو سکے۔

جناب سپیکر! میں اب بات inclusive growth کی کرنا چاہوں گا۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے پاس income inequality ہے۔ امیر امیر تر اور غریب غریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ اسی طرح جو regional desperation ہے، یہاں ساؤتھ پنجاب کی بات ہوتی ہے، جو لوگ ہم سے دور بیٹھے ہیں یا مشکل علاقوں میں بیٹھے ہیں تو اس کے لئے جو plans ہیں وہ demographics پر base کرنے ہیں۔ آپ demographics کو study کریں اور دیکھیں کہ کتنی آبادی دور دراز علاقوں میں ہے، وہاں communication issues کیا ہیں۔ اگر اس چیز کو بہتر طریقے سے دیکھا جائے تو we can do better.

جناب سپیکر! اب میں international corporation کی بات کروں گا۔ ہم نے دیکھنا ہے کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ اس وقت global economic trends ہیں۔ ہمیں opportunities collaboration اور trade کو دیکھنا ہے۔ اس وقت ہمیں گندم کا مسئلہ آ رہا ہے۔ جو trends ہیں، اس وقت wheat ہر جگہ struggle کر رہی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہمارے معاملات ضرور ہیں لیکن جو global issues ہیں ان کو ہم نے study بھی کرنے ہیں۔ اِس وقت امریکہ کے اندر bumper crop ہے وہ لوگ بھی suffer کر رہے ہیں اور دوسری markets down ہیں۔ یہ چیزیں matter کرتی ہیں at some level یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم in isolation اپنا وقت گزار دیں۔ We are in a global village ہمیں یہ دیکھنا پڑتا ہے اور اسی کے اندر opportunities بھی ہیں۔ اس وقت environmental issues کو دنیا میں بہت زیادہ priorities دی جا رہی ہیں۔ اس میں ہم بہت

مسائل face کر رہے ہیں۔ انہوں نے recognize کیا ہے کہ آپ کے پاس flooding, extreme weather, harsh conditions develop کی ہو رہی ہیں۔ یہ انٹرنیشنل overtime چیزیں چلتی رہی ہیں تو اُن کو بھی study کیا جا رہا ہے لیکن ہمیں اُن کے ساتھ ملنا چاہئے اور جو trade with the neighbors ہے، ابھی یہی مسئلہ ہمارا گندم کا ہے۔ We have to see کہ کیا opportunities ہیں کیا ہم افغانستان کے ساتھ ٹریڈ کر سکتے ہیں؟ ایران کے تو مسائل ذرا زیادہ گھمبیر ہیں لیکن چلیں وہ ایک بڑا issue ہے اور ہماری federal level کی باتیں ہیں لیکن ہم in isolation function نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد میں یہ کہوں گا کہ ان سارے مسائل کے باوجود ہماری ایک بڑی dynamic اور visionary leadership ہے۔ ہماری چیف منسٹر صاحبہ اس وقت بہت energetic ہیں ان کا vision ہے she wants to do good تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ان کو ایک اچھا balanced budget مہیا کریں جس کے ساتھ وہ اپنا کام آسانی سے کر سکیں تا کہ ان کی ساری توجہ پھر اس بات پر نہ رہے کہ اب ضمنی بجٹ کب پیش ہونا ہے تو میں امید کرتا ہوں کہ ہم تھوڑی سے محنت اور input سے کچھ فرق ڈال سکیں۔ باقی اللہ پاک کے پاس چیزیں ہوتی ہیں جو آنے والا وقت ہوتا ہے لیکن ہماری تیاری ہونا باقی ہے اور میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اتنا ٹائم دیا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: شاہ صاحب! شکریہ۔ جناب شیر علی خان صاحب!۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں۔ جناب حسن عسکری شیخ صاحب!

جناب حسن عسکری شیخ: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس موضوع پر بولنے کا موقع عطا فرمایا۔ جیسے ابھی شاہ صاحب نے فرمایا کہ بجٹ planning کا ایک بہت بڑا عنصر ہے۔ اگر ہم بہتر planning کر لیں تو اپنے آنے والے وقت میں آسانیاں پیدا کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے یہاں wheat پر بڑی سیر حاصل گفتگو بھی ہوئی اور بڑی بحث بھی ہوئی لیکن میری نظر میں یہ بنیادی طور پر planning کا failure ہے کہ ہمارے planners نے آنے والے وقت کے لئے یہ foresee نہیں کیا کہ ہمارا زمیندار اور کاشتکار کتنا capable ہے اور اس کی محنت کا صلہ ہم نے اسے کیسے دینا ہے۔ اس کے لئے ہم نے plan نہیں

کیا۔ اس کے لئے budgetary provisions نہیں رکھیں جس کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ آج یہ مشکل دن ہمیں دیکھنا پڑھ رہا ہے۔

جناب سپیکر! میرا تعلق پنجاب کے پسماندہ ترین علاقے سے ہے میں چولستان چنی گوٹھ کلاب کا نمائندہ ہوں جو پنجاب کا پسماندہ ترین علاقہ ہے۔ ہمارے علاقے میں تعلیم، صحت، ایگریکلچر، اریگیشن اور infrastructure کے بے پناہ مسائل ہیں۔ میں اس پری بجٹ سیشن میں یہ تجویز دینا چاہوں گا کہ ہمارے علاقے کے حوالے سے اور ساؤتھ پنجاب کے حوالے سے ان سیکٹر پر خصوصی توجہ دینی چاہئے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ جنوبی پنجاب کا یہ پسماندہ ترین علاقہ جو کہ چولستان کہلاتا ہے جو کہ چنی گوٹھ کلاب کہلاتا ہے اس علاقے میں تعلیم کے بہت بڑے مسائل ہیں۔ چولستان ایک بہت hard terrain والا علاقہ ہے جہاں پر آمد و رفت کے ذریعے بہت مشکل ہیں۔ میں چاہوں گا کہ یہاں تعلیم پر خصوصی توجہ دینی چاہئے، یہاں پر زیادہ سکولز بنائے جانے چاہئیں اور یہاں پر موبائل سکولز دینے چاہئیں جو کہ مختلف آبادیوں میں جا کر وہاں کے بچوں کو تعلیم دے سکیں۔ یہاں پر ایک نیا concept موبائل سکولوں کی صورت میں حکومت کو ضرور introduce کرانا چاہئے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین جناب محمد عبداللہ وڑائچ کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، حسن عسکری!

جناب حسن عسکری شیخ: جناب چیئرمین! اسی طرح میں آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہوں گا کہ پچھلے دور میں پرائم منسٹر میاں محمد نواز شریف نے چنی گوٹھ میں گرلز ڈگری کالج کا اعلان کیا تھا اور اس کا notification بھی جاری کیا تھا لیکن باوجوہ اس notification پر عمل درآمد نہیں ہو سکا۔ میں اس دفعہ گزارش کروں گا کہ موجودہ بجٹ میں اس notification پر عمل کرنے کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں اور چنی گوٹھ میں گرلز کالج کی تعمیر کی provision اس بجٹ میں لازمی رکھی جائے۔ میں گزارش کروں گا کہ ہمارے چولستان کے دور دراز علاقوں میں تعلیم حاصل کرنے میں جو مشکلات ہیں انہیں دور کرنے کے لئے چولستان میں گرلز ڈگری کالج بھی بنانے چاہئیں۔ میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے اس دور اُفتادہ علاقے میں ہیلتھ کے بڑے مسائل ہیں۔

صحت کے بہت زیادہ مسائل ہیں۔ ہمارے پاس health facilities نہ ہونے کے برابر ہیں وہاں پر health facilities اور پینے کا پانی صاف نہ ہونے کی وجہ سے صحت کے بہت مسائل ہیں تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس بجٹ میں ہمارے لئے اور ہمارے اس علاقے کے لئے پینے کے پانی کے جو وسائل ہیں وہ بڑھائے جائیں اور واٹر فلٹریشن پلانٹس تقریباً ہر یونین کونسل میں دو دو تین تین لگانے چاہئیں تاکہ وہاں کے علاقے کے لوگ صاف پانی تو پی سکیں۔ اس علاقے میں صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے گردوں، دل، diabetes، آنکھوں اور آنتوں کے بے پناہ مسائل ہیں میں چاہوں گا کہ چنی گوٹھ آر ایچ سی میں ایک dialysis unit تعمیر کرنے کے لئے provision رکھی جائے تاکہ وہاں کے لوگ اپنی کوالٹی آف لائف بہتر کر سکیں۔ اسی طرح موبائل ہیلتھ یونٹ چولستان میں ہونے چاہئیں کہ وہاں کی آبادی کے لئے کچھ آسانیاں دے سکیں تاکہ وہ بہتر طور پر ایک بہتر کوالٹی آف لائف گزار سکیں۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ہمارے اس علاقے میں اس وقت موسمی تغیرات کی وجہ سے اریگیشن میں بہت مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ پانی ایک بہت نادر commodities کے طور پر سامنے آرہا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم تمام نہریں اور کھالا جات پکے کریں تاکہ ہم پانی کا optimum use کر سکیں۔ اس کے لئے میں گزارش کروں گا کہ اس بجٹ میں خصوصی provision رکھی جائیں تاکہ آنے والے وقت میں ہم اس اللہ تعالیٰ کے اس نادر تحفے سے صحیح طور پر فیض یاب ہو سکیں اور ہمارے علاقے کے جو زمیندار ہیں وہ انتہائی غریب ہیں وہ پانی کی cost اور واپڈا کے بلز ادا نہیں کر سکتے۔ وہ اپنے پیٹر پمپس چلا کر ڈیزل پھوک کر اپنے کھیتوں کو پانی نہیں لگا سکتے تو اس کے لئے میں عرض کروں گا کہ سولر پمپس کی ایک سکیم لے کر آنی چاہئے تاکہ اس بجٹ میں جو غریب کاشتکار ہے اسے سولر پمپس دیئے جا سکیں تاکہ وہ اپنے آبپاشی کے مسائل کا کوئی حل نکال سکیں۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں ہمارے جو مواصلاتی وسائل اور مسائل ہیں ان کی طرف آپ کی توجہ دلاؤں گا کہ اس علاقے میں رابطہ سڑکیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اس علاقے میں تمام سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ساؤتھ پنجاب کے لئے خصوصی طور پر چولستان کے لئے ایک خصوصی پیکج دیا جانا چاہئے تاکہ جہاں پر رابطہ

سڑکیں، farm to market roads، منڈی تک جانے کے لئے وسائل پیدا ہوں اور کاشتکار آسانی سے اپنی پیداوار کو منڈی تک پہنچا سکے اور اس کے یہ وسائل اور مسائل حل کرنے چاہیئں۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ میری ان تجاویز کو آنے والے بجٹ کا حصہ بنانا چاہئے تاکہ اس علاقے کے لوگوں کی زندگیاں آسان ہو سکیں۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس موضوع پر بولنے کا موقع دیا۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جناب حسن عسکری صاحب! آپ کا بھی شکریہ۔ سید مدد علی شاہ صاحب! آپ پانچ منٹ میں اپنی speech مکمل کریں جیسا کہ مجھے کہا گیا ہے۔

سید مدد علی شاہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب دے حکم دی تعمیل ہوئے گی۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ لالہ موسی ضلع گجرات تحصیل کھاریاں دا اک شہر اے، لاہور راولپنڈی جی ٹی روڈ تے واقع اے نیشنل ہائی وے اتھارٹی نے تقریباً لالہ موسیٰ شہر دے جی ٹی روڈ دی جیہڑی حدود دے 3 کلومیٹر اُتے سٹریٹ لائٹس لائیاں نیں مہربانی فرما کے این ایچ اے اتھارٹی دے افسران نوں ہدایت کیتی جائے کہ اوسٹریٹ لائٹس پچھلے کافی سالاں تو بند پئیاں نیں اُہ جلائیاں جاون اور شہر دی حدود دے اندر نیشنل ہائی وے اتھارٹی نے جی ٹی روڈ دے دونوں اطراف گندے پانی دی نکاسی واسطے نالے بنائے نیں جیہڑے تہہ توں لے کہ آخری سرے تک گندگی نال بند نیں نیشنل ہائی وے اتھارٹی دے افسران نوں ہدایت کیتی جاوے اُہ نالے صاف کروائے جاون۔ نمبر 2 اساتذہ دی سکولاں وچ کمی اے۔۔۔

(اذان جمعۃ المبارک)

جناب چیئرمین: جی، مدد علی شاہ صاحب!

سید مدد علی شاہ: جناب چیئرمین! میرے حلقے توں ہر روز لوگ آ کے شکایت کر دے نیں کے شاہ جی فلاں پرائمری سکول وچ اساتذہ دی کمی اے، فلاں مڈل سکول وچ اساتذہ دی کمی اے تے جناب دی وساطت نال وزیر اعلیٰ صاحبہ آگے میری درخواست ہے کہ اساتذہ دی کمی پوری کرن واسطے نئی بھرتی کیتی جاوے اور تبادلیاں تے پابندی دا خاتمہ کیتا جاوے۔ جناب دا شکریہ ادا کرناہاں کہ تُساں وقت دیتا۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ آمنہ پروین!

محترمہ آمنہ پروین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں اپنے قائد محترم میاں محمد نواز شریف کا، اپنے پرائم منسٹر میاں محمد شہباز شریف کا اور چیف منسٹر پنجاب محترمہ مریم نواز شریف اور اپنی تمام لیڈر شپ کی شکر گزار ہوں انہوں نے مجھے اس ہاؤس میں آکر 12 کروڑ عوام کو represent کرنے کا موقع دیا۔

جناب چیئرمین! آج کی جو ہماری Pre-Budget discussion ہے وہ بڑی important ہے کیوں کہ کوئی بھی ریاست، کوئی بھی ملک وہاں پر عوام کی فلاح و بہبود کے لئے welfare state جسے ہم کہیں گے اُس کے لئے دو تین sectors بڑے important ہیں اُس میں ہمارا food کا sector ہے، ہمارا ہیلتھ کا sector ہے، ہمارا ایجوکیشن کا sector ہے۔ Pre Budget discussion اس لئے بھی بہت important ہے کہ ہم لوگوں نے اس میں suggestions دینی ہیں کہ جو بجٹ آئے وہ عوام دوست بجٹ ہو وہ balance budget ہو تاکہ کوئی بھی sector neglect نہ ہو اور health sector سے متعلق مناسب بجٹ موجود ہو، اور proposals بھی موجود ہوں تاکہ properly اُن sectors میں کام کیا جاسکے۔

جناب سپیکر! ہمارا جو food کا محکمہ ہے اس میں بہت ضروری چیزیں ہیں کہ food عوام کی basic ضرورت ہے کہ عوام کو جو خوراک ملے اُس میں گندم ہے، سبزیاں ہیں اور fruits ہیں جو ضروریات زندگی ہے جن کی آپ کو زندہ رہنے کے لئے ضرورت ہے۔ وہ ایک تو آپ کو quality wise اچھی ملیں second thing اُس کی excess آپ تک ہو کہ آپ اُنہیں خرید سکتے ہوں۔ آج سے پانچ دس سال پہلے Price Control Committees جو بڑی فعال تھیں اور ہر ڈسٹرکٹ میں even ہر یونین کونسل میں اُس کے ممبرز جو عوام کے representatives ہیں اُن committees کا حصہ ہوتے تھے وہ Price Control Committees بڑی فعال تھیں۔ آج اگر ہم بڑے stores پر چیزیں لینے کے لئے جاتے ہیں تو وہاں پر اُن کی price اور جو چھوٹے کریانہ سٹورز ہیں اُن کی price، اسی طرح سبزیوں کے rates ہیں، آپ کے جو گلی محلے میں لوگ بیچنے کے لئے آتے، جو آپ کو سڑکوں پر یا مارکیٹ میں، منڈی میں چیزیں ملتی ہیں یہ بڑی ضروری

چیزیں ہیں کہ آپ ان کو دیکھیں اُن کو چیک کریں کہ اُن کی controlprices ہوں۔ ایک ہی price پر اگر ایک چیز deliver ہو رہی ہے price list daily نکل رہی ہے تو doorstep پر بھی چیزیں آپ کو اُسی rates پر ملنی چاہئیں۔

second thing جو بڑی important چیز ہے کہ فوڈ میں ہی صاف پانی شامل ہے ہماری چیف منسٹر پنجاب محترمہ مریم نواز شریف کا بڑا اچھا ویژن ہے اس سے پہلے بھی صاف پانی کے جو plants لگے ہیں اُس پر بھی بجٹ ضروری ہے کیوں کہ بہت ساری بیماریاں ہمیں اس سے صاف پانی نہ ہونے سے ہوتی ہیں۔ سیوریج کا سسٹم جس پر کافی کام ہوا ہے لیکن even then ہمیں بہت ضرورت کہ سیوریج کے سسٹم کو بہتر کر سکیں اور جہاں صاف پانی اور گندا پانی mix ہونے کی وجہ سے بیماریاں ہیں وہاں صاف پانی کے plants ہر دہلیز، ہر گاؤں میں چیف منسٹر صاحبہ کا ویژن ہے کہ وہ لگوائیں گی اُس کا بجٹ ضرور زیادہ ہونا چاہئے۔ اس کے بعد ہماری wheat storage ہے last tenure میں بھی بہت complaints تھیں کہ جو گندم ہم نے گوداموں میں سٹور کی ہے وہ گلی سڑی گندم تھی اُس کی صحیح proper storage نہیں ہو سکی تھی، وہ خراب ہونے کی وجہ سے کیڑا پڑی ہوئی گندم کا جب آٹا بن کر مارکیٹ میں آیا تو اُس کی بہت complaints آئیں، proper storage نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں خراب گندم کا آٹا کھانے کو ملا۔ اس دفعہ بہت اچھی گندم کی فصل ہوئی ہے الحمد للہ بارشیں ہونے کا بھی لگ رہا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے بالکل خاص کرم کیا کہ بارشیں تھوڑے ٹائم کے لئے delay کر دیں کہ ہم گندم کو کاٹ کر سنبھال سکیں۔ 3900 روپے rate بڑا reasonable ہے۔ لیکن چونکہ ہمارے پاس امپورٹ شدہ گندم بھی موجود تھی لیکن بہر حال کسان accommodate ہوا ہے۔ اب اگر یہ کہیں کہ نہیں جی کسان کو اس کی صحیح پرائس نہیں ملی، تو پرائس ملی ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کسان کے لئے سپرے اور کھاد کی prices بھی کم ہونی چاہئے۔ شروع میں ایک issue discuss ہوا کہ مارکیٹ میں جعلی سپرے موجود ہیں جس کا کوئی اثر نہیں تو ان کو ہم چیک نہیں کر سکتے تو ایسی ادویات کے لئے لیبارٹریز کا قیام بہت ضروری ہے۔ فوڈ کے بعد ہیلتھ ہمارا بہت important sector ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ wind up کریں کیونکہ نماز جمعہ کا بھی وقت ہونے والا ہے۔

محترمہ آمنہ پروین: جناب سپیکر! Definitely health کا food کے ساتھ concern ہے کیونکہ اگر اچھی خوراک available ہو گی تو صحت بہتر ہو گی اس حوالے سے organic food and kitchen gardening کو promote کیا جائے تا کہ ہم لوگ آرگینک سبزیاں گھروں میں اُگا سکیں تو اس طرح آپ کی health definite بہتر ہو گی۔ ہیلتھ سیکٹر میں دو تین چیزیں بہت important ہیں آپ کے جو گورنمنٹ اور پرائیویٹ ہسپتال ہیں اگر ان کا موازنہ کریں تو ان میں دو تین چیزوں کا بہت different ہیں کہ آپ کے جو گورنمنٹ ہسپتال ہیں وہاں پر latest machinery available نہیں ہے، سٹاف کی بھی کمی ہے دوسرا وہاں ایم۔ایس، ڈاکٹرز اور سینئر ڈاکٹرز کی properly availability نہیں ہے اگر یہ facilities available کر دی جائیں تو گورنمنٹ ہسپتال میں بھی مریض بڑے اچھے طریقے سے look after کئے جاسکتے ہیں۔ ہمارا ایجوکیشن کا سیکٹر بہت important ہے۔ایجوکیشن کے حوالے سے ہمارے پاس ٹیچرز، سٹاف اور سکولز کی کمی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں ٹیچرز کی teaching performance کو بھی enhance کرنے کی بہت ضرورت ہے کیونکہ ٹیچرز کو پتا ہو تو ان کی سیلری ہماری performance کے ساتھ connect ہو گئی ہے، 50 فیصد ان کو ان کی سیلری ویسے ہی ملے لیکن باقی کی 50 فیصد سیلری ان کو ان کی پرفارمنس کو دیکھتے ہوئے ملنی چاہئے تو پھر وہ وقت پر آئیں گے اور سٹوڈنٹس کو وقت بھی دیں گے تو بچوں کو ٹیوشن یا اکیڈمی کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی۔ آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔

جناب چیئرمین: اب محترمہ سومیہ عطا اپنی بات کریں۔

محترمہ سومیہ عطا: جناب چیئرمین! میں ایک زرعی علاقہ ضلع لیہ سے تعلق رکھتی ہوں۔ آج کل کسان کے حوالے سے جو burning issue چل رہا ہے۔ کسان کی مشکلات میں بہت اضافہ ہو گیا ہے اور کسان جگہ جگہ احتجاج کرتے نظر آرہے ہیں تو میں expect کرتی ہوں کہ اس floor پر ان کے مسئلے کا حل نکالا جائے گا اور ہم سب مل کر ان کے لئے کوئی ایسا حل تلاش کریں کہ ان کی پریشانی کم ہو جائے۔

کسان کے لئے، مزدور کے لئے سوچو
جو سوچنا ہے تو جمہور کے لئے سوچو

جناب چیئرمین! اگر آج ہم کسان کے لئے نہیں سوچیں گے اور اس کو subsidize نہیں کریں گے اور اس کو ریلیف نہیں دیں گے تو پاکستان جو کہ ایک زرعی ملک ہے پھر پتا نہیں کتنا عرصہ اس نقصان کا خمیازہ بھگتے گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: اب جناب امجد علی جاوید اپنی بات کریں۔ ایک بجے ہم نے windup کر دینا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! شکریہ۔ اگر ایک بجے آپ نے wind up کر دینی ہے تو مجھے ویسے جواب دے دیں میں بیٹھ جاتا ہوں کیونکہ پانچ منٹ میں، میں نے کیا بات کرنی ہے یا کیا تجاویز دینی ہیں تو آپ مجھے next day بات کرنے کا موقع دے دیں لہٰذا اب آپ کسی دوسرے speker کو floor دے دیں کیونکہ میں پانچ منٹ کے لئے بات نہیں کرنا چاہتا۔

جناب چیئرمین: اب محترمہ شگفتہ فیصل اپنی بات کریں۔

محترمہ شگفتہ فیصل: السلام علیکم۔ جناب چیئرمین! میں آج speech نہیں کروں گی لیکن میری ایک request ہے جو میں اس آپ کے توسط سے پہنچانا چاہتی ہوں کہ میں ایک ایسی تحصیل سے تعلق رکھتی ہوں جو نا صرف پنجاب بلکہ پورے پاکستان کی بہت بڑی تحصیل دیپالپور ہے، ابھی جو گندم کے حوالے سے burning issues چل رہے ہیں اس پر ذرا غور کیا جائے کیونکہ ہماری سی ایم صاحبہ بہت energetic ہیں اور اچھا کام کر رہی ہیں میرے خیال میں اس دور حاضر میں وہ مجھے ایک ساحرہ سے کم نہیں نظر آتیں تو براہ کرم کسانوں کے مسائل کو فی الفور حل کرنا چاہئے اور ان کی demands کو پورا کرنا چاہئے ان کے ساتھ negotiation کرنی چاہئے اور کوئی درمیانی راستہ اختیار کیا جائے جس سے کسان اور حکومت دونوں کو ریلیف مل سکے۔

جناب چیئرمین: سی ایم صاحبہ تو اب آئی جی بھی بن گئی ہیں اور وہ پولیس کے یونیفارم میں ماشاءاللہ بہت smart لگ رہی تھیں۔

محترمہ شگفتہ فیصل: جناب چیئرمین! ان میں اتنی ability ہے کہ وہ آئی جی بھی بن سکتی ہیں۔

جناب چیئرمین: سی ایم صاحبہ تو real میں آئی جی لگ رہی تھیں اور ماشاءاللہ بہت smart بھی لگ رہی تھیں۔ شکریہ۔

محترمہ شگفتہ فیصل: جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہوں گی کہ اگر ہماری پارٹی کے قائدین کے پراجیکٹس کو اگر ملک سے نکال دیا جائے تو ہمارے ملک میں زیرو فیصد کام بھی نہیں ہوئے ہیں، یہ انہی قائدین کی بیٹی ہے انہی کے نام کو لے کر آگے چلے گی اور ہمارے ملک کا نام مزید روشن کریں گی۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: ہماری طرف سے بھی ان کو ضرور مبارکباد دیں۔ اب محترمہ قدسیہ بتول اپنی بات کریں وہ موجود نہیں ہیں، جناب اسامہ فضل صاحب بات کریں وہ بھی موجود نہیں ہیں لہٰذا اب منصور اعظم سندھو صاحب بات کریں۔ منصور صاحب! آپ کے پاس وقت کم ہے تو آپ بھی Mondayوالے دن بات کر لیں۔

جناب منصور اعظم: جناب چیئرمین! میں نے صرف دو منٹ ہی بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔

جناب منصور اعظم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! پچھلے دو دن سے کسان کا نہایت pressing issue ہے جس پر ہم ہاؤس میں debate بھی سن رہے ہیں، کل ہم نے متعلقہ منسٹر صاحب کی بات بھی سنی لیکن جو اس مسئلے کی root cause ہے اس کے بارے میں بہت کم بات سننے میں آئی ہے وہ cause یہ ہے کہ جو گندم امپورٹ کی گئی اس گندم کو امپورٹ کرنے کی اجازت کن لوگوں نے دی ہے جبکہ بظاہر یہ چیز نظر آ رہی تھی کہ bumper crop ہونے جا رہی ہے باوجود اس کے گندم امپورٹ کرنے کی اجازت دینا اور کروڑوں لوگوں کے ذریعہ معاش کو داؤ پر لگا دینا اس کے بارے میں ہم آخر کس سے پوچھیں لہٰذا ان لوگوں کی identification ہونی چاہئے؟ آج بھی وہ لوگ بڑے بڑے عہدوں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور اس حوالے سے ایک انکوائری ہونی چاہئے تاکہ ان جیسے لوگوں کا جو کہ دفاتر میں بیٹھ کر اپنے آپ کو ارسطو سمجھتے ہیں ان کا احتساب ہو سکے کیونکہ انہوں نے عوام کا future jeopardy میں ڈال دیا ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ ہمارے GDP میں 23 فیصد فنڈ زراعت کے شعبے کو سپورٹ کرتے ہیں اور ایگریکلچر سیکٹر جو کہ ایک بہت بڑا سیکٹر ہے اس کو بالکل نظر انداز کیا گیا ہے۔ میں یہ گزراش کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے تو ہم اس بات کا رونا روتے رہے کہ گندم کا ریٹ 3900 روپے فی من کر دیا گیا ہے اور اب 3900 روپے فی من ریٹ پر بھی procurement نہیں کی

جارہی ہے اور کسان اپنی گندم رکھ کر بیٹھا ہوا ہے اور سارے سال کا ان کا خرچہ اسی گندم سے نکلتا ہے۔ اگر کسان کو معاش نہیں ملے گا تو آپ کا جتنا بھی rural economic setup ہے وہ سارے کا سارا disturb ہو جائے گا۔ کسان کے ساتھ جو مزدور ہے، مزدور کی بھی روزی کسان کے ساتھ جڑی ہوئی ہے اس فیصلے کے بعد آپ کا جتنا rural economic setup ہے وہ سارے کا سارا disturb ہوا ہے۔ میری گزارش ہے کہ ان لوگوں کے خلاف ایک high level inquiry ہونی چاہئے جنہوں نے گندم امپورٹ کرنے کی اجازت دی ہے۔ دوسرا آج کل ایک pressing issue line loses کا ہے، line loses کی وجہ سے واپڈا کے پیچھے FIA کو لگا دیا گیا ہے، آپ بالکل محکمے کے خلاف action لیں یہ اچھی بات ہے کیونکہ محکمہ واپڈا کی ملی بھگت سے illegal connections لگتے ہیں اور line loses بھی ہوتے ہیں لیکن جو end consumer ہے اس کا کیا گناہ ہے؟ ایف آئی اے والے لاکھوں کی تعداد میں بجلی کے کنکشنز کاٹ کر چلے گئے ہیں۔ اب وہ کنزیومر جو پہلے سے ہی overcharging کی وجہ سے مرا ہوا ہے اور مزید ان کے کنکشن بھی کاٹ دیئے گئے ہیں۔ پہلے وہ بے چارے رشوت دے کر اپنے میٹر لگوائیں پھر overcharging کے بل دیں، اس کے بعد ان کے میٹر بھی کاٹ دیئے جائیں لیکن کوئی سننے والا ہی نہیں ہے۔ میری اس معزز ایوان سے گزارش ہے کہ یہاں سے یہ سفارش کی جائے کہ محکمے کے وہ لوگ جنہوں نے یہ غیر قانونی کنکشن لگائے ہیں ان کے خلاف بالکل ایف آئی آرز درج کریں اور ان کے خلاف action لیں لیکن end consumer کو کچھ relief دیا جانا چاہئے۔

جناب چیئرمین! چونکہ یہاں روز روز بات کرنے کا موقع نہیں ملتا لہٰذا میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں تاکہ میری بات ریکارڈ کا حصہ بنے کہ سرکاری عہدے ہوں یا سیاسی عہدے ہوں جب تک ان عہدوں پر تعیناتی کی بنیاد دیانتداری اور اہلیت کو نہیں بنایا جائے گا تو آپ کسی بھی بہتری کی امید چھوڑ دیں۔ اس وقت تک کوئی بہتری نہیں آنی جب تک آپ نے دیانتدار اور قابل لوگوں کو ان سیٹوں پر نہیں پہنچانا اور جب تک ہم نے اپنے من پسند لوگوں کو ان عہدوں پر لگانا ہے تو اس ملک میں بہتری آنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 29-اپریل 2024 دوپہر 2.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2024

سوموار،29۔اپریل 2024

(یوم الاثنین،20۔شوال1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: آٹھواں اجلاس

جلد 8:شمارہ 6

361

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

سوموار، 29۔اپریل 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

GOVERNMENT BUSINESS

(a) LAYING OF REPORTS

A MINISTER to lay the following Reports:

1. Special Audit Report on LDA City Housing Scheme Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2019-20.
2. Special Audit Report on the Accounts of Sustainable Development Goals Achievement Program (SAP), C&W, HUD&PHE, LG&CD Departments and District Health & Education Authorities, Government of the Punjab, for the Audit Year 2020-21.
3. Performance Audit Report on Dualization of Khanewal-Lodhran Bypass Road (94 KM), Communication & Works Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2020-21.

362

4. Audit Report on the Accounts of District Councils of Punjab (North), for the Audit Year 2020-21.
5. Audit Report on the Accounts of Municipal Committees of Gujranwala, Lahore, Rawalpindi & Sargodha Regions, for the Audit Year 2020-21.
6. Audit Report on the Accounts of Metropolitan Corporation Lahore and 6 Municipal Corporations of Punjab (North), for the Audit Year 2020-21.
7. Audit Report on the Accounts of Public Sector enterprises, Government of the Punjab, for the Audit Year 2020-21.
8. Audit Report on the Accounts of Communication and Works, Housing, Urban Development & Public Health Engineering, Irrigation, Local Government & Community Development and Energy Departments, Government of the Punjab, for the Audit Year 2021-22.
9. Special Audit Report on the Accounts of Rawalpindi Ring Road Project, Housing Urban Development & Public Health Engineering Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2021-22.
10. Audit Report on the Accounts of 18-District Councils of Punjab (North) for the Audit Year 2019-20.

(b) GENERAL DISCUSSION

PRE-BUDGET DISCUSSION

363

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

سوموار،29-اپریل 2024

(یوم الاثنین،20-شوال1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں سہ پہر 3 بج کر 25 پر زیر صدارت جناب سپیکر ملک محمد احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا
خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ﴿١١٥﴾ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ
لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ﴿١١٦﴾ وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ
لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ﴿١١٧﴾
وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ﴿١١٨﴾

سورۃ المؤمنون (آیات نمبر115 تا 118)

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے مقصد پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے (115) تو اللہ جو سچا بادشاہ ہے اس کی شان (اُس سے) اونچی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش کریم کا مالک ہے (116) اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کچھ بھی سند نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے ہاں ہو گا۔ کچھ شک نہیں کہ کافر کامیاب نہیں ہوں گے (117) اور اللہ سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور (مجھ پر) رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے (118)

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

میرے دل میں ہے یادِ محمد ﷺ میرے ہونٹوں پہ ذکرِ مدینہ
تاجدارِ حرم کے کرم سے آ گیا زندگی کا قرینہ
میں غلام غلامانِ احمد ﷺ میں سگِ آستانِ محمد ﷺ
قابلِ فخر ہے موت میری قابلِ رشک ہے میرا جینا
ہر خطا پر میری چشم پوشی ہر طلب پر عطاؤں کی بارش
مجھ گناہ گار پر کس قدر ہیں مہرباں تاجدارِ مدینہ
دل شکستہ ہے میرا تو کیا غم اس میں رہتے ہیں شاہِ دوعالم
جب سے مہماں ہوئے ہیں وہ دل میں، دل میرا بن گیا ہے مدینہ

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ معزز مہمانوں میں سے کسی نے کوئی نعرہ بازی یاclapping کی تو میں آپ کو پھرhall سے جانے کی درخواست کروں گا اور جوsecurity کے لوگ وہاں پر کھڑے ہیں وہ پوائنٹ آؤٹ کر کے ان سےrequest کریں گے کہ .they can leave the premises

So, no shouting, no clapping and no hooting thank you very much.

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: راناصاحب مجھے پہلےOath administer کروالینے دیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! This is very relevant. This is more important because of sanctity of the House.

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! یہ پوائنٹ آف آرڈرOath سےrelevant ہے بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: میںOathadminister کرلوں پھر آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دیتا ہوں اعجاز صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ نے اس دنOath لیا تھا اور اس کاnotification آج ہوا ہے۔ آپ نے پانچ چھ دن پہلے ہیOath لے لیا ہے۔

جناب سپیکر: This is very pertinent if this is the case this is a very serious point. I will look into this if this is the case I have to check into this straight away.I will مجھے یہOath administer کرنے دیں اور اس کے بعد

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! When the Oath is administered پھر اس کی کیاvalue رہے گی۔

جناب سپیکر: دیکھیں آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ ایک Oath administer کیا ہے جن کا notification نہیں ہوا تھا؟This is what you are saying

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! جی اس کا notification آج ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: اب میری بات سن لیں جس دن میں نے Oath لیا ہے I was presented with the copy of the notification. I read the notification then I administered the Oath.

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ آپ نے وہی فارم-47 والی کہانی شروع کر دی ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! ایسے نہیں ہے میں نے وہ notification پڑھنے کے بعد Oath administer کیا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! Sir, you are the custodian of this House.

حلف

نو منتخب اراکین اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: Sir, I am trying to do that آپ مجھے موقع دیں تاکہ میں پہلے Oath لے لوں پھر اس کے بعد بات کرتے ہیں Thank you very much مجھے بتایا گیا ہے کہ کچھ نو منتخب اراکین حلف اٹھانے کے لئے ایوان میں موجود ہیں ان سے استدعا ہے کہ وہ اپنی نشست کے سامنے حلف اٹھانے کے لئے کھڑے ہو جائیں اور حلف اٹھانے کے بعد حلف رجسٹر پر دستخط کر دیں۔

(اس مرحلے پر نو منتخب اراکین پنجاب اسمبلی جناب فلک شیر اعوان، جناب عدنان افضل چٹھہ، جناب سعید اکبر خان، جناب رانا افضال حسین، جناب محمد ریاض، جناب شعیب صدیقی، چودھری محمد نواز، جناب راشد منہاس، جناب ممتاز علی، جناب علی احمد خان لغاری نے حلف اٹھایا اور اراکین کے حلف رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: Order in the House please. Secretary Assembly apprise کریں گے جو پوائنٹ آف آرڈر رانا آفتاب صاحب نے لیا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! Can I have my Point of Order now?

جناب سپیکر: جی sure رانا صاحب

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! In the last session I pointed out

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: Order in the House please سعید اکبر خان صاحب میں پہلے رانا صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر لے لوں پھر اس کے بعد being a very senior member in the House جنہوں نے آج Oath لیا ہے I give you the chance to speak آپ تشریف رکھیں ان کی بات سن لیں۔ جی رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ، I draw your kind attention to Article 66 of the Constitution of Pakistan

جناب سپیکر: Order in the House, Order in the House میری معزز ممبران سے درخواست ہے کہ میں نے رانا آفتاب صاحب کو floor دیا ہے please اِن کی بات سُنیں کیونکہ وہ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہیں۔ جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! Last session میں you were very accommodating کہ آپ نے کہا تھا کہ کسی بھی ممبر کے گھر پر پولیس کا raid نہیں ہو گا تو اِس کا نتیجہ یہ نکلا ہے۔۔۔

(اِس مرحلہ پر نو منتخب معزز ممبر جناب ممتاز علی نے حلف رجسٹر پر دستخط کرنے کے بعد "جئے بھٹو" کے نعرے لگوائے)

جناب سپیکر: Order in the House, order in the House معزز ممبران سے گزارش ہے کہ خاموشی کے ساتھ ہاؤس کی کارروائی چلنے دیں۔ جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: Mr Speaker! I would like to draw your kind attention on Page 8 of the Punjab Parliamentary Privileges. **Members not liable to civil or criminal action:-** Subject to the provision of Article 118 of the Constitution, no civil or criminal proceedings shall lie against any member by reason of any matter or thing which he may have brought up or given notice of his intention to bring up before the Assembly or any Committee thereof by bill, resolution, motion, question or, otherwise, and notwithstanding such resolution, motion, bill, question or other thing being disallowed or not having been admitted by the Speaker. Sir you are very kind. اُس دن آپ نے کہا اور آپ کے ساتھ میٹنگ بھی ہوئی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جب peaceful, according to the fundamental rights you have a right of assembly, right of of the Constitution اِس میں speech, rightful and peaceful protest also اِس پُرامن احتجاج کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ میرے پاس 20 ایف آئی آرز ہیں، لوگوں کے گھر لُوٹ لئے گئے ہیں جن میں کلیم اللہ خان ہیں، کنول ہیں، طارق گجر صاحب ہیں تو اِن کے گھروں کو لُوٹا گیا۔ آپ کے حکم کے مطابق ہماری "ٹک ٹاک فورس" نے چادر اور چار دیواری کا خیال کیا اور میں آپ کی توجہ اِس پر بھی دِلوانا چاہتا ہوں کہ Supreme Court in 1989, it was amend کس طرح rules ہو رہے ہیں۔ decided by the learned superior judges that you cannot wear a uniform and it was liable to be punished with three months or fine تو آپ کے آئی جی صاحب نے وہ وردی بھی بنادی اور اِس وردی کا استعمال یہ ہوا ہے کہ اُنہوں نے ہمارے ممبران پر جھوٹے پرچے بھی دیئے ہیں، لاٹھی چارج بھی کیا ہے، پولیس وینوں میں بھی اٹھا کر ڈالا ہے اور ہم آج بھی پُرامن احتجاج کرنا چاہیں گے تو باہر پولیس وین بھی کھڑی ہوئی ہیں۔ یہ پاکستان ہے، آج آپ پاکستان کا سوچئے اور آپ پاکستان کو کس طرف دھکیل رہے ہیں؟ ہمارے

پوائنٹ آف آرڈر پر آپ کے جواب کی دھجیاں بکھیری گئی ہیں اور آپ کے حکم کو ایسے مانا گیا ہے۔ ہمارے اپوزیشن کے بیٹھے ہوئے تمام معزز ممبران پر پرچے درج ہوئے ہیں جن میں محمد اسماعیل سیلا صاحب، شیخ شاہد جاوید صاحب اور دیگر معزز ممبران ہیں۔ یہ پولیس فورس نہیں بلکہ بہروپیا فورس ہے جنہیں "لکی ایرانی سرکس" میں بھیجیں اور اِن کی وردیاں پہنا کر لے کر آئیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ رخسانہ کوثر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: مجھے تو پہلے بات کر لینے دیں please, how can I allow a Point of Order, once I have given floor to the minister آپ تشریف رکھیں۔ If you take it this way, then what seriousness it will have آپ ایک سیکنڈ کے لئے خاموشی اختیار کریں۔

منسٹر صاحب! میری آپ سے سپیکر چیمبر میں بات ہوئی اور میں نے آپ سے کہا کہ کسی honorable member کے گھر پر upon a peaceful protest ان کے خلاف raids نہیں ہونے چاہئیں۔ اگر تو اِن کی طرف سے کوئی انارکی ہے، یہ roads block کر کے لاء اینڈ آرڈر create کر رہے ہیں، اگر یہ کوئی افراتفری پھیلا رہے ہیں، public disorder create کر رہے ہیں، اپنے being member کی position کو misuse کر رہے ہیں تو پھر تو law of the land اپنا راستہ لے لیکن جب وہ peaceful ہیں، اپنا protest register کر رہے ہیں اور they have a privilege کہ اُن کے خلاف اگر آپ نے کچھ act بھی کرنا ہے تو government has to inform Assembly Secretariat or Speaker office prior to any proceeding. It happened twice اور یہ دوبارہ اِن کی آج کی بات ہے، رانا آفتاب احمد خان صاحب اِن کے سینئر ممبر کہہ رہے ہیں کہ میرے خلاف تین ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں تو آج ایک کمیٹی constitute کریں prior to there being elected Member وہ میرا subject نہیں ہے but once they are elected as member اور اِس کے بعد اگر کوئی arrests ہوئیں آج تک If the police has not informed the Assembly Secretariat according to the law.

Any raids conducted اور اگر اِن کے خلاف ایف آئی آرز درج کی جا رہی ہیں are these stereotype FIRs? ملتان سے آنے والے ممبران بھی یہی بات کر رہے ہیں، فیصل آباد سے آنے والے ممبران بھی یہی بات کر رہے ہیں all the members from opposition side, they are coming and saying کہ ہم peaceful protest کر رہے ہیں If they are protesting peacefully اور اِن کے اِس احتجاج میں کوئی توڑ پھوڑ نہیں ہے، کوئی ہنگامہ آرائی نہیں ہے، کوئی جلاؤ گھیراؤ نہیں ہے، کوئی arson نہیں ہے تو پھر آپ اس کی detailed report منگوائیں اور اِس کے بعد ہاؤس کو apprise کریں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جیسا کہ آپ نے مجھے چیمبر میں کہا تھا تو میں نے آئی جی صاحب سے بات کی اور اُنہوں نے مجھے کہا کہ قومی اسمبلی اور پنجاب اسمبلی کے منتخب ممبران کے گھروں پر کوئی raid نہیں ہو گا۔ جہاں تک میرے knowledge میں ہے کہ اُن کے گھروں پر raid نہیں ہوئے۔۔۔

(اِس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے اپنی اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر "جُھوٹ، جُھوٹ" کی آوازیں)

جناب سپیکر: If you do it like this آپ سب ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ دیکھیں، اگر آپ ایسا کریں گے، اگر آپ شور شرابا کریں گے Is shouting a good behavior.? آپ مجھ سے زیادہ کیسے مؤثر طریقے سے منسٹر صاحب کو کہہ لیں گے؟ Will your shout help? رانا صاحب Minister has the floor, I have given him the floor and I am talking about this law اور اِس لاء کے مطابق میں اِن سے رپورٹ مانگ رہا ہوں۔ If you are involved in some criminal acts, then I will have my say or that اور اگر آپ peaceful ہیں تو آپ کے اس right کو کوئی infringe نہیں کرے گا۔ So, no shouting please تھوڑا سا ہم ہاؤس کو conduct تو کر لیں۔ Thank you. جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جہاں تک آپ نے مجھے کہا ہے اِنشاءاللہ میں بالکل یہ detailed report کل اسمبلی میں پیش کر دوں گا۔ میرا یہ خیال ہے کہ جو یہ protest کر رہے تھے اُس پر cases register ہوئے ہیں مگر میں پھر بھی اِس کی actual detail کل اِن شاءاللہ تعالیٰ اِس ہاؤس کے سامنے رکھوں گا۔

جناب سپیکر: Before coming to the point میرا صرف ایک مخصوص سوال ہے If there is law and order situation, it should clearly and without mincing words it should come out کہ law and order situation create ہو رہی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر کسی جگہ پر یہ ممبران law of land ہاتھ میں لے رہے ہیں تو پھر court of law is there لیکن اگر یہ صرف peaceful protest کر رہے تھے اور وہ آرٹیکل 66 اِن کو constitutional guarantee دیتا ہے and then this book in my hand is about the members اور اگر ان کے ساتھ آپ نے کوئی ایکشن کرنا ہے، کوئی ایف آئی آر رجسٹر کرنی ہے Sir, the government has to inform my Chamber first. This is my duty to ask it. I need a report on that. (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اِن شاءاللہ next time ایسا نہیں ہو گا جس کسی ممبر کے خلاف کارروائی ہو گی تو ہم آپ کو inform کریں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے مجھے black and white میں بھیجنا ہے That is how many members have been put to this registration of FIRs.? How many raids have been conducted on the houses of MPAs.? جی رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اِن منسٹر کو پتا ہی نہیں ہے کہ اِن کے محکمے میں ہو کیا رہا ہے۔ I have dozens of FIRs with me. میرے خلاف ڈکیتی کے کیسز ہوئے ہیں۔ ایک ایف آئی آر دفعہ 395 کی باغبانپورہ گوجرانوالہ میں کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

MR AFTAB AHMAD KHAN: Let me complete it. This is not an ordinary issue. This has become the order of the day.

جناب سپیکر: راناصاحب! میں خود اس مسئلے کو۔۔۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کو ایک کتاب دوں گا جو Harper Lee کی ہے To Kill a Mockingbird

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ I myself a creation of vote جتنے بھی weird حالات ہوں، میں کسی صورت بھی ووٹ کی تضحیک برداشت نہیں کروں گا اور نہ ہونے دوں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ After this sitting of the session, I ask Leader of the Opposition, your good self, Moeen Ud Din Riaz Sahib, Mr. Ijaz Shafi Sahib and two of the youngster, Mr. Hassan Ali and Mr. Muhammad Awais.

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: راناصاحب! ہم اِدھر سے ایک Ministerial Committee بناتے ہیں جو آپ کے ساتھ بیٹھ کر اس مسئلے کو address کرے گی اور اس کا کوئی way forward لے گی۔ This could be taken care of. آپ تشریف رکھیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ تو بہت simple ہے، آپ کے safe city cameras ہیں۔ میں آپ کو بتاتا ہوں this is not a simple issue, you have to put your step down ہمیں نہ کہیں کہ watch your steps بلکہ اِن کو سوچنا چاہئے۔ what sort of law and order

جناب سپیکر: راناصاحب! میری بات سنیں۔ what had to be said after the argument, I have said it prior میں نے اُن سے کہہ دیا ہے۔ اس سیشن کے بعد بھی once we get up from today's sitting

رانا صاحب! آپ کے ساتھ گورنمنٹ کی طرف سے رانا اقبال صاحب اور خواجہ عمران نذیر صاحب ہوں گے۔ The three members committee will sit and listen to what their problems are and then you go ahead

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! نہیں۔ آپ صرف میری یہ گزارش سن لیں کہ when you have the evidence, what sort of committee do you want to let it go to the make it ہماری privilege motion آتی ہے آپ اس کو admit کریں۔ House وہاں یہ مسئلہ resolve ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: میں آپ کے ساتھ اُس سے بھی speedy کچھ کرنا چاہ رہا ہوں، آپ تشریف رکھیں۔

چودھری محمد طارق: جناب سپیکر! میرے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، میں ازالہ کراتا ہوں۔

I give the floor to the honorable members who have been administered Oath today

چودھری محمد طارق: جناب سپیکر! میری بات تو سنیں۔

جناب سپیکر: مجھے ہاؤس کی کارروائی کو چلانے دیں پھر میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ سعید اکبر خان صاحب اور شعیب صدیقی صاحب کی بھی request میرے پاس آگئی ہے آپ کو بات کرنے کا موقع دیا جائے گا مجھے proceeding چلانے دیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ہمارے ممبران کی تھوڑی دیر بات سن لیں۔

جناب سپیکر: اعجاز صاحب!۔ You are misusing that leniency جب میں نے ایک بات طے کر دی ہے تو پھر اس طرح نہ کریں۔ میں نے کہا ہے کہ میں بات کرنے کا موقع دوں گا لیکن مجھے ہاؤس کی کارروائی چلانے دیں۔ آپ تشریف رکھیں، میں آپ کو موقع دوں گا۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں ایک سلسلے میں آپ سے یہ ضرور عرض کروں گا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارے جو Parliamentary Affairs کے منسٹر صاحب۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! میری بات سنیں It seems very discourteous, if I ask the Leader of the Opposition to sit. مجھے تھوڑا سا موقع دیں we are running short of time آپ اپنی پوری بات کریں گے مجھے کارروائی چلا لینے دیں جو ایجنڈے اور rules کے مطابق ہے اُس کے بعد آپ نے جو کرنا ہو گا کر لینا۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میرے تین ممبران ہیں جن کے ساتھ ہوا ہے اور ایک رات پہلے ہوا ہے۔

جناب سپیکر: بھچر صاحب! میں اُن کو بات کرنے کا پورا موقع دوں گا۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میری یہ request ہو گی کہ آپ اِن کی دو، دو منٹ بات سن لیں۔

جناب سپیکر: مجھے کارروائی چلانے دیں۔ میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں Point of Orders پر I cannot pend پھر یہ precedent بن جائے گا۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے آپ Question Hour کر لیں۔

جناب سپیکر: آپ کو بھی پتا ہے کہ میں Question Hour سے پہلے کوئی business لے نہیں سکتا۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): ٹھیک ہے ہم Question Hour کے بعد اپنی بات کر لیں گے۔

جناب سپیکر: یہ تو میں نے سینئر ممبران کے احترام میں اتنی بات کر لی ہے، آپ تشریف رکھیں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! جو کاشتکاروں کے ساتھ سلوک ہو رہا ہے اور جو کچھ حکومت کر رہی ہے اُس پر ہم بائیکاٹ کر رہے ہیں۔ کسانوں کو بار دانہ نہیں دیا گیا اور نہ اُن سے کوئی گندم کا دانہ لیا گیا۔ کسانوں کا جو استحصال کیا جا رہا ہے ہم اُس پر بائیکاٹ کر رہے ہیں۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف حکومت کے خلاف نعرہ بازی کرتے ہوئے بائیکاٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

سوالات

(محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 13 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ سٹی ہسپتال میں 7/24 گھنٹے ایمرجنسی اور گائنی کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***13: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سٹی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں منصوبہ کے مطابق 7/24 ایمرجنسی اور گائنی کی سہولیات فراہم کی جانی تھیں؟

(ب) اگر جواب درست ہے تو کیا مذکورہ بالا سہولیات سٹی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں منصوبہ کے مطابق فراہم کی جارہی ہیں؟

(ج) اگر منصوبہ کے مطابق مذکورہ بالا ہسپتال میں علاج معالجہ کی سہولیات فراہم نہیں کی جا رہی تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا محکمہ اس ہسپتال میں 7/24 ایمرجنسی اور گائنی کی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سٹی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں منصوبہ کے مطابق 7/24 ایمرجنسی اور گائنی کی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے مذکورہ ہسپتال میں 7/24 ایمرجنسی اور گائنی کی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

(ج) مذکورہ سوال کا جواب اوپر (جز الف اور ب) میں دے دیا گیا ہے۔

(د) مذکورہ سوال کا جواب اوپر (جز الف اور ب) میں دے دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں یہ پوچھا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ سٹی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں منصوبہ کے مطابق 7/24 ایمرجنسی اور گائنی کی سہولیات فراہم کی جانی تھیں؟ جواب میں ڈیپارٹمنٹ نے کہا ہے کہ جی ہاں یہ درست ہے تو میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ جواب درست ہے تو مجھے بتایا جائے کہ اپریل میں اس ہسپتال میں late night shift میں کتنے مریض داخل ہوئے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! شکریہ۔ جناب امجد علی جاوید ہمارے معزز اور محترم ممبر ہیں جو سٹی ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ کا پوچھا ہے تو اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں کہ وہاں پر ہمارا claim ہے کہ 7/24 ایمرجنسی سروسز اور گائنی کی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔ ہاں جب ہم بات کرتے ہیں کوالٹی سروسز اور idealism کی بات کرتے ہیں تو اس میں ضرور flaws رہ جاتے ہیں۔ میرے بھائی نے ابھی فرمایا کہ اپریل میں اس کی کیا updates ہیں تو definitely میں اس وقت کھڑے کھڑے یہ بتانے سے قاصر ہوں اور جو سوال پوچھا گیا تھا تو اس کا جواب ڈیپارٹمنٹ نے دے دیا ہے۔ question and answers session کے بعد میں اپنے کمرے میں available ہوں، بھائی امجد علی کے ساتھ ویسے بھی رابطہ رہتا ہے اور جو ان کی requirements ہیں، کیونکہ مریم نواز شریف صاحبہ جب سے چیف منسٹر

بنی ہیں تو ان کی priorities ہیں اور یہ تمام چیزیں priority پر ہیں لیکن top priority health and education ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے heath کے اندر انقلاب دستک دے رہے ہیں جو چیف منسٹر پنجاب محترمہ مریم نواز شریف صاحبہ نے نعرہ لگایا ہے کہ "صحت کی سہولت کی دستک آپ کی دہلیز پر" تو ان شاءاللہ ہم اس کو implement کرنے جا رہے ہیں۔ یہ میرے فاضل دوست جو ابھی یہاں سے نعرہ لگاتے ہوئے گئے ہیں ان کے اسی attitude کی وجہ سے پنجاب کا ہیلتھ سسٹم برباد ہو کر رہ گیا۔ ہم 2018 میں جہاں پر ہیلتھ سسٹم کو چھوڑ کر گئے تھے انہوں نے سوائے قوم کو نعرہ بازی کے فلاں چور، فلاں چور ہے اور فلاں یہ ہے کوئی کام نہیں کرنے دیا اور برباد کر کے رکھ دی۔ ان کے پچھلے کوئی ساڑھے چار پانچ سال کے کارناموں کی وجہ سے ہسپتالوں کی جو حالت ہوئی ہے ہمیں اس کو بہتر کرنے کے لئے تھوڑا سا وقت دے دیں۔ میں جناب امجد علی جاوید سے ملتمس ہوں اور ان شاءاللہ ہمارا وعدہ ہے کہ ہم آپ سے تھوڑا سا ٹائم مانگ رہے ہیں، آپ تھوڑا سا ٹائم دیں اور ان شاءاللہ تعالیٰ ہم آپ کو idealism پر پہنچا کر دکھا دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جناب امجد علی صاحب!۔۔۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ہم پر چیئر کی طرف سے تو پابندی ہے کہ آپ question سے باہر نہیں نکل سکتے لیکن منسٹر صاحب نے بڑی تمہید سے بات کی ہے کہ ہم یہ کرنے جا رہے ہیں اور ہم وہ کرنے جا رہے ہیں تو میرا ضلع 25 لاکھ آبادی کا ضلع ہے۔ DHQ ہسپتال میں جو شوگر کے مریضوں کے لئے صرف دس insulin daily دی جاتی ہیں یعنی 25 لاکھ لوگوں کے لئے صرف دس insulin دی جاتی ہیں۔ یہ ہسپتالوں کی رنگ و روغن اور المونیم کی کھڑکیوں پر جو اربوں روپے لگائے جا رہے ہیں یہ بعد میں لگاتے رہیں پہلے دوائی ضروری ہے۔ ادویات وہاں نہیں مل رہی ہیں، منسٹر صاحب بضد ہیں کہ ہم یہ فراہم کر رہے ہیں اور محکمہ جو کہہ رہا ہے یہ درست ہے تو میں محکمے کا ڈیوٹی روسٹر پڑھ دیتا ہوں جس میں Charge Nurse, OTA, dispenser کی night duty nil لکھی ہوئی ہے اور انہوں نے رات کے لئے ایک سینٹری ورکر رکھا ہے یہ ہسپتال چلاتا

ہے اور یہ 7/24 ہے تو میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ محکمے والے جو ٹھنڈے کمروں میں بیٹھ کر گرافوں کے ذریعے ترقی دکھاتے ہیں تو حقیقت میں ایسے نہیں ہے۔ یہ باہر نکلیں، صورتحال دیکھیں اور صورتحال کو زمینی حقائق کے مطابق دیکھیں جو معاملات وہاں تباہ ہوئے ہیں وہ ایسے نہیں ہیں ہر چیز centralize کی جارہی ہے۔ ایک نائب قاصد بھی ٹرانسفر ہونا ہے تو وہ سیکرٹری صاحب کریں گے تو اس طرح نظام نہیں چلے گا بلکہ یہ نظام خراب ہو رہا ہے۔ ہمیں بتایا یہ جاتا ہے چونکہ نیچے یہ چانس ہے کہ یہ misutilization of power ہو گی، لیکن misutilization of power اوپر ہوتی ہے۔ وہاں تو میں بھی superintendent اور وہاں کے انچارج سے پوچھ لوں گا اور ڈی سی بھی پوچھ لوں گا لیکن یہاں SO کو کون پوچھے گا وہ اپنا اپنا سارے حصے لیں گے اور پھر وہی کام ہو جائے گا۔ یہ centralization of power ختم کریں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صحت!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! مجھے اجازت ہے میرا بھائی بڑا پیارا اور ماشاءاللہ تنظیمی ساتھی ہے۔ میں باتوں میں تو بالکل جناب امجد علی جاوید صاحب سے نہیں جیت سکتا اور میں جیتنا بھی نہیں چاہتا کیونکہ میرا بڑا بھائی اور بڑی محبت کا رشتہ ہے۔ issue یہ ہے اور یہی تو میں کہہ رہا ہوں اور یہی تو میرا کیس ہے کہ ہم تو محکمہ ہیلتھ کو وہاں چھوڑ کر گئے تھے کہ جہاں لوگوں کے گھروں میں دوائیاں جاتی تھیں اور آپ ہسپتال کی دوائی کی بات کرتے ہیں۔ میں on the floor of the House challenge کر کے کہہ رہا ہے کہ آپ یاد کریں کہ TCS کے through میڈیسن غریب لوگوں کے گھروں میں میاں محمد شہباز شریف صاحب نے نہیں پہنچائی؟ دوائیاں گھروں میں جایا کرتی تھیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آج ہوا کیا ہے اور مقدمہ یہی ہے کہ یہ جو یہاں پر شور مچا رہے تھے اور یہاں پر ایک عظیم مسیحا کی تصویریں لے کر کھڑے تھے انہوں نے صوبہ پنجاب کے ساتھ وہ دشمنی کی ہے کہ ہمیں آج ہیلتھ سسٹم کے لئے ایمرجنسی میں 100 فیصد ادویات فراہم کرنا ناممکن نظر آتا ہے لیکن ہم روتے نہیں رہیں گے اور ہم ان کی طرح چور چور نہیں کریں گے۔ میں نے جناب امجد علی سے یہ عرض کی ہے کہ ہمیں تھوڑا وقت دے دیں اور ہم نے مریم نواز شریف صاحبہ کے حکم کے تحت ان کو deadline دی

تھی کہ اگلے 5 سے 6 ہفتوں میں ایمرجنسی کی ادویات کو available 100٪ کروائیں۔ میں خوشخبری share کر رہا ہوں کہ آپ اگلے ہفتے سے چیک کر لیں کہ ان شاءاللہ تعالیٰ پنجاب کے تمام کے تمام ایمرجنسی ہسپتالوں میں 100 فیصد فری میڈیسن available ہو گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں اگلی بات آپ سے عرض کروں گا کہ جناب امجد علی بھائی نے اب بات کی ہے تو ذرا سن لیں۔ انہوں نے مجھے حکم دیا تھا کہ آپ سوال سے باہر نکل گئے ہیں تو اب جناب امجد علی بھائی نے جتنی باتیں کی تو ان کا جواب تو میں نے اپنے بھائی کو دینا ہے۔ میں جواب نہیں دینا چاہ رہا بلکہ عرض یہ کرنا چاہ رہا ہوں کہ انہوں نے ابھی بات کی کہ رنگ و روغن کی نہیں دوائیوں کی ضرورت ہے تو میں نے دوائیوں کا بتا دیا اور انہوں نے جو insulin کی بات کی ہے تو الحمدللہ میں پورے یقین سے کہہ رہا ہوں کہ محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کی تمام facilities میں جہاں پر insulin ہونا لازم ہے ہر facilities میں insulin موجود ہے اور ہم اس کو بالکل monitor بھی کر رہے ہیں۔ ہماری چیف منسٹر پہلی خاتون چیف منسٹر ضرور ہیں لیکن جتنی وہ متحرک ہیں اور جتنی well-informed ہیں تو میں اس بات پر بڑا حیران ہوا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میں آپ کے جذبہ کو appreciate کر رہا ہوں but significantly is it right کہ جہاں پر آپ insulin دے رہے ہیں جو وہ پوچھ رہے ہیں وہ کیا ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! insulin مارکیٹ میں بالکل شارٹ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ملٹی نیشنل کمپنیز insulin بناتی ہیں، یہ پاکستان کا مسئلہ نہیں ہے یہ all over the world problem چل رہا ہے۔ جیسے ہی ہمارے knowledge میں آیا تو ہم نے 6 گھنٹے کے notice پر companies کو اکٹھا کیا، ایک inhaler ہے وہ بھی شاید شارٹ تھا غالباً Ventolin ہوتا ہے اور ہم نے 6 گھنٹے کے notice پر اس کو مارکیٹ میں viable کیا۔ ہم نے کراچی سے ایئر لفٹ کرا کر منگوایا ہے لیکن جہاں تک insulin کا problem ہے تو ہم اپنے سرکاری ہسپتالوں کے ذمہ دار ہیں اور سرکاری ہسپتالوں میں insulin کی جو مطلوبہ مقدار چاہئے وہ موجود ہے لیکن جب آپ مارکیٹ کی بات کریں تو مارکیٹ میں insulin کی بہر حال shortage ہے اور اس کو federal government redress کر رہی ہے۔ ہم جو کر سکتے ہیں

اور جو ہماری jurisdiction اور اختیار ہے ہم اس پر کام کر رہے ہیں ان شاءاللہ آپ کو عنقریب as soon as possible insulin کی shortage ختم نظر آئے گی۔ ہم نے اپنے طور پر ایک مقامی کمپنی سے رابطہ کیا ہے تو ان شاءاللہ تعالیٰ آپ کو جولائی میں insulin import نہیں کرنا پڑے گی اور آپ کو insulin پاکستان میں بنا کر دکھائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، جناب امجد علی! I hope you are satisfied now

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ بات کر رہا ہوں کہ ہسپتال میں دس insulin پڑی ہیں لیکن دینی نہیں ہیں۔ آپ DHQ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو چیک کروالیں کہ دس insulin کی 25 vials 25 لاکھ لوگوں کو دی جاتی ہیں۔ کیا یہ sufficient ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جو منسٹر صاحب آپ کو بتا رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ مان لیں کہ ہمارے پاس insulin کی shortage ہے اور ہم یہ پوری نہیں کر رہے تو بات ختم ہو جائے گی۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! اگر جناب امجد علی بھائی اس طرح خوش ہوتے ہیں تو میں یہ کہہ دیتا ہوں کہ idealism واقع نہیں ہے لیکن جو گراؤنڈ realty ہے وہ بڑی clear ہے جو مطلوبہ معیار اور مقدار متعین ہے اور جو چیز چل کر آ رہی ہے، دیکھیں کہ پاکستان کی آبادی کسی زمانے میں دو کروڑ تھی اور آج اللہ کے فضل سے 22 کروڑ سے تجاوز کر گئی ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ 22 چھوڑ کر 22 کروڑ کو ہر چیز مہیا ہے تو میں بے وقوف ہی ہوں گا definitely ہم idealism میں نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جناب امجد علی جاوید! آپ تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب! آپ ایسا کر لیں کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے حوالے سے ایک مفصل رپورٹ منگوا کر آپ جناب امجد علی کے ساتھ اپنے چیمبر میں میٹنگ کر لیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں جناب امجد علی کے ساتھ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا visit کر لیتا ہوں لیکن جب بھی ٹوبہ ٹیک سنگھ گیا ہوں تو میں نے ان کے ساتھ ہی visit کیا ہے۔ میں دوبارہ ان کو ساتھ لے کر visit کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب امجد علی صاحب! He will try to resolve the problem. اب آگے آپ کا last supplementary question ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس میں صرف بات اتنی ہے اور میں یہ کہہ رہا ہوں کہ میں نے ان کے ریکارڈ کا روسٹر دے دیا ہے اور یہ روسٹر کہتا ہے کہ وہاں night میں کوئی کام نہیں ہوتا، کوئی مریض نہیں آتا اور کوئی چیک اپ نہیں ہوتا تو یہ اس بات کو مان لیں کہ یہ جواب غلط ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران ندیر): جناب سپیکر! میں یہ لے لیتا ہوں اس میں ہم نے ایک mechanism develop کیا ہے چونکہ ہماری ابھی نئی elected government ہے ہم نے SOMU کے نام سے ایک system develop کیا ہے جو ہم surprise, silently چیک کرتے ہیں۔ بالکل سیکرٹری ہیلتھ یہاں آفیسر گیلری میں موجود ہیں میں اُن کو بھی یہ کہہ رہا ہوں کہ جو معزز ممبر امجد بھائی کی complain ہے اس کو specifically دیکھیں اور اس کے اوپر اگلے 48 گھنٹے میں امجد بھائی کو اور مجھے آپ کے آفس کو respond---

MR SPEAKER: Minister Sahib! Thank you. I hope this will resolve the issue In Sha Allah. اگلا سوال نمبر 44 سید رفعت محمود کا ہے تشریف فرما ہیں؟--- تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 112 جناب محمد زاہد اسماعیل کا ہے تشریف فرما ہیں؟--- تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 122 چودھری محمد اعجاز شفیع کا ہے تشریف فرما ہیں؟--- تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 123 بھی چودھری محمد اعجاز شفیع کا ہے تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 134 جناب سجاد احمد کا ہے تشریف فرما ہیں؟--- تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 135 بھی جناب سجاد احمد کا ہے تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران ندیر): جناب سپیکر! اپوزیشن ممبران جن لوگوں کے ووٹوں سے اس ہاؤس میں آئے ہیں اگر ان کو اُن کا خیال نہیں ہے کہ Question Hour چل رہا ہے تو ان سوالات کو dispose of ہونا چاہئے۔۔۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ٹی ایچ کیو ہسپتال سوہاوہ جہلم کا بجٹ ،ڈاکٹرز، مشینری سے متعلقہ و دیگر تفصیلات

***44: سید رفعت محمود:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال سوہاوہ ضلع جہلم میں کتنے ڈاکٹرز کس کس شعبہ میں کام کر رہے ہیں ان کے نام مع عہدہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں اور کتنی کب سے خالی ہیں ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) مذکورہ ہسپتال میں کون کون سی مشینری موجود ہے کتنی چالو حالت میں ہے اور کتنی کب سے خراب ہے اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) اس ہسپتال کا مالی سال 24-2023 کا بجٹ کتنا تھا اور اس کو کس کس مد میں خرچ کیا گیا تفصیل بتائی جائے؟

(ہ) کیا اس ہسپتال میں ایمبولینس کی سہولت موجود ہے نیز اس ہسپتال میں کتنی گاڑیاں کس کس ماڈل اور کس کس کے زیر استعمال ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران ندیر):

(الف)

سیریل نمبر	عہدہ کا نام	گریڈ	منظور شدہ اسامیاں	تعینات اسامیاں	خالی اسامیاں	تفصیل	ریمارکس
1-	میڈیکل سپرنٹنڈنٹ	19	1	1	0	ڈاکٹر سریش کمار چوہان	میڈیکل سپرنٹنڈنٹ

2-	ایڈیشنل پرنسپل میڈیکل آفیسر	19	5	1	4	ڈاکٹر انصاف علی	اے-ایم-ایس	
3-	ایڈیشنل پرنسپل وومن میڈیکل آفیسر	19	1	1	0	ڈاکٹر شاہ زین شبیر	میڈیکل لیگل / گائنی ڈیپارٹمنٹ	
4-	سینئر میڈیکل آفیسر	18	6	5	1	ڈاکٹر ارشاد تنیو، ڈاکٹر قمر مجید، ڈاکٹر احمد حسن میر، ڈاکٹر زویا اختر، ڈاکٹر شعیب کیانی	او-پی-ڈی/ایمرجنسی	
5-	سینئر وومن میڈیکل آفیسر	18	3	2	1	ڈاکٹر انم انور، ڈاکٹر فاطمہ خالد	گائنی ڈیپارٹمنٹ	
6-	ڈپٹی میڈیکل آفیسر	18	1	0	1			
7-	جنرل سرجن	18	2	1	1	ڈاکٹر صیام فاطمہ	سرجیکل او پی ڈی / او ٹی ڈیپارٹمنٹ	
8-	انیستھیٹسٹ	18	2	0	2			
9-	چائلڈ سپیشلسٹ	18	2	2	0	ڈاکٹر عدیل افتخار، ڈاکٹر سمیر الیاس	چائلڈ او پی ڈی	
10-	گائناکالوجسٹ	18	3	3	0	ڈاکٹر امبرین فدا، ڈاکٹر مریم ہما، ڈاکٹر سدرہ شبیر	گائنی ڈیپارٹمنٹ	
11-	میڈیکل سپیشلسٹ	18	1	1	0	ڈاکٹر محمد حماد	میڈیکل ڈیپارٹمنٹ	
12-	آئی سپیشلسٹ	18	1	1	0	ڈاکٹر امجد حسین	آئی ڈیپارٹمنٹ	
13-	ای-این-ٹی سپیشلسٹ	18	1	0	1			
14-	پیتھالوجسٹ	18	1	1	0	ڈاکٹر عائشہ قمر	پیتھالوجی ڈیپارٹمنٹ / بلڈ بنک	
15-	ریڈیالوجسٹ	18	1	0	1			
16-	سکن سپیشلسٹ	18	1	1			ڈرماٹالوجی ڈیپارٹمنٹ	

17-	سینئر ڈینٹل سرجن	18	1	1	0	ڈاکٹر عثمان نذیر	ڈینٹل ڈیپارٹمنٹ
18-	ڈینٹل سرجن	17	2	2	0	ڈاکٹر سارہ عارف، ڈاکٹر سنیاہ امانت	ڈینٹل ڈیپارٹمنٹ
19-	میڈیکل آفیسر	17	10	9	1	ڈاکٹر وحید اصغر، ڈاکٹر اکرام فخری، ڈاکٹر حمزہ اعجاز، ڈاکٹر عمیر سرفراز، ڈاکٹر وامق حمید، ڈاکٹر محمد عمر، ڈاکٹر کامران ارشد، ڈاکٹر زین العابدین، ڈاکٹر عرفان الحق	جنرل او پی ڈی / ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ
20-	وومن میڈیکل آفیسر	17	8	3	5	ڈاکٹر طلیحہ صدیق، ڈاکٹر ثناء زیب، ڈاکٹر آیت امجد	گائنی او پی ڈی

(ب) ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں 53 پُر اسامیاں 35 خالی اسامیاں 18 ہیں جو درج ذیل ہیں۔

سیریل نمبر	عہدہ کا نام	گریڈ	منظور شدہ اسامیاں	تعینات اسامیاں	خالی اسامیاں	تفصیل	ریمارکس
1-	میڈیکل سپرنٹنڈنٹ	19	1	1	0	تعینات	
2-	ایڈیشنل پرنسپل میڈیکل آفیسر	19	5	1	4	مسلسل خالی ہیں	
3-	ایڈیشنل پرنسپل وومن میڈیکل آفیسر	19	1	1	0	ڈاکٹر شاہ زین شبیر	
4-	سینئر میڈیکل آفیسر	18	6	5	1	2 سال سے	
5-	سینئر وومن میڈیکل آفیسر	18	3	2	1	6 ماہ سے	
6-	ڈپٹی میڈیکل آفیسر	18	1	0	1	مسلسل خالی	

7-	جنرل سرجن	18	2	1	1	6 سال سے خالی ہے
8-	انیستھیٹسٹ	18	2	0	2	5 سال سے خالی ہے
9-	چائلڈ سپیشلسٹ	18	2	2	0	تعینات
10-	گائناکالوجسٹ	18	3	3	0	تعینات
11-	میڈیکل سپیشلسٹ	18	1	1	0	تعینات
12-	آئی سپیشلسٹ	18	1	1	0	تعینات
13-	ای-این-ٹی سپیشلسٹ	18	1	0	1	9ماہ سے
14-	پیتھالوجسٹ	18	1	1	0	تعینات
15-	ریڈیالوجسٹ	18	1	0	1	2سال سے
16-	سکن سپیشلسٹ	18	1	1		تعینات
17-	سینئر ڈینٹل سرجن	18	1	1	0	تعینات
18-	ڈینٹل سرجن	17	2	2	0	تعینات
19-	میڈیکل آفیسر	17	10	9	1	سال سے
20-	وومن میڈیکل آفیسر	17	8	3	5	2سال سے
			53	35	18	

(ج) مذکورہ ہسپتال میں مشینری / آلات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) منظور شدہ بجٹ -/23186500

وصول شدہ بجٹ-/11773492

سیریل نمبر	مد/ہیڈ	اخراجات
1-	ٹیلی فون	214503
2-	بجلی	7867221
3-	جنریٹر ڈیزل	168867
4-	ٹریول الاؤنس	96420
5-	ٹرانسپورٹیشن	166808
6-	سٹیشنری	197933
7-	پرنٹنگ اینڈ پبلیکیشن	491824
8-	اشتہار / بینرز / پینا فلیکس	136554
9-	ادویات	1576333
10-	متفرق سٹور اشیاء	196000
11-	متفرق اشیاء لیبارٹری	398427
12-	آلات کی مرمت	99240
ٹوٹل خرچ شدہ		-/11610130

(ہ) ایمبولینس کی سہولت موجود ہے مگر بذریعہ 1122 سروس ہے اس کے علاوہ ہسپتال میں اپنی کوئی گاڑی موجود نہیں ہے۔

جڑانوالہ چک نمبر61ر۔ب میں ڈسپنسری کے رقبہ اوراس پر ناجائز قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

***112: جناب محمد زاہد اسماعیل:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر61رب تحصیل جڑانوالہ میں محکمہ صحت کے زیر کنٹرول ڈسپنسری ہے جس کا رقبہ 17 کنال 7 مرلہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسپنسری کی عمارت مکمل طور پر گر چکی ہے اوراس کے رقبہ پر گاؤں کے بااثر افراد نے قبضہ کیا ہوا ہے؟

(ج) کیا حکومت ڈسپنسری کے رقبہ کو ناجائز قابضین سے واگزار کروانے، ڈسپنسری کی چار دیواری اور عمارت کو دوبارہ تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران ندیر):

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع کونسل ڈسپنسری چک نمبر 61 ر۔ ب میں تھی جس کا رقبہ 17 کنال 7 مرلہ ہے کو غیر فعال ہونے کی وجہ سے اُس وقت کے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر کے حکم کے تحت بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر 815-822/P&D مورخہ 14-05-2011 (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) چک نمبر93ر۔ب میں شفٹ کر دیا گیا ہے لہٰذا اس وقت چک نمبر61ر۔ب میں ضلع کونسل کی کوئی ڈسپنسری نہیں ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ضلع کونسل ڈسپنسری کی پرانی عمارت نشیبی علاقے میں واقع تھی جس کے ارد گرد بارش اور پورے چک کا پانی کھڑا ہوتا ہے اور یہ کسی کے استعمال میں نہیں ہے۔(تصاویر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں)۔

یہ درست نہ ہے کہ ڈسپنسری کے رقبہ پر گاؤں کے بااثر افراد نے قبضہ کیا ہوا ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ نہ تو اس وقت چک نمبر61ر۔ب میں محکمہ صحت میں کوئی ڈسپنسری واقع ہے اور نہ سرکاری زمین پر کسی کا قبضہ ہے کیونکہ وہاں پانی کھڑا ہے۔

رحیم یار خان۔ٹی ایچ کیو ہسپتال خان پور میں آرتھوپیڈک وارڈ سے متعلقہ تفصیلات

***122: چودھری محمد اعجاز شفیع:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ٹی ایچ کیو ہسپتال خان پور، رحیم یار خان میں آرتھوپیڈک وارڈ کی سہولت موجود ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں نہ ہے تو کیا محکمہ مذکورہ ہسپتال میں آرتھوپیڈک وارڈ بنانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران ندیر):

(الف) جی ہاں! تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال خانپور میں آرتھوپیڈک وارڈ کی سہولت موجود ہے۔

(ب) جی ہاں! تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال خانپور میں آرتھوپیڈک وارڈ کی سہولت موجود ہے۔ لیکن آرتھوپیڈک سرجن تعینات نہ ہے۔ محکمہ ہٰذا نے آرتھوپیڈک سرجن کی سیٹ Create کروانے کے لئے 8۔جنوری 2024 کو محکمہ خزانہ کو مراسلہ ارسال کر دیا ہے۔ محکمہ خزانہ سے منظوری ملتے ہی آرتھوپیڈک سرجن کی تعیناتی کا عمل شروع کر دیا جائے گا۔

رحیم یار خان ٹی ایچ کیو ہسپتال خان پور میں ڈائیلسز یونٹ کی سہولت اور ورکنگ سے متعلقہ تفصیلات

***123: چودھری محمد اعجاز شفیع:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ٹی ایچ کیو ہسپتال خان پور، رحیم یار خان میں ڈائیلسز یونٹ کی سہولت موجود ہے؟

(ب) کیا ٹی ایچ کیو ہسپتال میں ڈائیلسز یونٹ Proper Working Condition میں ہے؟

(ج) مذکورہ ہسپتال میں روزانہ کتنے مریض ڈائیلسز کے لئے آتے ہیں اور کتنے مریض مستفید ہوتے ہیں تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ڈائیلسز یونٹ کے عملہ کی تعیناتی نہ ہونے کی وجہ سے ڈائیلسز مشین خراب ہونے کا خدشہ ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران ندیر):

(الف) جی ہاں! ٹی ایچ کیو ہسپتال خان پور رحیم یار خان میں ڈائیلسز یونٹ کی سہولت موجود ہے۔

(ب) جی ہاں! ٹی ایچ کیو ہسپتال میں ڈائیلسز یونٹ Proper Working Condition میں ہے۔

(ج) ہسپتال میں روزانہ تین شفٹوں میں مریضوں کے ڈائیلسز کئے جاتے ہیں۔ روازنہ 25 مریضوں اور ماہانہ تقریباً600 مریض ڈائیلسز یونٹ سے مستفید ہو رہے ہیں۔ دوائی بھی ہسپتال کی طرف سے دی جاتی ہے۔

(د) جی، یہ درست نہ ہے۔ شیخ زید ہسپتال و میڈیکل کالج کے پروفیسر ڈاکٹر عابد حسین کے زیر سرپرستی اور تحصیل خانپور کے چند مخیر حضرات کی وجہ سے ڈائیلاسز سروسز دی جارہی ہیں۔ محکمہ نے اس بابت سیکشن آفیسر (ہیلتھ-I) فنانس ڈیپارٹمنٹ کو ایک لیٹر کے ذریعے ڈائیلسز یونٹ کے لئے 30 اسامیاں مانگی ہیں۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ سے منظوری ملتے ہی محکمہ تعیناتیوں کا پراسیس شروع کر دے گا۔

صادق آباد۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں کارڈیالوجی سنٹر کی منظوری اور فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

***134: جناب سجاد احمد:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال صادق آباد میں کارڈیالوجی سنٹر کی منظوری دی گئی تھی؟

(ب) کیا ٹی ایچ کیو ہسپتال صادق آباد میں کارڈیالوجی سنٹر کی تعمیر مکمل ہو گئی ہے اگر نہیں تو کب تک فنڈز فراہم کر کے کارڈیالوجی سنٹر کو چالو کر دیا جائے گا؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران ندیر):

(الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں! ٹی ایچ کیو ہسپتال صادق آباد میں کارڈیالوجی سنٹر کی تعمیر مکمل ہو گئی ہے اور کارڈیالوجی سنٹر فنکشنل ہے اور درج ذیل سٹاف کام کر رہا ہے:-

نام آسامی	خالی اسامی	منظور شدہ اسامی	پر اسامی
1- کنسلٹنٹ کارڈیالوجسٹ	01	01	-
02- میڈیکل/وومن میڈیکل آفیسر	02	02	-
03- میڈیکل/وومن میڈیکل آفیسر ETT/ECHO)	01	01	-
04- میڈیکل/وومن میڈیکل آفیسر (آؤٹ ڈور)	01	01	-
05- چارج نرس((ETT/ECHO	01	01	-
06- چارج نرس (آؤٹ ڈور)	01	01	-
07- چارج نرس (وارڈ/یونٹ)	04	04	-
08- جونیئر ٹیکنیشن((ECG/ETT/ECHO	01	01	02

صادق آباد- پی پی-265 میں آر ایچ سیز، بی ایچ یوز اور ڈسپنسریوں میں میڈیکل سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

***135: جناب سجاد احمد:** کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی 265 تحصیل صادق آباد میں کتنے آر ایچ سیز، بی ایچ یوز اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں قائم ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان آر ایچ سیز، بی ایچ یوز اور ڈسپنسریوں میں کتنا میڈیکل و پیرا میڈیکل سٹاف کام کر رہا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان ہسپتالوں میں کون کون سی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں اور عمارتوں کی حالت کیسی ہے؟

(د) ان تمام ہسپتالوں میں کون کون سی مسنگ فسلیٹیز ہیں اور کب تک ان کو پورا کر دیا جائے گا؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر (خواجہ عمران ندیر):

(الف) نئی حلقہ بندیوں کے تحت حلقہ پی پی 265 میں کوئی آر ایچ سی نہ ہے جبکہ 6 عدد بنیادی مراکز صحت اور 01 عدد ڈسپنسری قائم ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔بی ایچ یو چک نمبر P/255 یونین کونسل چک نمبر 2 تحصیل صادق آباد

2۔بی ایچ یو چک نمبر P/158 یونین کونسل چک نمبر P/158 تحصیل صادق آباد

3۔بی ایچ یو بیگڑ گڑھی یونین کونسل گوٹھ جنگو تحصیل صادق آباد

4۔بی ایچ یو چک نمبر P/148 یونین کونسل چک نمبر P/148 تحصیل صادق آباد

5۔بی ایچ یو کاچھا یونین کونسل امان گڑھ تحصیل رحیم یار خان

6۔بی ایچ یو چک نمبر P/116 یونین کونسل رحیم یار خان و تحصیل رحیم یار خان

7۔رورل ڈسپنسری چک نمبر P/130 تحصیل صادق آباد، ضلع رحیم یار خان

(ب) 06 بنیادی مراکز صحت پر درج ذیل سٹاف کام کر رہا ہے۔

01۔	ڈاکٹرز:	06
02۔	ڈسپنسرز:	06
03۔	لیڈی ہیلتھ وزیٹرز	15
04۔	مدوائفز:	11

جبکہ رورل ڈسپنسری پر 01 ڈاکٹر کی نشست پر لیڈی ڈاکٹر تعینات ہے جو کہ سیٹ Abolish ہو جانے کی وجہ سے قریبی تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال صادق آباد میں کام کر رہی ہے۔

(ج) تمام بنیادی مراکز صحت پر صبح 8 سے 2:30 بجے دوپہر معمول کی OPD میں مائیز بیماریوں کی تشخیص اور علاج مہیا کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ درج ذیل طبی سروسز مفت فراہم کی جا رہی ہیں۔

01۔ فیملی پلاننگ،

02۔ حفاظتی ٹیکہ جات اور ویکسینشن،

03۔ 24/7 نارمل ڈلیوریز کی سہولت،

04۔ لیب کی سہولت (ہیپاٹائٹس، شوگر، خون، اور ڈیلیوری کے ٹیسٹس اور الٹراساؤنڈ)۔

تمام بنیادی مراکز صحت کی مرکزی عمارت کی حالت ٹھیک ہے جبکہ رہائشی کوارٹرز اور باؤنڈری وال کی حالت ٹھیک نہ ہے۔

(د) مذکورہ تمام بنیادی مراکز صحت پر حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق مخصوص کردہ صحت کی سہولیات ضرورت کے تحت پوری ہیں۔

جناب سپیکر کی جانب سے نو منتخب اراکین کو اظہار خیال کی دعوت

جناب سپیکر: اب میں جو newly elected members ہیں۔ اُن سے درخواست کروں گا کہ دو دو منٹ briefly بات کر لیں۔ جی، جناب سعید اکبر خان صاحب! جناب ممتاز علی صاحب ان کے بعد آپ بات کر لیں۔ جی، سعید صاحب!

جناب سعید اکبر خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع بخشا کہ میں آپ کا بھی شکریہ ادا کر سکوں اور اس ہاؤس کے ممبران کا بھی اور میں اللہ تعالیٰ کے کرم سے اور بھکر کے عوام کی مہربانیوں سے آج میں نے آٹھویں دفعہ اس اسمبلی کا Oath لیا ہے۔ میرے دوست forms کے رولے میں تھے form 45 اور form 47، ہم form 45 اور form 47 والے نہیں ہم elect ہو کر آئے ہیں اور لوگوں کے اکثریت کے ووٹوں سے ہم elect ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں مشکور ہوں اللہ تعالیٰ کے بعد اپنی پارٹی کا اور بھکر کی عوام کا جہاں میں اپنی حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں تو وہاں میں کچھ گزارشات بھی کرنا چاہتا ہوں کہ آج پنجاب کا کاشتکار نہایت ہی پریشان ہے گندم کی خریداری کی وجہ سے۔۔۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: جی، Order in the House please. If members have to talk آپ lobbies میں جا کر بات کر سکتے ہیں۔ رانا محمد سلیم صاحب، صہیب احمد ملک صاحب! If something is important, you can walk to the lobbies then.

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میری یہ پنجاب گورنمنٹ سے request ہے کہ جب گندم کی shortage تھی تو اُس وقت کسانوں کے گھروں پر چھاپے مارے گئے اور اُن کے گھروں سے اُن کی کھانے کی گندم اُٹھائی گئی۔ آج جب اللہ کے کرم سے گندم کی پیداوار بہتر ہے تو اس وقت

بھی ہمارا حق ہے اور گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس گندم کو خریدے اور کاشتکاروں کے لئے سہولت پیدا کرے۔

جناب سپیکر! ہمارا علاقہ ضلع بھکر تک بہت زیادہ بارانی ہے اور بارانی علاقے میں بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے وہاں چنے کی پیداوار ہوتی ہے اور پچھلے کئی سالوں سے وہاں بارشوں کی کمی کی وجہ سے فصل بالکل خراب ہوئی ہے اور فصلوں پر لوگ جتنا خرچہ کرتے ہیں، جو بیج ڈالتے ہیں وہ بھی واپس نہیں ہوتا تو میری یہ گزارش ہے کہ ان علاقوں کا بھی سوچا جائے، میری humble request ہے کہ ان علاقوں کو آفت زدہ قرار دیا جائے کہ جہاں لوگوں نے جو بجائی میں بیج ڈالا تھا وہ بھی واپس نہیں آیا تو لوگوں کی حالت بہت ہی ناگفتہ بے ہے تو اس کے لئے ضرور سوچا جائے اور ہماری یہ گزارش ہے کہ وہاں ان کاشتکاروں کی مدد کی جائے۔

جناب سپیکر! ہمارا ضلع backward ہے ہم نے اپنے ادوار میں بہت کوشش کی ہے کہ ان میں جو basic ضروریات ہیں وہ پوری کی جائیں اس میں ہم کافی حد تک کامیاب بھی ہوئے ہیں لیکن ابھی بھی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ آج میں یہ بھی on the floor of the House کہنا چاہتا ہوں کہ جہاں پورے پاکستان اور پنجاب میں جب کوئی بھی سیاسی طوفان آتا ہے تو بھکر واحد ضلع ہے کہ اس سیاسی طوفان کا مقابلہ کرتا ہے اور اس طوفان کو روکتا ہے۔1970 میں پیپلز پارٹی کا سیاسی طوفان تھا اس وقت بھی ہمارے بزرگوں نے اس طوفان کا مقابلہ کیا اور ہمارے بزرگ 1970 میں بھی پاکستان پیپلز پارٹی کے مقابلے میں جیتے، 1997 میں میاں نواز شریف صاحب کا بہت بڑا سیاسی طوفان تھا اُس وقت خوش قسمتی سے یا بد قسمتی سے ہم مد مقابل تھے وہاں ہم جیتے ٹکٹ ہولڈر رہارے، آج جب اس وقت جو بہت بڑا سیاسی طوفان تھا ضلع بھکر نے اُس کو face بھی کیا اور اُس کو روکا بھی اور وہاں ہم نے سیٹیں جیتیں بھی اور اُس طوفان کا بھی مقابلہ کیا۔

جناب سپیکر! میں آج آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور میں خوش ہوا ہوں کہ رانا آفتاب احمد کے پوائنٹ آف آرڈر پر جس طرح آپ نے verdict دیا اور جس سٹائل میں دیا میں اُس کو appreciate کرتا ہوں اور توقع کرتا ہوں کہ ملک صاحب جب آپ جیسے لوگ ان سیٹوں پر ہوتے ہیں تو وہ سیٹ upgrade ہوتی ہے، اس کا معیار بڑھتا ہے۔ چوں کہ آج میں پہلی دفعہ ہاؤس میں آیا ہوں اور میں نے آج حلف لیا ہے تو میں نے محسوس کیا ہے میں آپ کو اس بات پر

مبارکباد دیتا ہوں اور توقع کرتا ہوں کہ ان شاءاللہ ہم اس ہاؤس میں contribute کریں گے اور اس ہاؤس کی بہتری، اور اس کے معیار کو بلند کرنے کے لئے آپ کا ساتھ دیں گے، آپ کے لئے ہمیشہ مددگار ثابت ہوں گے۔ آخر میں، میں آپ کا مشکور اور شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا اور آج میں اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا کرتا ہوں کہ اس وقت میں نے پورے ہاؤس میں نظر ڈالی کہ میرے ساتھ 1985 میں جنہوں نے حلف لیا، 2018 میں ہمارے ساتھ کچھ دوست تھے جو اس وقت سے ہمارے ساتھ تھے آج مجھے اُن میں سے کوئی نظر نہیں آیا تو میں آخر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور توقع کرتا ہوں کہ آپ اسی graceful انداز میں اس ہاؤس کو چلائیں گے اور ہم آپ کے مددگار ثابت ہوں گے۔ بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ سعید اکبر خان صاحب! For your kind words۔ جی، ممتاز علی صاحب! Ahmad Iqbal Sahib has just walked into. I have to administer his Oath first پھر میں آپ کو floor دیتا ہوں۔ I also welcome Ahsan Iqbal sahib ہمارے پاس lobby میں تشریف لائے ہیں he is Federal Minister ہمارے بڑے distinguished senior پارٹی رہنما ہیں I welcome him in the House.

(اس مرحلہ پر نو منتخب رکن جناب احمد اقبال چودھری نے حلف اٹھایا
اور حلف رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: جی، جناب ممتاز علی صاحب آپ بات کر لیں۔

جناب ممتاز علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ میں آج سب سے پہلے اللہ پاک کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے دوسری مرتبہ اس اسمبلی کا حصہ بنایا اور اس کے بعد حلقے کے تمام غیرت مند دوست احباب، پیپلز پارٹی کے غیرت مند ورکرز اور تمام ساتھی جنہوں نے مجھ جیسے ایک مڈل کلاس ادنیٰ سے کارکن کو اس اسمبلی کا حصہ بنانے میں اپنا کردار ادا کیا کیونکہ جس طرح میرے فاضل ممبر دوست کہہ رہے تھے کہ انہوں نے مختلف پارٹیوں کے ساتھ مقابلہ کیا ہے میں تو آج حکومت کے ساتھ مقابلہ کر کے یہاں پر پہنچا ہوں۔ حکومت کے تمام تر جبر اور زیادتوں کے باوجود آج پھر بھی میں اس اسمبلی کا حصہ ہوں۔

ہم اس اسمبلی کا حصہ پہلے بھی تھے اور آج بھی ہیں۔ آج حکومت کا حصہ ہونے کے باوجود بھی ہم نے تمام تر زیادتیوں کو برداشت کیا لیکن آج ہم پھر حکومت کا ساتھ دینے کے لئے اس اسمبلی میں موجود ہیں۔ میرے پاس اپنی لیڈر شپ کا شکریہ ادا کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں، جنہوں نے مجھ پر اعتماد کرتے ہوئے میرا ساتھ دیا تاکہ میرے رزلٹ کو کسی طرح سے بھی چوری نہ کیا جاسکے تو میں ان کے ساتھ ساتھ آپ کو بھی مبارکباد پیش کروں گا، میرے لئے آپ پہلے بھی بہت قابل احترام ممبر تھے اور آج بھی ہیں کیونکہ میں پہلے بھی آپ کی دل سے respect کرتا تھا، اب آپ کو اللہ پاک نے ایک منصب دیا ہے تو میں امید کروں گا کہ جو ہمارے ساتھ زیادتیاں کی گئی ہیں آپ اس کا ازالہ کریں گے۔ الیکشن جیتنے کے بعد بھی ہمارے لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے اور ہمارے اوپر ایف آئی آرز کاٹی جارہی ہیں تو میں آپ سے request اور امید بھی کروں گا کہ آپ اس کی فی الفور انکوائری کروائیں گے کیوں اس طرح کیا جارہا ہے کیونکہ ہماری پاکستان پیپلز پارٹی تو part of the government ہے ؟ ہم چیف منسٹر صاحبہ کو بھی مبارکباد پیش کرتے ہیں کیونکہ پاکستان پیپلز پارٹی وہ جماعت ہے جس نے پہلی خاتون وزیر اعظم شہید محترمہ بینظیر بھٹو کو منصب دیا اور آج آپ دیکھیں کہ جو لوگ ہماری پارٹی کو باتیں کرتے تھے کہ آپ نے ایک خاتون کو منصب دیا ہے لیکن ہم اس کے باوجود آج چیف منسٹر صاحبہ کا ساتھ دے کر ان کے بھی ہاتھ مضبوط کرنا چاہتے ہیں۔ مگر ہم یہ امید اور توقع کریں گے کہ ہماری بہتری کے لئے کچھ کیا جائے کہ میں اس پسماندہ حلقے سے ہوں کہ جو جنوبی پنجاب اور بلوچستان کا ہی نہیں بلکہ پورے پاکستان کا سب سے پسماندہ حلقہ ہے۔ میرے چار سے پانچ پوائنٹس ہیں جس طرح سعید اکبر نوانی صاحب بات کر رہے تھے کہ گندم کا issue ہے تو بالکل گندم کا issue بہت بڑا issue ہے، گندم کی فصل کے لئے اگر کسان نے مہنگی کھاد اور ادویات خریدی ہیں تو آج ان سے سرکاری ریٹ پر گندم خریدی جانی چاہئے۔ صوبہ سندھ میں پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت ہے وہاں پر 4 ہزار روپے فی من گندم لوگوں سے خریدی جارہی ہے۔ ہمارے ہاں مین مسئلہ امن و امان کی صورتحال کا ہے تو امن و امان کی صورت حال کو کنٹرول کرنے کے حوالے سے proper لائحہ عمل اختیار کیا جائے اور صرف آپریشن آپریشن ہی نہ کیا جائے کیونکہ میں خود اس کا victim ہوں۔ میری تمام یونین کونسلز کچے کے علاقے میں ہیں، باقی میرے حلقے میں جو میرے حکومتی

ساتھی تھے جو کہ میرے ساتھ election contest کر رہے تھے انہوں نے ایک ارب روپے کا ڈویلپمنٹ فنڈ الیکشن کے دوران دینے کا کہا مگر میرا ایک ارب روپے نہ سہی تو 10 کروڑ روپے حصہ تو بنتا تھا وہ بھی نہیں دیا گیا تو کوئی بات نہیں مگر اب آئندہ کے لئے ہمارے ساتھ انصاف ہو۔ یہاں پر تمام معزز ممبران میری بات سن رہے ہیں نہ ہمارے پاس میٹھا پانی ہے اور نہ ہی ہمارے پاس پورے حلقے میں ایک بھی بوائز یا گرلز کالج ہے تو آپ دیکھیں کہ اس طرح کی تمام محرومیاں میرے حلقے میں پائی جاتی ہیں، پھر جبر بھی وہاں کیا گیا جہاں پر 40 سال سے پاکستان پیپلز پارٹی سیٹ جیتتی آرہی تھی آپ اس چیز کے گواہ ہیں آپ نے بہت سپورٹ کی ہے میں آپ کو appreciate کروں گا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! باقی جو یہاں پر میرے دوست احباب آئے ہوئے ہیں، میں ان کا بھی شکر گزار ہوں جو آج اسمبلی کی گیلری میں بیٹھے ہیں میں ان کی وجہ سے آج یہاں اسمبلی میں پہنچا ہوں۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: چاند صاحب! بہت شکریہ۔ No clapping in the gallery and no shouting please.

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! آپ نے ہاؤس کو چلانا ہے ہم نے تو چار سال اپوزیشن دیکھی ہے اور ان چار سالوں میں، میں نے دہشت گردی کی FIRs اپنے اوپر کروائی ہیں، اُس حکومت سے تو مجھے کوئی امید نہیں تھی لیکن میں اِس حکومت سے امید رکھتا ہوں کہ برابری کی بنیاد پر ہمارے ساتھ سلوک کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اب جناب شعیب صدیقی اپنی بات کریں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ اھدنا الصراط المستقیم: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں اور اس کے بعد اپنی استحکام پاکستان پارٹی کے صدر جناب عبدالعلیم خان، پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت، میاں نواز شریف اور میاں شہباز شریف، مریم نواز صاحبہ

اور حمزہ شہباز شریف صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے اپنی بھرپور حمایت اور سپورٹ دی جس کی بدولت مجھے آج اس ایوان کا تیسری مرتبہ ممبر منتخب ہونے کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ میں اس کے ساتھ ساتھ پی پی۔149 کی غیور عوام کا تہہ دل کے ساتھ شکر گزار ہوں اور انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ ان کی شبانہ روز محنت کی وجہ سے مجھے آج اس اسمبلی کا ممبر منتخب ہونے کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ بہتر یہی تھا کہ جب یہاں پر اپوزیشن کے دوست موجود تھے تو میں اس موقع پر بات کرتا کیونکہ ہم نے تو یہ سیکھا ہے کہ جب آپ اپنے محسنوں کو بھول جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ آپ کو بھول جاتا ہے۔ آج اس ایوان میں شور شرابہ یہ صرف ان کا وہ مکافات عمل ہے جو کہ انہوں نے 2018 سے 2022 تک کیا ہے، انہوں نے 8 فروری کے الیکشن میں فارم۔47 کے پیچھے چھپنے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات کا شکر ہے کہ ہم نے 21 اپریل کو انہیں فارم۔45 پر ہرایا ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ میں 21 ہزار سے زائد ووٹوں کی lead سے جیتا ہوں۔ ہم نے انہیں فارم 47 کے پیچھے چھپنے نہیں دیا۔

جناب سپیکر: شعیب صاحب! ایک سیکنڈ میں آپ کو روک رہا ہوں۔ منان صاحب! رمیش صاحب! You could not be there in the gallery like this; you have to be back in the House. Please no shouting. جی شعیب صاحب!

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! میں آپ کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ میں نے اپنی سیاسی زندگی کا سفر آپ کے زیر سایہ شروع کیا اور مجھے پہلی دفعہ 2004 میں آپ کی شفقت اور محبت سے اس اسمبلی کا ممبر بننے کا اعزاز حاصل ہوا تھا۔ میں وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ ملکی تاریخ میں پہلی دفعہ اس رمضان بازار کے اندر نہ ذخیرہ اندوزی ہوئی نہ blackmailing ہوئی اور لوگوں کو اشیائے خورد و نوش ان کی دہلیز پر ملیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم الیکشن لڑ کر آئے ہیں، اپوزیشن جو شور مچا رہی ہے آج genuine طور پر اس ملک میں مہنگائی کا مسئلہ ہے، لوگ بجلی اور سوئی گیس کے بلوں سے پریشان ہیں، لوگ روزمرہ زندگی کی اشیائے ضرورت سے پریشان ہیں۔ میں حکومت وقت سے یہ گزارش کروں گا کہ ہمیں کوئی کمیٹی form کر کے ایسی اصلاحات لانی چاہئیں جن سے ایک عام آدمی کی زندگی کو آسان بنایا جا سکے۔ اپوزیشن صرف چور

مچائے شور کا نعرہ لگا کر رہی ہے، یہ آج ایف آئی آرز دکھا رہی اگر مجھے پتا ہوتا تو میں بھی وہ ایف آئی آرز لے کر آتا کہ جب ایک مہینے کے اندر انہوں نے چار چار دہشت گردی اور ڈکیتی کے پرچے ہمارے اوپر کئے، چادر اور چار دیواری کا تقدس بھی پامال کیا لیکن آج یہ اس مکافات عمل پر رو رہے ہیں حالانکہ انہوں نے جو بویا تھا آج وہی کاٹ رہے ہیں، لہٰذا حوصلے کے ساتھ اسے پیش کریں۔

جناب سپیکر! اس شعر پر اپنی بات کا اختتام کروں گا کہ:

افق کی صورت قبا سے سراغ ہمارا ملتا ہے
ہمارا خون ستاروں میں جگمگائے گا
ہمارے بعد کہاں یہ وفا کے ہنگامے
کون کہاں سے ہمارا جواب لائے گا

بہت شکریہ

جناب سپیکر: any of the other newly elected members جی، ملک صاحب!

جناب فلک شیر اعوان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ، میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کروں اتنا کم ہے جس نے مجھ پر کرم نوازی فرمائی۔ اس کے بعد میں اپنی قیادت میاں محمد نواز شریف، میاں شہباز شریف اور وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا اور مجھے ٹکٹ دیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے بعد میں اپنے حلقے کی عوام کا جتنا بھی شکریہ ادا کروں اتنا ہی کم ہے، انہوں نے بڑی محنت اور لگن سے مجھے ووٹ دیئے اور یہاں اسمبلی میں پہنچایا۔ میرا حلقہ انتہائی پسماندہ ہے جس میں مجھے بہت زیادہ challenges ہیں اور سب سے بڑا challenge ضلع تلہ گنگ کی بحالی ہے۔ میں آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ ضلع تلہ گنگ کو فی الفور بحال کیا جائے اور وہاں پر ضلعی انتظامیہ لگائی جائے۔ اس کے علاوہ بھی وہاں بہت زیادہ challenges ہیں چونکہ انتہائی پسماندہ علاقہ ہے، پچھلی حکومت نے وہاں پر جو کام شروع کئے وہ ادھورے چھوڑ کر چلے گئے لیکن ہم نے انہیں پورا کرنا ہے۔ میں پھر استدعا کروں گا کہ ضلع کی بحالی میرے لئے بہت

بڑا challenge ہے۔ لہٰذا میری گزارش ہو گی کہ آپ اس میں میری مدد فرمائیں اور ہمارے ضلع کو بحال کیا جائے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! شکریہ۔ عدنان صاحب! You have to be very precise جی عدنان افضل چٹھہ صاحب! No clapping no shouting, no shouting in the galleries, no shouting in the galleries.

جناب عدنان افضل چٹھہ: جناب سپیکر! Thank you very much for giving me time میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں اور اس کے نام سے اس معزز ایوان میں اپنا پہلا address شروع کرتا ہوں In the name of most merciful and with His blessings آج اللہ تعالیٰ نے یہ موقع دیا کہ ہم نے پنجاب سے تحریک انصاف کی ایک جیتی ہوئی سیٹ win کی۔ میں میاں نواز شریف صاحب اور صدر پاکستان مسلم لیگ (ن) کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ who posed his unended trust on me and gave me the party ticket twice, in general election and by-elections. I am very grateful for his trust on me اور محترمہ وزیر اعلیٰ صاحبہ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جن کی وجہ سے میں اس معزز ایوان میں کھڑا ہوں۔ I also like to thank the leadership of Pakistan People's Party specially Mr. Ali Gillani کہ انہوں نے Charter of Democracy پر عمل کرتے ہوئے In its true letter and spirit, they withdrew their candidate, I also like to thank the Christian community, honorable parliamentarian members who were running and helping in my campaigns میں آپ سے یہ share کرنا چاہتا ہوں کہ جب اس کرسچیئن کمیونٹی کے پاس we went to them during the campaign اور انہوں نے ہمارے ساتھ یہ share کیا کہ they had tears in their eyes and they told me کہ جب میڈم چیف منسٹر صاحبہ I was celebrating Easter on Easter Holiday with them انہوں نے کہا کہ ہمارے لئے وہ موقع تھا جب میڈم چیف منسٹر صاحبہ ہیلی کاپٹر سے

دو دفعہ نیچی اتریں پھر ان لوگوں کو گندے مندے میلے کپڑوں میں پیار کیا اور ان کے ساتھ خوشیاں منائیں۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ کرسچئن منیارٹیز they all got together ان کے Pastors اور ان کے Fathers they have....

جناب سپیکر: چٹھہ صاحب! Government has got nothing to do with your elections وہ تو ان کی goodwill ہے آپ اپنی بات کریں۔

جناب عدنان افضل چٹھہ: جناب سپیکر! میں صرف gesture share کرنا چاہتا ہوں جو میری پارٹی نے initiatives لئے ہیں۔

جناب سپیکر: چٹھہ صاحب! پلیز آپ اپنی بات کریں۔

جناب عدنان افضل چٹھہ: جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میرے حلقے کی stay تھی اس میں لوگوں نے تعمیر و ترقی کو ووٹ دیا ہے اور پی ٹی آئی کا جو narrative تھا narrative of hate , narrative of incompetence, narrative of trading the blame culture اس کے خلاف گئے ہیں اور اس حلقے کی حالت یہ تھی کہ یہاں پر ابھی بھی dozens of kilometers سڑکیں muddy tracks ہیں یہاں پانچ لاکھ کی آبادی کے لئے ایک بھی ٹراما ہسپتال نہیں ہے۔

and it is in Central Punjab, it is in District Gujranwala and it is in newly constituted district Wazirabad. یہاں پر ایک لاکھ کی آبادی کا ایک ایسا شہر ہے جہاں پر لوگوں کے پاس پینے کے لئے صاف پانی نہیں ہے، لوگ campaign کے دوران یہ مطالبات لے کر آتے تھے کہ پانی اتنا گندا ہے کہ کُلی کرنا مشکل ہے۔ اگر بارش ہو جائے تو گھر کے اندر نہیں آسکتے، ہر تیسرے گھر کے باہر ایک جوہڑ ہے۔ اس حلقے کی یہ حالت ہے جس حلقے سے اس صوبے کے چیف منسٹر تک nominate کئے جاتے رہے اور لیڈر شپ provide کی جاتی رہی۔ میں امید کرتا ہوں کہ پاکستان اور صوبہ پنجاب میں جو ترقی کا سفر اب شروع ہوا ہے اس کے ثمرات پنجاب کے اس حلقے میں بھی پہنچیں گے۔ یہاں کی بچیاں بھی میڈم چیف منسٹر صاحبہ کے vision کے ثمرات سے فائدہ اٹھائیں گی۔

جناب سپیکر: شکریہ، چٹھہ صاحب! تشریف رکھیں-Ahmad ! Do you want to?

جناب احمد اقبال چودھری: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: No clapping in the galleries, please restrain بھائی please briefly کریں میں تمام معزز مہمانوں سے کہہ رہا ہوں کہ. no shouting , no clapping پلیز خیال کریں۔

جناب احمد اقبال چودھری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ، میرا نام احمد اقبال ہے اور میں ضلع نارووال کی تحصیل ظفروال کے حلقہ پی پی۔54 سے صوبائی اسمبلی کا ممبر منتخب ہو کر آیا ہوں۔ میں سب سے پہلے اپنے حلقے کی 3 لاکھ 82 ہزار عوام کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے مجھ پر اعتماد کیا، میں اپنی جماعت کی قیادت کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اس ضمنی انتخاب میں مجھے پارٹی کی نمائندگی کے اہل اور قابل سمجھا۔ اس وقت پنجاب کا یہ ایوان پاکستان کا سب سے قدیم ایوان ہے۔ مجھے یہ اعزاز حاصل ہو رہا ہے کہ میرے بزرگ خان بہادر چودھری عبد الرحمٰن خان 27 سال اسی ایوان کے ممبر رہے اور انہوں نے اس وقت انگریز دور میں مظلوم مسلمانوں کی آواز بلند کی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج 2024 میں ایک دیہاتی حلقے سے منتخب ہو کر آیا ہوں اس وقت پنجاب کے دیہاتوں میں بسنے والے شہریوں کی نظریں اس ایوان پر ہیں کہ آج ہمارے بڑے شہروں میں تمام سہولیات موجود ہیں لیکن پنجاب کا دیہاتی شہری آج بھی پینے کے صاف پانی کا انتظار کر رہا ہے، اپنی گلی اور نالی کے پانی کے نکاس کے بندوبست کا انتظار کر رہا ہے۔ اس وقت ہر دیہات میں ہر جگہ ہمیں کوڑے کے ڈھیر نظر آتے ہیں۔ ہمارے دیہاتوں میں نوجوانوں اور بچوں کی ایک بڑی تعداد ہے جن کے پاس کوئی گراؤنڈ یا پارک موجود نہیں ہے۔ اس ایوان پر ذمہ داری ہے کہ جس طرح پاکستان کی قومی اسمبلی نے اٹھارہویں ترمیم کے تحت اختیارات اس اسمبلی اور صوبے کو سونپے آج سب کی نظریں ہم پر ہیں کہ ہم ان کو یہ اختیارات کب دیں گے۔ اپنی سیاسی جماعتوں کے کارکنوں کو کب یہ موقع دیں گے کہ انہیں کہیں گے کہ آپ جائیں اور کونسلر کا الیکشن لڑیں، یونین کونسل کا الیکشن لڑیں یہ آپ کے وسائل ہیں آپ خود ہی مسائل حل کریں۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ کا

شکریہ ادا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اس پانچ سالہ دور میں ہم پنجاب کو امن، تعلیم اور ترقی کا گہوارہ بنانے میں کامیاب ہوں گے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: احمد صاحب! شکریہ۔ No photography , no filming in the galleries, I would request the honorable members پلیز اس چیز سے اجتناب کریں otherwise the security people will ask you to kindly leave. Please no shouting, احمد صاحب! انہاں نوں اشارہ کرو، ایک ہی اشارہ کافی ہونا چاہیدا اے۔ اب ہم Call Attention Notices لیتے ہیں۔ Please no shouting, no shouting. چودھری نواز صاحب! آپ بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

چودھری محمد نواز: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: چودھری نواز صاحب! briefly بات کرلیں چونکہ پھر باقی ایجنڈے پر بھی جانا ہے۔ please no shouting, چودھری نواز صاحب! I won't allow you, پلیز آپ بیٹھ جائیں۔ چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ I will not allow your member to speak, if anybody of you shout again کسی ایک نے اور آواز نکالی تو I will ask جو نعرے بازی کر رہے ہیں انہیں گیلری سے باہر نکال دیں۔ حد ہو گئی ہے please kindly refrain from doing this, no shouting and no clapping جی چودھری صاحب!

چودھری محمد نواز: نحمدہ و نصلی علیٰ رسول الکریم۔ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے مجھے اس ایوان میں پہنچایا اور میں اپنے قائدین میاں نواز شریف صاحب، میاں شہباز شریف صاحب، محترمہ مریم نواز صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرے قائدین نے مجھ پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ میں اپنے حلقے کی عوام کا بہت زیادہ شکریہ ادا کرتا ہوں جن کے ووٹوں کی طاقت اور ان کی دُعاؤں سے میں اس ایوان میں پہنچا ہوں۔

میرا حلقہ پی پی-158 ہے۔ میں ایک زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں۔ میرے مد مقابل چودھری مونس الہیٰ امیدوار تھا۔ پاکستان تحریک انصاف کی سینئر قیادت نے میرے حلقے میں ہر قسم کا حربہ استعمال کیا لیکن ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، عوام کے تعاون اور دعاؤں سے اور میرے قائدین کی پالیسیوں کی وجہ سے ان کے تمام حربے ناکام بنا دیئے ہیں۔ میرے قائدین کی پالیسیاں ملک کو خوشحالی کی راہ پر گامزن کرنے والی ہیں۔ ہم نے اپنے قائدین کی صلاحیتوں کی بدولت اور عوام کی محبت کی وجہ سے تاریخی کامیابی حاصل کی ہے۔ میں اس عزم کا اظہار کرتا ہوں کہ اپنی وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز صاحبہ کی سرپرستی میں صوبہ پنجاب کی ترقی و خوشحالی اور عوام کی فلاح و بہبود کے لئے دن رات محنت کروں گا۔

جناب سپیکر: چودھری محمد نواز صاحب! بہت شکریہ۔ جی، رانا راشد منہاس صاحب! آپ briefly and quickly بات کر لیں۔ I have to carry on with the business.

جناب راشد منہاس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اس مقدس ہاؤس میں بات کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر Visitors' Gallery میں نعرے لگائے گئے)

جناب سپیکر: Please order in the galleries. اگر آپ لوگ ایسا کریں گے تو میں آپ کے معزز ممبر سے کہوں گا کہ وہ آپ کو گیلری سے باہر لے جائیں۔ اگر آپ نے shout کرنا ہے تو assembly premises سے باہر چلے جائیں۔ You are no more allowed here.

جی، رانا راشد منہاس صاحب!

جناب راشد منہاس: جناب سپیکر! میں اپنے حلقے کی عوام کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے مجھے منتخب کر کے اس ایوان میں بھیجا ہے۔ میری خوش قسمتی ہے کہ میں ایک کارکن کی حیثیت سے پہلی مرتبہ اسمبلی میں آیا ہوں۔ میری یہ بھی خوش قسمتی ہے کہ یہ حلقہ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد شہباز شریف صاحب کا ہے۔ یہاں سے وہ سال 2013 سے لے کر آج تک ایم این اے منتخب ہوتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ حلقہ نوے فیصد دیہی علاقوں پر مشتمل ہے۔ میں کسانوں اور اپنے زمیندار بھائیوں کے حقوق کے لئے اس اسمبلی میں آواز بلند کروں گا۔ پہلے ہی بارشوں کی وجہ سے کسانوں کا بڑا نقصان ہوا ہے۔ اب کسانوں کو اپنی گندم کی فصل فروخت کرنے کے لئے باردانہ نہیں مل رہا۔ حکومت کے مقرر کردہ rate پر کسانوں سے گندم نہیں خریدی جا رہی۔ میں کسانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے یہ گزارش کروں گا کہ ان تک فوری طور پر باردانہ پہنچایا جائے اور ان کو گندم کی فصل کے مناسب rates دیئے جائیں۔

جناب سپیکر! 2013 سے 2018 تک میاں محمد شہباز شریف صاحب نے اس حلقے میں تقریباً 150 کے قریب واٹر فلٹریشن پلانٹس لگوائے تھے لیکن اب وہ بند پڑے ہیں۔ میرے حلقے کی عوام کو پینے کے لئے صاف پانی میسر نہیں ہے۔ میری گزارش ہے کہ میرے حلقے میں یہ سب واٹر فلٹریشن پلانٹس فوری طور پر operational کئے جائیں تاکہ لوگوں کو پینے کے لئے صاف پانی میسر آ سکے۔

جناب سپیکر: رانا راشد منہاس صاحب! جب آپ وزیر اعلیٰ صاحبہ سے ملیں گے تو تب یہ باتیں کر لیجئے گا۔ Very warm welcome to the House. ہم سب آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ جی، رانا افضال حسین صاحب!

رانا افضال حسین: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس ایوان میں بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ میں سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ کا بڑا مشکور ہوں کہ اُس نے مجھے اس ضمنی الیکشن میں عزت دی۔ میں نے تحصیل ناظم کی حیثیت سے اپنا سیاسی سفر شروع کیا۔ اُس کے بعد میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دو دفعہ رُکن قومی اسمبلی منتخب ہوا اور اب میں اس ضمنی الیکشن میں اس ایوان میں آیا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کے بعد قائد محترم میاں محمد نواز شریف صاحب اور صدر پاکستان مسلم لیگ (ن) میاں محمد شہباز شریف صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں بڑا پُر اُمید ہوں کہ صوبہ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف کی لیڈر شپ میں ترقی کرے گا اور ایک پُر امن و ترقی یافتہ

صوبے کے طور پر اُبھرے گا۔ میں پی پی-139 کی عوام کا بڑا مشکور ہوں جنہوں نے مجھ پر بھرپور اعتماد کیا ہے۔ میں یہاں پر جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے میرے حلقے میں اپنے عزیزوں سے گزارش کر کے میری کافی مدد کی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنا احتجاج ختم کر کے
ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر! میں آخر میں یہی کہوں گا کہ یہ بات بھی زبانِ زدِ عام ہے کہ گندم کے حوالے سے کسانوں کا بڑا نقصان ہو رہا ہے تو میں آپ کی وساطت سے حکومت سے عرض گزار ہوں کہ وہ کسانوں کی گندم کے حوالے سے سوچ کر اس کا کوئی مناسب حل نکالے کہیں ایسا نہ ہو کہ اگلی فصل کی کاشت ہی نہ ہو سکے اور ہمارے لوگ گندم کو ترسنا شروع ہو جائیں۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان صاحب! first of all I thank you بڑی اچھی پارلیمانی روایت ہے کہ آپ ہمیشہ حزب اختلاف کے دوستوں کے پاس جاتے ہیں اُن کے ساتھ along with other couple of members, I thank you once again for bringing them back to the House.

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ کے حکم کے مطابق میں حزب اختلاف کے پاس گیا تھا تو انہوں نے کوئی ایسی غیر مناسب شرط نہیں رکھی انہوں نے وہی بات کی جس پر پچھلے چند دنوں سے پورے ایوان کا گندم کے حوالے سے consensus ہے تو رانا آفتاب احمد خان صاحب، جناب محمد معین الدین ریاض قریشی صاحب اور جناب شہباز احمد صاحب یہ تینوں اصحاب میرے ساتھ آئے اور اُن کا خیال یہی تھا کہ سپیکر صاحب آج کے ایجنڈا میں گندم کے issue کو بھی اگر شامل کر لیں اور ہمیں اس issue پر بات کرنے کا پورا موقع ملے تو ہم ایوان میں واپس جانے کو تیار ہیں۔ میں نے حزب اختلاف کے دوستوں کی وہ بات آپ کے سامنے رکھی اور آپ کا شکریہ کہ آپ نے پارلیمانی روایت کو آگے بڑھایا اور اس پر ابھی آپ خود بھی بات کریں گے کہ میں اس issue کو کسی بھی طرح نہیں جانے دینا چاہتا لیکن آپ کی یہ رائے درست تھی کہ گندم کے issue کی بات کرتے ہوئے جب ہم political point scoring پر چلے جاتے ہیں تو گندم کا issue پیچھے رہ

جاتا ہے اور political point scoring کو زیادہ weightage ملتا ہے اور پھر یہ بھی ہوتا ہے کہ میں یہاں پر بیٹھا ہوں میرے اور دوست بھی یہاں پر بیٹھے ہیں تو اُس کا جواب دینے کو ہمارا بھی دل چاہے گا۔ میں چار دن سے یہ دیکھ رہا ہوں کہ اگر صرف گندم پر بات ہو تو اس ایوان سے حکومت کی طرف ایک pressure جا رہا ہے اور یہ pressure اس لئے جا رہا ہے کہ جو بات معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے ہو رہی ہے اُس سے تقریباً ملتی جُلتی بات معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے بھی ہو رہی ہے۔ رانا آفتاب احمد خان، جناب محمد معین الدین ریاض قریشی اور جناب شہباز احمد کا بھی بہت شکریہ اور خصوصاً قائد حزب اختلاف کا بھی شکریہ کہ انہوں نے positive gesture کا مظاہرہ کیا۔

جناب سپیکر: رانا آفتاب احمد خان! یہ بات درست ہے کہ میں نے جب جناب سمیع اللہ خان صاحب سے درخواست کی کہ وہ آپ کے پاس جائیں، undoubtedly it's your right to protest اور آپ نے پولیس کے جو واقعات بتائے ہیں اُن کے حوالے سے میں نے وزیر پارلیمانی امور سے کہا ہے کہ اس کو دیکھیں اور ہم نے اس حوالے سے پولیس کے کچھ لوگوں کو بھی بلوایا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ میری گزارش سُن لیں۔ جناب سمیع اللہ خان صاحب ہمارے پاس آئے تھے procurement of wheat میرا اکیلے کا issue نہیں ہے یہ پورے پنجاب کا issue ہے۔ آپ نے اس میں بڑی grace show کی ہے کہ یہ معزز ممبران کا معاملہ ہے اور اس میں جو جو متاثرین ہیں وہ بھی آ جائیں گے تو میرے خیال میں یہ معاملہ resolve ہو جائے گا لیکن آپ high handedness of police کو دیکھیں گے There should be a check and balance. ان کی reforms تو ہو نہیں سکتیں کیونکہ They are mentally ill and sick people. تو میری گزارش یہ ہے کہ wheat کا بہت بڑا مسئلہ ہے اور اس وقت کسانوں کی گرفتاریاں بھی ہو رہی ہیں We will confine ourself to the wheat issue. میں آپ سے گزارش کروں گا We should start the proceeding from the Leader of the Opposition. تاکہ اس سے بات آگے چلے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے ہم آج کے ایجنڈے کو بعد میں لے لیتے ہیں۔ وزیر پارلیمانی امور ایوان میں تشریف رکھتے ہیں اور یہ اُس کمیٹی کے بھی رُکن تھے جس کمیٹی نے deliberate کیا اور آج ایوان میں آنے سے پہلے and what I have been informed کہ حکومت ہمارے concerns کو کافی حد تک address کر رہی ہے کیونکہ یہ بات طے شدہ ہے کہ اُن کے پاس کچھ بھی available stocks ہیں farmer could not be left alone اُس کو اس بات پر چھوڑا نہیں جا سکتا. So, government is reviving it آپ نے اُس دن بڑی اچھی تجاویز دی تھیں اور اُس دن ہمارے کچھ معزز ممبران کی بڑی pertinent بات تھی انہوں نے کہا کہ حکومت نے جو پالیسی review کی ہے وہ بتادے تو پھر ہم اپنی بات کریں that was rightly said by Rashid Tufail, Hafiz Farhat, Ijaz Shafi and all other honorable members. I should keep on listing the names. اُس میں آپ کا بڑا اچھا input تھا۔ پھر آپ نے دیکھا کہ حکومت کی طرف سے بھی جتنے ممبران نے بات کی اُن کی بات اور آپ کی بات میں کوئی فرق نہیں تھا تو اس ایوان نے ایک sense of the House which the Honorable Minister took back to the Chief کی prevail Minister. اس بات پر انہوں نے وزیر موصوف سے کہا کہ آپ کے پاس stocks کی جو بھی position available ہے لیکن پھر بھی کسانوں کے ان grievances کو address ہونا چاہئے اور یہ اُس پر کچھ review کر رہے ہیں اور probably کچھ review کر بھی لیا ہے۔ So, I would invite کہ پورے House کے باقی business کو We will take it up later on and I put this question before the House according to the rules and suspending all other provisions, if we take the wheat issue for one hour. جو اس کے حق میں وہ "ہاں" کہیں اور جو اس کے خلاف ہیں وہ "ناں" کہیں۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: قائد حزب اختلاف اپنی بات کا آغاز کریں۔

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر: ملک صاحب! With an apology, I am just ringing the bells for five minutes. میں یہ چاہتا ہوں کہ once we sit for the discussion تو کوئی conclusive بات آپ کے سامنے آجائے۔ اجلاس کی کارروائی میں پانچ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی میں پانچ منٹ کا وقفہ کیا گیا۔)

(وقفے کے بعد جناب سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! ابھی یہاں پر منسٹر نہیں ہیں، جب وہ آجائیں گے تو پھر ہم بات شروع کر لیں گے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! Minister for Parliamentary Affairs ابھی میرے چیمبر میں تھے وہ ابھی آجاتے ہیں آپ اپنی بات شروع کریں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! Points تو انہوں نے نوٹ کرنے ہیں جب وہ آجائیں گے تو پھر ہم بات کر لیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، میں ملک ریاض صاحب کو موقع دے دیتا ہوں وہ بات کر لیں۔

جناب محمد ریاض: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ مجھے حلقے کے لوگوں نے دوبارہ اس ہاؤس میں بھیجا۔ میں 1997 میں پہلی مرتبہ منتخب ہو کر اِس ہاؤس میں آیا تھا اُس کے بعد پھر تین مرتبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے قومی اسمبلی میں نمائندگی دی۔ میں اپنی پارٹی کا، اپنی لیڈر شپ میاں محمد نواز شریف صاحب، میاں محمد شہباز شریف صاحب اور چیف منسٹر پنجاب محترمہ مریم نواز شریف کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں جس سیٹ سے منتخب ہو کر آیا ہوں یہ میاں حمزہ شہباز شریف صاحب کی چھوڑی ہوئی سیٹ ہے، یہ اندرون شہر کا حلقہ بنتا ہے اور یہ حلقہ پنجاب اسمبلی تک آتا ہے۔ میں میاں حمزہ شہباز شریف صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جن کی کاوش اور کوشش سے میں

یہاں اپنے حلقے سے منتخب ہو کر آیا ہوں۔ میں حلقے PP-147 کی عوام کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے رات دن محنت کر کے مجھے اس ایوان کے اندر بھیجا ہے۔

جناب سپیکر! اس ہاؤس کی جو دوماہ کی کارکردگی رہی ہے اس کا بھی بہت benefit ملا ہے کیونکہ چیف منسٹر پنجاب مریم نواز صاحبہ جو کہ چیف منسٹر پنجاب مریم نواز شریف صاحبہ کی جو دوماہ کی کارکردگی رہی جس طرح پنجاب کے طول و عرض میں رمضان المبارک کے دوران لوگوں کی دہلیز تک آٹا بھیجا گیا اور ہم اسی رمضان میں election campaign بھی کر رہے تھے تو چیف منسٹر صاحبہ کی کارکردگی کی وجہ سے بھی ہمیں اللہ تعالیٰ نے کامیابی دی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، please order in the House

جناب محمد ریاض: اور میں اپنے colleagues سے کہوں گا کہ یہ دو منٹ دے دیں ان کی مہربانی ہو گی کیونکہ جب ان کی حکومت تھی تو اُس وقت ہم ممبر قومی اسمبلی ہوا کرتے تھے تو ان کی کارکردگی بھی پاکستانی قوم کے سامنے ہے۔ میں پنجاب حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے پنجاب کے لوگوں کے لئے ایک لاکھ گھر بنانے کا اعلان کیا ہے اور پھر جس طرح پنجاب حکومت نے آٹے کی قیمت کو کم کیا، تقریباً 500 روپیہ فی بیگ پنجاب کے لوگوں کو ریلیف دیا گیا۔ جس طرح چیف منسٹر صاحبہ کی طرف سے پنجاب میں پانچ IT Cities بنانے کا اعلان کیا گیا۔ طلباء کے لئے سود فری بائیک دینے کا جو اعلان کیا گیا، جس بناء پر پنجاب میں ضمنی الیکشن میں ہم اور ہمارے اتحادی تمام کے تمام کامیاب ہو کر اس ہاؤس کے اندر پہنچے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اور میں آپ کا اور اس ہاؤس میں بیٹھے تمام لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے بولنے کا موقع فراہم کیا۔ اس سے بڑھ کر میں اپنے حلقہ PP-147 کے عوام کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے کامیاب کر کے اس ایوان تک پہنچایا۔ بہت مہربانی، شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب! بہت شکریہ۔ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن! آپ تشریف لے آئیں۔ جناب احمد خان صاحب! آپ please بات شروع کریں۔

بحث

گندم کی خریداری پر عام بحث

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! منسٹر صاحب کی مہربانی کہ وہ تشریف لے آئے ہیں۔ میں بات شروع کرنے سے پہلے یہ ضرور کہوں گا کہ جو موجودہ حالات چل رہے ہیں، ہمارا 26۔اپریل کو پرامن protest تھا، ہمارے سینئر ممبر رانا آفتاب احمد خان صاحب نے بھی اس پر بات کی اور ہمارے باقی ممبران کے بھی تحفظات تھے۔ میں آپ کو ایک request کروں گا کہ ہمارے لوگوں کے گھروں پر جو چھاپے پڑے ہیں وہ 26۔اپریل کو نہیں پڑے بلکہ وہ 25۔اپریل رات کو پڑے ہیں یعنی وہ گھروں میں تھے اور جن پر یہ سارا ایکٹ ہوا وہ 25۔اپریل کی رات کو ہوا۔ اگلے دن کو پتا چلنا تھا کہ ہمارا جو احتجاج ہے وہ پرامن ہے یا نہیں ہے؟ آپ نے وہ کمیٹی بنائی ہے ہم اس کی proceeding آگے چلائیں گے اس کے علاوہ میں ایک اور بات کروں گا چونکہ وقفہ سوالات سے پہلے میرا پوائنٹ آف آرڈر تھا اور آپ نے کہا کہ میں آپ کو بعد میں ٹائم دیتا ہوں تو میری چونکہ تین سے چار باتیں اکٹھی ہو گئی ہیں تو میں پہلے ان کو ضرور آپ کے سامنے لاؤں گا۔ ایک بات یہ ہے کہ ہمارے ممبران کی day one سے سیکرٹریٹ میں Privilege Motions کا کافی بزنس اکٹھا ہو چکا ہے تو میں یہ ضرور request کروں گا کہ آپ نے جو ابھی سپیشل کمیٹی بنائی ہے، میرے خیال میں اگلے ہفتے تک ہماری Standing Committees بن جائیں گی تو اس میں کم از کم یہ ہو جائے کہ ان ممبران کو اپنی تحاریک استحقاق پڑھنے کا موقع مل جائے اور اس کے بعد آپ کی کارروائی شروع ہو جائے گی لہٰذا آپ کو ہمارے تمام ممبران کی تحاریک استحقاق next business میں ضرور لانی چاہئیں کیونکہ ہم پاکستان تحریک انصاف کے جتنے بھی ممبرز ہیں جو اس وقت اس side پر بیٹھے ہیں ہمارے ساتھ ایک ہی کام ہو رہا ہے کہ ہمارا تو privilege ہی breach کر رہے ہیں اور تو ان کے پاس کوئی کام کوئی نہیں ہے۔ میں آپ سے ضرور request کروں گا کہ کل، پرسوں جس وقت بھی آپ مناسب سمجھیں ہمارا بزنس ضرور لے کر آئیں تاکہ ہمارا کم از کم کام start تو ہو جائے۔ آپ کی Special Committees

جتنے دنوں میں شروع ہوتی ہے تو ابتدائی طور پر وہ کام شروع ہو جائے گا جب ہماری Privilege Committee بن جائے گی۔

جناب سپیکر! میں نے گندم پر آپ کی دو تین باتیں سنی ہیں، آپ کی گورنمنٹ کے end پر ابھی میڈیا پر بھی کچھ بات سنی اور اس کے بعد بھی میں میڈیا کو دیکھتا رہا ہوں۔ اب بات یہ ہے کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ اس معاملے میں قطعاً serious نہیں ہے۔ یہ میں آپ کو اپنا ذاتی دکھ بتا رہا ہوں کہ مجھے ایک مہینے کی payment پر 2500 روپے فی 40 کلو گرام آفر ہوئی ہے یعنی payment بھی ایک مہینے بعد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ نے اپنی گندم دینی ہے تو ہمیں دے دیں۔ چلیں، میرا ایک علیٰحدہ سسٹم ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو agriculturist ہوتے ہیں تو ان کے پاس ایک بہت اچھی option ہوتی ہے، ہم نے بیچنا اپنی ماں کو ہوتا ہے یعنی زمین بیچنی ہوتی ہے وہ سمجھیں کہ ہم نے اپنی ماں کو بیچ دیا ہے لیکن ہم اتنے تنگ ہوتے ہیں کہ ہم یہ کام بھی کر جاتے ہیں۔ ہمارے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہوتا جب بیٹی کی شادی کرنی ہو، جب باپ، ماں اور بھائی اور بہن کوئی بیمار ہو تو ہم یہ کام بھی کر گزرتے ہیں۔ خدانخواستہ میں کوئی یہ community base بات نہیں کر رہا لیکن اگر کوئی بزنس مین ہو گا تو وہ کبھی بھی اپنی فیکٹری یا اپنی مل میں سے کوئی چیز نہیں بیچے گا کیونکہ اس کے باہر گارڈز کھڑے ہوتے ہیں کہ اندر داخل ہونے والوں کے لئے بھی CCTV کیمرہ لگا ہوتا ہے۔ آپ بھی ہمارے میں سے ہی ہیں۔ آپ کے بزرگ اور باپ دادا بھی کھیتی باڑی سے وابستہ ہیں اور ہم بھی کھیتی باڑی سے وابستہ ہیں۔ اس وقت میں نے تین چیزیں آج میڈیا میں دیکھی ہیں۔ میں نے پہلی چیز دیکھی ہے کہ انہوں نے بارڈر کھولنے کا اعلان کیا ہے جو کہ ذرائع سے ثابت ہے یعنی ذرائع کی یہ خبر ہے کہ یہ inter provincial boarder کھول رہے ہیں۔ ایک اور بہت بڑا ظلم ہو رہا ہے یعنی اس وقت بارڈر کھولنے کا مطلب کیا ہے کہ آپ آڑھتی کو facilitate کریں گے اور دوسرا آپ گورنمنٹ پالیسی subsidies کر رہے ہیں یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ جو ہماری پالیسی پر پورا اترتا ہو گا تو اس کے لئے ہم 400 سے 600 روپے تک subsidized کر رہے ہیں، اب وہ پالیسی کیا ہے اس پالیسی کو میرے خیال میں ابھی اس وقت تک، یہ 2 بجے کی خبر ہے اور میں میڈیا بڑے غور سے دیکھتا رہا ہوں لیکن 4 سے 5 بجے تک پالیسی کا کوئی اعلان نہیں ہوا۔ اگلی بات جو ہمارے وزیر اعظم صاحب،

تو definitely ہمارا ایک سیاسی فورم بھی ہے اور ہم ساڑھے بارہ کروڑ عوام کے نمائندے ہیں اور میں ضرور یہ کہوں گا کہ ان کے پاس اپنا اختیار نہیں ہے، وہ لاعلم بھی ہیں اور وہ جو بات کر کے گئے ہیں کہ پاسکو گندم خریدے گی اور میں نے 18 لاکھ ٹن گندم خریدنے کا پاسکو کو کہہ دیا ہے۔ اگر آپ کی ان کے ساتھ قربت ہے اور اُسی طرح برقرار ہے تو آپ ایک بات ان کو سمجھا دیں کہ پورے پنجاب میں پاسکو نہیں ہے، مجھے ذاتی طور پر 10،8 سے 12 ڈسٹرکٹ کا پتا ہے کہ جہاں پر پاسکو نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ پاسکو کیسے خریدے گی اور میں نے ان لوگوں سے رات کو بات کی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس تو پیسے نہیں ہیں اور اگر ڈائریکٹ پاسکو وفاق سے پیسے لے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ:

ہم خاک ہو جائیں گے تیری زلف کے سر ہونے تک

سیدھی سی بات ہے کہ پاسکو کے پیسے آتے آتے زمیندار اور کاشتکار بیچارہ اس وقت تک ختم ہو جائے گا۔ اس وقت KPK میں ہماری جماعت کی گورنمنٹ ہے اور میرے خیال کے مطابق ہمارا پچھلی دفعہ خیبر پختونخوا کا 12 لاکھ ٹن کا ٹارگٹ تھا اس دفعہ اُنہوں نے 18 لاکھ ٹن کا ٹارگٹ کیا ہے۔ خیبر پختونخوا نے پنجاب کے کسان کو facilitate کر دیا ہے کہ اگر آپ KPK میں گندم بیچنا چاہتے ہیں تو وہ خریدنے کے لئے تیار ہے۔ آپ ان کو کہیں کہ اس بات پر نہ جائیں یہ حُبِ علی اور بُغضِ معاویہ والا کام نہ کریں، کسان کو اجازت دیں اگر وہ کسان خود اپنی گندم KPK لے کر جاتا ہے تو وہ وہاں گندم بیچے۔ بارڈر کھولنے کا مطلب جو مجھے سمجھ آرہا ہے جو پہلے بارڈر کھولنے کی روایت ہوتی ہے کہ آپ ڈپٹی کمشنر سے پرمٹ بنواتے ہیں ڈپٹی کمشنر آپ کو پرمٹ دیتا ہے اس کی ایک reason ہوتی ہے اُس reason کے بعد آپ کا بارڈر کُھلتا ہے۔ اس وقت جو گندم کے ریٹ کی position ہے وہ 25 سو سے 3 ہزار روپے ہے یہ بات کر کے آپ کو بھی ازبر ہو چکی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بارے میں ہم سب ادھر بے بس نظر آرہے ہیں۔ اس وقت سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں ہے کہ آپ گندم خریدنے کی ایمرجنسی لگائیں، گندم آپ ایمرجنسی طور پر خریدیں، فلور ملز والوں کے آگے کسان کو نہ بیچیں، آڑھتیوں کے آگے کسان کو نہ بیچیں، یہ حکومت صرف TikTok بنانے کے لئے بیٹھی ہے شام کو TikTok بن جاتی ہیں اس پر نہ جائیں کوئی عملی کام کریں۔ میرے خیال میں جو گندم سرپلس پڑی ہے اگر حکومت میں جرات ہے کہ جو

وفاقی حکومت کاSeptember میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ آپ گندمimport کریں جو گندم ابھی آپ کیportsپر پڑی ہوئی ہیں اُس کے بارے میں یہ inquiry کروائیں اور definitely اُس میں اُس وقت کا وزیر اعظمinvolve ہو گا۔ مجھے ایک بات بتائیں میں آپ کے توسط سے ان سے یہ بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ باقی ہر بات پر یہ same page پر تھے ہمیں مارنے میں، ہمارے گھر توڑنے میں، ہمیں گھروں سے بھگانے میں، ہمیں 9,9 مہینے بچوں سے نہ ملنے دیا گیا اُس میں یہ same page پر تھے ایک گندم کیimport کا اُس وقت کی پنجاب گورنمنٹ کو پتا ہی نہیں چلا؟

جناب سپیکر! یہ نا قابل معافی جرم ہے یہ criminal offence ہے، یہ مذاق نہیں ہے۔ آپ کے پاس کسان باہر پڑے ہوئے ہیں نومبر میں آپ نے کسان کو lollypop دے دیا کہ گندم کاشت کرو۔ ہمارے پاس بہت اچھی option ہوتی تھی کہ ہم canola کاشت کرتے، ہم canola کی طرف چلے جاتے تھے پچھلی دفعہ زیادہ لوگ canola کی طرف گئے اور early cotton کی طرف آیا۔ early cotton کا ہمیں کیا فائدہ ملتا ہے، ہمیں کسان کو یہ فائدہ ملتا ہے کہ جب ہماری پہلی pick ہوتی ہے تو بڑا ideal time ہوتا ہے 10۔ جون سے لے 10۔ جولائی تک early cotton کی ہماری پہلی pick ہوتی ہے اُس وقت میں کسان کے پاس ذرا پیسوں کی shortage ہوتی ہے وہ یہ کر لیتا ہے کہ اُس کے پاس پیسے آجاتے ہیں۔ اس دفعہ حکومت نے کسانوں کو یہ lollypop دے دیا جس سے ہمارا canola بھی ختم ہو گیا اور ہم early cotton پر بھی نہیں گئے، ہم اب cotton پر جا رہے ہیں اور میں آپ کے توسط سے ان کو یہ ایک بات بتا دوں کہ دونوں چیزوں کا بحران آجائے گا۔ cotton کا sowing season ہے اس وقت میرے district میانوالی میں اس موسم میں مجھے ذاتی طور پر پتا ہے کہ ہم 50 فیصد کاٹن پر چلے جاتے تھے لیکن اب اس وقت 1 ایکڑ بھی کاٹن کا کاشت نہیں ہوا اُس کی کیا وجہ ہے اُس کی پہلی وجہ یہ ہے کہ اس وقت کسان کی گندم باہر پڑی ہے بارشیں ہو چکی ہیں harvesting جو harvester کے ساتھ ہونی ہے وہ نہیں ہوئی جو thresher کے ساتھ harvesting ہے وہ ابھی باہر پڑی ہے دوسری بات یہ ہے کہ بجلی کے bills کا پہلے یہ ہوتا تھا کہ اس موسم میں کچھ تھوڑے بہت پیسے آجاتے تھے ہمارے لوگ ٹیوب ویل کے بل ادا کر دیتے تھے۔ اب گندم باہر پڑی ہے کسان sowing کر نہیں سکتا اور اُس کے بجلی کے کنکشن واپڈا والے کاٹ رہے ہیں، اب چوں کہ ہمیں restrict کیا گیا ہے

کہ آپ گندم پر ہی بات کریں اب گندم کی بات کے ساتھ ساتھ ان کا اعمال نامہ ہم آپ کو کیسے نہ دکھائیں یہ ہمارے سارے کام سے related ہے۔ انہوں نے سولر کے پروگرام رکھ دیئے ہیں، انہوں نے جو agriculture کو پیسے دینے ہیں وہ انہوں نے دیئے اچھا اُن چیزوں کا فائدہ کیا ہو گا؟

جناب سپیکر! ایک کہاوت ہے کہ مرغی پکانے کے لئے مرغی ضروری ہے آپ گھی کا بندوبست کر لیں، آپ پیاز کا بندوبست کر لیں جب تک مرغی نہیں ہو گی آپ مرغی نہیں پکا سکتے۔ جب تک یہ گندم خرید نہیں کریں گے، ہم نے باقی چیزوں کو کیا کرنا ہے، باقی instrument کو کیا کرنا ہے؟ میں ایک چیز جو بار بار ہو چکی ہے گندم کے ریٹ کے بارے میں بات ہو چکی ہے سب کچھ ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! میں تین چیزوں پر ان کو تجویز دوں گا اگر یہ تجاویز لے لیں کیوں کہ یہ تجویز دینے کا وقت ہے اور ٹائم نہیں ہے۔ آپ خود بھی نوٹ کر لیں آپ کے جتنے tube wells والے کاشتکار ہیں سب سے پہلے اُن کے لئے یکم تاریخ آجاتی ہے اُن کو یہ سہولت دی جائے کہ چھ ماہ کی اُن کی installments کی جائیں اور اُن کو یہ حکومت subsidize کرے، جس طرح بلوچستان گورنمنٹ subsidize کر رہی ہے۔ مرکزی حکومت ہمارے سامنے IMF کا بہانہ بناتی ہے۔ یہ بلوچستان سے اس کے بارے میں ریکارڈ منگوالیں وہاں پر جو hard area ہے وہاں پر بلوچستان گورنمنٹ subsidize کرتی ہے بلوچستان تو سارا ٹوٹل ہی hard area ہے، وہاں بجلی کے بل میں 67 فیصد بلوچستان گورنمنٹ subsidize کر رہی ہے ایک تو یہ کر دیں۔ دوسرا یہ کسان پر اتنی مہربانی کر دیں میں ابھی کم بتا رہا ہوں ہمارے وزیر موصوف فرما رہے تھے کہ ہم نے ساڑھے 12 ایکڑ کے کاشتکار کو target کیا ہوا ہے تو ساڑھے 12 ایکڑ کے کاشتکار کی 15 من گندم نہیں ہوتی وہ تو 50,50 من گندم لیتا ہے۔ میں نے پہلے بھی عرض کی تھی کہ 35 من فی ایکڑ گندم کا criteria بنالیں پھر یہ sixty to seventy percent گندم سے کسان کا گزارہ ہو جائے گا۔ اگلی بات جو انہوں نے carriage کا rate رکھا ہے، یہ rate بڑی عجیب بات ہے پچھلی دفعہ 60 روپے فی 40 کلو گرام تھا، جو نگران گورنمنٹ نے بھی ہمارے کئے ہوئے 60 روپے کو کم نہیں کیا تھا، انہوں نے کم کر کے 30 روپے فی 40 کلو گرام کر دیا ہے اُس کو کم از کم 100 روپے رکھیں تا کہ چھوٹا کاشتکار جب منڈی سے آپ کے procurement center پر آئے تو اُس کو کچھ تو

benefitہو۔ چوتھی بات یہ ہے اب PASSCO جس ایریا میں گندم خریدے گی اُس کے ساتھ آپ کم از کم کسان کو اتنا relief دے دیں کہ جہاں پنجاب گورنمنٹ گندم خریدتی ہے PASSCO کو بھی کہیں کہ آپ اُن areas میں بھی چلے جائیں جہاں پر آپ پہلے خرید نہیں کرتے تھے چوں کہ وزیر اعظم صاحب نے 18 لاکھ ٹن کا اگر سچ بولا ہے تو پھر وزیر اعظم صاحب کے 18 لاکھ ٹن سے یہ surplus ہو جائے گا، overlap کر جائے گا۔ آپ PASSCO کا دائرہ کار تھوڑا بڑھائیں اگر آپ PASSCO کا دائرہ کار بڑھا دیں گے تو آپ کا Food Department اور PASSCO جب دونوں مل کر اُن علاقوں میں جائیں گے جہاں پر پہلے PASSCO نہیں تھا تو پھر کسان compensate ہو جائے گا۔ اگر یہ ہماری تجاویز کو سمجھتے ہیں ٹھیک otherwise تو ہم کسان کے ساتھ کھڑے ہیں ہم اب بھی یہاں سے اُٹھ کر باہر گئے تھے کسان کے ساتھ ہم نے solidarity ظاہر کی ہے۔ آخری بات یہ ہے کہ پولیس کو انہوں نے جن کاموں پر لگایا ہوا ہے اب پولیس کا رُخ کسانوں کی طرف ہو گیا ہے آپ بھی کسان کے بیٹے ہیں آپ بھی ایک زمیندار گھرانے سے ہیں میں بھی زمیندار گھر سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جتنے رتبے بھی دے، آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک رُتبہ دیا ہے لیکن آپ کی base تو وہی ہے جب کسی کسان کو یہ گھر سے پکڑیں گے اُس کا کیا قصور ہے؟ اُس کا یہی قصور ہے کہ وہ اپنی گندم بیچنے کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے اُس کے نصیب میں ایک حلال رزق لکھا ہے، جس کے لئے وہ چھ مہینے محنت کرتا رہا ہے اُس کو بیچنے کے لئے اور اُس کی وہ قیمت جو آپ ہی کی گورنمنٹ نے مقرر کی ہے وہ اس گورنمنٹ سے کوئی زیادہ بھی نہیں مانگ رہا وہ قیمت جو انہوں نے خود مقرر کی ہے ان سے وہ مانگ رہا ہے اُس کے مانگنے پر بھی پولیس اُن کو اُٹھا کر لے کر جا رہی ہے۔ میرے اپنے تھانے، میرے اپنے ڈسٹرکٹ میں پولیس والے مجھے ٹیلی فون کر رہے ہیں کہ آپ نے لاہور نہیں جانا اسی طرح مجھے فیصل آباد اور آپ کے ڈسٹرکٹ قصور سے بتایا گیا ہے آپ نے لاہور نہیں جانا۔ بات یہ ہے کہ یہ پاکستان تحریک انصاف، پاکستان مسلم لیگ (ن) اور پاکستان پیپلز پارٹی کا ہی معاملہ نہیں بلکہ یہ مشترکہ پورے پنجاب کا معاملہ ہے اور میں جو آپ کو بار بار جھنجھوڑ رہا ہوں مجھے پتا ہے کہ آپ خاموش نہیں بیٹھے لیکن میں آپ کو اس لئے جھنجھوڑ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جس جگہ پر بٹھایا ہے اس جگہ پر آپ امر بھی ہو سکتے ہیں کیونکہ کئی ایسے بھی ممبر ہیں جو اس جگہ پر بیٹھ کر گئے

ہیں جن کو آج دن تک کوئی یاد بھی نہیں کرتا تو میں آپ کو یہ بتادوں۔ پہلی مرتبہ یہ ہوا ہے مجھے آپ سے امید ہے کہ کسان کے معاملے میں آپ ان کو آنکھیں دکھائیں گے، ہمیں پتا ہے کہ آپ کو ان شاءاللہ کوئی اس کرسی سے نہیں ہٹا سکتا۔ لیکن اک دفعہ اکھاں وکھاؤ کسان تہانوں بڑیاں دعاواں دیون گے۔ یہ کار خیر ہے اور یہ سیاست چمکانے کا وقت نہیں ہے یہ میری تجاویز لکھ لیں یہاں پر میرے دوستوں نے بھی تقاریر کرنی ہیں میں تو دو دن تک بات کر سکتا ہوں کیونکہ میں ایک زمیندار اور کاشتکار کا بیٹا ہوں میرے پاس مواد ہے لیکن میں نے جو آپ کو تجاویز دی ہیں ان پر عملدرآمد کروائیں، میں آپ کو لکھ کر دیتا ہوں کہ کسان کے مسائل حل ہو جائیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: گزارش یہ ہے for all honorable members کہ گندم کی سپورٹ پرائس across the divide پورے پنجاب میں announce کی جاتی ہے جب میں across the divide کہہ رہا ہوں تو میں انڈیا اور پاکستان دونوں کی بات کر رہا ہوں۔ گندم کی سپورٹ پرائس کے پیچھے ایک حکمت ہے اور وہ حکمت یہ ہے کہ کسی صورت بھی یہ آپ کی breadbasket ہے اور یہ اس privilege سے deprive نہیں ہونی چاہئے کہ farmer feel کرے کہ اگر میں باقی cash crops کی طرف نہیں جا رہا بلکہ گندم کی فصل کی طرف جا رہا ہوں تو میری یہ پراڈکٹ جب میں اس کو reap کر لوں گا تو یہ for sure purchased ہو گی۔ اب اس حکمت سے باہر نہیں نکلا جا سکتا یہ گورنمنٹ بھی سمجھ رہی ہے اور میں نے آج گندم کے معاملے پر I have spoken to the Food Minister وہ خود اس چیز کا احساس کر رہے ہیں کہ کسان بہت اضطراب میں ہے انہوں نے مجھے چیف منسٹر صاحبہ کی بھی desire بتائی ہے کہ وہ خود اس چیز کو address کر رہی ہیں، پارلیمانی امور کے منسٹر بھی اس کمیٹی کے ممبر ہیں۔ اس کمیٹی نے اپنی deliberations more or less کی ہیں لیکن یہ بڑے burning issues ہیں، میں تو یہ سمجھ رہا ہوں کہ جو بجلی کے بل اس وقت کسانوں کو بھیجے جا رہے ہیں اس میں line losses کا بہت جھگڑا پڑا ہوا ہے کہ کسانوں کو overbilling کی جا رہی ہے اور وہ اپنی line losses at the cost of farmer ٹھیک کرے تو how is this possible? اور یہ جھگڑا پچھلے تین سالوں سے چل رہا ہے۔ پچھلے تین سال کے بجلی کے بل جو کہ کسانوں کے pending چلے آ رہے ہیں وہ آپ کے اور میرے علم میں بھی ہے کہ وہ a cross the province ہیں اور deferred payment کے طور پر چھوٹے کسانوں پر بھی millions of rupees کے bills ہیں، جب واپڈا سے پوچھا جاتا ہے کہ آپ

نے ایسا کیوں کیا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس line losses ہیں تو آپ تین سالوں سے یہ جھگڑا تک resolve نہیں کر سکے۔ Meaning by کہ اگر اسی parameter پر ہم بحث میں رہے کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے پاس stocks موجود ہیں اور واپڈا کے پاس line losses کے issues ہیں اور ان سب چیزوں کی قربانی صرف کسانوں نے دینی ہے تو that is not happening sir, government has to and government will یہ purchase ہو گی۔

وزیر پارلیمانی امور ! اپوزیشن لیڈر کی طرف سے پانچ تجاویز آئی ہیں ۔ پاسکو کے assigned districts ہیں اب جن اضلاع میں فیڈرل گورنمنٹ پاسکو کو operate کرتی ہے وہاں 18 لاکھ ٹن کی procurement کا ایک target fix کیا ہے، اب remaining districts میں فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے operations ہیں، یہ تجویز احمد خان بھچر صاحب دے رہے ہیں جو کہ بڑی معقول تجویز ہے، ان کی پانچوں تجاویز میرے خیال میں آپ کو pen down کرنی چاہئیں اور pen down کر کے آپ فوڈ منسٹر صاحب اور چیف منسٹر صاحبہ سے fairly بات کریں اور Leader of the Opposition has spoken باقی ممبرز کی بھی ضرور بات ہو گی لیکن I think he has spoken largely on behalf of every member sitting here on the left side, انہوں نے کسانوں کی جو موجودہ تکالیف ہیں وہ بیان کی ہیں کہ if a farmer is not given his dues تو next crop بھی نہیں ہو گی۔ اس میں کیا حکمت ہے کہ گندم کی سپورٹ پرائس کیوں رکھی جاتی ہے تو necessarily next year wheat کے متعلق ہم بات نہیں کر رہے ہم اس فصل کی بات کر رہے ہیں جو اس فصل کے تیار ہونے کے بعد جس کی بیجائی کرنی ہے جیسا کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اس وقت کاٹن کا sowing time ہے اور farmer کے پاس پیسے نہیں ہیں تو آپ کا ایک بہت بڑا area uncultivated رہ جائے گا so, you will be having another crisis, crisis after crisis. This needs to be addressed on war footing آپ کسان کے معاملے پر اس کو پلیز ذرا دیکھیں اور آج آپ کے پاس sense of the House آگئی ہے we have spent hours day before, when our friends from opposition boycotted. There were some excellent inputs by members from the Treasury Benches سب کی تقریباً unanimous بات تھی کہ آپ اس کے پیچھے جو بھی reasons ہیں

چاہے آپ کے پاس گندم کے stocks زیادہ ہیں and whatever the cost government has to bear to pay the farmers for his efforts جو کہ اس کی محنت ہے اس پر اس کو منجدھار میں نہ چھوڑیں۔جی،رانا شہباز صاحب!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! یہاں پر بہت دنوں سے باتیں کی جارہی ہیں اب مئی کا مہینہ شروع ہونے میں ایک دن باقی ہے لیکن کسان بہت زیادہ پریشان ہے کہ کب ہماری گندم خریدی جائے گی۔ دوسرا آپ نے ایک کمیٹی بنائی ہے جس میں رانا اقبال صاحب بھی شامل ہیں تو میں ان سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کیا پرائیویٹ سیکٹر اتنا مضبوط سیکٹر تھا کہ اس نے 22 لاکھ میٹرک ٹن گندم باہر سے منگوانے کی منظوری لی پھر یہ 35 لاکھ میٹرک ٹن گندم کیسے باہر سے آگئی، ایک سوال یہ ہے؟ دوسرا میرا سوال یہ ہے کہ جب یہاں پر ہماری پنجاب حکومت بن گئی اور آٹے پر اتنی بڑی سبسڈی دیتے ہوئے رمضان میں مفت آٹا دیا گیا تو پنجاب گورنمنٹ کی جو گندم تھی پنجاب کی سبسڈی میں وہ کیوں نہیں دی گئی اور پرائیویٹ سیکٹر کس طرح سے اتنا ہیوی ہو گیا کہ پنجاب گورنمنٹ کی گندم نہ جا سکی ہمارے محکمہ فوڈ کے گودام بھرے پڑے ہیں لیکن محکمہ فوڈ نے جو سبسڈی دی ہے اس میں ہماری گندم کیوں نہیں جا سکی، یہ بھی ایک بہت بڑا سوال ہے؟ اس پر ایک کمیٹی بھی بننی چاہئے اور جو افسران یا منسٹر صاحبان اس کے ذمہ دار ہیں ان سب کی اس حوالے سے انکوائری ہونی چاہئے کہ یہ اتنا بڑا انگہبان پیکج جو دیا گیا ہے جس کی منظوری بھی اس ایوان سے لی گئی اس ایوان نے لوگوں کو ریلیف دینے کے لئے منظوری دی تھی، پنجاب گورنمنٹ کا پیسا تھا، پنجاب گورنمنٹ نے اپنی گندم کیوں نہیں دی تو آج ہمارے گودام بھرے پڑے ہیں آج تو فوڈ منسٹر صاحب نہیں آئے لیکن وہ ہمیں بالکل بھی مطمئن نہیں کر سکے آج ہمارا زمیندار اور کسان بہت پریشان ہے ہماری 100 فیصد گندم بک چکی ہے جس میں سے کئی لوگوں نے 2600، 2500 اور کسی نے 2700 روپے فی من میں بیچی ہے گورنمنٹ کی ابھی تک کوئی پالیسی نہیں آئی نہ ہی کوئی تھیلا ملا ہے جو تھیلے مل رہے ہیں وہ محکمہ فوڈ یا پاسکو والے دے رہے ہیں وہ ایک تھیلے کے عوض آڑھتیوں سے پانچ پانچ سو اور ہزار ہزار روپے فی بیگ لے رہے ہیں اور وہ مارکیٹ میں لوگوں کو بیچ رہے ہیں تو یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ اگر ایسے کرپشن کو بڑھاوا دینا ہے تو غریب آدمی کو کیسے ریلیف ملے گا؟ میں آپ سے یہی گزارش کروں گا کہ جو بھی کرنا ہے اس کے لئے ابھی فوری کیا جائے۔

آج لاہور میں ہمارے کسانوں کی تنظیمیں آئی تھیں اور کچھ کسان ہمارے شہر جھنگ سے احتجاج کرنے آئے تھے تو لاہور پولیس نے ان کو گرفتار کر لیا ہے، یہاں پر منسٹر صاحب بیٹھے ہیں تو میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ جو ٹھوکر نیاز بیگ، چوک یتیم خانہ اور مال روڈ سے جن کسانوں کو گرفتار کیا گیا ہے ان کو رہا کیا جائے کیونکہ یہ جتنے کسان ہیں یہ اپنے بچوں کی روزی اور پاکستان کے مستقبل کو بچانے کے لئے آئے ہیں اور یہی وہ کسان ہیں جو 25 کروڑ لوگوں کی خوراک پیدا کرتے ہیں۔ بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: جی سبحانی صاحب!، میڈم آپ بھی گندم کے issue پر بات کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ رخسانہ شفیق: جی۔

جناب سپیکر: جی میڈم I will , turn by turn چلتے ہیں تا کہ تھوڑا conclude ہو جائے۔ جی، سبحانی صاحب!

جناب طارق سبحانی: نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ امابعد اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے آج کے اہم ایجنڈے پر مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ میرا تعلق بھی ایک زمیندار گھرانے سے ہے۔ میری اس ہاؤس میں second term ہے لیکن یقین کریں جو باتیں ہو رہی ہیں ہمارے لئے حلقوں میں جانا مشکل ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: Order in the House please سبحانی صاحب! پلیز۔

جناب طارق سبحانی: بے چارے زمیندار پریشان ہیں۔ زمیندار کا کیا قصور ہے کہ وہ غریب آدمی جو فصل بیچتا ہے اس وقت بھی وہ ادھار پیسے لے کر اللہ کے بھروسے پر اپنا سلسلہ شروع کرتا ہے کہ میں جو بیج لگانے لگا ہوں اللہ کے فضل و کرم سے چھ مہینے بعد یہ پایہ تکمیل تک پہنچے گا اور مجھے اس کا معاوضہ ملے گا۔ معاوضے کے لئے گورنمنٹ نے جو ریٹ fix کیا ہے میرے خیال میں وہ ریٹ enough نہیں ہے لیکن اب وہ ریٹ تو دور کی بات ہے آدھی قیمت 2500 روپے فی من لینے کے لئے بھی کوئی تیار نہیں ہے۔ زمیندار کے پاس تو یہی دس پندرہ دنوں کی بات رہ گئی ہے اس کے بعد پاکستان میں جو مڈل مین اور مافیا ہے سب کچھ اس کے ہاتھ میں آ جائے گا اور ہمیشہ وہی فائدہ اٹھاتا

ہے۔ زمیندار کا ٹائم تو گزر گیا اب اسے کچھ بھی نہیں ملے گا، پاکستان کی بد قسمتی ہے کہ ہمیشہ لینڈ مافیا ہی اس میں کامیاب ہوتا ہے۔ اگر یہ ساری زمینیں لینڈ مافیا خرید تا رہے گا تو ہمارا زمیندار تو پہلے ہی بڑا پریشان ہے کہ اس کے لئے زمیندارہ کے لئے جگہ ہی کوئی نہیں رہے گی تو وہ زمیندارہ کہاں کرے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ جو ہاؤسنگ سوسائٹیز کی شکل میں لینڈ مافیا ہے ان پر بھی کوئی قانون سازی ہونی چاہئے اور غیر قانونی سوسائٹیز صرف اپنے پیسے کے زور پر انتظامیہ سے NOC لے کر لوگوں سے پیسے پکڑ لیتے ہیں اور ان کی زمینیں خرید لیتے ہیں اور آج وہ زمیندار بے چارہ پریشان ہے کہ ان کے پاس زمین بھی نہیں ہے اگر کوئی تھوڑی بہت رہ گئی ہے جس پر انہوں نے کاشت کی ہے تو انہیں وہ معاوضہ بھی نہیں مل رہا۔ ان مشکل حالات میں جہاں پر ان کو بجلی کے مہنگے بل دینا پڑ رہے ہیں انہیں پانی کی مشکلات ہیں، ان کو بجلی کی مشکلات ہیں اس کے علاوہ انہیں لائنوں میں لگ کر زرعی ادویات لینا پڑتی ہیں۔ ہمارے دور میں جو ادویات تھیں وہ آج کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہیں۔ ایوان میں میرے جو معزز اراکین بیٹھے ہوئے ہیں ان کے دور میں کھادوں کی قیمتیں کہاں سے کہاں چلی گئیں اس وقت شاید میرے یہ معزز اراکین بھول چکے تھے کہ یہ زمیندار کی بنیادی ضرورت ہوتی ہے۔ میں چاہوں گا کہ ان چیزوں کا خیال رکھا جائے اور گندم کا جو ریٹ مقرر کیا گیا ہے کم از کم وہ ریٹ تو اسے ملے لیکن آج وہ ریٹ بھی نہیں مل رہا۔

جناب سپیکر! زمیندار بے چارہ روزانہ حکومت کی طرف دیکھ رہا ہے کہ حکومت اس کی گندم کی خریداری کے لئے کیا فیصلہ کرتی ہے۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ جو چھ ایکڑ کا زمیندار ہو گا وہ بھی باردانہ کے لئے apply کرے گا، ان کا تو سسٹم ہی نہیں چل رہا کتنے لوگ apply کریں گے۔ میں نے اپنے لوگوں سے check کیا ہے وہاں پانچ سے دس ہزار درخواست بھی نہیں آئی۔ میری استدعا ہے کہ زمیندار کے لئے کوئی آسانیاں پیدا کریں، ان کی جو اجرت رکھی گئی ہے وہ انہیں ملنی چاہئے۔ یقین کریں کہ ہم لوگوں کے لئے اپنے حلقوں میں، دیہاتوں میں جانا مشکل ہو جائے گا۔ کیونکہ لوگ ہم سے یہ پوچھتے ہیں ہم کیا جواب دیں گے، ہمارے پاس تو کوئی جواب ہی نہیں ہے۔ آپ نے جو کمیٹی بنائی ہے میری آپ کے توسط سے اس کمیٹی اور ہاؤس کے تمام ممبران جن کی اکثریت زمیندار گھرانوں سے ہے یہ ہم سب کی ضرورت ہے یہ پاکستان کی ضرورت ہے۔ اس پر کوئی seriously action لینا چاہئے۔ جو کہتے ہیں کہ ہمارے پاس گندم وافر مقدار میں

پڑی ہوئی ہے اس کا action لینا چاہئے کہ وہ وافر مقدار میں کیسے آئی؟ کس نے یہ فیصلہ کیا کہ باہر سے گندم import کرنی چاہئے؟ ان چند بندوں نے جو فیصلہ کیا انہیں اتنی سزا ملنی چاہئے کہ انہوں نے یہ غلط فیصلہ کیوں کیا؟ اگر ضرورت نہیں تھی تو انہوں نے گندم کیوں import کی؟ اس پر آپ کا اور ہاؤس کا serious concern ہے میں کمیٹی اور وزیر اعلیٰ محترمہ مریم صاحبہ سے مخاطب ہوں کہ اسے serious لیں اور زمیندار کے لئے کچھ کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: سبحانی صاحب! مہربانی۔ جی، جناب جنید افضل ساہی صاحب!

جناب جنید افضل ساہی: جناب سپیکر! ایک شخص بابے کے پاس دعا کرانے چلا جاتا ہے کہ بابا جی دعا کریں میرا پرائز بانڈ نکل جائے۔ جب وہ آستانے سے باہر نکلتا ہے تو اس کی جیب سے پرائز بانڈ نکل جاتا ہے۔ وہ واپس جا کر بابے سے کہتا ہے کہ بابا جی اوچیاں شاناں آلے اوتے پٹھیاں سمجھاں آلے اوپر ائز بانڈ جیب چوں نہیں سی کڈھاناں ایہہ پرائز بانڈ چوں انعام کڈھاناں سی۔

جناب سپیکر! This is almost the third consecutive sitting جس کے اندر آپ نے مہربانی کی کہ کسانوں کے اس issue پر discussion ہو سکے اور اس کے اندر اپوزیشن اور گورنمنٹ کی طرف سے جو نمائندے یہاں بیٹھے ہیں کافی اچھی سیر حاصل گفتگو ہوئی، کافی اچھی proposals discuss ہوئیں لیکن اس کا اثر یہ ہوا کہ اوچی کرسیاں آلے تے پٹھیاں سمجھاں آلیاں نے ایہہ کیتا اے کہ ہم کہہ رہے تھے کہ کسانوں کا مالی استحصال نہ کیا جائے لیکن اس level پر ان کا استحصال کیا جا رہا ہے کہ میرے فیصل آباد سے کافی کسانوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ جس طرح قائد حزب اختلاف نے کہا، رانا شہباز صاحب نے کہا اور آپ کے بھی علم میں ہے کہ پورے پنجاب سے کسان نمائندوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔ جو لوگ اپنا حق مانگنے آ رہے ہیں ان کا صرف مالی استحصال نہیں بلکہ پولیس انہیں physically torcher کر رہی ہے اور بغیر کسی پرچے اور ایف آئی آر کے انہیں اٹھا کر جیلوں میں ڈالا جا رہا ہے۔ یہاں پر منسٹر صاحب نے اپنے closing remarks میں ہمیں جو چند چیزیں بتائیں ان کے اندر ایک یہ بات تھی کہ اس وقت ان کے پاس گوداموں میں 2.7 ملین میٹرک ٹن گندم موجود ہے، انہوں نے import والا قصہ بھی بڑی تفصیل سے بتایا۔ میں آپ کے توسط سے صرف یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اگر گندم اتنی وافر مقدار میں ان کے

پاس سٹورز میں موجود تھی اور انہوں نے import بھی کر لی تھی تو خدارا یہ بتائیں کہ یہاں پر جو آٹے کی artificial قسم کی shortage create کی گئی ان کے خلاف اس حکومت نے کیا action لیا؟ میں یہ گزارش بھی کروں گا کہ آٹے کی ان لائنوں میں لگ کر میرے فیصل آباد کا ایک جوان بھی شہید ہوا اور کئی لوگ جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ خدارا اس ہاؤس میں کم از کم یہ قرارداد پاس کروائی جائے کہ جو لوگ آٹے کی اس artificial shortage کا باعث بنے اور جنہوں نے chaos create کیا ان کی وجہ سے جو لوگ ناحق مارے گئے ہیں اس وقت جو حکومت برسر اقتدار تھی، اس وقت یہاں پر جو وزیر خوراک تھے ان پر 302 کی ایف آئی آر نامزد کروائی جائے۔

جناب سپیکر! یہاں پر جس طریقے سے بھچر صاحب نے کافی تفصیل سے بتایا، آپ خود بھی اس چیز سے واقف ہیں کہ اگر کسان کو اس کی in puts کی اصل cost واپس نہ ملی تو اگلی دفعہ کسی قسم کی فصل لگانے کے قابل نہیں رہے گا۔ اس پر گورنمنٹ کو تھوڑی توجہ دینی چاہئے، تھوڑی سی شفقت کرنی چاہئے اور یہاں پر اس دن بھی different proposals discuss ہوئی تھیں جس طرح شوگر ملز والے ہمیں CPR دے کر deferred payments پر دو دو سال لٹکا دیتے ہیں اگر آج فی الفور گندم buying نہیں ہو سکتی تو خدارا یہ دو تین مہینے کی deferred payment پر گورنمنٹ promissory note کسانوں کو دے۔ دوسری یہ option دی گئی تھی کہ یہاں پر کم از کم اتنا ہی کر دیں کہ Infrastructure development پر جو خرچہ کیا جا رہا ہے زیادہ نہیں تو کم از کم جو دو تین مہینے کا بجٹ پیش کیا گیا تھا اسی کو curtail کر لیں اور اس کے اندر خصوصی طور پر ہم جو بلڈنگز پر وافر مقدار میں پیسے خرچ کرنے جا رہے ہیں ان کو reappropriate کر کے کسانوں سے ایک دفعہ گندم خرید لیں۔ میں نے اس دن request کی تھی اور آج پھر کروں گا کہ کم از کم کسان جسے نقصان ہو رہا ہے اگر ہم ساڑھے بارہ ایکڑ سے بڑے زمینداروں یا بڑے کاشتکاروں کو treat نہیں کرنا چاہتے یا انہیں oblige نہیں کرنا چاہتے تو کم از کم جو چھ ایکڑ والی پالیسی بنا رہے ہیں اس کے اندر جو غریب کسان ہے جس بندے کے پاس تن پر پہننے کے لئے کپڑے نہیں ہیں، پاؤں میں جوتا نہیں ہے، بچوں کو پڑھانے کے لئے اخراجات afford نہیں کر سکتا، کھانے کے لئے گھر میں روٹی نہیں ہے کم از کم اسے مزدور کی جو تنخواہ 32000 روپے ماہانہ ہے اس کے حساب سے اسے گورنمنٹ کی طرف

سے as a compensation چھ مہینے کی pay کی جائے پھر یہ جس پالیسی کے تحت buying کرنا چاہتے ہیں کر لیں، بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: ساہی صاحب! شکریہ۔ جی، اصغر حیات ہراج!

جناب محمد اصغر حیات ہراج: جناب سپیکر! آپ نے مجھے بات کرنے کے لئے وقت دیا میں اس کے لئے آپ کا بہت شکر گزار ہوں۔ As I already requested I would not be too long. میں صرف تین سے چار منٹ لوں گا۔ میں زیادہ repetitions بھی نہیں کروں گا۔ اس وقت سوسائٹی میں کسانوں کے حوالے سے جو agony and pain چل رہی ہے اس سے چھوٹے بڑے سب کسان اور زمیندار متاثر ہو رہے ہیں۔ ابھی آپ کے سامنے پانچ تجاویز رکھی گئی ہیں۔ میں government compulsions کو سمجھتا ہوں۔ یقینی طور پر حکومت کی اپنی مجبوریاں ہیں کیونکہ اس وقت ملک شدید financial crises سے دوچار ہے۔

جناب سپیکر! wheat crises کے حوالے سے میری آپ اور اس معزز ایوان کے سامنے ایک تجویز ہے اور اگر اس کو appropriate سمجھیں تو consider کر لیں۔ اس وقت تقریباً 80 فیصد harvesting ہو چکی ہے لیکن ہمارے حلقوں کے تمام کسان ابھی تک اس ایوان کی طرف بڑی آس اور امید کے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔ وہ دعائیں کر رہے ہیں کہ شاید انہیں یہاں سے کوئی اچھا relief مل جائے۔ میں اس حوالے سے جو تجویز دینے لگا ہوں شاید اس سے حکومت کو بھی کچھ comfort مل جائے اور کسانوں کا بھی circle آگے چل سکے گا۔ اس وقت fertilizers بہت زیادہ مہنگی ہو چکی ہیں اور بلیک میں فروخت ہو رہی ہیں۔ اگر اس وقت کسان کی مشکلات کا تدارک نہ کیا گیا اور اس سے اس کی گندم نہ خریدی گئی تو کسان کے پاس اگلی فصل کاشت کرنے کے لئے بھی کوئی way-out نہیں ہو گا کیونکہ ڈی اے پی کھاد مارکیٹ میں 12 یا 13 ہزار روپے میں فروخت ہو رہی ہے۔ میں آپ کے سامنے suggest کر رہا ہوں کہ کسانوں سے ان کی گندم instalments پر لینے کی offer کر دی جائے۔ آپ بے شک دو instalments کر لیں۔ پاسکو والے اور محکمہ خوراک پنجاب والے کسانوں سے ان کی گندم instalments پر خرید لیں۔ میں definitely اس چیز پر confirm ہوں کیونکہ میں نے اس حوالے مختلف لوگوں سے consult بھی کیا ہے۔ یہ بات میں اپنے طور پر نہیں کہہ رہا بلکہ

میں نے اس حوالے سے consult کیا ہے۔ اگر کسانوں سے ان کی گندم دو یا تین instalments پر خرید لی جائے تو کسانوں کا ایک circle چل پڑے گا۔ اس سے حکومت کو بھی کچھ relief مل جائے گا۔ اس حوالے سے کسانوں کو فوراً کچھ partly payment کر دی جائے اور کچھ payment بعد میں کر دی جائے۔ اس سے حکومت کو relief مل جائے گا، کچھ space بھی مل جائے گی اور کسانوں کا بھی ایک circle چل پڑے گا۔ میری submission صرف اتنی سی ہے کہ کسانوں سے گندم instalments پر خرید لی جائے، یہ ایک option ہے اور اس بابت بھی تھوڑی working کر لیں۔ میرے خیال میں کسان بھی کافی حد تک اس بات پر راضی ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! آپ نے جو پہلے فرمایا ہے اور آپ کی observation سو فیصد درست ہے کہ اگر آج کسانوں سے ان کی گندم کسی بھی terms and condition پر نہیں خریدی جائے گی تو پھر ان کے لئے اگلی فصل کاشت کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ اگلی فصل چاہے کوئی بھی ہو کسان اسے کاشت نہیں کر سکے گا۔ آپ نے بالکل rightly observe کیا ہے کہ گندم کی support price اس لئے زیادہ رکھی گئی تا کہ bumper crop حاصل کی جا سکے اور اس کے پیچھے یہی logic تھا۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسانوں سے ان کی گندم آج نہیں خریدی جاتی تو کسان کے پاس اگلی فصل کا بیج خریدنے اور 12 یا 13 ہزار روپے کی ڈی اے پی کھاد خریدنے کی سکت بھی نہیں رہے گی۔ ڈی اے پی کھاد کی ایک ایکڑ میں دو سے تین بوریاں ڈالی جاتی ہیں اور کسان کے پاس تو اسے خریدنے کے لئے بھی رقم نہیں ہو گی۔ بہر حال میں آپ کی اجازت سے اپنی بات کو conclude کرتے ہوئے کہوں گا کہ at least کسانوں سے ان کی گندم دو یا تین instalments پر خرید لی جائے تو میرے خیال میں شاید کچھ آسانی پیدا ہو جائے گی۔ میری گزارش ہے کہ کسانوں کے لئے کوئی نہ کوئی اور کچھ نہ کچھ تدارک فوری طور پر کیا جائے۔ اس وقت پورا پنجاب اس ایوان کی طرف دیکھ رہا ہے کیونکہ ہمیشہ گورنمنٹ پنجاب ہی گندم کو خریدتی ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ اب جناب علی حیدر گیلانی بات کریں گے۔

سید علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر! آپ نے مجھے اس important issue پر بات کرنے کا موقع دیا ہے تو اس کے لئے میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔ ہمارا کاشت کار بڑا حساس طبقہ ہے۔ یہاں پر بیٹھے ہوئے 60 فیصد معزز اراکین اسی background سے belong کرتے ہیں۔ آپ اور میں بھی کاشت

کار طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں ابھی اپنے حلقہ ملتان سے آرہا ہوں۔ میں اپنے حلقے کے کسی بھی گاؤں میں گیا ہوں تو وہاں کے لوگوں نے مجھ سے باردانہ یا گندم کے حوالے سے ہی سوالات کئے ہیں۔ یہ معاملہ صرف بڑے زمینداروں کا نہیں بلکہ چھوٹے کاشتکاروں کا بھی یہی issue ہے۔ اس وقت پنجاب کا ہر کاشتکار پریشان ہے کہ اگر اس کی گندم نہ خریدی گئی تو پھر وہ اپنی اگلی فصل کیسے کاشت کرے گا۔ ابھی مجھ سے پہلے خانیوال سے تعلق رکھنے والے معزز رکن اصغر حیات ہراج صاحب بات کر رہے تھے اور میں ان کی تجویز سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں کہ ہم کسانوں سے ان کی گندم instalments پر خرید لیں لیکن فوری طور پر اس کی procurement شروع کر دی جائے۔ بے شک کسانوں کو چار اقساط میں payment کر دی جائے۔ اگر حکومت کی seriousness ہو تو اس کے لئے اور بھی بہت سے formulas ہیں۔ حکومت کاشتکاروں کے نمائندوں کو بُلوا کر ان کے مسائل سُنے اور پھر انہیں فوری طور پر حل کیا جائے۔ گندم کی خریداری کے حوالے سے ہمیں آج یا کل تک کوئی حتمی فیصلہ لینا پڑے گا کیونکہ تقریباً 80 فیصد harvesting ہو چکی ہے۔ حکومت مارک اَپ کم کر لے اور کاشت کار support price کم کرنے پر بھی راضی ہو جائیں گے لیکن ہمیں اس مسئلے کا کوئی حل نکالنا پڑے گا۔ اگر کاشتکاروں سے ان کی گندم فوری طور پر نہ خریدی گئی تو یہ ایک بہت بڑا crisis بن جائے گا۔ بہتر ہے کہ حکومت اس مسئلے کو فوری طور پر حل کر لے کیونکہ اگر اس کا spillover ہو گیا تو پھر حکومت کو بہت زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب جناب وقاص محمود مان بات کریں گے۔

جناب وقاص محمود مان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O ایاک نعبد و ایاک نستعین O جناب سپیکر! دو ہفتے پہلے ہمارے وزیر خوراک نے یہاں ایوان میں کہا تھا کہ میں گندم کی خریداری کے حوالے سے بہت جلد حکومت کی پالیسی دوں گا۔ دو ہفتے گزر چکے ہیں لیکن آج تک ہمیں حکومت کی پالیسی کا علم نہیں ہو سکا۔ یہاں پر دونوں اطراف سے تعلق رکھنے والے معزز اراکین گندم کی خریداری کے حوالے سے ایک ہی طرح کی باتیں کر رہے ہیں لیکن حکومت اس issue کے حوالے سے serious نہیں لگ رہی۔ حکومت نے اس مسئلے کا حل کب نکالنا ہے؟ اس وقت تک تقریباً 70 یا 80 فیصد گندم کی harvesting ہو چکی ہے اور کسان اپنی فصل کم rate پر بیچنے پر مجبور ہے اگر

کسان کے ہاتھوں سے گندم نکل گئی اور حکومت نے آج سے دس دن بعد گندم خریدی تو اس کا فائدہ آڑھتی یا مڈل مین کو ہو گا اور غریب کسان کو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔کسان تو آج stretcher پر ہے، کسان تو آج مشکل میں ہے اور آپ آج اس کے لئے کچھ نہیں کر رہے اگر کل آپ گندم خریدیں گے تو اسے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ آج کسان اپنی گندم -/2500یا -/2600روپے میں فی من فروخت کرنے پر مجبور ہے۔پنجاب گورنمنٹ کہتی ہے کہ ہم نے روٹی -/16روپے کی کر دی ہے۔اگر کسانوں نے اپنی گندم -/2500یا -/2600روپے فی من کے حساب سے فروخت کرنی ہے تو پھر میں کہتا ہوں کہ آپ روٹی کی قیمت مزید کم کر کے 8یا 10روپے کر دیں۔

جناب سپیکر! ضلع شیخوپورہ میں پاسکو کی طرف سے گندم کی خریداری نہیں کی جاتی اور ضلع شیخوپورہ میں محکمہ خوراک نے گندم خریدنی ہے۔میرے حلقہ پی پی۔142 میں گندم ذخیرہ کرنے کے دو گودام ہیں۔میں نے دونوں گوداموں کا کئی مرتبہ visit کیا ہے۔کسان بے چارے ایک امید لے کر ان گوداموں میں جاتے ہیں اور وہاں سے انہیں پتا چلتا ہے کہ ابھی تک کوئی باردانہ نہیں آیا۔میں نے اپنے ڈی۔سی، ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرول اور انسپکٹر فوڈ سے معلوم کیا ہے اور انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ ابھی تک ان کے گودام میں باردانہ کا ایک تھیلا بھی نہیں آیا۔یہ حکومت کی seriousness نہیں ہے۔اگر وہاں پر باردانہ نہیں پہنچا، انہیں پالیسی کا پتا ہی نہیں ہے تو پھر گندم کی خریداری کب ہو گی؟ضرورت اس بات کی ہے کہ وزیر خوراک ایوان میں آئیں اور گندم کی خریداری کے حوالے سے حکومتی پالیسی بیان کریں اور پھر اس پالیسی پر فوری طور پر عمل درآمد کیا جائے۔یہاں پر سب معزز ممبران تقاریر کر لیں گے تو پھر کیا ہو جائے گا؟اس پر پالیسی دینا، عملدرآمد کرنا اور گندم کی خریداری کرنا حکومت کا کام ہے۔

جناب سپیکر! آپ اس بارے میں اپنا role play کریں۔وزیر خوراک کو اس ایوان میں بُلوائیں۔ہم پہلے بھی بہت تقریریں کر چکے ہیں۔حکومت ہمیں بتائے کہ انہوں نے کتنی مقدار میں گندم خریدنی ہے؟کسان اور ہمیں علم نہیں ہے کہ حکومت نے فی ایکڑ کے حساب سے کتنی گندم خریدنی ہے؟مہربانی فرما کر اس پالیسی کو clear کریں۔

جناب سپیکر: وقاص محمود مان صاحب! بہت شکریہ۔ اب میں چودھری حسان ریاض صاحب کو تقریر کے لئے invite کرتا ہوں۔

جناب محمد حسان ریاض: جناب سپیکر! میں اپنی تقریر کا آغاز مفکر پاکستان ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے شعر سے کروں گا اور انہوں نے کہا تھا کہ:

جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہ ہو روزی
اس کھیت کے ہر خوشۂ گندم کو جلا دو

جناب سپیکر! آج اس ایوان میں تمام معزز ممبران جس issue پر بحث کر رہے ہیں، بات کر رہے ہیں یا تجاویز دے رہے ہیں یہ انتہائی اہمیت کا حامل اس لئے بھی ہے کہ آپ کی حکومت پنجاب کا جو logo ہے اس میں بھی گندم کا سٹّہ بنا ہوا ہے۔ ہمارے صوبہ پنجاب کی ایک روایت رہی ہے کہ پرانے دور میں ہمیشہ گندم کی کٹائی کے موقع پر بیساکھی کا میلہ ہوا کرتا تھا جس میں لوگ جشن اور خوشی مناتے تھے کہ گندم کی کٹائی کا موسم آگیا ہے لیکن آج میں اپنے حلقے سے اس اجلاس میں شمولیت کے لئے آیا ہوں تو میں نے آج اپنے حلقے میں ہر ایک زمیندار کو پریشان دیکھا ہے۔ یہاں پر بات ہو رہی ہے کہ کسان کو جب اس فصل میں بچت نہیں ہو گی تو وہ اپنی اگلی فصل کیسے لگائے گا؟ میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں کہ اس وقت زمیندار اُس رقم کے لئے بھی پریشان ہے یعنی جس کسان کا نام باردانہ حاصل کرنے کے لئے آگیا اور اُس کو اپنی CDR بنانے کے لئے سکیورٹی کے لئے 500 روپے فی بوری دینا پڑے گے تو اُس کسان کے پاس اتنی رقم بھی موجود نہیں ہے اور وہ کسان سکیورٹی کی یہ رقم دینے کے لئے اپنے رشتہ داروں اور دوست احباب سے قرضہ لینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اگر باردانہ سنٹر کُھل گئے تو باردانہ لینے کے لئے CDR بھرنے کے لئے کسان کو رقم کی ضرورت پڑے گی۔

جناب سپیکر! پنجاب میں باردانہ کے لئے 8 لاکھ 22 ہزار کے قریب درخواستیں موصول ہوئی ہیں اور حکومت نے app کا جو نیا طریقہ بنا دیا ہے وہ app تین دن بند رہی ہے۔ ایک عام زمین دار جو چھ ایکڑ کا مالک ہے وہ اتنا tax savvy نہیں ہے کہ وہ ان apps کو operate کر سکے اور نہ ہی ہمارے دیہاتی علاقوں میں internet کی سہولت میسر ہے اُس کے باوجود بھی اُس app کو تین

دن بند رکھا گیا تاکہ باردانہ کے لئے کسانوں کی درخواستیں موصول نہ ہوں۔ ہمارے computerized circles کی گرداوریاں بن گئیں لیکن manual circles کے اندر چھ ایکڑ سے کم والے کسان بھی اپنی گرداوریاں نہیں کروا سکتے تو ہماری حکومت look busy, do nothing والا کام کر رہی ہے کہ ہم نے پالیسی متعارف کرا دی ہے لیکن حقیقت میں یہ کچھ بھی نہیں کر رہے۔ آج میرے حلقے کے سارے باردانہ سنٹرز بند پڑے ہوئے ہیں وہاں پر تالہ لگا ہوا ہے تو وہاں سے کس کو باردانہ ملنا ہے؟

جناب سپیکر! میں ایک نوجوان سیاست دان ہوں اور یہاں پر مجھ سے بے شمار senior سیاست دان بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ خود بھی مجھ سے senior ہیں۔ میرے دل میں سوال آتے ہیں کہ اس ایوان میں زمین دار سب سے زیادہ ہیں اور اس پنجاب کی economy زمیندارہ کی بنیاد پر ہے لیکن حالت یہ ہے کہ اگر ہم بیمار ہیں تو ہمیں انجینئر check کر رہا ہے یعنی ہمارے وزیر موصوف کا زمیندارے سے دُور دُور کا بھی تعلق نہیں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: Order in the House please. وزیر پالیمانی امور حکومت کی طرف سے اس ایوان کے سارے پارلیمانی business کے ذمہ دار ہیں تو آپ جو بات کہہ رہے ہیں وہ حکومت تک پہنچا رہے ہیں۔(قطع کلامیاں)

جناب محمد حسان ریاض: جناب سپیکر! میری عرض ہے کہ وزیر پارلیمانی امور یہ باتیں حکومت کو پہنچائیں یا جہاں مرضی پہنچائیں میں تو چاہتا ہوں کہ وزیر پارلیمانی امور میری یہ باتیں کہیں نہ کہیں ضرور پہنچائیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

MR. SPEAKER: Order in the House. Order in the House. No, remarks please.

جناب محمد حسان ریاض: جناب سپیکر! آپ نے کافی دن سے گندم کے اس issue پر بحث شروع کرائی ہوئی ہے تاکہ ہم اپنے جذبات کا اظہار کر لیں لیکن میں اس کشمکش میں تھا کہ میں اگر اپنے political career کو دیکھوں تو یہاں پر بولنے والے کی زبان کاٹ دی جاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ایک زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں اور میں اس ایوان میں زمینداروں کی نمائندگی کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اگر میں اس ایوان میں لکھی ہوئی قرآنی آیات کے نیچے کھڑا ہو کر اپنے حلقے کے عوام کے جذبات کی ترجمانی نہیں کروں گا تو پھر میں نے یہاں پر پہلے دن جو حلف اُٹھایا تھا وہ بے معنی ہے۔ ہمیں masquerade نہیں ہونا چاہیے We are playing the role of masquerades. ہم نے منہ پر mask پہنے ہوئے ہیں، ہم بات کچھ کر رہے ہیں اور اُس کے پیچھے حقیقت کچھ اور ہے۔ مجھے اس بات کا جواب چاہئے کہ آپ نے چھ ایکڑ کے کاشتکاروں کو باردانہ دینے کی پالیسی بنائی ہے تو چھ ایکڑ کے کاشتکاروں کی حالت یہ ہوتی ہے کہ جب وہ اپنی گندم کاٹتے ہیں اُس میں سے آدھی گندم پورا سال کھانے کے لئے رکھ لیتے ہیں اور باقی کی آدھی گندم اُن دکان داروں یا آڑھتیوں کو دے دیتے ہیں جن سے انہوں نے پچھلے پورے سال میں اُدھار لیا ہوتا ہے یعنی اُن کے پاس تو اتنی گنجائش ہی نہیں ہوتی کہ وہ گوداموں تک اپنی گندم پہنچائیں اور نہ انہوں نے کبھی گودام دیکھے ہوتے ہیں۔ وہ پورا پورا سال محنت کر رہے ہوتے ہیں جس سے اُن بے چاروں کے کپڑے بھی میلے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ نے relief دینا ہے تو سارے زمینداروں کو دیں۔ ہمارے اندر یہ تفرقہ پیدا نہ کریں کہ تُم چھ ایکڑ سے زیادہ کے کسان ہو اور تُم چھ ایکڑ سے کم کے کسان ہو۔ اس پالیسی سے آپ ہمارے اندر ایک نیا inferiority complex پیدا کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر زمیندار کی بات ہونی چاہئے کسی چھوٹے زمیندار یا کسی بڑے زمیندار کی بات نہیں ہونی چاہئے۔ میں یہ بھی سُنتا ہوں کہ اتنے ایکڑ والے کسان کو ٹریکٹر میں سبسڈی ملے گی۔ اب بات یہ ہے کہ جس کسان کے 12 ایکڑ ہوں اُس کی پورے سال کی بہت زیادہ آمدن بھی ہو گی تو 10 لاکھ روپے ہو گی تو وہ ٹریکٹر خریدنے پر اتنی بڑی رقم کیوں bound کرے گا؟ ہم laser machine کی بات کرتے ہیں کہ اُس پر چھوٹے کسان کو سبسڈی دی جائے گی اور حقیقت یہ ہے کہ آپ دو ہزار روپے کرائے پر laser machine حاصل کر لیں تو ایک ایکڑ کی laser ہو جاتی ہے اور کسان کو دوبارہ پانچ سال تک laser کروانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اسی طرح آپ ہَل اور دیگر زرعی آلات صرف اُن کاشتکاروں کے لئے مختص کر رہے ہیں جن کی یہ زرعی آلات لینے کی پسلی ہی نہیں ہے۔ آپ کو ایسی پالیسی ترتیب دینی چاہئے کہ "دَب کے واہو، تے رَج کے کھاؤ۔" کسانوں میں یہ رجحان

پیدا ہونا چاہئے کہ وہ کاشتکاری کے لئے رقبہ ڈھونڈیں یعنی ہمارے صوبہ پنجاب کا کوئی رقبہ بے آباد نہ رہ جائے لیکن افسوس ہے کہ آج جتنے رقبے والے لوگ ہیں وہ سوچ رہے ہیں کہ وہ شہروں کی طرف move کر جائیں اور وہاں پر کوئی دکان کھول لیں یا کوئی اور کاروبار کر لیں کیونکہ اس وقت گندم کے حوالے سے جو پالیسی چل رہی ہے اس کے بعد کسان ایک ایسے بوجھ کے نیچے دَب جائے گا کہ خدا کی قسم اگلے تین سال اُس سے اُٹھا نہیں جائے گا۔

جناب سپیکر! ہمارے صوبہ پنجاب کی گندم کی 3 million metric ton demand ہے. I understand these figures. ہمارے پاس پچھلے سال کی 2.23 million metric ton گندم پڑی ہوئی ہے اور ہم نے 2 million metric ton سستی والی گندم 2600 روپے فی من کے حساب سے import کر لی ہوئی ہے۔ ہمارے پاس اضافی گندم ہے تو کوئی بات نہیں، ہم پر کیا یہ واجب ہے کہ ہم نے پوری دُنیا میں جا کر بھیک مانگنے کے لئے ہاتھ پھیلانے ہیں، ہم کہیں پر کچھ دینے کے لئے بھی جا سکتے ہیں؟ آپ صومالیہ جائیں، آپ سوڈان جائیں کیونکہ بہت سے ایسے ممالک ہیں جہاں کھانے کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ آپ کے پاس اگر اضافی گندم ہے تو آپ بھی فلسطین کو گندم بھیجیں اور مسلم ممالک کو اپنی گندم خیرات کریں۔ اگر آپ یہ بھی نہیں کر سکتے تو آپ کم از کم اپنی اُس اضافی گندم کو کراچی کے سمندر میں کہیں گرا دیں وہاں پر سمندر کے نیچے اللہ کی بڑی مخلوق ہے۔ امریکہ جیسا ملک جو اپنے آپ کو super power کہتا ہے وہ ہر سال National Food Security کی مد میں اپنی اضافی گندم سمندر میں ضائع کرتا ہے تو ہمیں کیا ضرورت ہے کہ آپ کے، میرے اور پنجاب کے عوام کے ٹیکس کے 80۔ ارب روپے سالانہ اُس گندم کو سنبھالنے پر لگا دیئے جائیں جس کے اندر آدھی مٹی ہے۔ گوداموں میں جو گندم پڑی ہوئی ہے اس میں مٹی بھی ہے۔ آج سے کوئی سال چھ ماہ پہلے بھی آٹا سستا ہوا تھا، جناب حمزہ شہباز شریف کی کاوش تھی کہ لوگوں تک سستا آٹا پہنچے لیکن اس وقت ہم نے دیکھا کہ جو سستا آٹا لوگوں تک پہنچا اس کے اندر سے smell آتی تھی۔ وہ آٹا کھانے کے قابل نہیں تھا کیونکہ وہ گندم گوداموں میں پڑی ہوئی تھی۔ اب کچھ گندم گوداموں کے باہر بھی ترپالوں کے نیچے store ہوئی ہوئی ہے۔ وہ گندم گیلی ہو کر smell دے رہی ہے۔ آپ ہمیں کیوں مجبور کر رہے ہیں کہ ہم وہ والی گندم پیس پیس کر آٹا کھائیں۔ آپ

نے ہمیں سستی روٹی دینی ہے تو آپ یہ ساری گندم ملوں کو دیں اور وہ پیس پیس کر تنور والوں کو مفت آٹا دیں تا کہ وہ مفت روٹی دیں۔

جناب سپیکر! آپ کے ساڑھے 12 ایکڑ تک رقبے کے 14 کروڑ زمیندار ہیں۔ آپ صرف 70 ہزار لوگوں کو cater کر رہے ہیں۔ ان میں سے بھی آپ نے چند درخواستیں لی ہیں۔ 14 کروڑ لوگ جب بھوک اور افلاس میں چلے جائیں گے تو آپ کے لئے آئندہ حکومت کرنا بھی مشکل ہو جائے گا۔ میں یہ چاہتا تھا کہ میرے تک یہ رسائی ہو کہ میں close corridor میں بیٹھ کر کہیں یہ بات کر لوں اور یہ مشورہ دے دوں لیکن آج مجھے floor پر یہ بات کرنی پڑی ہے۔

جناب سپیکر: جناب حسان صاحب! Wind up کریں۔

جناب محمد حسان ریاض: جناب سپیکر! میں آخر میں یہی گزارش کروں گا کہ ہمارے معزز وزیر خوراک اور وزیر زراعت دونوں کو مل کر اس پر سوچ بچار کرنی پڑے گی۔ ہم ایک پرانے مال کو stock کرنے کے لئے 80۔ ارب روپے دے رہے ہیں۔ ہم اس مال کو ختم کریں اور اس کی جگہ نیا مال کسانوں سے لیں اور کھلا لیں۔ ہماری حکومت کا mother like behavior ہونا چاہئے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: یہاں جناب حسان ریاض نے جو 14 کروڑ کی figure دی ہے یہ ایک کروڑ 40 لاکھ ہے۔ اگر ایک کروڑ 40 لاکھ کا figure بھی ہے تو آج کل جو حالات ہیں کہ farmers affected by this Wheat Procurement Policy اگر پانچ افراد کا بھی کنبہ ہو تو یہ بڑی alarming تعداد ہے۔

میری ایک درخواست ہے۔ Hassaan spoke his heart out and frankly. اگر کوئی ایسی بات ہے تو one should speak up یہ ضروری نہیں ہے کہ you have to mince your words while you are speaking ٹھیک ہے کہ he has spoken good, he has spoken from his heart.

(اذان مغرب)

جناب سپیکر! مجھے time کا بھی issue آرہا ہے۔ ابھی وزیر خزانہ نے pre-budget پر بھی closing speech کرنی ہے اور گندم پر بھی ہم نے بات کرنی ہے۔ یہاں پورے ہاؤس کی تجاویز کو بھی سامنے رکھنا ہے۔ میری یہ رائے ہو گی کہ جو بھی معزز ممبران اب بات کریں تو وہ مختصر بات کریں۔ بہت شکریہ۔ جی، جناب احمر بھٹی!

جناب احمر بھٹی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے briefly دو سوال کرنا چاہتا ہوں۔ جس دن سے گندم پر بحث ہو رہی ہے تو ہم سن رہے ہیں کہ 6 ایکڑ کے کسانوں کو باردانہ دیا جائے گا۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ 6 ایکڑ والے کسانوں کی پنجاب میں تعداد کیا ہے؟ اور اس سال کل پیداوار 22.5 میٹرک ٹن پنجاب produce کر رہا ہے۔ ان 6 ایکڑ والے کاشتکاروں سے کتنے فیصد گندم خریدی جائے گی۔ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ کل انگریزی اخبار "ڈان" میں ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ وزیر اعظم صاحب نے announce کیا ہے کہ گندم کا 1.4 ملین ٹن سے ہدف بڑھا کر 1.8 ملین ٹن کر دیا گیا ہے۔ کیا یہ صرف پنجاب پر لاگو ہو گا یا پورے پاکستان پر لاگو ہو گا۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، محترمہ رخسانہ شفیق صاحبہ!

محترمہ رخسانہ شفیق: رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ

جناب سپیکر! میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میرا تعلق بہاولنگر سے ہے۔ بہاولنگر ایک زرعی علاقہ ہے۔ بہاولنگر کے کاشتکاروں نے بہت محنت کر کے گندم کی پیداوار میں اضافہ کیا ہے لیکن چند افسران اور چند آڑھتیوں نے ان کے حقوق پر ڈاکا ڈال کر گندم کی بوریاں جو چھوٹے کاشتکاروں کو ملنی تھیں وہ انہیں فراہم نہیں کیں۔ اس وجہ سے کاشتکار اپنی گندم کم قیمت پر فروخت کرنے پر مجبور ہیں۔

جناب سپیکر! بڑے بڑے زمینداروں نے زمین ٹھیکے پر دے رکھی ہے اور باردانہ زمیندار خود لے کر آگے فروخت کر رہے ہیں جبکہ ٹھیکے پر زمین لینے والے چھوٹے کاشتکار بوریوں سے محروم ہیں۔ وہ اپنی گندم کیسے سنٹر پر لے کر جائیں؟

جناب سپیکر! وزیر اعظم جناب محمد شہباز شریف نے گندم خریدنے کے کوٹے میں اضافہ کر دیا ہے اور بوریوں کے لئے چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ جس کے لئے ہم ان کے بے حد مشکور ہیں۔ جو افسران اور عملہ گندم کی بوریوں کی فروخت میں ملوث ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے اور بلا امتیاز چھوٹے کاشتکاروں کو بوریاں فراہم کی جائیں تاکہ ان کو گندم کا صحیح معاوضہ مل سکے باردانہ نہ ملنے کی وجہ سے کسان اپنی گندم اونے پونے داموں بیچنے پر مجبور ہیں۔ گندم کی بوریوں کی مانیٹرنگ کے لئے ہر ضلع میں معزز ممبران اسمبلی اور کارکنان پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دی جائیں تاکہ کسانوں کو انصاف مل سکے اور صحیح معاوضہ بھی مل سکے کسان خوشحال ہو گا تو پاکستان خوشحال ہو گا۔ بہاولنگر ایک backward علاقہ ہے وہاں پر کئی سکول ایسے ہیں جس میں طلباء اور طالبات کے کمرے موجود نہیں ہیں وہاں پر کمرے تعمیر کئے جائیں محکمہ ہیلتھ سے گزارش ہے کہ ڈسٹرکٹ ہسپتال میں MRI machine اور Angiography کی سہولت نہیں ہے وہ فراہم کی جائے۔

جناب سپیکر: I would suggest کہ آپ گندم تک بات روک دیں

محترمہ رخسانہ شفیق: جناب سپیکر! جی بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: In future during the assembly speech آپ صرف نوٹس سے مدد لے سکتی ہیں پڑھ کر تقریر کرنا مناسب نہیں ہے میں نے آپ کے احترام میں آپ کو روکا نہیں ہے۔ جی رائے صاحب please

جناب احسن رضا: جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ آپ نے اس burning issue پر سب معزز ممبرز کو بات کرنے کا ٹائم دیا میرا تعلق بھی ٹیکسٹائل سے related ایک شہر سے ہے۔ آج حقیقت یہ ہے کہ ہمارا مزدور جس طریقے سے suffer کر رہا اور جس مشکل سے وہ اپنا گزر بسر کر رہا ہے چاہے وہ utility bills کے حوالے سے ہو یا دوسرے سارے معاملات جو آپ بھی خوب سمجھتے ہیں اس وقت جتنے مشکل حالات ہیں اور گندم کا بھی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے جس وجہ سے زمیندار بہت ہی مشکل میں ہیں لہذا میں سمجھتا ہوں جتنے دنوں سے یہ speeches ہو رہی ہیں تو unanimously اگر دیکھا جائے تو پورے ہاؤس کا اس چیز پر consensus ہے کہ اس

issue کو resolve کیا جائے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ صرف time gain کر رہے ہیں اور پالیسی وہی ہے جیسے پہلے دن منسٹر صاحب جہاں پر آئے اور انہوں نے ان کی وہی پالیسی ادھر آ کر بیان کر دی تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ Government Benches سے بھی اور Opposition Benches سے ہر ایک بندے نے ایک ہی آواز اٹھائی ہے کہ اس crises پر ہمیں seriously بات کرنی چاہئے اور اس کو حل کرنا چاہئے لیکن آج تک سوائے کمیٹی کمیٹی کے کچھ بھی نہیں ہوا اور نہ ہی آگے کچھ ہونے جا رہا ہے اس وقت زمیندار انتہائی پریشان ہے اور اپنی اس پریشانی کے عالم میں سڑکوں پر بھی آئے گا اور احتجاج بھی کرے گا لہٰذا آپ short time میں اس مسئلے کو حل کی طرف لے کر آئیں اور میں سمجھتا ہوں کہ جتنی unanimously یہاں پر لوگوں نے اپنی رائے کا اظہار کر دیا ہے تو اس کے بعد کوئی چیز نہیں بچتی ہے اگر ایک قرارداد بھی آ جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ تمام کے تمام ممبران Government Benches سے بھی اور Opposition Benches سے ہر ایک بندے کی ایک ہی آواز تھی کہ کسان اس وقت پس رہا ہے اور یقین کریں کہ جس حالات سے وہ گزر رہا ہے اگلی فصل کے لئے کسان کے پاس اتنے وسائل بھی نہیں ہیں کہ وہ کھاد خرید سکے، فصل کے لئے دوائیاں خرید سکے اور اپنی زمین پر اگلی فصل کاشت بھی کر سکے یہ لمحہ فکریہ ہیں کہ اس چیز کو بالکل serious نہیں لیا جا رہا ہے یہاں پر اسمبلی کے اندر سوائے ہماری تقریروں کے ہم یہ ٹائم ویسٹ کر رہے ہیں کسی stage پر کوئی seriousness نہیں دکھائی جا رہی ہے اور نہ ان کا کوئی ارادہ لگ رہا ہے اس چیز کو بالکل ignore کیا جا رہا ہے منسٹر صاحب اور تمام حکومتی ممبرز اس چیز کے ذمہ دار ہیں سب سے بڑی بات آج آپ کہیں پر بھی چلے جائیں آپ کو باردانہ کی ایک بوری بھی نہیں ملے گی زمیندار صبح سے شام تک وہاں پر ذلیل و خوار ہوتے ہیں کوئی ان کا پرسان حال نہیں ہے سوائے یہ کہ وہ ایک App متعارف کروا دی گئی ہے دیکھیں جو چھ ایکڑ کا چھوٹا زمیندار ہے اس کو تو App کا پتا ہی نہیں ہے اور نہ ہی اس نے application move کی ہے آڑھتیوں نے ساری application move کی ہوئی ہیں ان کو وہ ساری بوریاں دی جائیں گی اس چیز کو serious لیں اور خدارا اس مسئلے کو حل کریں ہم نے یہاں پر ایک تجویز دی تھی کہ آپ ایمرجنسی لگائیں تمام funds روک کر گورنمنٹ اس کو serious لیں اور اس مسئلے کو حل کریں دیکھیں مزدور سے لے کر کسان تک اگر ہم اسی طرح لیت و لعل سے اس پالیسی پر اس طرح ہی چلتے رہے تو حقیقت جانیں

کہ مزدور بھی سڑک پر ہو گا کسان بھی سڑک پر ہو گا اور ہر وہ بندہ جو ان مسائل کا شکار ہے جس نے یوٹیلٹی بل بھی دینے ہیں جس نے گھر بھی چلانا ہے جس نے سارے معاملات کرنے ہیں تو پھر آجا کر option کوئی نہیں بچتی یہ لمحہ فکریہ ہے اور ہمیں اس پر سوچنا چاہئے اور اس اتنے serious مسئلے کو آج ہم take up نہیں کر رہے ہماری CM صاحبہ نے بھی کوئی seriousness نہیں دکھائی ان کو سوچنا چاہئے اور اس مسئلے کو بہت جلد resolve کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: رائے صاحب wind up کریں we are running short of time I have to extend it please

جناب احسن رضا: جناب سپیکر! جی wind up کر رہا ہوں میری تو صرف اتنی سی گزارش ہے کہ خدارا اس مسئلے کو جتنی جلدی حل کر سکتے ہیں کریں کیونکہ دیکھیں 70 فیصد گندم تو آگئی ہے اور آگے جب گندم middleman کے پاس چلی جائے گی تو پھر زمیندار کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: جی میڈم شگفتہ آپ اپنی تقریر کو مختصر رکھیں وقت تھوڑا ہے۔

محترمہ شگفتہ فیصل: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے لب کشائی کا موقع دیا میں مختصر بات کروں گی جو یہ بات کرتے ہیں کہ ہم اس مسئلہ پر seriousness نہیں دیکھ رہے ہیں تو اتنے دنوں سے یہ negotiation کس چیز کی ہو رہی ہے۔ ہماری سی ایم صاحبہ جس طرح سے وہ باقی کام energetic اور hardworking سے کر رہی ہیں اس معاملے میں بھی بہت جلدی اللہ پاک ان کو سرخرو کرے گا آمین۔ تحصیل دیپالپور میرا آبائی شہر ہے اور وہ رقبے اور زراعت کے لحاظ سے نا صرف پنجاب کی سب سے بڑی تحصیل ہے بلکہ پورے پاکستان کی سب سے بڑی تحصیل ہے اور گورنمنٹ نے گندم کی خریداری کے لئے ہمارے ضلع کو دو حصوں میں divide کیا ہے اوکاڑہ اور رینالہ خورد وہاں سے PASSCO گندم کی خریداری کرے گا اور جبکہ دیپالپور سے Food Department گندم کی خریداری کرے گا تو میری وزیر اعلیٰ سے درخواست ہے کہ وہ PASSCO کے محکمہ کو یہ ہدایت دیں کہ وہ دیپالپور سے بھی گندم کی خریداری کریں بہت شکریہ۔

MR SPEAKER: Now, from this side Mr Ahmed Mujtaba

جناب احمد مجتبیٰ چودھری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر! Freedom of assembly اور freedom of speech کسی بھی functional liberal democracy کے most fundamental tenets ہوتے ہیں unfortunately اس وقت پاکستان میں یہ tenets completely suspended ہیں۔ Although کہ ہمارے Constitution میں ہمارے آئین میں enshrined ہیں in the form of Article 16 and Article 19 میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب میں آج فیصل آباد سے اسمبلی اجلاس کے لئے لاہور پہنچا تو میں نے ٹھوکر نیاز بیگ پر پولیس کی بھاری نفری دیکھی اور جب میں ایوان میں پہنچا تو مجھے ساتھیوں نے یہ بھی بتایا کہ سگیاں پل پر بھی اسی طرح پولیس کی بھاری نفری وہاں پر موجود تھی کیونکہ ہمارے کسان بھائی اور کسان تنظیموں کے نمائندے آج لاہور شہر میں اپنا احتجاج کرنے آ رہے تھے جنہیں روکنے کے لئے وہاں پر پولیس کی بھاری نفری موجود تھی۔ ہم لوگوں نے پولیس گردی کی ایک مثال جمعہ کے دن بھی دیکھی جب ہم لوگوں نے کسان بھائیوں کے حق اور جعلی مینڈیٹ کے خلاف اپنے حلقوں میں احتجاج ریکارڈ کرنے کی کوشش کی تو وہاں پر بھی ہمیں اسی طرح پولیس گردی کا سامنا کرنا پڑا۔ میرے حلقے کے اندر میرے چار سپورٹرز کو پولیس نے اُٹھایا، پولیس اور ڈی ایس پی نے ہماری کُرسیاں اُٹھائیں اور سٹیج کو dismantle کیا Sir, I would like your full attention on this matter

جناب سپیکر! اِس وقت یہاں پر اندھیر نگری کا راج ہے اور ہمارے آئینی و جمہوری حقوق not as members, but as citizens of this republic پاکستان کے اندر اِس وقت چلنے والے سسٹم کے تحت ہماری وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف صاحبہ نے آئی جی کی اور پولیس کی وردی پہن لی مگر میرے خیال میں اُنہیں جنرل پرویز مشرف کی بھی وردی پہن لینی چاہئے تھی اور ایمرجنسی لگا دینی چاہئے کیونکہ جس طرح کی لاقانونیت اِس وقت صوبے میں چل رہی ہے۔ میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ جب تک ہم لوگ اپنے مُلک کے اندر جمہوری روایات کو بحال نہیں کریں گے اور democracy restore نہیں کریں گے کسانوں کے مسئلے حل نہیں ہوں گے۔ آج ان کے fundamental rights چھین لئے گئے of assembly and of speech کہ وہ یہاں پر آ کر اپنا پُر امن احتجاج کرتے کیونکہ اُنہوں نے اپنے ساتھ کوئی اسلحہ نہیں لے کر آنا تھا،

اُنہوں نے کوئی لاٹھیاں نہیں لے کر آنی تھیں بلکہ اُنہوں نے صرف اپنی پیداوار کی cost یعنی price مارکیٹ میں پوری نہ ملنے پر احتجاج کرنا تھا۔ انہوں نے اپنے احتجاج کے اندر یہ بھی ریکارڈ کروانا تھا کہ صوبہ پنجاب میں محسن نقوی صاحب کی حکومت کا مینڈیٹ ہی نہیں تھا کہ یہاں پر حکمرانی کرتے لیکن انہوں نے 45 ارب روپے کی گندم اِس ملک کے اندر درآمد کی جس کی وجہ سے آج حکومت کی مالیتی سکت ہی نہیں رہی کہ وہ کسانوں سے گندم خرید سکے۔ اِن تمام issues سے متعلق میں چاہوں گا کہ اِس معزز ایوان کے اندر بات بھی ہو اور آپ اِس پر کوئی initiative لے کر ایک کمیٹی form کریں جس کی discussion ہاؤس میں پیش کی جائے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں کہنا چاہوں گا کہ جب تک جمہوریت کے اندر transparency and accountability نہیں لے کر آئیں گے تو یہ issues رہیں گے۔ ہمارے کسانوں کے agriculture sector کے مسائل، میں آپ کو as an economist بتا سکتا ہوں کہ ہمارے government sector کی طرف سے problems ہیں، یہ پالیسی کے مسائل ہیں جس طرح 45۔ارب روپے کی گندم درآمد کی گئی جو کہ پالیسی issue تھا اور دوسرا ہمارا regulatory framework اتنا distorted ہے کہ ہم اِن چیزوں کو regulate ہی نہیں کر پا رہے تو جب تک ہم لوگ ان framework and policies کو بہتر نہیں کریں گے تو یہ مسائل persistently رہیں گے کیونکہ یہ آج کے مسائل نہیں ہیں بلکہ یہ پُرانے چلتے آ رہے ہیں اور جب تک ہم ان کے mechanism improved نہیں کریں گے تو یہ مسائل آئندہ بھی چلتے رہیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، شکریہ احمد مجتبیٰ صاحب! Last speaker now, before I go to the other business مولانا الیاس چنیوٹی صاحب! I extend the time for half an hour till 7.30 p.m. Please

(اِس مرحلے پر بحکم جناب سپیکر اجلاس کا وقت آدھ گھنٹہ بڑھایا گیا)

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! تھوڑا سا مزید وقت بڑھا لیجئے کیونکہ ابھی کافی معزز ممبران بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، چودھری صاحب! اِس طرح تو بات ختم ہی نہیں ہو سکے گی کیونکہ ten people are sitting on both sides.جی، چنیوٹی صاحب!

جناب محمد الیاس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم0 جناب سپیکر! شکریہ، اس وقت خصوصاً پنجاب میں گندم کی خریداری کا بحران زوروں پر ہے، عوام اور کسان سراپا احتجاج ہیں۔ یہ تو اللہ کا کرم ہوا کہ گندم زیادہ ہو گئی جس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے لیکن یقیناً کاشتکار اور زمین دار کا اِنہی چیزوں پر بھروسہ ہوتا ہے تو اُنہیں اُن کی فصل کا معاوضہ پُورا پُورا ملنا چاہئے۔ جس طرح وزیر اعظم صاحب نے اعلان کیا ہے لیکن اگر حکومت کچھ گندم خریدنا چاہتی ہے۔ المیہ یہ ہے کہ باردانہ نہیں مل رہا اور مجھے صبح بھی حلقہ کے لوگوں کا فون آیا کہ ہمارے ساتھ گندم خریدنے کا کچھ معاہدہ ہوا ہے لیکن باردانہ نہیں دیا جا رہا تو یہ problem ختم ہونی چاہئے اور زمین داروں و کاشت کاروں کی اشک شوئی ضرور ہونی چاہئے۔ اگر حکومت کے پاس باردانہ وافر مقدار میں نہیں ہے تو پھر زمین داروں اور عوام کو اجازت دی جائے کہ جس قسم کا ان کا اپنا باردانہ ہو، اُس میں گندم بھر کر حکومت کے مراکز سٹورز تک پہنچائی جائے۔

جناب سپیکر! گوجرانوالہ سے لاہور آتے ہوئے سارے راستے میں بارش دیکھی تو اِس گندم کا کیا حال ہو گا اور اُس بُھوسے کا کیا حال ہو گا تو چھ مہینے کی محنت کے باوجود اگر وہ سیلاب کی نذر کرنی ہے تو پھر اُنہیں پہلے ہی کہہ دیا جائے کہ آپ گندم کاشت ہی نہ کریں مگر اللہ نے اب یہ نعمت دے دی ہے تو ضرور اِس کو سمیٹنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ میں آج سے 20 سال پہلے کی بات ہے کہ ایک بار سعودی عرب دمام پہنچا تو رات کے وقت وہاں پر پہاڑوں کے پہاڑ نظر آئے تو میں پوچھا کہ ریت کے علاقے میں پہاڑ کیسے آ گئے تو وہاں کے لوگوں نے بتایا کہ حکومت نے اُس زمانے میں ڈیڑھ ریال فی کلو گرام جو خرید کر عوام کو نصف ریال (50 حللہ) یعنی 50 پیسے فی کلو گرام فروخت کریں گے اس لئے حکومت کے پاس کوئی ایسی capacity ضرور ہو گی کہ وہ کسانوں سے گندم خرید کر عوام کو مہیا کرے بجائے اِس کے کہ ناقص گندم باہر سے خریدیں تو اپنی اچھی گندم کی زیادہ سے زیادہ تشہیر ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا مطالبہ یہ ہے کہ اگر گندم کی قیمت نہیں بڑھانی تو کھادیں جن کی بنیاد پر ہم گندم کاشت کرتے ہیں، ان کھادوں کی قیمتیں کم سے کم کرنی چاہئیں کیونکہ بعض کھادیں ایسی ہیں کہ واقعتاً اُن میں کوئی لمبا چوڑا میٹریل استعمال نہیں ہوتا یعنی اُن کی پانی کی بھاپ، ہوا یا گیس استعمال ہوتی ہے مگر وہ کھادیں بھی چار، چار ہزار اور پانچ، پانچ ہزار روپے میں ایک بوری ملتی ہے تو اگر اِس وقت گندم کی پیداوار زیادہ ہے تو اِس کو خریدنے کی حکومت کے پاس capacity نہیں ہے تو کم از کم بیج، کھادیں اور ادویات کی قیمتوں کے اُوپر ضرور کنٹرول ہونا چاہئے اور من مانی کرنے والی ملز انتظامیہ کو بھی لگام ڈالنی چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ سید رفعت محمود صاحب! Now, last speaker, please don't embarrass me for asking میرے پاس long list ہے and I have to conclude it جی، رفعت صاحب! دو منٹ میں بات مکمل کر لیجئے گا not more than that

سید رفعت محمود: جناب سپیکر! شکریہ، آج گندم پر بات ہو رہی ہے تو آپ کو پتا ہے کہ پورے پنجاب میں گندم کاشت کاروں سے خریدی نہیں جا رہی اور ہر طرف لوگ پریشان ہیں۔ اِس مسئلے کے ساتھ ساتھ میرا مسئلہ گندم سے متعلق تھوڑا علیحدہ ہے کیونکہ میرا علاقہ بارانی ہے جہاں چار لاکھ ووٹرز موجود ہیں جو کہ ضلع جہلم اور راولپنڈی ڈویژن میں واقع ہے۔ چار، پانچ دن سے مسلسل وہاں بارشیں ہو رہی ہیں اور آج بھی بہت زیادہ ژالہ باری ہوئی ہے جس کی وجہ سے زمینوں کے اندر کھڑی فصل تباہ و برباد ہو چکی ہے اور اُن کے اندر دانے کالے سیاہ ہو چکے ہیں۔ ہمارے چھوٹے چھوٹے کاشت کار زیادہ ہیں اور اُن میں زیادہ تر بیواؤں اور یتیم بچیوں نے نصف حصے پر زمینیں آباد کر رکھی ہیں جسے پنجاب میں "ادھ پر" کہتے ہیں۔ میں چاہوں گا کہ جن چھوٹے اور غریب کسانوں کا اتنا نقصان ہوا ہے یعنی اُن کی فصلیں تباہ و برباد ہو چکی ہیں تو ڈویلپمنٹ فنڈز میں سے ان متاثرین جن میں بیواؤں اور یتیم بچیوں کا بہت زیادہ نقصان ہوا ہے تو اُنہیں ریلیف دیا جائے۔ مجھے آج اتنے زیادہ لوگوں کے فون آئے ہیں کہ ہماری فصل تباہ و برباد ہو گئی ہے اور آگے خریداری بھی نہیں ہو رہی اور ہمیں پہلے ہی خریداری کی امید نہیں تھی لیکن اب فصلیں تباہ ہو چکی ہیں تو میں چاہوں گا کہ متاثرہ کاشتکاروں اور کسانوں کے لئے کوئی کمیٹی بنائی جائے تاکہ انہیں ریلیف مل سکے۔

جناب سپیکر! میری پسماندہ تحصیل سوہاوہ اور دینہ ہیں جبکہ میرا علاقہ بہت ہی پسماندہ ترین ہے جہاں پر سوئی گیس کی نعمت سے لوگ محروم ہیں جبکہ ہمارے ساتھ گوجر خان میں بھی سوئی گیس موجود ہے اور جہلم شہر کے اندر بھی موجود ہے لیکن ہماری آبادیوں سے ہمیشہ سیاست دان ووٹ لے کر سوئی گیس دینے کا وعدہ کرتے رہے ہیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے میں پہلا سیاسی کارکن ہوں کہ پُوری انتخابی مہم کے دوران عوام نے مجھ سے کوئی ڈیمانڈ نہیں کی اور مجھے صرف عمران خان کے نام پر ووٹ پڑا ہے تو میں چاہوں گا کہ سوہاوہ، دینہ اور ڈیمیڈی کے گردونواح کے علاقوں کو بھی سوئی گیس کی سہولت سے نوازا جائے۔ شکریہ

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! وقت کی بہت قلت ہے۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! ایک منٹ تشریف رکھیں۔ We are already sitting at 7:10 pm, it is an unending thing مجھے پتا ہے سبطین صاحب نے نام بھیجا ہے جس میں آپ کا نام ہے، شیخ امتیاز صاحب بات کرنا چاہ رہے ہیں اور خرم صاحب بھی کھڑے ہیں، کلیم اللہ صاحب بھی ہیں so, if I keep on giving time to everybody then we have to sit till 9 O'clock ابھی تحاریک التوائے کار اور باقی بزنس بھی آپ کے احترام میں pending کر دیا ہے کیونکہ سب دوستوں کی بات کرنے کی خواہش تھی تو rules suspend کر کے آپ کو بات کرنے کا موقع دیا ہے it has been one hour and thirty minutes ہم اسی پر بات کر رہے ہیں۔ اب میری درخواست ہے کہ میں نے ساڑھے سات بجے تک conclude کرنا ہے۔ آپ کے جذبات unanimously ایک ہی طرح کے ہیں تو آپ سب سے میری درخواست ہو گی کہ let's proceed with it ابھی میرے پاس government business بھی ہے جبکہ Adjournment Motions بھی لینی ہیں I can't skip it مجھے اُن کو لینا ہے تو اگر میں کر سکتا ہوتا تو I would have entertained your request by all means میں کس لئے بیٹھا ہوں and I have given floor to almost everybody تو میری آپ سے درخواست

please honorable members do understand the constraint of ہے کہ آپ time اب ہم تھوڑا آگے چلتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: وہ Adjournment Motions جو pending ہیں یا جن کے جوابات آئے ہیں وہ بعد میں دیکھے جائیں گے اب صرف دو تحاریک التوائے کار پڑھنے والی ہیں ایک آفتاب احمد صاحب اور دوسری چودھری اعجاز شفیع صاحب کی ہے۔ جی، رانا صاحب! آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 109/24 ہے اسے پڑھ دیں۔

فیصل آباد شہری علاقوں میں گندگی کے ڈھیر، وبائی امراض پھوٹنے کا خدشہ

جناب آفتاب احمد خان: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ دُنیا مورخہ 19-اپریل 2024 کی خبر کے مطابق فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی غفلت اور لاپرواہی کے باعث شہر کے مختلف علاقوں میں کچرے کے ڈھیر لگ چکے ہیں۔ تفصیل یوں ہے کہ ہجویری ٹاؤن، چناں، لاری اڈا، اسلام نگر اور اسلامیہ پارک کے علاقوں میں کوڑا کرکٹ اور گندگی کی وجہ سے فضا تعفن زدہ ہو چکی ہے۔ ان علاقوں میں صفائی ستھرائی کی صورتحال بہت متاثر ہے۔ ان علاقوں میں گندگی کی وجہ سے وبائی امراض پھوٹنے کا بھی خدشہ پیدا ہو چکا ہے جبکہ فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی جانب سے صرف اہم سرکاری عمارتوں اور ان کے ارد گرد کے علاقوں کو ہی صاف رکھا جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر کسی بھی رہائشی علاقے میں جائیں تو جگہ جگہ کوڑا کرکٹ کے ڈھیر نظر آتے ہیں، جو انتظامیہ کی غفلت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ صفائی کے حوالہ سے فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی کارکردگی غیر تسلی بخش ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس تحریک کا جواب منگوالیں and then we will keep it to putting the question before the House

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! Next session میں اس کا جواب آجائے گا۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/120 چودھری محمد اعجاز شفیع کی ہے۔

عباسیہ لنک کینال سے بااثر افراد کا غیر قانونی موگے بنا کر پانی چوری کرنے کا انکشاف

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ پانی نہ صرف انسان کی lifeline ہے بلکہ زراعت کا سارا دارومدار بھی پانی پر ہے اور خصوصاً وہ علاقے جو صرف اور صرف نہری پانی پر انحصار کرتے ہیں اگر ان کو proper پانی نہ ملے تو ان پر کیا قیامت گزرتی ہو گی۔ ظلم کی انتہا دیکھیں کہ عباسیہ لنک کینال کے RD-110 سے RD-220 تک غیر قانونی موگے نکالے گئے ہیں اور روزانہ کی بنیاد پر تقریباً 1800 کیوسک سے 2000 کیوسک تک پانی چوری ہو رہا ہے جس سے خاص طور پر آب حیات ڈسٹری اور صادق فیڈر کی زمینیں بنجر ہو رہی ہیں اور وہاں کے غریب کسان تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔ جناب کے علم میں ہے کہ کوئی عام بندہ پانی چوری کرنے کا سوچ ہی نہیں سکتا اور بااثر بندہ بھی اس وقت یہ مذموم حرکت کرتا ہے جب اسے محکمے کے رشوت خور اور کرپٹ افسران کی مکمل آشیر باد حاصل ہو۔ اس علاقے میں زیادہ تر غریب کسان آباد ہیں جنہوں نے دن رات محنت کی، مٹی کے ساتھ مٹی ہوئے اور اس بنجر زمین کو آباد کیا جو سونا اگلنے کے قابل ہوئی۔ اب وہ لوگ اس زمین سے نا صرف اپنے لئے کماتے ہیں بلکہ وہ ملکی ترقی میں بھی اپنا بھرپور حصہ ڈال رہے ہیں لیکن اب پانی نہ ملنے کی وجہ سے اس پورے علاقے کی وہ آباد زمینیں دوبارہ بنجر ہو رہی ہیں۔ اس سے ایک طرف تو لاتعداد غریب کسان بے روزگار ہوں گے تو دوسری طرف ملکی خزانے کو بھی بہت بھاری نقصان ہو گا۔ ان غریب کسانوں نے وقتاً فوقتاً انصاف کے حصول کے لئے ہر متعلقہ دروازہ کھٹکھٹایا لیکن کہیں بھی ان کی شنوائی نہیں ہوئی جس وجہ سے ان میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس کا بھی جواب منگوالیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس تحریک کا جواب بھی next session میں آجائے گا۔

گندم کی خریداری پر عام بحث (---جاری)

MR. SPEAKER: We are pending the Laying of Reports.

اس کو next session میں دیکھ لیں گے۔

جناب شیخ صاحب! آپ بہت غصے میں جارہے تھے، اب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر نہیں ہوں میں تو گندم پر بات کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: جی، کریں کریں۔ چونکہ میں اِن کو کبھی بھی موقع نہیں دے سکا اس لئے آج موقع دے رہا ہوں۔

جناب امتیاز محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کے چہرے کے تاثرات پڑھ لئے تھے۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! ہوتا یہ ہے کہ میرا نام یہاں سے وہاں جاتا ہے، پانچ نام ہوتے ہیں جب میرے نام کی باری آتی ہے تو میرا نام skip ہو جاتا ہے اور اگلا نام آجاتا ہے۔ اللہ کرے یہ اتفاق ہی ہو۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ اتفاق نہیں ہے۔ آپ کا نام آنے سے پہلے میرے پاس کلیم اللہ صاحب اور احمر بھٹی کا نام تھا۔ میں نے تو پھر بھی ان کو پیچھے چھوڑ کر آپ کی لسٹ لے لی ہے جو آپ کے چیف وہپ نے دی تھی۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! میں اس پر بحث نہیں کرتا اور آپ کی بات ہی accept کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر! ہم بچپن سے سنتے آ رہے ہیں کہ ہمیشہ کسان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ کبھی گندم کاشت کرتے ہوئے اور کبھی گنا کاشت کرتے ہوئے کسان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ ہم نے 30 سال سے یہ کبھی نہیں سنا کہ فلور مل کے ساتھ کوئی زیادتی ہو رہی ہے یا شوگر مل والے کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ سوائے ساڑھے تین سال کے جب پی ٹی آئی کی گورنمنٹ رہی اُس میں کم از کم کسان خوش تھا اور شوگر مافیا اور گندم مافیا رو رہا تھا۔ گندم ایک ایسی چیز ہے کہ ایک گھر میں ایک ماں یا بیوی اندازہ لگا لیتی ہے کہ مجھے ایک آٹے کا یا دو آٹے کا توڑا چاہئے۔ پاکستان میں ministries بنائی گئی ہیں۔ Ministry of National Food Security & Research and ECC اور یہ اندازہ لگاتی ہے کہ ہمیں کتنی گندم چاہئے۔ ہماری گندم کی consumption پورے پاکستان کی تقریباً 30 ملین میٹرک ٹن ہے۔ یہ کون سی راکٹ سائنس ہے کہ ہر دفعہ یہی ہو رہا ہے کہ کبھی بار دانہ نہیں مل رہا اور کبھی کچھ نہیں مل رہا۔ اب بھی میں یہ دیکھ رہا ہوں اور ہو یہ رہا ہے کہ دو ہفتوں سے اپوزیشن بار بار کہہ رہی ہے اور حکومت delaying tactics use کر رہی ہے۔ جن 7۔ ایکڑ والوں کو کرنا ہے اُن کی تو holding capacity ہی نہیں ہے۔ وہ تو 2800 اور 3200 روپے میں فروخت کر چکے ہیں اور یہ بات کرتے ہیں 6۔ ایکڑ اور 3۔ ایکڑ والوں کی۔ آج بھی کہا گیا کہ گندم import کی گئی last 27year ملین میٹرک ٹن گندم کی پیداوار تھی اور 30 ملین میٹرک ٹن import کی گئی۔ جب traders کو import کرنے کی اجازت مل گئی، یہ import اور export کا چکر کون چلاتا ہے جبکہ ہمارے پاس اتنے بڑے بڑے ادارے ہیں جن کا کروڑوں روپے کا بجٹ ہے۔ انہیں یہ پتا ہو کہ یہ ہماری demand ہے اور یہ ہماری supply ہونی چاہئے پھر بھی ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ چینی short ہو گئی، چینی کی excess ہو گئی یہ کیوں ہو رہا ہے؟ آج اس ایوان نے بڑا ہی زبردست کام کیا ہے اُدھر سے ایک ایک شخص جو بولا اور اِدھر سے بھی جو ایک ایک شخص بولا اس میں ایسی یکسوئی شاید پاکستان کی تاریخ میں بھی نہ ہوئی ہے لیکن اگر اس کے باوجود کسان سے گندم نہیں خریدی جاتی تو پھر ہمیں اس ایوان کو بند کر دینا چاہئے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: Minister for Parliamentary Affairs! گندم پر بھی جو concern ہیں اور آپ تک جو تجاویز آئی ہیں۔ I know کہ ذاتی طور پر یہ بات میرے علم میں ہے as I was briefed by the Food Minister earlier, before coming to the session. ان کا یہ کہنا تھا کہ آج ہم اس پالیسی کو review کر دیں گے تو جو قائد حزب اختلاف جناب احمد خان بھچر صاحب نے باتیں کیں، جو جناب حسان ریاض نے باتیں کیں and all other members اگر میں نام لیتا جاؤں گا تو بات لمبی ہوتی جائے گی۔ ان میں سے کئی بڑی معقول تجاویز آئی ہیں اور آپ یہ بھی ان سے شیئر کریں، آپ sense of the House لیں اور یہاں پر جو کچھ ممبرز نے کہا ہے، جب ہم یہاں پر بات کرتے ہیں تو let me assure you کہ اس کا impact ہوتا ہے۔ obviously کہ آپ ایک legislative branch ہیں اور executive branch نہیں ہیں۔ You are in assembly you have to talk and propose and that proposal goes through the minister to the government. it یہ ایسا نہیں ہوتا کہ نہیں جاتی۔ is very serious whatever conduct is done here. تو منسٹر صاحب! آپ نے جو اپنی پری بجٹ windup speech کرنی ہے اور ان تجاویز پر ہاؤس کو assure کریں کہ کسان کو اکیلا نہیں چھوڑیں گے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ Wheat کے حوالے سے دونوں طرف سے debate ہوئی اور ہماری اپنی بھی کوشش ہے کہ اس معاملے کو resolve ہونا چاہئے اور فیڈرل گورنمنٹ نے اپنے ٹارگٹ کو enhance بھی کیا ہے اس کو 14 لاکھ میٹرک ٹن سے 18 لاکھ میٹرک ٹن پر لے گئے ہیں۔ وہ بھی purchase ہو رہی ہے اور provincial government کے ہمارے دونوں منسٹر فوڈ اور منسٹر زراعت اس پر بات کر چکے ہیں۔ وہ یہی تھا کہ ہمیں اگلے سال کے لئے جتنی گندم چاہئے تو اس سے زیادہ گندم اس وقت سٹاک میں پڑی ہوئی ہے جو کہ تقریباً 23 لاکھ میٹرک ٹن ہے اور problem آنے کی وجہ یہی ہے۔ جیسا کہ ایک فاضل ممبر بھی یہاں پر بات کر رہے تھے کہ ہمارے Caretaker setup نے باہر سے گندم import کی جو کہ 32 لاکھ میٹرک ٹن کے قریب import ہوئی۔ دوسری اللہ تعالیٰ نے مہربانی کی کہ

اس وقت پورے پاکستان میں ہر جگہ پر گندم کی bumper crop ہوئی ہے اور اس لئے اب ہر طرف گندم surplus ہے۔ آج جو بھی تجاویز آئی ہیں، جس وقت آپ نے پانچ منٹ اجلاس کا وقفہ کیا تھا تو میں نے فوڈ منسٹر جناب بلال یٰسین صاحب کو locate کر کے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ آج اس پر کوئی واضح پالیسی کا اعلان کر دیا جائے گا کیونکہ تقریباً تمام چیزیں finalize ہو گئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں بتاتا چلوں کہ اس پر بڑا serious concern تھا ہم Saturday اور Sunday کو بھی تینوں منسٹرز اور ہمارے تینوں سیکرٹریز بیٹھ کر مختلف ماڈلز پر کام کرتے رہے کہ ہم کس طرح اپنے farmers کو compensate کر سکتے ہیں؟ اگر purchase کریں اور اگر purchase نہیں کرتے تو پھر financially کیسے compensation کی جانی ہے تو ساری چیزیں فائنل ہیں تو ان شاءاللہ میرا خیال ہے کہ فوڈ منسٹر صاحب آج رات تک کسی وقت جیسے ہی چیزیں finalize ہوں گی تو وہ پالیسی announce کر دیں گے جیسا کہ آپ بھی اس سے aware ہیں یہ جو App بنائی گئی تھی اس میں تقریباً 4 لاکھ سے زیادہ لوگوں نے apply کیا تھا جو 6 ایکڑ کی تک حد رکھی تھی۔ اس میں سے scrutinize کر کے جب ان کا forensic audit کیا گیا تو سوا لاکھ کے قریب لوگ اصل میں 6 ایکڑ اور اس سے کم کے مالک یا فارمر تھے تو انشاءاللہ ہم ان کو لے رہے ہیں۔ ہم تینوں منسٹرز کی کمیٹی کام کر رہی تھی جب آپ نے میڈم چیف منسٹر صاحبہ سے کہا تھا اور انہوں نے ہمارے منسٹر صاحبان کی کمیٹی بنائی تھی تو ہماری کوشش تھی کہ ہم اس کو بڑھائیں اور ہم نے ساڑے بارہ ایکڑ سے کم والے زمیندار پر بھی working کی ہے، دس ایکڑ اور آٹھ ایکڑ پر بھی working کی ہے تو انشاءاللہ فوڈ منسٹر صاحب یہ کچھ announce کریں گے اور مجھے امید ہے کہ آج ہی اعلان ہو جائے گا۔ یہ میری گندم کے حوالے سے چند گزارشات تھیں۔ اب جیسا کہ یہ ہمارا پری بجٹ سیشن بھی تھا تو ہم نے ایک pro forma House میں introduce کیا تھا کیونکہ چار دن پری بجٹ debate ہوتی ہے تو اس میں نارمل 50، 60 اور 70 سے زیادہ لوگ بات نہیں کر سکتے جبکہ 371 معزز ممبران کا یہ ایوان ہے تو ہم نے یہ proforma تمام ممبران کو دیا تھا لیکن ہمیں ابھی 50 فیصد ممبران نے واپس نہیں کیا تو میں ایک دفعہ پھر گزارش کروں گا کہ جو ممبران یہاں پر موجود ہیں کہ اگر یہ proforma اپنی ترجیحات fill کر کے واپس دے دیں تو واقعی ہم نے اس پر working کرنی ہے اور یہ ہم نے صرف دکھاوے کے لئے نہیں دیا۔ اس سے ہمیں ہاؤس

کی sense مل جاتی ہے اور seriously جب مجھے پہلے بھی موقع ملا ہے تو میں نے یہ کہا کہ اس میں ہم نے تمام main sectors کو لیا ہے اور اس کے مطابق آپ سے آپ کے ڈسٹرکٹ کی اور آپ کی constituency کے حوالے سے بھی details آتی ہیں تو ہمیں ایک sense مل جاتی ہے کہ کون سے ضلع میں کس چیز کی زیادہ ضرورت ہے اور کس چیز کے لئے وہاں پر funding زیادہ رکھی جائے۔ اس کے علاوہ جتنے لوگوں نے بجٹ debate میں participate کیا، تو کچھ لوگوں نے بات کی بھی ہے مگر اس دفعہ بہت تھوڑی debate رہی کیونکہ ہمارا آج کل جو burning issue تھا وہ wheat procurement ہی تھا تو اس کے باوجود میں سب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے participate کیا، جنہوں نے ہمیں یہ pro forma دیا اور میں ان کو make sure کرتا ہوں کہ ہمارا اگلا جون کا بجٹ ہماری گورنمنٹ کا پہلا بجٹ ہے اور ان شاء اللہ اس میں بہت ساری چیزیں ایسی ہوں گی جس سے پنجاب کے لوگوں کو نظر آئے گا کہ گورنمنٹ کی priority ہیلتھ، ایجوکیشن اور infrastructure development ہے اور agriculture کے لئے بہت بڑا package لے کر آرہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس کے علاوہ غریب لوگوں اور under privilege class کے لئے مختلف schemes لے کر آرہے ہیں۔ اسی طرح جو senior citizen ہیں، خواتین ہیں اور students ہیں تو ان شاء اللہ ہم ہر سیکٹر کو cover کریں گے۔ ہماری کوشش یہ ہو گی کہ جہاں سے ہمارا سفر 2018 میں رکا تھا اور اس کے بعد بہت ساری چیزیں خراب ہو گئیں اور اُسی طرح نہیں رہیں، یہ میں political point scoring کے لئے نہیں کہہ رہا میرے دوست ممبران جو پچھلے tenure میں بھی رہے ہیں ان کو بھی پتا ہو گا کہ کہاں پر چیزیں رک گئیں اور پھر کس طرح کام نہیں ہوا۔ محترمہ مریم نواز شریف کی سربراہی میں بہت seriously کوشش ہے کہ ہم جتنا زیادہ پنجاب کے 13 کروڑ لوگوں کو ریلیف دے سکتے ہیں دیں گے، ہم پنجاب میں جتنی development کر سکتے ہیں اور جتنی لوگوں کی خدمت کر سکتے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ ہم نیک نیتی کے ساتھ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ ان شاء اللہ ہم پوری کوشش کریں گے۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: میاں صاحب! شکریہ۔ ہم پر rules کی قدغن ہے to my understanding اور یہ کہ جو پری بجٹ سیشن ہے we have kept it for four days لیکن wheat کا issue اتنا burning ہے کہ میرے پاس جو میرے notes پڑے ہیں کہ I have to prorogue the Session today لیکن آپ کا یہ کہنا کہ wheat پر آج آپ کی پالیسی review ہو گی تو میں اجلاس کو prorogue نہیں کر رہا بلکہ میں کل صبح 11 بجے تک کے لئے adjourn کر رہا ہوں۔ and this House will be sitting tomorrow، آپ صبح گورنمنٹ کی wheat policy whatever it is لے کر آئیں کہ کسان کا اضطراب ختم ہو تا کہ اُس کو پتا چلے کہ وہ مارکیٹ کے رحم و کرم پر ہے یا گورنمنٹ اس سے گندم خرید رہی ہے۔ So we will sit again tomorrow, at 11 am.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

منگل، 30-اپریل 2024

(یوم الثلاثہ، 21-شوال 1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: آٹھواں اجلاس

جلد 8: شمارہ 7

451

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منگل، 30-اپریل 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

بحث

گندم کی خریداری پر عام بحث

453

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

منگل،30-اپریل 2024

(یوم الثلاثہ،21-شوال 1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں دوپہر 2 بج کر 28 پر زیر صدارت جناب سپیکر ملک محمد احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ(36) وَ الَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ وَ اِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ(37)

سورۃ الشوریٰ (آیات نمبر 36 تا 37)

پھر جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور سدا رہنے والا ہے یہ ان کے لئے ہے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں (36) اور وہ جو بڑے بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں اور جب غصہ ہوتے ہیں تو معاف کر دیتے ہیں (37)

وَمَاعلینَاالا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اُن کی چوکھٹ ہو تو کاسہ بھی پڑا سجتا ہے
در بڑا ہو تو سوالی بھی کھڑا سجتا ہے
یہ غلامی کہیں کم تر نہیں ہونے دیتی
اُن کا نوکر ہو تو شاہوں میں کھڑا سجتا ہے
ایسا آقا ہو تو لازم ہے غُلامی پہ غرور
ایسی نِسبت ہو تو پھر بول بڑا سجتا ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب سپیکر: ایک منٹ کے لئے چودھری صاحب تشریف رکھیں کیونکہ مجھے آج کے ایجنڈے کے حوالے سے پہلے rules suspend کروانے ہیں۔ Minister for Food may move the motion for suspension of rules please

MINISTER FOR FOOD (Mr Bilal Yasin): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of all relevant provisions of the rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules for taking up Government Business."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of all relevant provisions of the rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules for taking up Government Business."

The motion moved and the question is:

> "That the requirements of all relevant provisions of the rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules for taking up Government Business."

(The motion was carried.)

بحث

گندم کی خریداری پر عام بحث (---جاری)

جناب سپیکر: جیسا کہ کل مورخہ 29-اپریل کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ آج حکومت گندم کی خریداری کے حوالے سے اپنی پالیسی اسمبلی میں پیش کرے گی لہٰذا وزیر خوراک یا وزیر پارلیمانی امور حکومتی پالیسی پیش کریں گے but before that چودھری صاحب! آپ بات کر لیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! شکریہ، ایاک نعبد وایاک نستعین0

اِس دیس میں لگتا ہے عدالت نہیں ہوتی
جس دیس میں اِنساں کی حفاظت نہیں ہوتی
ہر شخص سر پر کفن باندھ کے نکلے
حق کے لئے لڑنا تو بغاوت نہیں ہوتی

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کئی بار آپ سے یہ گزارش کی ہے کہ میاں اسلم اقبال آپ کے پُرانے colleague اور سینئر پارلیمینٹرین ہیں، عوامی منتخب نمائندے اور ہماری پارٹی کے پارلیمانی لیڈر بھی ہیں تو آپ نے ہاؤس میں کئی دفعہ commitment دی کہ اُنہیں ہاؤس میں لانے کا کوئی بندوبست کرتے ہیں اور اُن کا Oath کروایا جائے لیکن مجھے نہیں پتا اس ہاؤس یا آپ کی کیا مجبوریاں ہیں یا کون سے ایسے مسائل ہیں جو ایک منتخب نمائندے کو اب تک حلف کے لئے نہیں لا سکے ہیں۔ اِس کا قصور پتا نہیں کیا ہے تو میری humble request ہے کہ آپ کی commitment ریکارڈ کا حصہ ہے کہ آپ نے کہا تھا کہ میاں اسلم اقبال اِس ہاؤس میں آئیں گے اور اُنہیں Oath دلایا جائے گا۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: چودھری صاحب! میرے پاس قدغن یہ ہے اور جب احمر رشید بھٹی confinement میں تھے تو اِس پر پھر ہم نے سابقہ ruling بھی نکالیں اور باقی اسمبلیوں کی بھی practice دیکھی unless he is administered the Oath میں اِن کا کوئی Production Order بھی نہیں دے سکتا نمبر ایک اور دوسرے نمبر پر وہ کسی confinement میں نہیں ہیں، to my understanding

he was on bail and after that he jumped that bail اور آپ کی بات پر مجھے اُن کے legal status سے inform کیا گیا کہ اُن کو کہیں proclaimed offender کے طور پر court کی proceeding میں لے کر گئے ہوئے ہیں۔ If he approaches here, I assure you that I will facilitate him to be the member and administer the Oath یہ تو میں کروں گا لیکن ابھی تک کیونکہ اُنہوں نے ہم سے کسی طرح سے کوئی رابطہ نہیں کیا اور آپ نے دو دفعہ بات کی ہے اور اپوزیشن لیڈر نے بھی بات کی، رانا آفتاب احمد صاحب نے بات کی ہے۔ I remember those occasions when you spoke about it اور میں نے ہر بات آپ کو یہ کہا کہ اگر وہ کسی جیل میں ہوتے تو جیسے احمر رشید صاحب کے لئے order جاری کر سکتا تھا اِسی طرح میں اُن کے لئے بھی Production Orders جاری کرتا۔ اب کیونکہ وہ کسی جیل میں نہیں ہیں، ہمیں اُن کے whereabouts کا پتا نہیں ہے تو آپ اپنے طور پر کوشش کریں، ان سے contact کریں اور پھر ہمارے office کو loop میں لیں then we will see and whatever facilitations we can do

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! جن cases میں اُن کی bail ہوئی ہوئی ہے اُن میں تو اُنہیں تحفظ ملنا چاہئے لیکن آپ کی حکومت نے جو پولیس پالی ہوئی ہے وہ جس وقت بھی آئیں گے تو پولیس اُنہیں arrest کر لے گی۔

جناب سپیکر: Let me check.

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اِس وقت اُن کی ہر case میں bail ہو چکی ہے تو پھر اُن کا کیا قصور ہے؟

جناب سپیکر: Let me check , let me check

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! شکریہ، آپ کے چیمبر میں کل ایک میٹنگ ہوئی تھی جس میں ہمارے پارلیمانی امور کے وزیر بھی تھے اور جتنی ایف آئی آر 26۔اپریل کو ہمارے اُوپر درج ہوئی تھیں تو اِس کے بارے میں بھی آپ نے ہمارے معزز ارکان کو assurance

دی تھی کہ آپ کا یہ معاملہ حل ہو جائے گا تو کیا اِس پر کوئی پیشرفت ہوئی ہے؟ دوسرا میاں اسلم اقبال صاحب والی بات کہ وہ ہماری پارٹی کے پارلیمانی لیڈر بھی ہیں تو اِس حوالے سے میں کہوں گا کہ آپ virtual حلف بھی لے سکتے ہیں تو آپ دیکھ لیں کہ جب اُن کا حلف ہو جائے گا تو میرے خیال میں وہ face بھی کریں گے کیونکہ law binding ہیں، کوئی اِس طرح تو ہیں نہیں کہ اُنہوں نے اِنہی حالات میں رہنا ہے تو اگر آپ اِس حوالے سے تھوڑا دیکھ لیں۔ اگر اُن کا حلف ہو جائے گا تو اُنہیں اِس سے فائدہ ملے گا اور اُن کا status change ہو جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جس طرح اُن پر ایف آئی آرز درج ہیں، ہمارے colleague ہیں اور معزز ایوان کے رکن ہیں جبکہ آپ کے بھی وہ colleague ہیں تو اِس ہاؤس کے حلف اٹھانے سے صرف وہی باقی ہیں تو اگر آپ اِس میں کوئی special interest لے لیں اور وزیر پارلیمانی امور سے کہہ دیں۔ ہمارے معزز ممبر ذوالفقار بھٹی صاحب بھی بات کرنا چاہتے ہیں تو انہیں بھی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے دیں۔

جناب ذوالفقار علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: بھٹی صاحب! ایک منٹ تشریف رکھیں میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ For record and keeping it straight, as long as I am here on this Chair بطور سپیکر میں بیٹھا ہوں rest assured, every member, whether from the opposition or the government side آپ کے جو privileges ہیں، آپ کو جو guarantees rules and Constitution نے دی ہیں I will zealously safeguard them اور جہاں تک اِس چیز کا تعلق ہے کہ آپ کے خلاف کوئی FIRs ہوئی ہیں میں نے Minister for Parliamentary Affairs کو کل ہاؤس میں یہ کہا تھا کہ by the book آپ یہ ensure کریں گے کہ ان معزز ممبران کے خلاف high-handedness نہیں ہونی چاہئے اور کسی جگہ پر بھی اِن کا privilege breach نہیں ہونا چاہئے۔ تیسری اہم بات یہ ہے کہ جو آپ کے خلاف FIRs registered ہوئی ہیں وہ ہم نے آئی جی پنجاب کو بھیجی ہیں، اُن سے کہا ہے کہ اِس میں اگر کوئی frivolous applications ہیں تو اُن کو دیکھ لیا جائے۔ جن ممبران کے خلاف بھی FIRs

registered ہیں اُن کی کاپی دے دیں and we will see it accordingly اب بھٹی صاحب! آپ بات کریں۔

جناب ذوالفقار علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ جو ہم نے کل discuss کیا ہے اُس میں میرا مؤقف بھی وہی ہے جو ابھی اپوزیشن لیڈر نے پیش کیا ہے۔ آپ ہمیں آج بھی assure کر رہے ہیں اور last time جب ہماری ریلی تھی اور آپ نے ہمیں assure کیا تھا کہ کسی ممبر، ورکرز اور سپورٹرز کے ساتھ ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا لیکن پھر بھی یہ ہوا۔ اب میرا ایک سوال ہے۔ ہمارے لیڈر نے ہمیں کل پھر call دینی ہے اور ہم نے کل پھر ریلی نکالنی ہے۔ کیا ہمارے ساتھ کل بھی یہ ہونا ہے اور کیا ہم ایسا ہی کرتے رہیں گے؟ ہم جمہوریت میں ہیں، ہمارا یہ ایوان جمہوری عمل سے بنا ہے، ایک پُرامن احتجاج اور ریلی جمہوریت کا حسن ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، آپ کی بات آگئی ہے۔ کل ہم نے اِس پر detail بات کی تب منسٹر صاحب بھی یہاں موجود تھے۔ As long as you exercise your constitutional right without violating the law ابھی یہ آپ کا مؤقف ہے اب دوسری طرف کا مؤقف بھی لینا principle of natural justice ہے۔ آپ کی بات کے بعد دوسرے فریق کی بات بھی سنی جانی ضروری ہے۔ وہ رپورٹ منسٹر صاحب منگواتے ہیں اُس پر پھر ہم بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔

جناب محمد اویس: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اویس صاحب! اِسی پر پھر بات لمبی ہو جائے گی۔

جناب محمد اویس: جناب سپیکر! آپ نے کل ہاؤس میں ایک کمیٹی بھی بنائی تھی، آئی جی پنجاب کا دفتر یہاں سے صرف پانچ منٹ دور ہے۔ اگر اُن کو بلا لیا جائے، کمیٹی بھی موجود ہے اور منسٹر صاحب بھی موجود ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: اویس صاحب! We will see کہ اس کی modalities کیا کرتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: اِھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔۔۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! آپ نے لمبی تقریر نہیں کرنی صرف مختصر بات کرنی ہے۔ آپ کی ابتداء سے لگ رہا ہے کہ آپ کسی اور موڈ میں ہیں۔ آپ نے بات مختصر رکھنی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! آپ کی شفقت اور اپوزیشن کے روّیے پر میں ایک شعر عرض کرنا چاہتا ہوں:

ہم نہ ہوں گے تو کون منائے گا تجھے
بُری بات ہے ہر بات پہ روٹھا نہ کرو
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! گندم پر بحث ہو رہی ہے، دونوں اطراف سے سب دوستوں نے اس میں بھرپور حصہ لیا۔ کچھ چیزیں ایسی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اُن سے صرفِ نظر ہوا ہے۔ اس کے تین حصے ہیں۔ ایک حصہ ہے آج کی صورتحال، دوسرا حصہ ہے اُس کے اسباب اور تیسرا حصہ ہے اُس کا حل۔

جناب سپیکر! جو صورتحال ہے وہ سب کے سامنے ہے کہ آج کسان بہت پریشان ہے اور اس کا بظاہر کوئی پرسانِ حال نظر نہیں آ رہا ہے۔ اس کی implication بھی سب کے سامنے ہے کہ اُس نے چھ ماہ انتظار کیا اور کچھ خواب دیکھے۔ کسی نے اِس فصل پر اپنی بچی کو رخصت کرنا تھا، کسی نے اپنے ماں باپ کا علاج کروانا تھا، کسی نے اپنے بچوں کے لئے کچھ کرنا تھا لیکن یہ سب کچھ ہوتے نظر نہیں آ رہا۔ دوسری بات ہے اسباب۔ اسباب میں ایک بات بار بار کی جا رہی ہے کہ گندم کے وافر ذخائر موجود ہونے کے باوجود 36 لاکھ میٹرک ٹن گندم import کی گئی۔ اس میں ایک دو

crime commit ہوئے ہیں۔ 12 لاکھ میٹرک ٹن گندم جانوروں کی خوراک کے نام پر importہوئی۔

جناب سپیکر! ایک کتاب آئی تھی جس کا نام ہے "گندم کے حمام میں سب ننگے"۔ وہ کتاب مجھے ملی نہیں ورنہ میں ہاؤس میں پیش کرتا۔ اس میں 1947 سے onward پوری story ہے کہ ہر سال گندم کے نام پر کتنا کمیشن لیا گیا اور کیا کچھ کیا گیا۔ صرف ایک سال 1971 میں اس میں کمیشن نہیں کھایا گیا ورنہ 1947 سے onward ہر سال کمیشن کھایا گیا اور اُس میں figures دیئے ہوئے ہیں کہ ہر سال کتنا کتنا کمیشن کھایا گیا۔

جناب سپیکر! پبلک میں عام تاثر یہ جا رہا ہے کہ جو گندم import ہوئی ہے شاید گورنمنٹ نے importکی ہے لیکن گورنمنٹ نے اجازت دی پرائیویٹ لوگوں نے import کی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پرائیویٹ لوگوں نے importکی اور انہوں نے فروخت کرنا شروع کی۔ ہمارے جو یہاں پالیسی ساز تھے، ذمہ داران تھے جن کے سٹوروں میں 28 لاکھ ٹن گندم موجود تھی انہیں کس نے روکا تھا کہ وہ اپنی گندم باہر نہ نکالیں۔ اس پر بھی کمیٹی کے TOR آنے چاہئیں کہ انہوں نے اپنی گندم۔۔۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! تقریر نہ کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! چلیں، میں suggestions پر آجاتا ہوں۔

جناب سپیکر: صرف ایک جملے میں بات کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میری دو تین suggestions ہیں۔ اس میں ایک بات تو کی گئی کہ کسان تیار ہے کہ deferred payment پر اس سے گندم خرید لی جائے۔ یہ بھی ایک بڑی اچھی تجویز ہے۔ اس کے ساتھ میں یہ کہوں گا کہ جو ہمارے ڈویلپمنٹ فنڈز ہیں جس کا 30 فیصد جیبوں میں چلا جائے گا اگر چھ ماہ وہ روک لئے جائیں اور اس کے پیسے یہاں استعمال میں آجائیں تو اُس سے کسان کو ریلیف مل جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری ایک اور تجویز ہے BISP جس میں ساڑھے چار سو ارب روپیہ غریب لوگوں کو دیا جاتا ہے، یوٹیلٹی سٹوروں کے لئے اربوں روپیہ دیا جاتا ہے، وہ لوگوں کو ضروریات زندگی فراہم کرنے کے لئے دیا جاتا ہے۔ اگر وہ سارا پیسا اکٹھا کر لیا جائے اور اُن لوگوں کو جن کو تین ماہ میں، چار ماہ میں 12 ہزار روپیہ ملتا ہے وہ پیسے دینے کی بجائے اس رقم سے گندم خرید کر ان لوگوں کو دے دی جائے۔ اس طرح کاشتکار سے بھی گندم لے لی جائے گی اور گندم کے ذخیرے کا استعمال بھی ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میری چوتھی suggestion یہ ہے کہ اِس میں 29 فیصد سود ہے جو بنک کاروں اور ساہوکار کی جیبوں میں جائے گا۔ حکومت کو 4 ہزار روپے پر تقریباً 1300 روپیہ دینا پڑے گا۔ اس صورتحال میں جن لوگوں نے 36 لاکھ میٹرک ٹن گندم import کی ہے اگر آپ offer کر دیں کہ ہم آپ کو تین ہزار روپے میں گندم دیں گے آپ 3900 روپے میں خریدیں اس طرح 900 روپے کی shortfall آئے گی اور بنک سے آپ کو 1300 روپے دینا پڑے گا، 400 روپے پھر بچ جائے گا۔ اُس کا impact یہ آئے گا کہ جب مارکیٹ میں 3000 روپے والی گندم جائے گی تو پھر end user کو گندم سستی ملے گی اور روٹی بھی سستی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اب کوئی بات نہیں کرے گا۔ No more speakers. I will not allow any other speech چونکہ امجد صاحب کل کی لسٹ سے رہ گئے تھے so, I promised him that I would give you time tomorrow

جناب ندیم صادق ڈوگر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ڈوگر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جناب امجد علی جاوید! آپ conclude کریں۔

جناب امجد علی جاوید: ایک قطعہ پالیسی سازوں کی نظر:

آنا چاہو تو ہزار رستے، نہ آنا چاہو تو عذر لاکھوں
مذاق برہم، طویل رستہ، برستی بارش، خراب موسم

جناب ندیم صادق ڈوگر: میں صرف ایک شعر عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ٹھہر جائیں میں بعد میں سنتا ہوں۔ مجھے پتا ہے کہ آپ کو شرارت سوجھ رہی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، منسٹر صاحب!

ایوان میں وزیر خوراک کا پالیسی بیان اور محکمہ کی کارکردگی پر اظہار خیال

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے اپنے منصب کا حق ادا کیا، آج کل اس وقت کا جو سب سے بڑا burning issue ہے آج غالباً اس پر بحث کا چوتھا دن ہے آپ نے یہاں پر general discussion رکھی لیکن عام طور پر ایسا ہوتا نہیں ہے اور ایک یا دو دن کے بعد discussion کو close کیا جاتا ہے۔ یہ آپ کے منصب کا تقاضا ہے کہ آپ دونوں side کے colleagues کی باتیں سنیں اور اللہ کرے کہ اس میں سے کوئی اس طرح کی بات نکل آئے جو doable solution ہو اور گورنمنٹ اپنا کردار ادا کر سکے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اس ہاؤس کو apprise کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت جب میں یہاں پر بات کر رہا ہوں تو فیڈرل گورنمنٹ اور چاروں صوبوں کے secretaries food ایک میٹنگ میں مصروف ہیں۔ پنجاب گورنمنٹ کی request پر ہی میٹنگ کا ٹائم change ہوا تھا کیونکہ آج صبح کابینہ کی میٹنگ تھی اور اس میں بھی یہی discussion تھی۔ پرائم منسٹر پاکستان نے ایک کمیٹی constitute کی ہے جس میں چاروں صوبوں کے Secretaries Food اور Federal Secretary Food شامل ہیں وہ اس وقت میٹنگ کر رہے ہیں جس میں یہ determine کیا جائے گا، میں نے اپنی presence اور absent میں دونوں طرف سے سنا میرے colleagues منسٹر زراعت اور منسٹر فنانس وہ مجھے بتایا کرتے تھے کہ discussion میں یہ چیزیں ابھر کر سامنے آئیں تو میں بالکل یہ یقین دلاتا ہوں کہ ایک کمیٹی بنی ہے اور میں یا میرے colleagues منسٹرز جو یہاں بیٹھے ہیں وہ آکر ہاؤس کو apprise کریں گے۔ یہ جو اتنا بڑا issue کھڑا ہوا ہے اس کی وجہ سب کو پتا ہے کیونکہ wheat import کی گئی، اس کی اجازت کس طرح ہوئی اور کب اس کی اجازت دی گئی اس پر Fact Finding Committee بنی ہے اس کی

جو رپورٹ آئے گی وہ میں یا میرے colleagues ministers public کریں گے۔ مجھے کل پتا چلا تھا کہ ہمارے اپوزیشن لیڈر نے کل کچھ proposals دی ہیں اور میں خود Opposition Benches پر گیا ان کی مہربانی ہے کہ انہوں نے میری بات سنی ہے۔ میں نے ان کے ساتھ جو بات کی ہے وہ بھی میں ریکارڈ کا حصہ بنانا چاہتا ہوں۔ میں نے انہیں کہا ہے کہ مجھے پتا ہے کہ یہ کوئی personal issue نہیں ہے بلکہ یہ public issue ہے، آپ اس کو raise کر رہے ہیں، گورنمنٹ کا کام ہے جو وہ کر سکتی ہے اور جو doable solution ہے اس پر عمل کرے۔ میں آپ کے پاس آیا ہوں، آپ مجھے بتائیں اور جو doable proposals ہوں گی تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس پر کام کیا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز اراکین حزب اختلاف کی طرف سے "شیم شیم" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: Honorable جناب کلیم اللہ! اگر یہ shameful ہے کہ اپوزیشن لیڈر کے پاس جا کر انہوں نے کہا ہے تو I pity آپ تشریف رکھیں۔

جناب کلیم اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: Please آپ تشریف رکھیں۔ بھائی!. This is no way.

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جناب امتیاز محمود صاحب! I have given you ample time regardless of the procedure کہ آپ اپنی ساری بات کریں اور آپ نے بات کی۔ معزز وزیر نے ابھی ایک جملہ کہا ہے کہ میں اپوزیشن لیڈر کے پاس چل کر گیا تو یہ جمہوری روایت ہے اور اچھی بات ہے کہ وہ ان کے پاس گئے۔ انہوں نے کل چار پانچ تجاویز دیں جو بڑی اچھی تجاویز تھیں جنہوں نے مجھے convince کیا۔ I communicate from this Chair to the Minister Food کہ آپ جو پالیسی بنا رہے ہیں تو مجھے آپ کی پالیسی میں اور اپوزیشن لیڈر کی تجاویز میں similarity لگ رہی ہے اور وہ بھی غالباً انہی خدوخال پر بات کر رہے ہیں تو آپ ان سے مل کر بیٹھیں کیونکہ Ahmad khan holds great experience of agriculture and his background

actually cultivates more reason to it. وہ میری ہدایت پر چل کر گئے تو یہ جمہوری روایت ہے اس پر shameful کا نعرہ تو نہیں بنتا۔ He is giving the policy please.

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، منسٹر صاحب! Please carry on.

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! جب میں نے quote کیا، میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے اپنی چیئر کا اختیار استعمال کیا اور آپ نے بتایا کہ یہ جو الفاظ بولے جاتے ہیں یہ ہر وقت اور ہر جگہ پر استعمال نہیں ہونے چاہئیں۔ اس کے بعد میں آپ کی اجازت سے اپنی side پر اپنا اختیار استعمال کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ ان کی طرف سے جو doable proposals آئیں گی تو گورنمنٹ ان کو serious لے گی اور ہم اس پر کام کریں گے۔ دوسرا ہماری اپنی side پر یعنی گورنمنٹ جس طرح چیزوں کو دیکھ رہی ہے تو وہ بھی میں شیئر کرنا چاہ رہا ہوں لیکن میں یہ بھی نہیں کہہ رہا کہ جو میں کہہ رہا ہوں یہ کوئی decision ہے۔ میں شیئر یہ کرنا چاہ رہا ہوں کہ ہماری دونوں sides کے ممبران کو apprise ہونا چاہئے کہ پنجاب میں جو total harvesting ہوتی ہے وہ 22 سے 23 ملین میٹرک ٹن کی harvesting ہوتی ہے۔ میرا فوڈ ڈیپارٹمنٹ ہے اور میرے علم میں ہے کیونکہ میں نے کافی procurements خود بھی دیکھی ہیں اور میں وزیر ہونے کے ناطے دس سال پہلے بھی procurements کو بڑا closely observe کرتا رہا ہوں تو ہمارا maximum target تقریباً 4 million کے قریب ہوتا ہے تو ایک سوال یہ بھی ہے کہ جو 20 remaining metric ton wheat ہے وہ تقریباً 10 فیصد کے قریب فوڈ ڈیپارٹمنٹ procurement کرتا ہے باقی پرائیویٹ سیکٹر میں رہتی ہے، جو seed companies ہیں ان کی holding میں آتی ہے، فلور ملز والے لیتے ہیں اور پرائیویٹ سیکٹر اس کو خریدتا ہے۔ میں یہ بھی آپ کے ساتھ شیئر کر رہا ہوں کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے پاس یہ calculations موجود ہیں کہ 10 فیصد، 11 فیصد، 12 فیصد، اور procurement 13٪ ہوتی ہے ہاں اس سے support ملتی ہے، price stable رہتی ہے اور تھرڈ پارٹی کے طور پر فوڈ ڈیپارٹمنٹ اس میں موجود رہتا ہے۔ مگر آپ کے through ایک اور چیز پورے ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ مجھے being Food Minister یا میری گورنمنٹ کو،

تو ہمارا کیا issue ہے کہ ہم وہ کہہ دیں کہ نہیں جی، چار لاکھ میٹرک ٹن نہیں ہو گی، یہ 4 ملین نہیں ہو گی اور ہم اس کو enhance کر دیتے ہیں، کتنا ٹائم لگتا ہے اور کتنی energy لگتی ہے چار دن سے جتنا چار چار سے پانچ پانچ گھنٹے دوستوں اور بھائیوں کی آراء سنی ہیں تو جو concrete ہے میں اس میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ میں بڑی آسانی کے ساتھ bailout ہو سکتا اور ہم announce کر دیتے تھے کہ ہم 4 لاکھ میٹرک ٹن سے بھی بڑھا رہے ہیں۔ مگر دیکھنا یہ چاہئے کہ جب پچھلے ادوار میں آج سے دس سال پہلے procurement ہوا کرتی تھی تو اس وقت interest rate تقریباً 6 فیصد کے قریب ہوا کرتا تھا اور اب 4 time سے 5 time increase ہو گیا ہے۔ میں for example quote کرتا ہوں اور میں نے رات ٹیلی ویژن پر یہ کہنے کی کوشش کی ہے let say کہ اگر آپ ایک ملین میٹرک ٹن procurement کرتے ہیں تو اس پر expenditure آتے ہیں لیکن میں نے اور سب ساتھیوں نے oath لیا ہوا ہے کہ ہم اپنے وژن اور اپنی بہترین صلاحیت کے مطابق ایمانداری کے ساتھ اس فیصلے کو utilize کریں گے۔ اس وقت کے حالات یہ ہیں کہ اگر آپ ایک ملین میٹرک ٹن خریدتے ہیں تو اس میں 100 بلین کے loans لینے پڑتے ہیں اور اگر اس کی holding کرتے ہیں جب تک یہ release ہو گی تو یہ پورا process ہے مجھ سے زیادہ یہ سارے لوگ جانتے ہیں اور میں سب سے کم جاننے والا بندہ ہوں کہ اس کی holding کی جاتی ہے، اس میں incidental لگتے ہیں اور اس میں جو leakage ہے وہ الگ بات ہے۔ میں وہی بتا رہا ہوں کہ جو پیپرز میں دکھایا جاتا ہے، اگر اس کو ایک سال کے لئے hold کرتے ہیں، آپ نے اس دفعہ جو crop hold کی ہے اس کو ذہن میں رکھیئے کہ ہمیں اس کا دوسرا سیزن بھی hold کرنا پڑ گیا ہے تو میں average کی بات کر رہا ہوں۔ اگر present scenario میں دو سیزن تک اس کو hold کرتے ہیں تو اس میں 100۔ ارب پر 80۔ ارب کے expenditure بڑھ جاتے ہیں تو یہ کس طرح کی پالیسی ہے؟ میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی پر تھوڑی سی reservation show کر رہا ہوں اور میں ہوش میں بات کر رہا ہوں۔ یہ کیا پالیسی ہے کہ ہم as a government وزیر بن کر بھی rural sides کے لوگوں سے بھی criticism سن رہے ہیں کہ آپ نے 3900 support price رکھی ہے اس سے بڑھنی چاہئے تھی مطلب کہ وہ بھی اس support price سے satisfy نہیں ہیں جو گورنمنٹ نے announce کی ہے۔ اس کے بعد میں دونوں sides کو کہہ رہا ہوں تو مطلب پورے

ہاؤس کی بات کر رہا ہوں کہ ہمیں calculation chart دکھائے جاتے ہیں کہ ہمارا تو margin of profit بہت کم رہ گیا ہے لیکن میں اسے oppose نہیں کرتا یہ ٹھیک ہو گا۔ آپ دوسری side بھی دیکھ لیں اور جو urban side کے لوگ ہیں کہ گورنمنٹ نے روٹی مہنگی کر دی تو اس پر فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی کیا ہو گی کہ ایک طرف billions of rupees آپ اس میں inject کر رہے ہیں اور دونوں sides کے لوگ satisfied نہیں ہیں۔ میری ناقص رائے اس کا جو مطلب نکالتی ہے وہ یہ ہے کہ اس پالیسی کو correction کی ضرورت ہے اس پر ہم کام کر رہے ہیں۔ مجھے پتا ہے کہ ان شاءاللہ نیک نیتی کے ساتھ ہم آگے بڑھیں گے بغیر کسی اپنے personal interest کے تو اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے گا، result نکل آئے گا۔ میں آپ کو یہاں پہ گارنٹی دیتا ہوں کہ دونوں side کے issues کو address کریں گے۔ اس وقت شاید لگتا ہو گا میں اس پر بھی آتا ہوں کہ جی ہم کوئی بڑا unpopular decision کر رہے ہیں مگر آپ کو آگے چل کے پتا چل جائے گا کہ یہی billions of rupees اگر ہم inject کریں گے جس سے ہمارے rural side کے لوگ کہتے ہیں کہ inputs بہت مہنگی ہو گئی ہیں، pesticides بہت مہنگے ہو گئے ہیں، fertilizer بہت مہنگا ہو گیا ہے تو یہی billions of rupees اگر آپ اُدھر inject کر دیں گے جب farmer کو چھوٹے کسان کو inputs سستی ملیں گی تو اس سے crop کی cost نیچے آئے گی تو وہ 3900 یا اس سے کم پہ بھی satisfied ہو جائے گا کیونکہ اس کی profit ratio ٹھیک ہو گی۔ اس کے پیچھے یہ background سوچ ہے اور ساتھ ہی ساتھ urban side پر جو روٹی ہے، جو نوالہ ہے اس کے بھی 45 percent لوگ ہیں، اُن کا نوالہ بھی سستا ہو گا۔

جناب سپیکر! صرف اور صرف اس وقت جب میں آپ سے بات کر رہا ہوں کہ ٹھیک ہے وہ نہیں ہونا چاہئے تھا بالکل اُس کو oppose کرتے ہیں۔ ہماری پارٹی کی طرف سے، ہماری گورنمنٹ کی طرف سے bottom to top اس کو oppose کرتے ہیں کہ یہ نہیں ہونا چاہئے تھا جو wheat import ہوئی ہے، مگر ایک چیز ضرور ہے کہ excess wheat کی وجہ سے گورنمنٹ نے جب یہ کہا کہ ہم نے اس urban side کے جو لوگ bag خرید کے روٹی کھاتے ہیں، اس وقت جب میں آپ سے بات کر رہا ہوں اور جب یہ government establish ہوئی تھی اُس میں تقریباً ایک ہزار روپے کا difference ہے۔ ایک ہزار روپے کا bag کا difference ہے روٹی جہاں پہ 16 روپے کی

بک رہی ہے وہاں پہ ایک ہزار روپے bag کا بھی difference ہے ابھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں یہ کوئی by design یا لکھی پڑھی بات نہیں کر رہا، میں نے پیچھے بیٹھی ہوئی اپنی بہنوں سے پوچھا کہ کون کون آٹے کا bag خرید کے روٹی کھاتا ہے؟ تو بغیر دیکھے کہتا ہوں کہ ایک بہن نے کہا mostly ہم bag خرید کے کھاتے ہیں۔ میں نے کہا پھر سچ بتائیں کہ bag میں کتنا فرق آیا ہے تو انہوں نے کہا جب گورنمنٹ آئی تھی اس وقت 2800 سے 2900 روپے کا bag تھا آج وہ 2000 روپے سے کم ہے اور ہم ایک کی بجائے دو bags لے رہے ہیں تو اس کی ایک side یہ بھی ہے اس لئے ایسا نہیں ہے کہ خدانخواستہ ہم یہ سوچ رہے ہیں کہ جو grower ہیں ان کو ہم نے attend نہیں کرنا یا جو consumer ہے اس کو attend کرنا ہے۔

جناب سپیکر! فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی basic responsibility یہ رہی ہے کہ انہوں نے دونوں side پر جہاں پر grower کی محنت کا معاوضہ properly دلوانا ہے third-party کے طور پہ enter ہو کے کہ اس کی prices stable رہیں وہاں پر اس نے جو end consumer ہے جس نے bag خرید کے روٹی کھانی ہے، اس کی price کو بھی stable کرنا فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی basic responsibility میں آتا ہے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دونوں responsibilities ان شاءاللہ ہم اللہ کی مدد سے fulfill کریں گے۔ اب رہی بات کہ اس وقت جو ہمارے دوستوں کی طرف سے پریشر ہے میں بالکل مانتا ہوں کہ پریشر ہے، بہت پریشر ہے میں نے آپ کو جو financial status ہے اس کی بھی discussion کی ہے اور اس وقت جن کے carry forward ہے پچھلی دفعہ پورے سیزن میں تقریباً four million کی procurement ہوئی تھی جو پچھلی گورنمنٹ نے کی تھی اس میں سے half سے کم فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے releases ہوئی، consume ہوئی ہے۔ ابھی جو carry forward چل رہا ہے 22 سے 23 لاکھ میٹرک ٹن carry forward ہے godown full ہیں اور جو ابھی تک stocks ہیں اس پر تقریباً 25 کروڑ کے قریب interest daily basis پر پڑ رہا ہے۔

جناب سپیکر !ہماری گورنمنٹ کا جوvision ہے، جو چیف منسٹر محترمہ مریم نواز شریف کا vision ہے میںon oath بات کر رہا ہوں کہ انہوں نے کہا ہے یہ billions of rupees یہmatter نہیں کرتے لیکنpolicy correction کی ضرورت ہے ، آپ جتنےbillions کہتے ہیں، گورنمنٹ اس سے ڈبل دینے کے لئے تیار ہے۔ گورنمنٹ چاہتی ہے کہ کسان خوشحال ہوں اور end user کو بھی تھوڑی سی تسکین ہو کہ اس کا نوالہ بھی سستا ہوا ہے، مگر یہ تو نہیں کرنا کہ ہم نے سارے کے سارے پیسے اس میں جھونک دینے ہیں اور جوbanks ہیں، جیسے میں نے پہلے بھی کہا تھا تو اُن کے لئےFood Department کماؤ پُوت بنا رہے۔ گزارش یہ ہے کہ ابھی تک جو ہمارے پاس applications آئی ہیں ان کیscrutiny کریں گے اور جو چھوٹا کسان ہے کسی صورت میں اُس کو اکیلا نہیں چھوڑیں گے۔ دو دن سے میں ٹیلی ویژن پر سن رہا ہوں کہ جی کسانوں کا استحصال ہو رہا ہے تو میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ جو چھوٹا کسان ہے اس کو کسی صورت اکیلا نہیں چھوڑیں گے، دونوں صورتوں میں گورنمنٹ اس کوbailout کرنے کے لئے آگے بڑھے گی آپ دیکھیں گے کہ ان شاءاللہ ہم اس کوsuccessfully کر جائیں گے۔ دونوں صورتوں کا جب میں کہہ رہا ہوں تو پھرprocurement کی بھی ہمارے پاس جوapplications submit ہیں ان سب کیtotal scrutiny ہو گی۔ ہمارا کسان ہے جو ہمارےnet پر ہے ہمارے پاس اس وقت 6 لاکھ کے قریب کاٹوٹلdata پنجاب میں موجود ہے، جتنی بھیgovernments آئی ہیں انہوں نے جوdata compile کیا ہے وہ 6 لاکھ ہے اس میں سے کوئی 3 لاکھ 96 ہزار کے قریب ہمارے پاسapplications آئی ہیں تو اس وقت بھی جو گورنمنٹ کیgiven policy ہے اس میں سے جوapplication eligible ہوئی ہیں وہ one lac twenty thousand something ہیں۔

جناب سپیکر !ہماری اُسdata پر ہماریreservation ہیں اُس کے لئے چیف منسٹر محترمہ مریم نواز شریف نے PITB کے ذریعے جو ہماری Land Record Authority ہے اُن کو bound کیا ہے کہ وہ اس کو ایک دو دن میں فائنل کریں کہ جو ابapplications آئی ہیں اُس پر کوئی question mark نہیں ہونا چاہئے۔ گورنمنٹ کے پاس جو ادارے ہوتے ہیں جو سپیشل برانچ ہے یا دوسرے ادارے ہیں اُن سےinformation آئی ہے کہ اس میں بھی بدقسمتی کے ساتھ یہ حقیقت ہے کہ جو مڈل مین ہے یا جو آڑھتی ہے اُس نےfake application دلوائی ہیں اس کیscrutiny

کے بعد ان کو بھی entertain کریں گے اور جو چھوٹا کسان پوری exercise میں hit ہوا ہے اُس کو بھی financial compensation ملے گی اور اس میں ایک چیز راہ میں رکاوٹ بن رہی ہے مجھے جو proposals اپوزیشن لیڈر کی طرف سے آئیں ، میں نے وہ proposal پڑھی ہیں وہ doable بھی ہیں جہاں پر فیڈرل گورنمنٹ نے PASSCO Department کے target کو enhance کیا ہے۔ مگر ایک چیز میں آپ کے نوٹس میں لے کر آنا چاہتا ہوں کہ اُدھر بھی just distribution of bardana ہوئی ہے وہاں پر ابھی تک گندم نہیں پہنچی اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ climate change کی وجہ سے آپ کو پتا ہے کہ یہ rainy season uncalled of rainy season start ہو گیا تو اس وقت moisturize level 16 percent سے 17 percent ہے اور فوڈ ڈیپارٹمنٹ set pattern کے تحت جو اس کا moisturize ہوتا ہے وہ 10 percent پر buying کرتا ہے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم 3900 روپے per 40kg پر پانی کی قیمت دے رہے ہوں۔ اس کے لئے میں ensure کرواتا ہوں، میں نے کل رات ٹیلی ویژن پر بھی یہ کہا ہے کہ جہاں بھی، جس ڈسٹرکٹ میں بھی آپ سمجھتے ہیں کہ اس وقت moisture 10 percent ہے اور چھوٹا کسان ہے آپ مجھے بتائیں میں اُس کی approval آپ کو دِلواتا ہوں اور وہاں پر procurement start ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! ہماری preparations بالکل موجود ہیں، میدان میں موجود ہیں ہمارے 400 کے قریب، 393 جو procurement centers ہیں اُن کو ہدایات جا چکی ہیں وہاں پر بار دانہ کی distribution ہو چکی ہے مگر گورنمنٹ نے آپ کو بتایا کہ دونوں end سے ہم نے ان کو ہر صورت میں bailout کرنا ہے۔ میں نے چھوٹے کسان کی کئی دفعہ بات کر دی اس کے بعد آپ دیکھیں گے کہ جو billions of rupees ہم inject کیا کرتے تھے اور وہ لاحاصل تھا، گورنمنٹ اس طرح سوچ رہی ہے کہ شاید اس کا وہ result نہیں آیا جو آنا چاہئے تھا کیوں کہ جب آپ billions of rupees دیکھتے ہیں اس کی amount دیکھتے ہیں تو بہت بڑی amount ہوتی ہے اور اس کا impact جو field پر شاید نظر نہیں آتا۔ گورنمنٹ کی یہ strategy ہے کہ پہلے تو جو ہمارے کسان بھائی ہیں اُن کو bailout کرنا ہے اُن کی procurement بھی کرنی ہے اور in a shape of compensation cash compensation کا بھی گورنمنٹ ارادہ رکھتی ہے یہ گورنمنٹ کی سوچ کا حصہ ہے۔ اُس کے بعد جتنا یہ difference ہے جو یہاں ایوان سے

proposals آئیں کہ جی فلاں head سے پیسے نکال لیں، فلاں head سے پیسے نکال لیں ان تمام چیزوں کے لئے ہم گھنٹوں بیٹھتے ہیں اور میں اکیلا بالکل مجھے کوئی شرم نہیں آتی کم عقل ہوں مگر ہمارے بڑے قابل وزراء بیٹھے ہیں ہم گھنٹوں بیٹھ کر اس پر discussions کرتے ہیں، ہماری administrative sides سے ہمارے secretaries ہمارے ساتھ بیٹھتے ہیں، ہم پانچ پانچ گھنٹے کے session کرتے ہیں، ہمیں پتا ہے کہ یہ burning issue ہے ہمیں اس سے نکلنا ہے مگر ایسے solution کے ساتھ نکلنا کہ جو ڈنگ ٹپاؤ solution نہ ہو کہ ابھی تالیاں بجا کر یا desk thumping کروا کے میں نہیں چاہتا کہ ہم اس کو close کریں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس کو کوئی success story بنائیں تو اس پر آپ سے کہتے ہیں کہ جو پیسے بھی لگیں گے گورنمنٹ اس چیز کے لئے تیار ہے، اس سے زیادہ کا package آپ دیکھیں گے کہ جو ہم کسان کارڈ introduce کر وا رہے ہیں، اُس میں بہت بڑی amount کے لئے ہم کام کر رہے اُس کی بھی announcement آپ ایک دو دنوں میں جب یہ باقی announcements کریں گے اُس کی بھی announcement کر دیں گے باقی رہی بات جو دونوں سائیڈ سے heated debate ہوئی اور مجھے کئی colleagues، کئی دوستوں نے کہا، دوبارہ کہوں گا کہ دونوں sides پر میری موجودگی میں یا میرے دوسرے honorable colleagues کی موجودگی میں ٹیلی فون پر اور مل کر بھی کئی لوگوں نے مجھے کہا ہے کہ آپ کو پتا ہے کہ ہم کسی گلی محلے یا گاؤں میں بھی جاتے ہیں تو ہمارے سے یہی سوال کیا جاتا ہے، آپ کی مہربانی ہے آپ اس کو personal نہ لیجئے گا میں ان لوگوں کے لئے اپنی یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ ہم لوگوں کے مفاد کی بات کر رہے ہیں اور ہم کو بالکل پتا ہے کہ آپ بھی لوگوں کے مفاد کی بات کر رہے ہیں اور ہم بھی یہاں پر لوگوں کے مفاد کے لئے کھڑے ہیں۔ ہماری دعا اور کوشش بھی یہی ہے اور انشاءاللہ لوگوں کے لئے کوئی بہتر حل نکل آئے جو کہ نکل آیا ہے اس لئے میں یہاں پر اپنی بات کو close کرتا ہوں۔ ہم نے پہلے بھی دی گئی proposals sincerely note down کی ہیں اور آئندہ بھی جو proposal آئیں گی اس کو لکھ کر لے کر جاؤں گا اور پوری کوشش کروں گا کہ اس پر advocacy اور implement کرواؤں۔ بہت بہت شکریہ۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: Honorable members please be seated and Leader of the Opposition آپ مجھے بات کرنے کا تھوڑا موقع دیں لہٰذا ابھی آپ تشریف رکھیں۔ Now we got the stated policy, which we as assembly have sat for four consecutive sessions بھچر صاحب آپ نے بڑی زبردست باتیں کیں اور اِدھر سے رانا اقبال صاحب نے بڑی اچھی تقریر کی اور اس کے بعد فوڈ منسٹر صاحب نے absolutely clear worded جس میں کوئی ابہام نہیں ہے وہ ساری بات آپ کے سامنے رکھ دی ہے now I will not open the House for any further debate. I know you are dissatisfied. آپ لوگوں کا خیال تھا کہ ہم procurement کی tonnage بتائیں گے اور acreage بتائیں گے کہ کس number of acres تک جائیں گے؟ منسٹر صاحب نے جو اپنی پالیسی کے خدوخال بیان کئے ہیں اس میں انہوں نے کہا ہے we will reach to the small farmer اور اس پر آپ کے تحفظات ہیں جو کہ پچھلے چار دنوں سے ہم سب ممبرز یہاں پر سن رہے ہیں Now having the stated policy گورنمنٹ کی statement آپ کے سامنے آگئی ہے اس کے بعد further debate کھولنا قرینِ مصلحت نہیں ہے اس پر صرف یہ کہنا ہے we have all spoken on it

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میری ایک بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: خان صاحب! آپ ابھی تشریف رکھیں۔ ایک سیکنڈ آپ میری بات سنیں۔ I am addressing the honorable member. Sir sitting on chair just making the statement is not good in the House اب میرا صرف یہی کہنا ہے کہ you have got your tools to do what you have to do تو I am inclined کہ گورنمنٹ پالیسی آنے کے بعد آپ کے جتنے پوائنٹس تھے وہ گورنمنٹ تک پہنچ گئے ہیں and Minister Sahib has given the policy تو اس کے بعد میں یہ کہوں گا کہ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(38)/2024/43. Dated: 03th May, 2024. The following Order, made by the Acting Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

In exercise of the powers conferred under Article 109(b) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I**, Malik Muhammad Ahmad Khan**, Acting Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **30th April, 2024 (Tuesday)** after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 02nd May 2024

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN
ACTING GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Anxiety amongst the students due to declaration of 2 years degree program ineffective by Higher Education department 76
-Apprehension of epidemic diseases due to piles of filth in city area Faisalabad 441
-Demand for allotment of plot/house to government employees having Membership of Housing Foundation 337
-Demand for establishment of schools for girls in PP-85, Mianwali 158
-Demand for providing medical facilities in DHQ Hospital Toba Tek Singh 159
-Problems faced by the people due to non availability of place for graveyard in PP-118 74
-Theft of costly injections due to negligence of staff in General Hospital Lahore 336
-Theft of water by influential persons at Abbasia Link Canal Rahim Yar Khan 442
-Worst condition of sewerage system and roads in Awami Colony near General Hospital Lahore 162, 259
ADNAN AFZAL CHATTHA, MR
-Oath of office 366
AFTAB AHMAD KHAN, MR
-Leave of absence 70
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Apprehension of epidemic diseases due to piles of filth in city area Faisalabad 441
AFZAAL HUSSAIN, RANA
-Oath of office 366
AGRICULTURE DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Details about making concreted to watercourses in Chak No. 393 Toba Tek Singh *(Question No. 22)* 331
-Details about price and production of sugarcane *(Question No. 192*)* 326
-Details about vacancies in sub campus of Agriculture University Faisalabad in Toba Tek Singh *(Question No. 8)* 330
-Steps taken for eradication of virus of crops in Qabula and Arif wala district Pakpattan *(Question No. 102*)* 315
AHMAD KHAN, MR (*Leader of Opposition)*
DISCUSSION on-
-Wheat procurement 410
POINT OF ORDER regarding-
-Matter of rigging in election and non seriousness by the government regarding questions of the House 60
AHMAD MUJTABA CHAUDHARY, MR
DISCUSSION on-
-Wheat procurement 436

	PAGE NO.
QUORUM-	
-Pointing out of quorum of the House during sitting held on April 22, 2024	17
AHMED AKBAR, QAZI	
DISCUSSION on-	
-Wheat procurement	287
AHMER BHATTI, MR	
DISCUSSION on-	
-Wheat procurement	432
AHSAN RAZA KHAN, MR	
DISCUSSION on-	
-Pre Budget 2024-25	83, 177
AHSAN RAZA, MR	
DISCUSSION on-	
-Wheat procurement	290, 433
AKHTAR ABBAS BOSAL, CH	
-Leave of absence	71
ALI AHMED KHAN LEGHARI, MR	
-Oath of office	366
ALI HAIDER GILANI, SYED	
DISCUSSION on-	
-Wheat procurement	424
AMNA PARVEEN, MS	
DISCUSSION on-	
-Pre Budget 2024-25	352
AMIR ALI SHAH, SYED	
DISCUSSION on-	
-Wheat procurement	274
AMJAD ALI JAVED, MR	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Anxiety amongst the students due to declaration of 2 years degree program ineffective by Higher Education department	76
-Demand for allotment of plot/house to government employees having Membership of Housing Foundation	337
DISCUSSION on-	
-Wheat procurement	460
QUESTIONS regarding-	
-Construction of mini stadiums for development of sports in Toba Tek Singh *(Question No. 19*)*	49
-Details about emergency of City Hospital Toba Tek Singh *(Question No. 13*)*	375
-Details about making concreted to watercourses in Chak No. 393 Toba Tek Singh *(Question No. 22)*	331
-Details about vacancies in sub campus of Agriculture University Faisalabad in Toba Tek Singh *(Question No. 8)*	330

PAGE NO.

-Establishment of Small Industrial Estate in Toba Tek Singh *(Question No. 24*)* 39
-Expenses accrued upon project of e-Libraries *(Question No. 18*)* 26
-Rehabilitation of miner at Jhang Branch Canal Toba Tek Singh *(Question No. 34)* 55
-Reorganization of annual sports competitions in the province *(Question No. 81*)* 54

ARIF MEHMOOD GILL, MR
DISCUSSION on-
-Wheat procurement 292

AYESHA JAVED, DR
-Oath of office 207

B

BILAL YASIN, MR *(Minister for Food)*
DISCUSSION on-
-Wheat procurement 263, 299, 463
MOTION regarding-
-Suspension of rules 455

C

CABINET-
-Of the Punjab 5

CALL ATTENTION NOTICES regarding-
-Details about making of unethical videos of girls in Special Education Centre Hassan Abdal 251
-Details about murder in Qila Kalar Wala, Jamkey Dhansla road Sialkot 248

D

DISCUSSION on-
-Pre Budget 2024-25 83, 341
-Wheat procurement 263, 410

F

FAISAL AYUB, MR *(Minister for Sports, Labour & Human Resource)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Closure of routes of public transport in Lahore *(Question No. 170*)* 44
-Construction of mini stadiums for development of sports in Toba Tek Singh *(Question No. 19*)* 50
-Expenses accrued upon project of e-Libraries *(Question No. 18*)* 27
-Reorganization of annual sports competitions in the province *(Question No. 81*)* 55

PAGE NO.

FAISAL JAMIL, MR
DISCUSSION on-
-Pre Budget 2024-25 190
FALAK SHER AWAN, MR
-Oath of office 366
FARHAT ABBAS, HAFIZ
DISCUSSION on-
-Wheat procurement 276
FATEHA *(Pray for Forgiveness)*-
-On sad demise of father of Chaudhary Asad Mehmood Chaudhary Umer Daraz (MPA) 113
-On sad demises of brother of Ansar Haral, brother of Muhammad Ilyas Chinioti, father of Mr Asad Umer Daraz and Mother of Touseef Shah 207
FIDA HUSSAIN, MR
-Leave of absence 69
FUNCTIONARIES-
-Of the House 5

G

GHULAM AHMAD KHAN GADI, SARDAR ALHAJ
-Leave of absence 69

H

HASSAN ALI, MR
DISCUSSION on-
-Pre Budget 2024-25 186
QUESTIONS regarding-
-Construction of metal road from Chak Khizer to city Gujranwala *(Question No. 50*)* 224
-Construction of separate building for DHQ Hospital Gujranwala *(Question No. 51*)* 114
-Details about review on Water Policy *(Question No. 59)* 56
-Worst condition of sewerage system in village Bhatti Bhangwan PP-65, Gujranwala *(Question No. 53*)* 228
HASSAN ASKARI SHEIKH, MR
DISCUSSION on-
-Pre Budget 2024-25 348
HINA PARVEZ BUTT, MS
questions REGARDING-
-Closure of routes of public transport in Lahore *(Question No. 170*)* 44
-Details about price and production of sugarcane *(Question No. 192*)* 326
HUMBLE SANAA KAREEMI, MR
DISCUSSION on-
-Wheat procurement- 298

PAGE NO.

I

IJAZ AHMAD, CHAUDHRY
-Leave of absence 70
IJAZ MASIH, MR
-Oath of office 9
IMRAN AKRAM, MR
QUESTION regarding-
-Steps taken for eradication of virus of crops in Qabula and Arif wala district Pakpattan *(Question No. 102*)* 315
IMRAN NAZEER, KHAWAJA *(Minister for Primary & Secondary Healthcare)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Details about cardiology centre in THQ Sadiqabad *(Question No. 134*)* 389
-Details about emergency of City Hospital Toba Tek Singh *(Question No. 13*)* 376
-Details about illegal occupance on area of dispensary in Chak No. 61/RB, Jarranwala *(Question No. 112*)* 387
-Details about medical staff in BHUs and RHCs of PP-265, Sadiqabad *(Question No. 135*)* 391
-Details about orthopedic ward in THQ Hospital Khanpur *(Question No.122*)* 388
-Details about THQ Hospital Sohawa, Jhelum *(Question No. 44*)* 382
-Facility of Dialysis unit in THQ Hospital Khanpur *(Question No. 123*)* 389
IMTIAZ MEHMOOD, MR
DISCUSSION on-
-Wheat procurement 443
INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-
QUESTION regarding-
-Establishment of Small Industrial Estate in Toba Tek Singh *(Question No. 24*)* 39
IRRIGATION DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Details about reconstruction of "T-bund" and super on Sindh river at Layyah *(Question No. 103)* 58
-Details about review on Water Policy *(Question No. 59)* 56
-Number of dams and funds allocated for them in PP-24 Jhelum *(Question No. 96)* 58
-Rehabilitation of miner at Jhang Branch Canal Toba Tek Singh *(Question No. 34)* 55

J

JAFFAR ALI HOCHA, MR
DISCUSSION on-
-Wheat procurement 285

PAGE NO.

JAVED AHMAD, CHAUDHRY
DISCUSSION on-
-Wheat procurement 293
JUNAID AFZAL SAHI, MR
DISCUSSION on-
-Wheat procurement 295, 421

K

KHALID JAVED, MR
DISCUSSION on-
-Pre Budget 2024-25 196
KHAN BAHADAR, MR
-Leave of absence 70

L

LEADER OF OPPOSITION
-See under Ahmad Khan, Mr
LEAVE OF ABSENCE OF-
-Aftab Ahmad Khan, Mr 70
-Akhtar Abbas Bosal, Ch 71
-Fida Hussain, Mr 69
-Ghulam Ahmad Khan Gadi, Sardar Alhaj 69
-Ijaz Ahmad, Chaudhry 70
-Khan Bahadar, Mr 70
-Mehwish Sultana, Ms 71
-Muhammad Asif Malik, Mr 71
-Muhammad Ilyas, Mr 70
-Mushtaq Ahmed, Mr 71
-Shahbaz Ali Khokhar, Mr 69
-Uzma Kardar, Ms 70
LIST OF BUSINESS FOR THE SITTINGS HELD ON-
-April 22, 2024 3
-April 23, 2024 21
-April 24, 2024 109
-April 25, 2024 203
-April 26, 2024 311
-April 29, 2024 361
-April 30, 2024 451
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Construction of metal road from Chak Khizer to city Gujranwala *(Question No. 50*)* 224

PAGE NO.

-Details about funds allocated for development in PP-258, Khanpur *(Question No. 127*)* 243
-Details about reactivation of tubewell connections in Municipal Committee Mianwali, PP-85 *(Questio No. 75*)* 236
-Details about vehicles and budget of TMA Dina district Jhelum *(Question No. 45*)* 219
-Details about vehicles and budget of TMA Sohawa district Jhelum *(Question No. 43*)* 211
-Repair of GT road Manawan from Sui Gas road to Bagh Wali Pulli in Lahore *(Question No. 65*)* 229
-Repair of street No. 2 Chak No. 127 G/B Jarranwala *(Question No. 67*)* 230
-Worst condition of sewerage system in village Bhatti Bhangwan PP-65, Gujranwala *(Question No. 53*)* 227

M

MADAD ALI SHAH, SYED
DISCUSSION on-
-Pre Budget 2024-25 351
MANSOOR AZAM, MR
DISCUSSION on-
-Pre Budget 2024-25 356
MEHWISH SULTANA, MS
-Leave of absence 71
MINISTER FOR AGRICULTURE
-See under Muhammad Ashiq Hussain Shah, Sayed
MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Mujtaba Shuja ur Rehman, Mr
MINISTER FOR FOOD
-See under Bilal Yasin, Mr
MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT
-See under Shafay Hussain, Mr
MINISTER FOR IRRIGATION
-See under Muhammad Kazim Pirzada, Mr
MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT
-See under Zeeshan Rafique, Mr
MINISTER FOR MINERITIES
-See under Ramesh Singh Arora, Mr
MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE
-See under Imran Nazeer, Khawaja
MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION
-See under Sikandar Hayat, Rana

PAGE NO.

MINISTER FOR SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION & PUNJAB EMERGENCY SERVICES
-See under Salman Rafiq, Khawaja
MINISTER FOR SPORTS, LABOUR & HUMAN RESOURCE
-See under Faisal Ayub, Mr
MOHAMMAD ALI KHAN, SARDAR
CALL ATTENTION NOTICE regarding-
-Details about making of unethical videos of girls in Special Education Centre Hassan Abdal 251
DISCUSSION on-
-Wheat procurement 293
MOHAMMAD ARSHAD MALIK, MR
DISCUSSION on-
-Wheat procurement 283
MOHAMMAD IQBAL KHAN, RANA
DISCUSSION on-
-Wheat procurement 289
MOTIONS regarding-
-Grant of leave for suspension of rules 77
-Suspension of Rules 79,455
MUHAMMAD AKRAM, SHEIKH
DISCUSSION on-
-Pre Budget 2024-25 175
MUHAMMAD ASGHAR HAYAT HARAJ, MR
DISCUSSION on-
-Wheat procurement 423
MUHAMMAD ASHIQ HUSSAIN SHAH, SAYED *(Minister for Agriculture)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Details about making concreted to watercourses in Chak No. 393 Toba Tek Singh *(Question No. 22)* 331
-Details about price and production of sugarcane *(Question No. 192*)* 326
-Details about vacancies in sub campus of Agriculture University Faisalabad in Toba Tek Singh *(Question No. 8)* 330
-Steps taken for eradication of virus of crops in Qabula and Arif wala district Pakpattan *(Question No. 102*)* 316
MUHAMMAD ASIF MALIK, MR
-Leave of absence 71
MUHAMMAD ATHAR MAQBOOL, MR
QUESTION regarding-
-Details about reconstruction of "T- bund" and super on Sindh river at Layyah *(Question No. 103)* 58

PAGE NO.

MUHAMMAD BILAL YAMIN, MR
RESOLUTION regarding-
-Demand for amending the Local Government Act 2022 to make the population requirments for Union Concils of Murree as 6000 instead of 25000 80, 198
MUHAMMAD EJAZ SHAFI, CHAUDHRY
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Theft of water by influential persons at Abbasia Link Canal Rahim Yar Khan 442
DISCUSSION on-
-Pre Budget 2024-25 165
-Wheat procurement 281
QUESTIONS regarding-
-Details about funds allocated for development in PP-258, Khanpur *(Question No. 127*)* 243
-Details about orthopedic ward in THQ Hospital Khanpur *(Question No. 122*)* 388
-Facility of Dialysis unit in THQ Hospital Khanpur *(Question No. 123*)* 388
MUHAMMAD HASSAAN RIAZ, MR
DISCUSSION on-
-Wheat procurement 427
MUHAMMAD ILYAS, MR
-Leave of absence 70
DISCUSSION on-
-Wheat procurement 438
MUHAMMAD IQBAL, MR.
DISCUSSION on-
-Pre Budget 2024-25 179
QUESTION regarding-
-Details about reactivation of tubewell connections in Municipal Committee Mianwali, PP-85 *(Questio No. 75*)* 237
MUHAMMAD KAZIM PIRZADA, MR *(Minister for Irrigation)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Details about reconstruction of "T- bund" and super on Sindh river at Layyah *(Question No. 103)* 59
-Number of dams and funds allocated for them in PP-24 Jhelum *(Question No. 96)* 58
-Details about review on Water Policy *(Question No. 59)* 57
-Rehabilitation of miner at Jhang Branch Canal Toba Tek Singh *(Question No. 34)* 56
MUHAMMAD NADEEM QURESHI, MR.
QUESTIONS regarding-
-Provided facilities and other details about Chaudhary Pervaiz Elahi Institute of Cardiology Multan *(Question No. 140*)* 127
-Provision of funds for constructon of buildings of hospitals in different districts of the province *(Question No. 139*)* 124

PAGE NO.

MUHAMMAD NAWAZ, CH
-Oath of office 366
MUHAMMAD RIAZ MR
-Oath of office 366
MUHAMMAD SALEEM, RANA
DISCUSSION on-
-Pre Budget 2024-25 99
MUHAMMAD SAQIB KHURSHED, MR
DISCUSSION on-
-Pre Budget 2024-25 173
MUHAMMAD ZAHID ISMAIL, MR
QUESTION regarding-
-Details about illegal occupance on area of dispensary in Chak No. 61/RB, Jarranwala *(Question No. 112*)* 387
MUJTABA SHUJA UR REHMAN, MR. *(Minister for Finance & Parliamentary Affairs)*
CALL ATTENTION NOTICE (Answer) regarding-
-Details about making of unethical videos of girls in Special Education Centre Hassan Abdal 251
DISCUSSION on-
-Pre Budget 2024-25 84
-Wheat procurement 445
MOTION regarding-
-Grant of leave for suspension of rules 77
REPORTS (*Laid in the House)-*
-Appropriation Accounts, Government of the Punjab for Audit Year 2018-19 78
-Appropriation Accounts of Government of the Punjab Forest Department for the Year 2020-21. 339
-Audit Report on the Accounts of Climate Change, Environment and Disaster Management Organization (Punjab) for the Audit Year 2020-21 78
-Audit Report on the Accounts of Climate Change, Environment and Disaster Management Organization (Punjab) for the Audit Year 2021-22 78
-Audit Report on the Accounts of Climate Change, Environment and Disaster Management Organizations Punjab, for the Audit Year 2019-20 339
-Audit Report on the Accounts of Disrict Education Authorities of different regions for the Audit Year 2021-22 164
-Audit Report on the Accounts of Disrict Health Authorities of different regions for the Audti Year 2021-22 163
-Audit Report on the Accounts of Expenditure of Government of the Punjab, for the Audit Year 2021-22 (Volume I & II). 339
-Audit Report on the Accounts of Metropolitan Corporation Lahore and 5 Municipal Corporations of Punjab (North) for the Audit Year 2019-20 164
-Audit Report on the Accounts of Provincial Zakat Fund and District Zakat Committees Punjab, for the Audit Year 2020-21 78

PAGE NO.

-Audit Report on the Accounts of Provincial Zakat Fund Provincial Level Health Institutions and District Zakat Committees Punjab for the Audit Year 2021-22 339
-Audit Report on the Accounts of Public Sector Enterprises, Government of the Punjab, fro the Year 2021-22 78
-Audit Report on the Accounts of Revenue Receipt of Government of the Punjab, for the Audit Year 2021-22 339
-Audit Report on the Accounts of Waste Management Companies Lahore, Gujranwala, Rawalpindi and Sialkot and Cattle Market Management Companies Lahore, Gujranwala, Rawalpindi and Sargodha for the Audit Year 2019-20 79
-Performance Audit Report of Khadim-e-E-Punjab Imdadi Package, for the Audit Year 2018-19 79
-Performance Audit Report on Construction of Kahna Kacha Flyover Lahore, Lahore Development Authority, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2017-18 340
-Performance Audit Report on the Role of Various Directorates of LDA on Encroachments and their Removal in Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2017-18 340
-Performance Audit Report on Integrated Reproductive Maternal Newborn and Child Health Program, District Lahore, Kasur, Okara, Sheikhupura, Nankana Sahib, Gujranwala, Gujrat, Hafizabad, Mandi Bahauddin, Narowal and Sialkot for the Audit Year 2019-20 79
-Performance Audit Report on Punjab Emergency Services (Rescue 1122) for the Audit Year 2018-19 79
-Performance Audit Report on Service Delivery of Cattle Market Management Company Rawalpindi Division, for the Audit Year 2020-21 79
-Project Audit Report on Construction of Signal Free Corridors Jail Road & Main Boulevard Gulberg Project Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2018-19 340
-Special Audit Report on the Accounts of Payment to Ghost Employees in District Education Authority, Sargodha for Financial Year 2016-17 to 2018-19, for the Audit Year 2019-20 339
-Special Audit Report on the Accounts of Deputy District Education Officer (M-EE) Tehsil Raiwind, District Lahore, Financial Period 2015-19, for the Audit Year 2020-21 339
-Special Audit Report on the Accounts of Tax on Transfer of Immoveable Property of Municipal Committee Chunian, District Kasur Financial Year 2008-2009 to 2017-2018, for the Audit Year 2019-20 164

MUMTAZ ALI, MR
-Oath of office 366

MUNAWAR HUSSAIN, RANA
DISCUSSION on-
-Pre Budget 2024-25 193

PAGE NO.

MUSA ELLAHI, MR
-Oath of office 207

MUSHTAQ AHMED, MR.
-Leave of absence 71
DISCUSSION on-
-Wheat procurement 271

N

NOSHER KHAN ANJAM LUNGERIAL, MR
DISCUSSION on-
-Pre Budget 2024-25 184
NOTIFICATIONS of-
-Prorogation of 8th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on April 22, 2024 473
-Summoning of 8th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on April 22, 2024 1

O

OATH OF OFFICE by-
-Adnan Afzal Chattha, Mr 366
-Afzaal Hussain, Rana 366
-Ali Ahmed Khan Leghari, Mr 366
-Ayesha Javed, Dr (W-305) 207
-Falak Sher Awan, Mr 366
-Ijaz Masih, Mr (NM-367) 9
-Muhammad Nawaz, Ch 366
-Muhammad Riaz Mr 366
-Mumtaz Ali, Mr 366
-Musa Ellahi, Mr (PP-32) 207
-Rashid Minhas, Mr 366
-Saeed Akbar Khan, Mr 366
-Shoaib Siddiqui, Mr 366
OFFICERS-
-Of the House 6

PAGE NO.

P

PANEL OF CHAIRPERSONS-
-Announcement regarding Panel of Chairpersons for 8th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on April 22, 2024 9
POINTS OF ORDER regarding-
-Demand to purchase wheat on rate fix by the government 133
-Matter of rigging in bye elections 10
-Matter of rigging in election and non seriousness by the government regarding questions of the House 60
-Tribute to Chief Minister Punjab for succesfully holding the event of Besakhi 131
PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Details about cardiology centre in THQ Sadiqabad *(Question No. 134*)* 389
-Details about emergency of City Hospital Toba Tek Singh *(Question No. 13*)* 375
-Details about illegal occupance on area of dispensary in Chak No. 61/RB, Jarranwala *(Question No. 112*)* 387
-Details about medical staff in BHUs and RHCs of PP-265, Sadiqabad *(Question No. 135*)* 390
-Details about orthopedic ward in THQ Hospital Khanpur *(Question No. 122*)* 388
-Details about THQ Hospital Sohawa, Jhelum *(Question No. 44*)* 382
-Facility of Dialysis unit in THQ Hospital Khanpur *(Question No. 123*)* 388
PROROGATION-
-Notification of prorogation of 8th session of 18th provincial assembly of the Punjab commenced on April 22, 2024 473

Q

QUESTIONS regarding-
AGRICULTURE DEPARTMENT-
-Details about making concreted to watercourses in Chak No. 393 Toba Tek Singh *(Question No. 22)* 331
-Details about price and production of sugarcane *(Question No. 192*)* 326
-Details about vacancies in sub campus of Agriculture University Faisalabad in Toba Tek Singh *(Question No. 8)* 330
-Steps taken for eradication of virus of crops in Qabula and Arif wala district Pakpattan *(Question No. 102*)* 315
INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-
-Establishment of Small Industrial Estate in Toba Tek Singh *(Question No. 24*)* 39

PAGE NO.

IRRIGATION DEPARTMENT-
-Details about reconstruction of "T-bund" and super on Sindh river at Layyah *(Question No. 103)* 58
-Details about review on Water Policy *(Question No. 59)* 56
-Number of dams and funds allocated for them in PP-24 Jhelum *(Question No. 96)* 58
-Rehabilitation of miner at Jhang Branch Canal Toba Tek Singh *(Question No. 34)* 55

LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-
-Construction of metal road from Chak Khizer to city Gujranwala *(Question No. 50*)* 224
-Details about funds allocated for development in PP-258, Khanpur *(Question No. 127*)* 243
-Details about reactivation of tubewell connections in Municipal Committee Mianwali, PP-85 *(Questio No. 75*)* 236
-Details about vehicles and budget of TMA Dinah district Jhelum *(Question No. 45*)* 219
-Details about vehicles and budget of TMA Sohawa district Jhelum *(Question No. 43*)* 211
-Repair of GT road Manawan from Sui Gas road to Bagh Wali Pulli in Lahore *(Question No. 65*)* 229
-Repair of street No. 2 Chak No. 127 G/B Jarranwala *(Question No. 67*)* 230
-Worst condition of sewerage system in village Bhatti Bhangwan PP-65, Gujranwala *(Question No. 53*)* 227

PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE DEPARTMENT-
-Details about cardiology centre in THQ Sadiqabad *(Question No. 134*)* 389
-Details about emergency of City Hospital Toba Tek Singh *(Question No. 13*)* 375
-Details about illegal occupance on area of dispensary in Chak No. 61/RB, Jarranwala *(Question No. 112*)* 387
-Details about medical staff in BHUs and RHCs of PP-265, Sadiqabad *(Question No. 135*)* 390
-Details about orthopedic ward in THQ Hospital Khanpur *(Question No. 122*)* 388
-Details about THQ Hospital Sohawa, Jhelum *(Question No. 44*)* 382
-Facility of Dialysis unit in THQ Hospital Khanpur *(Question No. 123*)* 388

SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT-
-Construction of separate building for DHQ Hospital Gujranwala *(Question No. 51*)* 114
-Provided facilities and other details about Chaudhary Pervaiz Elahi Institute of Cardiology Multan *(Question No. 140*)* 127
-Provision of funds for construction of buildings of hospitals in different districts of the province *(Question No. 139*)* 124

SPORTS DEPARTMENT-
-Construction of mini stadiums for development of sports in Toba Tek Singh *(Question No. 19*)* 49

PAGE NO.

-Reorganization of annual sports competitions in the province *(Question No. 81*)* 54
-Expenses accrued upon project of e-Libraries *(Question No. 18*)* 26
TRANSPORT DEPARTMENT-
-Closure of routes of public transport in Lahore *(Question No. 170*)* 44
QUORUM-
POINTING OUT OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON-
-April 22, 2024 17

R

RAHILA KHADIM HUSSAIN, MS
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Worst condition of sewerage system and roads in Awami Colony near General Hospital Lahore 162
QUESTION regarding-
-Repair of GT road Manawan from Sui Gas road to Bagh Wali Pulli in Lahore *(Question No. 65*)* 229
RAMESH SINGH ARORA, MR *(Minister for Minerities)*
POINT OF ORDER regarding-
-Tribute to Chief Minister Punjab for succesfully holding the event of Besakhi 131
RASHID MINHAS, MR
-Oath of office 366
RASHID TUFAIL, MR
DISCUSSION on-
-Wheat procurement 284
REPORTS (*Laid in the House)*-
-Appropriation Accounts, Government of the Punjab for Audit Year 2018-19 78
-Appropriation Accounts of Government of the Punjab Forest Department for the Year 2020-21. 339
-Audit Report on the Accounts of Climate Change, Environment and Disaster Management Organization (Punjab) for the Audit Year 2020-21 78
-Audit Report on the Accounts of Climate Change, Environment and Disaster Management Organization (Punjab) for the Audit Year 2021-22 78
-Audit Report on the Accounts of Climate Change, Environment and Disaster Management Organizations Punjab, for the Audit Year 2019-20 339
-Audit Report on the Accounts of Disrict Education Authorities of different regions for the Audit Year 2021-22 164
-Audit Report on the Accounts of Disrict Health Authorities of different regions for the Audti Year 2021-22 163
-Audit Report on the Accounts of Expenditure of Government of the Punjab, for the Audit Year 2021-22 (Volume I & II). 339
-Audit Report on the Accounts of Metropolitan Corporation Lahore and 5 Municipal Corporations of Punjab (North) for the Audit Year 2019-20 164

	PAGE NO.
-Audit Report on the Accounts of Provincial Zakat Fund and District Zakat Committees Punjab, for the Audit Year 2020-21	78
-Audit Report on the Accounts of Provincial Zakat Fund Provincial Level Health Institutions and District Zakat Committees Punjab for the Audit Year 2021-22	339
-Audit Report on the Accounts of Public Sector Enterprises, Government kof the Punjab, fro the Year 2021-22	78
-Audit Report on the Accounts of Revenue Receipt of Government of the Punjab, for the Audit Year 2021-22	339
-Audit Report on the Accounts of Waste Management Companies Lahore, Gujranwala, Rawalpindi and Sialkot and Cattle Market Management Companies Lahore, Gujranwala, Rawalpindi and Sargodha for the Audit Year 2019-20	79
-Performance Audit Report of Khadim-E-Punjab Imdadi Package, for the Audit Year 2018-19	79
-Performance Audit Report on Construction of Kahna Kacha Flyover Lahore, Lahore Development Authority, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2017-18	340
-Performance Audit Report on the Role of Various Directorates of LDA on Encroachments and their Removal in Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2017-18	340
-Performance Audit Report on Integrated Reproductive Maternal Newborn and Child Health Program, District Lahore, Kasur, Okara, Sheikhupura, Nankana Sahib, Gujranwala, Gujrat, Hafizabad, Mandi Bahauddin, Narowal and Sialkot for the Audit Year 2019-20	79
-Performance Audit Report on Punjab Emergency Services (Rescue 1122) for the Audit Year 2018-19	79
-Performance Audit Report on Service Delivery of Cattle Market Management Company Rawalpindi Division, for the Audit Year 2020-21	79
-Project Audit Report on Construction of Signal Free Corridors Jail Road & Main Boulevard Gulberg Project Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2018-19	340
-Special Audit Report on the Accounts of Payment to Ghost Employees in District Education Authority, Sargodha for Financial Year 2016-17 to 2018-19, for the Audit Year 2019-20	339
-Special Audit Report on the Accounts of Deputy District Education Officer (M-EE) Tehsil Raiwind, District Lahore, Financial Period 2015-19, for the Audit Year 2020-21	339
-Special Audit Report on the Accounts of Tax on Transfer of Immoveable Property of Municipal Committee Chunian, District Kasur Financial Year 2008-2009 to 2017-2018, for the Audit Year 2019-20	164
RESOLUTION regarding-	
-Demand for amending the Local Government Act 2022 to make the population requirments for Union Concils of Murree as 6000 instead of 25000	80, 198

PAGE NO.

RIFFAT MEHMOOD, SYED
DISCUSSION on-
-Wheat procurement 439
QUESTIONS regarding-
-Details about THQ Hospital Sohawa, Jhelum *(Question No. 44*)* 382
-Details about vehicles and budget of TMA Dinah district Jhelum *(Question No. 45*)* 219
-Details about vehicles and budget of TMA Sohawa district Jhelum *(Question No. 43*)* 211
-Number of dams and funds allocated for them in PP-24 Jhelum *(Question No. 96)* 58
RUKHSANA SHAFIQ, MS
DISCUSSION on-
-Pre Budget 2024-25 188
-Wheat procurement 432

S

SAEED AKBAR KHAN, MR
-Oath of office 366
SAJJAD AHMAD, MR
QUESTIONS regarding-
-Details about cardiology centre in THQ Sadiqabad *(Question No.134*)* 389
-Details about medical staff in BHUs and RHCs of PP-265, Sadiqabad *(Question No. 135*)* 390
SALMAN RAFIQ, KHAWAJA *(Minister for Specialized Healthcare & Medical Education & Punjab Emergency Services)*
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-
-Demand for providing medical facilities in DHQ Hospital Toba Tek Singh 159
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Construction of separate building for DHQ Hospital Gujranwala *(Question No. 51*)* 115
-Provided facilities and other details about Chaudhary Pervaiz Elahi Institute of Cardiology Multan *(Question No. 140*)* 127
-Provision of funds for construction of buildings of hospitals in different districts of the province *(Question No. 139*)* 125
SHAFAY HUSSAIN, MR *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*
ANSWER TO THE QUESTION regarding-
-Establishment of Small Industrial Estate in Toba Tek Singh *(Question No. 24*)* 40
SHAHAB UD DIN KHAN, MR
DISCUSSION on-
-Pre Budget 2024-25 103

	PAGE NO.
SHAHBAZ AHMAD, MR	
DISCUSSION on-	
-Wheat procurement	266, 418
POINT OF ORDER regarding-	
-Demand to purchase wheat on rate fixed by the government	133
SHAHBAZ ALI KHOKHAR, MR	
-Leave of absence	69
SHAGUFTA FAISAL, MS	
DISCUSSION on-	435
-Wheat procurement	
SHUAIB AMEER, MR.	
DISCUSSION on-	
-Pre Budget 2024-25	182
SIKANDAR HAYAT, RANA (*Minister for Schools Education)*	
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-	
-Demand for establishment of schools for girls in PP-85, Mianwali	158
SHOAIB SIDDIQUI, MR	
-Oath of office	366
SOMIA ATTA, MS	
DISCUSSION on-	
-Pre Budget 2024-25	354
SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT-	
QUESTION regarding-	
-Construction of separate building for DHQ Hospital Gujranwala *(Question No. 51*)*	114
-Provided facilities and other details about Chaudhary Pervaiz Elahi Institute of Cardiology Multan *(Question No. 140*)*	127
-Provision of funds for construction of buildings of hospitals in different districts of the province *(Question No. 139*)*	124
SPORTS DEPARTMENT-	
QUESTIONS regarding-	
-Construction of mini stadiums for development of sports in Toba Tek Singh *(Question No. 19*)*	49
-Reorganization of annual sports competitions in the province *(Question No. 81*)*	54
-Expenses accrued upon project of e-Libraries *(Question No. 18*)*	26
SUMMONING-	
-Notification of summoning of 8th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on April 22, 2024	1

PAGE NO.

T

TARIQ SUBHANI, MR
DISCUSSION on-
-Wheat procurement 419
TRANSPORT DEPARTMENT-
QUESTION regarding-
-Closure of routes of public transport in Lahore *(Question No. 170*)* 44

U

UZMA KARDAR, MS
-Leave of absence 70
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Theft of costly injections due to negligence of staff in General Hospital Lahore 336
CALL ATTENTION NOTICE regarding-
-Details about murder in Qila Kalar Wala, Jamkey Dhansla road Sialkot 248
QUESTION regarding-
-Repair of street No. 2 Chak No. 127 G/B Jarranwala *(Question No. 67*)* 230

W

WAQAR AHMAD CHEEMA, MR
DISCUSSION on-
-Wheat procurement 297
WAQAS MAHMOOD MAAN, MR
DISCUSSION on-
-Pre Budget 2024-25 170
-Wheat procurement 425

Z

ZEESHAN RAFIQUE, MR *(Minister for Local Government & Community Development)*
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-
-Problems faced by the people due to non-availability of place for graveyard in PP-118 74
-Worst condition of sewerage system and roads in Awami Colony near General Hospital Lahore 259
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Construction of metal road from Chak Khizer to city Gujranwala *(Question No. 50*)* 224
-Details about funds allocated for development in PP-258, Khanpur *(Question No. 127*)* 244

PAGE NO.

-Details about reactivation of tubewell connections in Municipal Committee Mianwali, PP-85 *(Question No. 75*)* 236
-Details about vehicles and budget of TMA Dinah district Jhelum *(Question No. 45*)* 220
-Details about vehicles and budget of TMA Sohawa district Jhelum *(Question No. 43*)* 212
-Repair of GT road Manawan from Sui Gas road to Bagh Wali Pulli in Lahore *(Question No. 65*)* 229
-Repair of street No. 2 Chak No. 127 G/B Jarranwala *(Question No. 67*)* 231
-Worst condition of sewerage system in village Bhatti Bhangwan PP-65, Gujranwala *(Question No. 53*)* 227

ZULFIQAR ALI SHAH, MR

DISCUSSION on-

-Pre Budget 2024-25 87, 341
-Wheat procurement 279